

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد احقر عباد اللہ المجید عبد العزیز محمد عبد الرشید ابن صاحب الادب و
التمیز مولنا مولوی محمد عبد العزیز نور اللہ مرقدہ وجعل الجنۃ مثواہ تاجر کتب کشمیری بازار لاہور
برادران اہل اسلام کی خدمت مین عرض پرداز ہے کہ برادر عزیز عبد الستار غفر اللہ لہ عرصہ سے
اس بات کا ملتجی تہا کہ کتاب الآثار امام محمد رحمہ اللہ تعالی کا ترجمہ اردو مع شرح اردو
تیار کرکے شایع کیجیے تاکہ عوام احناف اس سے مستفیض ہون مگر بباعث عدم فرصتی عزیز مذکور
کی خواہش پوری نہ کرسکا اور اس عرصہ مین عزیز مذکور کو مرض الموت لاحق ہوا اور بحالت مرض بار
بار ملتجی ہوتا رہا چونکہ عزیز مذکور کا مرض بڑہتا گیا جون جون دوا کی یہ حالت ہوگئی اور ساتہ ہی اسکے
ترجمہ وشرح کتاب کیواسطے عزیز مرحوم کا اصرار حد سے بڑہا مجبور ہو اوسی حالت کم فرصتی اور بیماری
شغف بحالت اضطرار ترجمہ وشرح لکہنا شروع کیا اور تہوڑے عرصہ مین عزیز مرحوم کی حیات مین ہی ختم کیا
اور عزیز مذکور کو بعض بعض مقام سنادئیے بعدہ اکبر اتفاق کہ اودہر مین نے لفظ تمت لکہا
اور اودہر عزیز مرحوم نے داعی اجل (عمر اٹہائیس سال مین عالم شباب مین) کو لبیک کہا

وانا الیہ راجعون چونکہ اس کتاب کی ترجمہ عزیز مرحوم کی خواہش سے کیا گیا تھا اس
لئے نام بھی اسکا اسی عزیز کے نام پر فیض الستار فی شرح کتاب الآثار رکھا گیا پھر
چونکہ افکار زمانہ نے فرصت نظر ثانی کی نہ دی سواسطے مخدوم مکرم بندہ جناب مولانا مولوی
محمد ابو الحسن صاحب محدث کی خدمت میں مسودہ واسطے نظر ثانی و اصلاح کے بھیجا گیا مولانا
ممدوح کی عنایت کا شکریہ ہے کہ انہوں نے احقر کی گزارش پر محنت شاقہ گوارا فرما کر نہایت جانفشانی سے اس کتاب کی صحیح
فرمائی اور جو کچھ تسامح بباعث عجلت کے مسودہ میں رہ گئے تھے درست فرما دیئے اب ناظرین کی خدمت میں گزارش ہے کہ اگر کچھ سہو
و خطا ترجمہ و شرح میں پائیں تو اطلاع دیں تاکہ طبع ثانی میں درستی کر لی جائے اور جو اصحاب مطالعہ
کتاب ہذا سے مستفیض ہوں وہ عزیز مرحوم کے حق میں دعائے مغفرت فرماویں اور شارح و مترجم
کو دعائے خیر سے یاد فرماویں واللہ ولی التوفیق وحسن الرفیق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال محمد بن حسن الشیبانی	باب الوضوء		فرمایا امام محمد بن حسن شیبانی نے

باب ہے وضو کے بیان میں **ف** نماز کے لئے وضو کرنا فرض ہے بدون وضو کے نماز
درست نہیں اور فرض وضو کے چار ہیں منہ کا دھونا اور دونوں ہاتھ کا دھونا کہنیوں سمیت اور دونوں
پاؤں کا دھونا ٹخنوں سمیت اور چوتھائی سر کا مسح کرنا **قال محمد بن الحسن اخبرنا ابو حنیفة**
عن حماد عن ابراهیم عن الاسود بن یزید عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه انه توضأ فغسل
یدیه مثنی وتمضمض مثنی واستنشق مثنی وغسل وجهه مثنی وغسل ذراعیه ثلاثاً
ومسح برأسه وغسل رجلیه مثنی وقال حماد الواحدة تجزی
اذا اسبغت قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رحمه اللہ ترجمہ امام محمد نے کہا کہ خبر دی ہمکو امام
ابو حنیفہ نے اور انہوں نے روایت کی حماد سے اور انہوں نے ابراہیم نخعی سے اور انہوں نے اسود بن یزید سے کہ حضرت عمر بن
خطاب نے وضو کیا سو آپ نے ہاتھ دھوئے دو دو بار اور کلی کی دو بار اور ناک میں پانی ڈالا دو بار اور اپنا منہ دھویا دو بار
پھر اپنے بازو دھوئے دو دو بار اس حال میں کہ انکو آگے کو دھوتے تھے اور پیچھے سے پھر اپنے سر کا مسح کیا

دو دو بار اور اپنے پاؤن دہوئے دو دو بار اور حماد نے کہا کہ وضو مین اعضا کو ایک ایک بار دہونا بہی کافی ہے جبکہ
کامل کرے تو وضو کو امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسی کو ہم لیتے ہین **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ وضو مین سب اعضا کو دو دو بار دہونا بہی درست ہے اور ایک ایک بار دہونا بہی درست ہے بشرطیکہ
کوئی جگہ خشک نہ رہے امام طحاوی نے کہا کہ فرض وضو مین اعضا کا ایک ایک بار دہونا ہے اور تین تین بار دہونا
افضل ہے فرض نہین انتہے اس حدیث سے یہ بہی معلوم ہوا کہ سر کا مسح دو بار کرنا بہی درست ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ
أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ اغْسِلْ مُقَدَّمَ أُذُنَيْكَ مَعَ الْوَجْهِ وَامْسَحْ مُؤَخَّرَ
أُذُنَيْكَ مَعَ الرَّأْسِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ
وَسَلَّمَ قَالَ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ يُعْجِبُنَا أَنْ نَمْسَحَ مُقَدَّمَهُمَا وَمُؤَخَّرَهُمَا مَعَ الرَّأْسِ
وَبِهٖ نَأْخُذُ **ترجمہ** امام محمد نے کہا کہ خبر دی ہمکو امام ابوحنیفہ نے اونہون نے روایت کی حماد سے اونہون نے ابراہیم سے اونہون
نے کہا کہ دہو اگلی طرف اپنے کانون کی ساتھ منہ کے اور مسح کر انکی پچھلی طرف کا ساتھ سر کے امام محمد نے
کہا کہ امام ابوحنیفہ نے کہا کہ ہمکو پہنچی ہے یہ حدیث کہ حضرت نے فرمایا کہ کان سر مین سے ہین امام محمد نے کہا
کہ خوش لگتا ہے ہمکو یہ کہ مسح کرین ہم کانون کی اگلی طرف اور پچھلی طرف کا ساتھ سر کے اور اسی کو ہم لیتے
ہین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کانون کی اگلی طرف منہ کے ساتھ نہ دہوئے بلکہ انکی اگلی اور پچھلی دونو طرف
کا سر کے ساتھ مسح کرے پس ثابت ہوا کہ ابراہیم کا قول ضعیف ہے اور امام طحاوی نے کہا کہ ایک قوم کا یہ
مذہب ہے کہ کانون کی اگلی طرف کا حکم منہ کا ہے کہ اوسکو منہ کے ساتھ دہویا جاوے اور انکی پچھلی طرف کا
حکم سر کا ہے کہ اسکو سر کے ساتھ مسح کیا جاوے اور مخالفت کی انکی اسمین اور لوگون نے اور کہا کہ کان سر مین کے
ہین مسح کیا جاوے اگلی طرف اور پچھلی طرف انکی کا ساتھ سر کے اور دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ حضرت عثمان سے
مروی ہے کہ اونہون نے وضو کیا سو مسح کیا اپنے سر کا اور اپنے دونو کانونکا اندر سے اور باہر سے اور کہا مین نے
حضرت کو اسیطرح وضو کرتے دیکہا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ اور ابویوسف و محمد کا اور یہی قول ہے ایک
جماعت اصحاب کا انتہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيْ
نَضْرَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْوُضُوْءُ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ وَ
التَّكْبِيْرُ تَحْرِيْمُهَا وَالتَّسْلِيْمُ تَحْلِيْلُهَا وَلَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَعَهَا غَيْرُهَا وَفِيْ كُلِّ
رَكْعَتَيْنِ فَسَلِّمْ يَعْنِيْ فَتَشَهَّدْ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَإِنْ قَرَأَ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَحْدَهَا أَجْزَأَهُ

وَيُجْزِيُهُ قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَغَنَا اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اِمَامُكَ
اِنْ شِئْتَ فَاَقْلِلْ مِنْهُ وَاِنْ شِئْتَ فَاَكْثِرْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ترجمہ امام محمد نے کہا
کہ خبر دی ہمکو امام ابوحنیفہؒ نے اور ان سے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوسفیان نے اور انہوں نے روایت کی ابی نضرہ سے
اور انہوں نے روایت کی ابوسعید خدری سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وضو کنجی ہے نماز کی اور اللہ اکبر کہنا حرام کرنا اوسکا ہے اور
سلام پھیرنا حلال کرنا ہے اور نہیں کافی ہے نماز مگر ساتھ سورۃ الحمد کے اس حال مین کہ اوسکے ساتھ اور قرآن بھی
ہو اور پھر دو رکعتون مین التحیات پڑھ امام محمد نے کہا کہ اسی قول کو ہم لیتے ہین کہ سورۂ الحمد کے ساتھ اور قرآن
بھی پڑھے اور اگر فقط سورۂ الحمد پڑھے اور اسکے ساتھ قرآن کی اور کوئی سورۃ نہ ملا دے تو گنہگار ہوگا اور کفایت
کریگی اوسکو امام محمد نے کہا کہ خبر پہونچی ہم کو کہ ابن عباس سے کسی نے نماز مین قرآن پڑھنے کا حکم پوچھا ابن
عباس نے کہا کہ قرآن تیرا امام ہے یعنے نماز مین اوسکا پڑھنا فرض ہے اگر تو چاہے تو تھوڑا پڑھ اور اگر چاہے
تو زیادہ پڑھ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ ایک قوم کا یہ مذہب ہے کہ ظہر اور
عصر کی نماز مین قرآن نہ پڑھے لیکن بہت حدیثون سے ظہر اور عصر کی نماز مین قرآن پڑھنا ثابت ہوچکا ہے
پس انکے قول کا کچھ اعتبار نہین اور عقلی دلیل اسپر یہ ہے کہ نماز مین قیام کرنا فرض ہے اور اسیطرح
رکوع اور سجدہ بھی فرض ہے اور نماز انکو متضمن ہے اگر ان مین سے کوئی چیز چھوڑ دیوے تو نماز درست
نہین ہوتی اور یہ سب نمازون مین برابر ہے اور پہلا قعدہ بالاتفاق سنت ہے کسی کو اوس مین اختلاف
نہین اور وہ سب نمازون مین برابر ہے اور دوسرے قعدے مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ وہ فرض
ہے اور بعضے کہتے ہین کہ سنت ہے ہر گروہ کہتے ہین کہ وہ سب نمازون مین برابر ہے سو ان چیزون مین سے جو
چیز کہ فرض ہے وہ سب نمازون مین فرض ہوگی اور رات کی نماز مین پکار کر قرآن پڑھنا فرض نہین بلکہ سنت
ہے بعضے نمازون مین ثابت ہے اور بعضی مین نہین اور جو چیز کہ فرض ہے اور نماز اوسکو متضمن ہے کہ بدون
اسکے درست نہین جب بعض نمازون مین فرض ہوئی تو اسی طرح سب نمازون مین فرض ہوگی اور جب کہ مغرب
اور عشا اور فجر کی نماز مین قرآن پڑھنا سب کے نزدیک فرض ہے کہ بدون اسکے نماز درست نہین تو اسی طرح
ظہر اور عصر کی نماز مین بھی فرض ہوگا پس یہ دلیل قاطع ہے اوس شخص پر کہ ظہر اور عصر کی نماز مین قرآن کو
فرض نہین کہتا اور انکے سوا اور نمازون مین فرض کہتا ہے **بَابُ** مَا يُجْزِيْ فِي الْوُضُوْءِ
مِنْ سُؤْرِ الْفَرَسِ وَالْبَغْلِ وَالْحِمَارِ وَالسِّنَّوْرِ گھوڑے اور خچر اور گدھے اور بلی کے جھوٹے سے وضو کرنا

ہونیکا بیان یعنے بلی کے جوٹھے سے وضو کرنا درست ہے محمد بن الحسن قال اخبرنا ابو حنیفة عن
حماد عن ابراهيم في السنور يشرب من الاناء قال هي من اهل البيت لا بأس بشرب فضلها فسألته
أيتوضأ بفضلها للصلوة فقال إن الله قد رخص للماء ولم يأمر ولم ينه قال محمد
قال ابو حنيفة غيره احب الي منه وإن توضأ منه اجزاه وإن شربه فلا بأس به قال
محمد وبقول ابي حنيفة نأخذ ترجمہ امام محمد نے کہا کہ خبر دی ہمکو امام ابو حنیفہ نے حماد سے اونہو
نے روایت کی ابراہیم سے بلی کے حکم مین کہ باسن مین سے پانی پیوی ابراہیم نے کہا کہ گھر والون مین سے ہے
اوسکے جوٹھے کے پینے کا کچھ ڈر نہین حماد نے کہا کہ مین نے اوس سے پوچھا کہ کیا اوسکے جوٹھے سے نماز کے
لیئے وضو کرنا درست ہے ابراہیم نے کہا کہ بیشک خدا نے پانیکی اجازت دی اور نہ اسکا حکم کیا اور نہ اس سے منع کیا امام
محمد نے کہا کہ امام ابو حنیفہ نے کہا کہ اسکی جوٹھے کے سوا اور پانی مجھکو بہت پیارا ہے اوس سے اور اگر اوس سے وضو
کری تو اوسکو کافی ہو اور اگر اوسکو پیوی تو اس سے بھی کچھ ڈر نہین امام محمد نے کہا کہ امام ابو حنیفہ کے قول ہی
کو ہم بھی لیتے ہین ف اس سے معلوم ہوا کہ بلی کے جوٹھے کو پینا اور اسکے ساتھ وضو کرنا درست ہے اور یہی
قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور امام طحاوی نے کہا کہ ایک قوم کا یہ مذہب ہے کہ بلی کے جوٹھے کا کچھ ڈر نہین یہ قول
ابو یوسف اور محمد کا ہے اور سوا اور لوگ اون کے مخالف ہین کہتے ہین کہ بلی کا جوٹھا مکروہ ہے اور کہتے
ہین کہ بعض حدیث مین آیا ہے کہ بلی ناپاک نہیں ہے مراد اوس سے یہ ہے کہ اوسکا گھرون مین رہنا اور کپڑون
کو چھونا درست ہے ہان اوس سے گھر اور کپڑے ناپاک نہین ہوتے اور اس مین پانی کے باسن مین منہ ڈالنے کا
ذکر نہین کہ وہ موجب نجاست ہے یا نہین پس باوجود اس احتمال کے اس حدیث سے دلیل پکڑنی لائق نہیں
پھر کہا کہ اس سے ثابت ہوا کہ بلی کا جوٹھا مکروہ ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا انتہی ملخصا محمد
قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال لا خير في سؤر البغل والحمار ولا
يتوضأ احد بسؤر البغل والحمار ويتوضأ من سؤر الفرس والبرذون والشاة والبعير
قال محمد وهو قول ابي حنيفة وبه نأخذ ترجمہ امام محمد نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابو حنیفہ
نے حماد سے اور اونہوں نے روایت کی ابراہیم سے اونہوں نے کہا کہ نہیں ہے بہتری خچر اور گدہے کے جوٹھے مین اور
نہ وضو کری کوئی ساتھ جوٹھے خچر اور گدہے کے اور وضو کرے گھوڑے کے جوٹھے سے اور ترکی گھوڑے کی
جوٹھے سے اور بکری اور اونٹ کے جوٹھے سے اور امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اسیکو ہم لیتے ہیں

باب المسح علی الخفین موزوں پر مسح کرنے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا
ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی جہم عن عبد اللہ بن عمر رض قال قدمت العراق لغزوۃ جلولاء
فرأیت سعد بن ابی وقاص یمسح علی الخفین فقلت ما ھذا یا سعد قال اذا لقیت امیر
المؤمنین عمر فسئلہ قال فلقیت عمر رض فاخبرتہ بما صنع سعد قال عمر رض صدق سعد
رأینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنعہ فصنعناہ **قال محمد** وھو قول ابی حنیفۃ
وبہ ناخذ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ مین جلولار (ایک جگہہ کا نام ہے بغداد مین) کو جنگ
کے لیئے گیا سو مین نے سعد بن ابی وقاص کو موزون پر مسح کرتے دیکھا سو مین نے کہا کیا ہے یہ اے سعد یعنی
موزون پر مسح کرنے سے تعجب کیا سعد نے کہا کہ جب تو امیر المومنین عمر رض سے ملاقات کرے تو اوس سے یہ حکم پوچھیو
مین عمر سے ملا مین نے انکو سعد کے فعل سے خبر دی عمر نے کہا کہ سعد سچا ہے ہم نے حضرت کو دیکھا کہ آپ موزون پر
مسح کرتے تھے سو ہم نے بھی موزون پر مسح کیا امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اسیکو ہم لیتے
ہین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو مین موزون پر مسح کرنا درست ہے یعنی جب کہ اونکو پورا وضو کرکے
پہنا ہو **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراھیم عن حنظلۃ بن
نباتۃ الجعفی ان عمر بن الخطاب قال المسح علی الخفین للمقیم یوما ولیلۃ وللمسافر
ثلثۃ ایام ولیالیھن اذا البستھما وانت طاھر **قال محمد** وھو قول ابی حنیفۃ وبہ
ناخذ **ترجمہ** حنظلہ سے روایت ہی کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ جائز ہے مسح کرنا موزون پر مقیم کو ایکدن رات
اور مسافر کو تین دن رات جبکہ تو نے انکو وضو کرکے پہنا ہو امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہی امام ابو حنیفہ کا
اور اسیکو ہم لیتے ہین **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا حماد عن سالم بن عبد اللہ
بن عمر قال اختلف عبد اللہ بن عمر وسعد بن ابی وقاص فی المسح علی الخفین فقال سعد
امسح وقال عبد اللہ ما یعجبنی فاتیا عمر بن الخطاب فقصا علیہ قصتہ فقال عمر رض عمک
افقہ منک **ترجمہ** سالم سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص موزون کے مسح مین جھگڑے
سعد نے کہا کہ مین موزون پر مسح کرتا ہون اور ابن عمر نے کہا کہ مجھکو پسند نہیں آتا سو وہ دونو عمر پاس آئے اور اونسے قصہ
بیان کیا سو عمر نے کہا کہ تیرا چچا تجھ سے زیادہ تر فقیہ ہے یعنی موزون پر مسح کرنا درست ہے جیسے کہ سعد کہتا ہے
محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن الشعبی عن ابراھیم بن ابی موسی الاشعری عن

الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رض اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ رَجَعَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ رُوْمِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَرَفَعَهَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ ضِيْقِ كُمَّيْهَا قَالَ الْمُغِيْرَةُ فَجَعَلْتُ اَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ مِنْ
اِدَاوَةٍ مَعِيْ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ وَلَمْ يَنْزِعْهُمَا ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى ترجمہ
مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں نکلا سو حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم چلے یعنے پاخانے کو اور اپنی حاجت ادا کی پھر پھرے اور آپ پر رومی جبہ تھا جسکی آستینیں تنگ
تھیں مغیرہ نے کہا کہ میں آپ پر پانی ڈالنے لگا ایک لوٹے سے کہ میرے پاس تھا سو آپ نے نماز کے وضو
کیطرح وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا اور انکو نہ اوتارا پھر آگے بڑھے اور امام بنے اور نماز پڑھی۔
ف اس حدیث سے یہی معلوم ہوا کہ وضو میں موزوں پر مسح کرنا درست ہے **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ
حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ رَاٰى جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَوْمًا تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى
خُفَّيْهِ فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهٗ
وَاِنَّمَا صَحِبْتُهٗ بَعْدَ مَا نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْمَائِدَةِ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جریر
بن عبداللہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا سو کسی نے اونسے اوسکا حکم پوچھا جریر نے کہا کہ
میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ موزوں پر مسح کرتے تھے اور میں نے سورہ مائدہ اترنے
کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحبت کی ہے **ف** بعض لوگ کہتے تھے کہ سورہ مائدہ کی آیت
فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ مسح موزوں کی ناسخ ہے سو جریر نے کہا کہ میں نے سورہ مائدہ کے اوترنے کے
بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے یعنے یہ آیت مسح موزوں کی ناسخ نہیں بلکہ موزوں پر
مسح کرنے کا حکم باقی ہے اور موزوں پر مسح کرنا بہت درست ہے **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ رح
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ بْنِ اَبِيْ ضِرَارٍ
صَحِبَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رض فِيْ سَفَرٍ فَاَتَتْ عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهَا لَا يَنْزِعُ خُفَّيْهِ ترجمہ محمد بن
عمرو سے روایت ہے کہ عمرو بن حارث ایک سفر میں ابن مسعود کے ساتھ رہا سو اونپر تین دن رات آئے کہ اپنے
موزے نہ اوتارے تھے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے مسح کرنا موزوں پر مسافر کو تین دن رات
تک اور امام طحاوی نے لکھا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ مسح موزوں کی کوئی مدت مقرر نہیں جتنے دن تک

مسح کرے درست ہے خواہ تین دن ہون یا زیادہ اور خواہ سفر مین ہو یا حضر مین اور اور علما کہتے ہین کہ
مسح کرنے کی مدت مقرر ہے پس مقیم کو ایکدن رات سے زیادہ مسح کرنا درست نہین اور مسافر کو تین دن
رات سے زیادہ مسح کرنا درست نہین اور حدیثین اسمین متواتر آچکی ہین اور یہی مذہب ہو امام ابو حنیفہ
اور ابو یوسف اور محمد کا انتہے ملخصاً **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
اَنَّهٗ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْجُرْمُوْقَيْنِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَاْخُذُ **ترجمہ**
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم جرموقون پر مسح کرتے تھے امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور
اسی کو ہم لیتے ہین **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا كُنْتَ
عَلٰى مَسْحٍ وَاَنْتَ عَلٰى وُضُوْءٍ فَنَزَعْتَ خُفَّيْكَ فَاغْسِلْ قَدَمَيْكَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ
اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَاْخُذُ **ترجمہ** حماد سے روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو موزون پر مسح کرے
اور تو وضو سے ہو پھر تو اپنے موزے اوتار دے تو اپنے پاؤن دھو ڈال امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ کا اور اسیکو ہم لیتے ہین **بَابُ** الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ آگ کی پکی چیز
سے وضو کرنے کا بیان یعنے اگر کوئی آگ کی پکی چیز کھاوے تو اوس سے وضو کرنا لازم ہے یا
نہین **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ
جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ لَوْ اُتِيْتُ بِجَفْنَةٍ مِّنْ خُبْزٍ وَّلَحْمٍ فَاَكَلْتُ
مِنْهَا حَتّٰى اَشْبَعَ وَبِعُسٍّ مِّنْ لَبَنِ اِبِلٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى اَتَضَلَّعَ وَاَنَا عَلٰى وُضُوْءٍ لَا
اُبَالِيْ اَنْ لَا اَمَسَّ مَاءً اَتَوَضَّاُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَاْخُذُ
لَا وُضُوْءَ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَاِنَّمَا الْوُضُوْءُ مِمَّا خَرَجَ وَلَيْسَ مِمَّا دَخَلَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس
سے روایت ہو کہ اگر مین روٹی اور گوشت کا گٹھر لایا جاؤن اور اوس سے پیٹ بھر کر کھاؤن اور اونٹ کی
دودھ کا پیالہ لایا جاؤن اور اوس سے پیون یہانتک کہ سیر ہو جاؤن اور مین وضو سے ہون تو مین
پانی کے نہ چھونیکی کچھ پرواہ نہین کرتا کیا مین پاک چیزون سے وضو کرون امام محمد نے کہا کہ یہی قول
ہے امام ابو حنیفہ کا اور اسی کو ہم لیتے ہین کہ آگ کی پکی چیز سے وضو لازم نہین وضو تو صرف اسی
چیز سے واجب ہوتا ہے جو بدن سے نکلے اور نہین واجب اوس چیز سے کہ داخل ہووے **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَاذَانَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ

قَالَ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِيْ فَاَتَيْتُهٗ بِلَحْمٍ قَدْ شُوِيَ فَطَعِمَ
مِنْهُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ وَمَضْمَضَ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يُحْدِثْ وُضُوْءً ترجمہ ابو سعید خدری سے
روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے سو میں آپ پاس بھونا ہوا گوشت لایا
سو حضرت نے اوس سے کھایا پھر پانی منگایا اور اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور کلی کی پھر نماز پڑھی اور نیا
وضو نہ کیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آگ کی پکی چیز کے کھانے سے وضو واجب نہیں محمدؒ قَالَ
حَدَّثَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ بْنُ مُسَاوِرٍ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ عَدِيِّ بْنِ
اَرْطَاةَ اِذْ سَاَلَ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ اَنَتَوَضَّأُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ
اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى عَمَّتِهٖ صَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
فَنَتَفَتْ لَهٗ مِنْ كَتِفٍ بَارِدَةٍ فَطَعِمَ مِنْهَا وَلَمْ يُحْدِثْ وُضُوْءً قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ
بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ شیبہ سے روایت ہے کہ میں عدی بن
ارطاۃ پاس بیٹھا تھا جبکہ اوس نے حسن بصری سے پوچھا کہ کیا میں آگ کی پکی چیز سے وضو کروں حسن نے
کہا ہاں سو بکر بن عبد اللہ مزنی نے کہا کہ حضرتؐ اپنی پھوپھی صفیہ بنت عبد المطلب پاس آئے سو اوس نے آپ
کے لیئے بکری کے ایک سرد مونڈھے سے گوشت کاٹا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے کھایا اور
نیا وضو نہ کیا امام محمدؒ نے کہا کہ ہم بکر بن عبد اللہ کے قول کو لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا محمدؒ
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ مَاجِدِ الْحَنَفِيِّ عَنِ ابْنِ
مَسْعُوْدٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ قُعُوْدًا مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اِذْ اَقْبَلُوْا بِجَفْنَةٍ وَقُلَّةٍ مِنْ
مَاءٍ مِنْ بَابِ الْفِيْلِ نَحْوَنَا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنِّيْ لَاُرَاكُمْ تُرِيْدُوْنَ بِهٰذِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ
مِنَ الْقَوْمِ اَجَلْ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَاْدُبَةٌ كَانَتْ فِي الْحَيِّ فَوُضِعَتْ فَطَعِمَ مِنْهَا وَ
شَرِبَ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ صُبَّ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ بِبَلَلِ يَدَيْهِ
ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح
وَلَا بَاْسَ بِالْوُضُوْءِ فِي الْمَسْجِدِ اِذَا كَانَ مِنْ غَيْرِ قَذَرٍ ترجمہ ابی ماجد سے روایت ہے کہ جس حالت
میں کہ ہم عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے کہ اچانک لوگ ایک کٹورا کھانے کا اور مٹکا پانی
کا باب فیل سے ہماری طرف لائے سو ابن مسعودؓ نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ یہ تمہارے لیئے لائے ہیں

سو قوم میں سے ایک مرد نے کہا کہ ہاں اے ابا عبد الرحمان (یہ ابن مسعود کی کنیت ہی) کہ محلے مین دعوت تہی سو وہ کٹہر رکہا گیا اور ابن مسعود رضؓ نے اوس سے کہانا کہایا اور پانی پیا پہر لپنے ہاتہوں پر پانی ڈالا اور انکو دہویا اور اپنے ہاتہہ کی تری سے اپنا منہ اور بازو ملے پہر کہا کہ یہ وضو اسکا ہے جسکا وضو نہ ٹوٹا ہو امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اسکو ہم لیتے ہین اور نہین ڈر ہے ساتہہ وضو کرنے کے مسجد مین جبکہ کوئی گندگی نہ ہو **ف** امام طحاوی نے کہ بعض علما رکا یہ مذہب ہے کہ آگ کی پکی چیز سے وضو کرنا واجب ہے اور اور علما رکہتے ہین کہ آگ کی پکی چیز کے کہانے سے وضو واجب نہین دلیل انکی یہ حدیث ابن عباس وغیرہ کی ہے کہ حضرتؐ نے بکری کا گوشت کہایا پہر نماز پڑہی اور وضو نہ کیا پہر بہت حدیثین نقل کرنے کے بعد کہا کہ ان حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو کرنا منسوخ ہو پہر کہا کہ بعضے لوگ اونٹ اور بکری کے گوشت مین فرق کرتے ہین کہ بکری کے گوشت کہانے سے وضو واجب نہین اور اونٹ کے گوشت سے وضو واجب ہو اور دوسرے علما کہتے ہین کہ کسی چیز کے گوشت سے وضو واجب نہین خواہ اونٹ کا ہو یا بکری وغیرہ کا اور مراد وضو سے ہاتہہ دہونے ہین اور عقلی دلیل اسپر یہ ہو کہ اونٹ اور بکری برابر ہے بیع جائز ہونے بیع اون کی کے اور پینے دودہ انکی کے اور پاک ہونے گوشت اون کے کے اور یہ کہ اونکے احکام مین سے کسی چیز مین فرق نہین پس قیاس چاہتا ہے کہ کہانے مین دونون کا گوشت برابر ہو پس جسطرح کہ بکری کے گوشت سے وضو واجب نہین اسیطرح اونٹ کے گوشت سے بہی وضو واجب نہ ہوگا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد کا انتہے لخصًا **بَابُ** مَا يَنقُضُ الْوُضُوْءَ مِنَ الْقُبْلَةِ وَالْقَلْسِ بوسے اور قے سے کس چیز سے وضو ٹوٹتا ہو مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا قَلَسْتَ مِلْءَ فِيْكَ فَاَعِدْ وُضُوْءَكَ وَاِذَا كَانَ اَقَلَّ مِنْ مِلْءِ فِيْكَ فَلَا تُعِدْ وُضُوْءَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَاْخُذُ

ترجمہ امام ابو حنیفہ سے روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو منہ بہر کے قے کرے تو وضو پہر کر اور اگر تیرے منہ بہر سے کم ہو تو وضو پہر نکر امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اسی کو ہم لیتے ہین **ف** اس قول سے معلوم ہوا کہ اگر منہ بہر کے قے کرے تو اوس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اگر اس سے کم ہو تو اس سے وضو نہین ٹوٹتا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ فَتُقَبِّلُهُ خَالَتُهُ اَوْ عَمَّتُهُ اَوِ امْرَاَةٌ مِنْ ذِيْ مَحْرَمٍ عَلَيْهِ نِكَاحُهَا

(۱) کھونچا دینا۔ (۲) ...

اور بدرجہ حکایت عام رعایا ... کے معنی عربی۔ ...

ستمگری ... ۔ دکھ دینا ۔ ستانا ۔ دق کرنا ۔ ...

اسی وجہ سے قائم رکھا گیا کہ اس مرض میں بھی نہایت ...

بیماری اپنی موجودہ گلٹی کی تکلیف کو بدرجہ حکایت ایسا بیان کرتا ...

ہے جیسا کوئی بھالوں یا چھریوں سے کھونچے دیتا ہے ...

انہیں تکالیف کی بنا پر اس لفظ سے کام لیا گیا۔

یہ لفظ بھی اُن قدیم لغات میں سے ہے جو اقوام وسط ایشیا کے ...

سیریا کیلنڈر ۔ یونان مصر شمالی افریقہ داتیج (جنوبی فرانس) ...

سے نمودار ہوا تھا جس کا نام اسی لفظ کے ساتھ قائم کیا گیا۔

اس لفظ کا رواج حضرت مسیح علی انبینا وعلیہ السلام سے ...

تھا جب اُن بڑے بڑے شہروں میں مرض مہلک پیدا ہوا اُس وقت یہ لفظ ...

اور اُسی نام سے یہ مرض طاعون نامزد ہوا۔

اس مرض کے باصول ڈاکٹری حسب ذیل تین قسمیں ہیں۔

(۱) پہلی قسم بیوبانک پلیگ۔

(۲) دوسری قسم نیوما نک پلیگ۔

(۳) تیسری قسم سپٹی سیمک پلیگ۔

پلیگ کی اقسام اور ان کی علامات

قسم اول کی خاص علامت یہ ہے کہ مریض ... گلٹیاں ...

ہوتی ہیں اس پلیگ میں بخار بھی ہوتا ہے اور بخار ...

تک بھی ہو جاتی ہے اسکی وجہ سے دماغ میں ورم بھی ...

بیہوشی کے آثار بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور ...

اور رفتار میں لغزش اور پیروں میں لڑکھڑاہٹ ہوجاتی ہے۔ اور زبان بے قابو
[illegible] پیدا ہونیکے پانچ چار روز میں گلٹی نمودار ہوتی ہے اور ایک
[illegible] مرجاتا ہے۔

قسم دوم [illegible] ہوتا ہے اور وہی بخار کی ڈگریاں پائی جاتی ہیں۔ سرسام بھی [illegible]
[illegible] گھبراہٹ [illegible] بیہوشی ہوجاتی ہے [illegible] میں گداز اور اضمحلال کی رفتار تیز ہوجاتی ہے
اور [illegible] لغزش [illegible] اور پیروں میں لڑکھڑاہٹ بھی پائی جاتی ہے۔ غرض قسم اول کے
[illegible] پائے جاتے ہیں۔

[illegible] قسم [illegible] کی خاص علامت یہ ہے کہ مریض کا ششش لکا ہوجاتا ہے اور اسکے ششش یہ
[illegible] خاص علامت یہ ہے کہ اس قسم کے پلیگ میں گلٹیاں نہیں نکلتیں
[illegible] لگتا ہے۔ [illegible] بہ نسبت قسم اول کے زیادہ ہوتا ہے۔ کھانسی بلغم
[illegible] بہ نسبت قسم اول کے زیادہ [illegible] ہوتی ہے۔ اس قسم کا بیمار تین دن کے اندر
[illegible] ہوجاتا ہے اور اس قسم میں ششش کے اندرونی حصے کے غدودوں میں ورم ہوجاتا ہے اور نمونیا
[illegible] کی طرح [illegible] ششش میں ورم نمایاں ہوتا ہے اور یہ اندرونی غدودوں کا ورم
[illegible] سے ثابت ہوا ہے۔

قسم سوم [illegible] پلیگ میں بخار بھی ہوتا ہے مگر ڈگری ان سے زیادہ ہوجاتی ہے سرسام
بھی پایا جاتا ہے [illegible] گھبراہٹ بھی ہوتی ہے مگر حد سے زیادہ۔ بیہوشی اور غشی بھی
پائی جاتی ہے مگر [illegible] لغزش کے ساتھ۔ اور مریض میں گداز اور اضمحلال بھی بڑے شدت
کے ساتھ [illegible] سانس وغیرہ بھی پائی جاتی ہے مگر نمونیا کی طرح کھانسی یا بلغم نہیں
پایا جاتا [illegible] زہر جیسی بدن میں سرایت کرجاتا ہے اور تمام جسمانی غدودوں میں ورم
پیدا کردیتا [illegible] غدودوں کا [illegible] نمایاں نہیں ہوتا یہ قسم ثالث نہایت ردی اور سخت
مہلک [illegible] مریض (۲۴) گھنٹے کے اندر ہلاک ہوجاتا ہے

بينما هو يمشي اذ عرض له حذيفة بن اليمان رض فاعتمد عليه النبي صلى الله عليه و
آله وسلم فاخر حذيفة يده فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم ما لك فقال يا رسول
الله اني جنب فقال ان المؤمن ليس بنجس **قال محمد** وبحديث رسول الله صلى الله عليه
وآله وسلم ناخذ لا نرى بمصافحة الجنب باسا وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت
ہے کہ جس حالت میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے جاتے تھے کہ ناگاہ حذیفہ بن یمان آپ کو پیش آئے
سو حضرت نے اون پر تکیہ کیا سو حذیفہ نے اپنا ہاتھ آپ سے دور کیا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا
ہے تجھکو اوس نے عرض کی کہ یا حضرت میں جنابت سے ہوں یعنے مجھ کو نہانے کی حاجت ہے سو حضرت نے
فرمایا کہ مقرر ایمان دار ناپاک نہیں امام محمد نے کہا کہ ہم حضرت کے حدیث ہی کو لیتے ہیں اور جنبی کے ساتھ مصافحہ
کرنے کا کچھ ڈر نہیں سمجھتے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** الوضوء لمن به قروح او جدري
او جراح جس آدمی کو قروح یا زخم یا چیچک ہو اوسکو وضو کرنے کا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا
ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في المريض لا يستطيع الغسل من الجنابة او الحائض
قال يتيمم **قال** محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نخعی نے کہا کہ اگر کوئی بیمار جنابت سے نہانے کی طاقت نہ رکھتا ہو یا حیض والی حیض سے
نہانے کی طاقت نہ رکھتی ہو تو اوسکو تیمم کرکے نماز پڑھنا درست ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں
اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم
ان المريض المقيم في اهله الذي لا يستطيع من الجدري والجراحات التي يخشى عليها
الماء انه بمنزلة المسافر الذي لا يجد الماء يجزئه التيمم **قال** محمد وهذا
قول ابي حنيفة وبه ناخذ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ جو ... بیمار کہ اپنے گھر میں رہتا ہو اور
چیچک اور زخم کے سبب جسپر پانی کا ڈر ہو وضو کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ بیمار بجای مسافر
کے ہے کہ پانی نہ پاوے کہ اوسکو تیمم کرنا درست ہے امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور
اسی کو ہم لیتے ہیں **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في
الرجل اذا اغتسل من الجنابة قال يمسح على الجبائر **قال** محمد وبه ناخذ وان
كان يخاف عليه من مسحه على الجبائر ترك ذلك اجزاه وهو قول ابي حنيفة رحمہ

حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے اس مرد کے حق میں کہا کہ کہ پانچ تسمے باندھے ہو کہ جب جنابت کے سبب سے نہاوے تو کہ پانچ پر مسح کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اگر کہ پانچ پر مسح کرنے سے بھی ضرر کا خوف ہو تو اوسکو بھی چھوڑ دیوے اور کفایت کرتا ہے اسکو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب التیمم تیمم کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراھیم فی التیمم قال تضع راحتیک فی الصعید فتمسح وجھک ثم تضعھما ثانیۃ فتنفضھما فتمسح یدیک وذراعیک الی المرفقین **قال محمد** وبہ ناخذ ونری مع ذلک ان ینفض یدیہ فی کل مرۃ من قبل ان یمسح وجھہ وذراعیہ وھو قول ابی حنیفۃ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے تیمم کے باب میں کہا کہ تو اپنی دونوں ہتھیلیاں مٹی میں رکھ اور اپنے منہ کو مل پھر دوسری بار انکو مٹی پر مار اور انکو جھاڑ اور اپنے دونوں ہاتھ اور بازو کہنیوں تک مل امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور دیکھتے ہیں ساتھ اسکے یہ کہ اپنے دونوں ہاتھ ہر بار جھاڑے اپنے منہ اور بازوؤں کے ملنے سے پہلے اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا **ف** اس قول سے معلوم ہوا کہ جب پانی نہ ملے تو تیمم کرنا درست ہے

محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذا تیمم الرجل فھو علی تیممہ ما لم یجد الماء او یحدث **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد تیمم کرے تو وہ اپنے تیمم پر ہے جب تک کہ پانی نہ پاوے یا بے وضو نہ ہو **ف** اس قول سے معلوم ہوا کہ ایک تیمم سے جسقدر نمازیں پڑھے درست ہیں اور تیمم باقی رہتا ہے جب تک کہ پانی پاوے یا بے وضو ہووے اور کسی چیز سے تیمم ٹوٹ جاوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراھیم انہ قال احب الی اذا تیمم ان یبلغ المرفقین **قال محمد** وبہ ناخذ ولا یجزیہ التیمم حتی یتیمم الی المرفقین وھو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ بہت پیارا ہے میرے نزدیک یہ کہ جب کوئی تیمم کرے تو دونوں بازو کہنیوں تک ملے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا کہ تیمم اسکو کافی نہیں ہے تا وقتیکہ دونوں بازو کہنیوں تک ملے **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعضے علما کہتے ہیں کہ تیمم ایک ضرب سے

ایام زیادہ ہوں وہ سب استحاضہ ہیں
سوال مستحاضہ عورت کہ جسکو عرصہ سے برابر خون جاری ہے اگر وہ اپنے حیض کے دنوں کو بھول جاوے تو وہ کیا کرے۔
جواب عقل دوڑائے اور خوب سوچے ظن غالب پر عمل کرے یعنی جن دنوں کو طہر خیال کرے ان میں نماز وغیرہ سب ادا کرے اور جن دنوں کو حیض سمجھے ان میں نماز وغیرہ ترک کرے۔
سوال ایک مستحاضہ عورت کو حیض کے دن تو یاد ہیں۔ مگر عشرات ثلاثہ کا دورہ یاد نہیں۔ کہ کون سے عشرہ میں حائضہ ہوتی تھی پہلے عشرہ میں یا دوسرے میں یا تیسرے میں یہ عورت کیا کرے۔
جواب یہ بھی وہی کرے جو دونوں کی بھولنے والی کرے یعنی جس عشرہ میں حیض کا ظن غالب ہو اس میں اپنے کو حائضہ تصور کرے اور جس عشرہ میں اپنے کو طہر میں سمجھے اس میں وہ طاہر ہے۔
سوال ایک عورت کو کسی طرف بھی ظن غالب نہیں دونوں جانب اسکی برابر ہیں۔ وہ کیا کرے۔
جواب اس عورت کو اب یہ سوچنا چاہیئے کہ حیض کے آنے میں تردد ہے یا انقطاع میں اگر حیض کے آنے میں تردد ہے تب تو ہر نماز کے واسطے وضو کرے صرف فرض واجب سنت مؤکدہ ادا کرے اور قرآن بقدر مفروض پڑھے۔ مسجد میں نہ جاوے اور قرآن شریف کو مس نہ کرے اور اگر انقطاع حیض میں تردد ہے تو ہر نماز کے واسطے غسل کرے اور اس میں بھی نماز غیر مؤکدہ نہ پڑھے اور شوہر کو جماع سے روکے اور مسجد میں بھی نہ جاوے
سوال یہ عورت رمضان شریف کے روزے کس طرح رکھے۔
جواب اس عورت کو یہ بھی یاد ہے کہ ابتداء حیض رات میں ہوا تھا۔ یا دن میں۔ اگر رات میں شروع ہوا یاد ہے تو یہ عورت تمام رمضان کے روزے رکھ کر بیس دن کے روزوں کی قضا کرے۔ اور اگر دن میں حیض کا آنا یاد ہے تو بعد رکھنے سارے روزے رمضان شریف کے بائیس روزے اور قضا کرے۔ کیونکہ رات میں حیض شروع ہونے سے رات ہی پر ختم ہوگا اور دن میں حیض آنے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے اس لیئے دو دن کے روزے اور بڑھ گئے۔ اور اگر یہ بھی یاد نہیں کہ رات میں حیض شروع ہوا تھا یا کہ دن میں تو یہ عورت اکثر مشائخ کے نزدیک بیس دن کے روزوں کی ہی قضا کرے۔ (عالمگیری)
سوال ایسی عورت طواف کعبہ بھی کرے یا نہیں۔
جواب کرے گی۔ مگر طواف الزیارت کہ جو فرض ہے اس کا تو بعد دس دن کے پھر اعادہ کرے اور طواف الصدر

اون کا گوشت کھایا جاتا ہو یا نہ کھایا جاتا ہو **محمد** قال حدثنا ابو حنیفة عن حماد
عن ابراهيم في الرجل يصيب ثوبه بول الصبي قال اذا لم يكن اكل وشرب اجزاك
ان تصب الماء صبا **قال محمد** ونحب ذلك ان تغسله غسلا وهو قول ابي حنيفة
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر لڑکے کا پیشاب کسی کے کپڑے کو لگ جاوے اور وہ کھاتا
پیتا ہو تو اوس پر پانی بہانا کافی ہے امام محمد نے کہا کہ بہت پسند یہ ہے کہ اوسکو دھو ڈالے اور یہی قول
ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ لڑکے شیرخوار کا پیشاب
کہ طعام نہ کھاتا ہو پاک ہے اور لڑکی کا پیشاب ناپاک ہے یعنے خواہ طعام کھاتی ہو یا نہ کھاتی ہو اور
اور علما کہتے ہیں کہ دونوں کا پیشاب ناپاک ہے اور کہتے ہیں کہ مراد حدیث میں پانی چھڑکنے سے
پانی بہانا ہے جیسے کہ اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے پھر بہت حدیثوں کے بیان کرنے کے بعد کہا کہ ان
حدیثوں سے ثابت ہوا کہ لڑکے شیرخوار کے پیشاب کا حکم یہ ہے کہ اوسکو دھو یا جاوے لیکن اس میں
صرف پانی کا بہا دینا بھی کافی ہے بخلاف لڑکی کے کہ اوس میں دھونا متعین ہے اور عقلی دلیل اسپر یہ
ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ کھانا کھانے کے بعد لڑکے اور لڑکی دونوں کے پیشاب کا ایک حکم ہے پس قیاس یہ
چاہتا ہے کہ کھانا کھانے سے پہلے بھی دونوں کا پیشاب ناپاک ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف
اور محمد کا انتہی ملخصا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم
في الرجل يبول قائما ومعه دراهم فيها كتاب يعني القرآن فكرهه وقال تكون في
هميان او مصرورة الكيس **قال محمد** وبه نأخذ نكره ان يباشرها بيده وفيها
القرآن وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق میں کہ کھڑے ہو کر
پیشاب کرے اور اوسکے ساتھ درہم ہوں کہ اون میں قرآن لکھا ہو سو ابراہیم نے اوسکو مکروہ کہا
اور کہا کہ درہموں کا ہمیانی اور تھیلی میں ہونا اچھا ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ انکو
ہاتھ لگانا ہمارے نزدیک مکروہ ہے حالانکہ اون میں قرآن ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد**
قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يبول قائما قال انتهى النبي
صلى الله عليه وآله وسلم الى سباطة قوم ومعه اصحابه فتنحى ثم بال قائما فقال بعض
اصحابه حتى رأينا ان تنحيه شفقا من البول **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہو اوس مرد کے حق میں

کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرے ابراہیم نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کی روڑی پاس آئے اور
آپکے ساتھ اصحاب تھے سو آپ نے اپنے پاؤن کشادہ کیئے پھر کھڑے ہوکر پیشاب کیا سو بعض اصحاب نے
کہا کہ یہانتک کہ ہم نے آپکے پاؤن مین کشادگی دیکھی واسطے خوف پیشاب کے **ف** اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا درست ہے مگر جہانتک ممکن ہو پاؤن کو کھولکر رکھے کہ کوئے
چھینٹ نہ پڑے **باب** الاستنجاء استنجے کا بیان **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ الْمُشْرِکِیْنَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
لَقُوا الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالُوْا نَرٰی اَنَّ صَاحِبَکُمْ یُعَلِّمُکُمْ کَیْفَ تَاْتُوْنَ الْخَلَاءَ اسْتِهْزَاءً بِهِمْ
فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ نَعَمْ فَسَاَلُوْهُمْ فَقَالُوْا اَمَرَنَا اَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِفُرُوْجِنَا وَلَا نَسْتَنْجِیَ بِاَیْمَانِنَا وَلَا نَسْتَنْجِیَ
بِعَظْمٍ وَلَا رَجِیْعٍ وَاَنْ نَسْتَنْجِیَ بِثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَالْغُسْلُ بِالْمَاءِ
فِی الْاِسْتِنْجَاءِ اَحَبُّ اِلَیْنَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت کہ مشرکین حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین مسلمانون سے ملے سو کہنے لگے کہ تمہارا صاحب تمکو پاخانے کا طریق
سکھاتا ہے واسطے ٹھٹھا کرنے کے ساتھہ اونکے سو مسلمانون نے کہا کہ ہان سو مشرکین نے اونسے پوچھا
مسلمانون نے کہا کہ حکم کیا ہم کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نہ متوجہ ہون ہم طرف قبلے کے ساتھہ ستر ون
اپنے کے اور نہ استنجا کرین ساتھہ داہنے ہاتھہ اپنے کے اور نہ استنجا کرین ساتھہ ہڈی کے اور نہ ساتھہ
گوبر کے اور یہ کہ استنجا کرین ہم ساتھہ تین پتھرون کے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ ڈھیلون سے
استنجا کرنا کافی ہے اور پانی سے استنجا کرنا ہمارے نزدیک بہت پیارا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا
ف امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ تین سے کم ڈھیلون کے ساتھہ استنجا کرنا درست
نہین اور دلیل ان کی یہ حدیث ہے جو کہ سلیمان سے روایت ہو کہ منع کیا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ کہ نہ اکتفا کرین ہم ساتھہ کم کے تین ڈھیلون سے اور اور علما کہتے ہین کہ کوئی عدد معین واجب
نہین بلکہ واجب وہ چیز ہے جس سے گندگی دور ہو اور محل پاک ہوجاوے خواہ تین ڈھیلے ہون یا اس
سے کم و بیش اور طاق ہون یا جفت اور کہتے ہین کہ تین ڈھیلون کی ساتھہ استنجا کرنیکا حکم
استحباب پر محمول ہے واسطے دلیل حدیث ابی ہریرہ کے کہ جو کوئی ڈھیلے لیوے تو چاہیئے کہ طاق
لیوے جس نے یہ کیا اوسنے اچھا کیا ورنہ کچھہ حرج نہین اور واسطے حدیث ابن مسعود کی کہ مین حضرت

یعنی مشرکون نے بطور تمسخر و تعجب کے مسلمانون سے دریافت کیا تھا کہ کیا تمہارا رسول تمکو پاخانے و پیشاب کرنیکا بھی طریقہ سکھلاتا ہے مسلمانون نے اونکے جواب مین کہا کہ ہان اور یہ حدیث بیان کی ۱۲ رعنا

پاس دو پتھر اور لید لایا سو آپ نے پتھر لیئے اور لید پھینکدی پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تین اور طاق ڈھیلوں
کے ساتھ استنجا کرنے کا حکم استحبابی ہے فرضی نہین اور عقلی دلیل اسپر یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہین کہ جب
پانی سے استنجا کیا جاوی اور پاخانے اور پیشاب کا رنگ اور بو باقی نرہے تو استنجے کی جگہہ پاک
ہوجاتی ہے اور اگر اسکا رنگ اور بو دور نہو تو پھر دہونیکی حاجت پڑتی ہے یہانتک کہ اسکا رنگ
اور بو دور ہو خواہ دوسری بار ہو یا تیسری چوتھی وغیرہ بار مین ہو یعنے پانی کے ساتھ استنجا کرنے مین کوئی
عدد معین واجب نہین کہ مثلا دو بار ہو یا تین بار بلکہ اوس مین واجب یہ چیز ہے کہ اوس سے پاکی حاصل ہو
اور پاخانے اور پیشاب کا نشان باقی نرہے پس قیاس یہ چاہتا ہے کہ ڈھیلوں مین بھی کوئی عدد معین
واجب نہو کہ اوس سے کم و بیش کفایت نکرے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح اور ابو یوسف اور محمد کا
انتہے ملخصا **باب** مسح الوجه بعد الوضوء بالمنديل وقص الشارب وضو کے بعد رومال
سے منہ کے پوچھنے اور لبین کاٹنے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد
عن ابراهيم في الرجل يتوضأ فيمسح وجهه بالثوب قال لا باس به ثم قال ارايت لو
اغتسل في ليلة باردة ايقوم حتى يجف **قال محمد** وبه نأخذ ولا نرى بذلك
باسا وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی وضو کے بعد اپنا منہ کپڑے سے پونچھے
تو کچھ ڈر نہین پھر ابراہیم نے کہا کہ بھلا بتلاؤ کہ اگر کوئی جاڑے کی رات مین نہاوے تو کیا ٹھہرا رہے
یہانتک کہ اسکا بدن خشک ہو یعنے جیسے کہ سرد رات مین نہا کر بدن کو کپڑے سے پونچھنا درست ہے
اور بدن خشک ہونے تک ننگو کھڑے رہنا واجب نہین واسطے تکلیف کے تو اسی طرح وضو کے بعد
بھی اپنا منہ کپڑے سے پونچھنا درست ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور اس مین کچھ ڈر نہین
دیکھتے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا
حماد عن ابراهيم في الرجل يقص اظفاره ويأخذ من شعره قال يمر عليه الماء
قال محمد وسمعت ابا حنيفة يقول ربما قصصت اظفاري واخذت من
شعري ولم اصبه الماء حتى اصلي **قال محمد** وبهذا نأخذ وهو قول الحسن
البصري **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنے ناخن کاٹے یا بال لیوے تو اسپر
پانی بہاوے امام محمد نے کہا کہ مین نے ابو حنیفہ سے سنا کہتے تھے کہ بعضے اوقات اپنے ناخن کاٹے

اور اپنے بال کتر ہوا اور ہین لیے انکو پانی نہین لگا یا یہانتک کہ ہین نے نماز پڑہی امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے حسن بصری کا **باب السواک** مسواک کرنیکا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا ابو علی عن تمام عن جعفر بن ابی طالب عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال مالی اراکم تدخلون علی قلحا استاکوا ولولا ان اشق علی امتی لامرتہم ان یستاکوا عند کل صلوة **قال محمد** والسواک عندنا من السنة لا ینبغی ان یترک **ترجمہ** جعفر بن ابی طالب سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا ہے مجھکو کہ مین تم کو دیکھتا ہون کہ داخل ہوتے ہو مجھپر اسحال مین کہ تمہارے دانت زرد ہین مسواک کرو اور اگر مین اپنی امت پر مشکل جانتا تو مین انکو ہر نماز کے نزدیک ہر کے مسواک کا حکم کرتا امام محمدؒ نے کہا کہ مسواک کرنا ہمارے نزدیک سنت ہو نہین لائق ہو چہوڑنا اوسکا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراہیم قال یستاک المحرم من الرجال والنساء **قال محمد** وبہ ناخذ وہو قول ابی حنیفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا کہ مسواک کرے محرم احرام کی حالت مین مرد ہو یا عورت امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب وضوء المرأة ومسح الخمار** عورت کو وضو کرنے اور اوڑہنی پر مسح کرنیکا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراہیم قال تمسح المرأة علی راسہا علی الشعر ولا یجزیہا ان تمسح علی خمارہا **قال محمد** وبہ ناخذ وہو قول ابی حنیفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا کہ وضو مین عورت اپنے سر کے بالون پر مسح کرے اور اپنی اوڑہنی پر مسح کرنا اوسکو کافی نہین امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا حماد عن ابراہیم قال لا یجزی المرأة ان تمسح علی ضفیرتہا حتی تمسح راسہا کما یمسح الرجل **قال محمد** وانا نحن فنقول اذا مسحت موضع الشعر فمسحت من ذلک مقدار ثلث اصابع اجزاہا واحب الینا ان تمسح کما یمسح الرجل وہو قول ابی حنیفة **ترجمہ** ابراہیم نخعی نے کہا کہ نہین کفایت کرتا عورت کو مسح کرنا اپنے دو گندہے بالون پر یہانتک کہ مرد کی طرح اپنے سر کا مسح کرے امام محمدؒ نے کہا کہ ہم تو یہ کہتے ہین کہ جب بقدر تین انگلیون کو بالون کے جگہ سے مسح کرے تو اوسکو کفایت کرتا ہے اور محبوب تر ہمارے نزدیک یہ بات ہو کہ عورت مرد کی طرح

مسح کرے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔ **باب الغسل من الجنابة** جنابت سے نہانے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا حماد عن ابراهیم عن عائشة ام المؤمنین قالت اذا التقی الختانان وجب الغسل **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة

ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ جب مرد اور عورت کی ختنے کی جگہ آپس میں ملے تو نہانا واجب ہو جاتا ہے مرد پر بھی اور عورت پر بھی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** یعنے جب مرد کا ذکر عورت کی فرج میں غائب ہو تو نہانا واجب ہو جاتا ہے مرد پر بھی اور عورت پر بھی برابر ہے کہ منی نکلی یا نہ نکلے اور یہی مذہب ہے جمہور علما کا اور صحابہ اور تابعین کا اور جو انکے پیچھے ہیں اور بعضے علما کہتے ہیں کہ اگر منی نہ نکلے تو غسل واجب نہیں ہوتا اگرچہ مرد کا ذکر عورت کے فرج میں داخل ہو امام طحاوی نے کہا کہ یہ حکم منسوخ ہے اور غسل ہر حال میں واجب ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو اسپر اب اجماع ہو چکا ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا ابو اسحاق السبیعی عن الاسود بن یزید عن عائشة ام المؤمنین قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصیب من اهله من اول اللیل فینام ولا یصیب ماء فان استیقظ من اٰخر اللیل عاد واغتسل **قال محمد** وبه ناخذ لا باس اذا اصاب الرجل اهله ان ینام قبل ان یغتسل او یتوضأ وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت اول رات کو اپنی بی بی سے صحبت کرتے تھے پھر سو جاتے تھے اور پانی کو ہاتھ نہ لگاتے تھے پس اگر پچھلی رات کو جاگتے تو پھر صحبت کرتے اور غسل کرتے امام محمد نے کہا کہ ہم اسیکو لیتے ہیں کہ جب مرد اپنی بیوی سے صحبت کرے پھر غسل یا وضو کرنے سے پہلے سو جاوے تو اس میں کچھ ڈر نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنبی کو جنابت کی حالت میں سونا درست ہے اگرچہ غسل کیا ہو نہ وضو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نہانے میں دیر کرنی درست ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا عون بن عبد الله عن الشعبی عن علی بن ابی طالب انه قال یوجب الصداق ویهدم الطلاق ویوجب العدة ولا یوجب صاعا من ماء **قال محمد** اذا التقی الختانان وجب الغسل انزل او لم ینزل وهو قول ابی حنیفة

ترجمہ شعبی سے روایت ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ مرد کا عورت سے صحبت کرنا مہر کو واجب کرتا ہے

اور طلاق کو دوہرا دیتا ہے اور عدت کو واجب کرتا ہے اور ایک صاع پانی کو غسل واسطے واجب نہیں کرتا
یعنی جب محض دخول سے مہر واجب ہو جاتا ہے اور رجوع ثابت ہوتا ہے اور عدت واجب ہو جاتی ہے
اگرچہ منی نہ نکلی تو پھر اوس سے غسل واجب کیوں نہیں ہوتا امام محمدؒ نے کہا کہ جب دونوں ختنے آپس میں ملیں
تو غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ منی نکلی یا نہ نکلی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **باب** غُسْلِ الرَّجُلِ
وَالْمَرْأَةِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِّنَ الْجَنَابَةِ مرد اور عورت کو جنابت کے سبب سے ایک باسن سے نہانا
درست ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ
أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَبَعْضُ أَزْوَاجِهِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ
يَتَنَازَعَانِ الْغُسْلَ جَمِيعًا **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لَا نَرَى بَأْسًا بِغُسْلِ الْمَرْأَةِ مَعَ الرَّجُلِ
بَدَأَتْ قَبْلَهُ أَوْ بَدَأَ قَبْلَهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** عائشہؓ سے روایت ہے کہ مقرر تھے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکی بعض بی بی غسل کرتے ایک باسن سے اس حال میں کہ دونوں تنازع کرتے تھے یعنی
باری باری ایک دوسرے کے بعد باسن سے پانی اوٹھاتے تھے تو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ عورت کو
مرد کے ساتھ غسل کرنے میں کچھ ڈر نہیں برابر ہے کہ پہلی عورت پانی اوٹھاوے یا مرد اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہؒ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ مرد کو عورت کے بچے پانی سے
وضو کرنا اور عورت کو مرد کے بچے پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے اور دوسرے علما کہتے ہیں کہ اسکا کچھ ڈر نہیں
اور دلیل ان کی عائشہؓ اور ام سلمہؓ وغیرہ کی حدیث ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکی ایک بیوی ایک
باسن سے نہاتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ مجھ سے پہلے پانی اوٹھاتے تھے اور ایک روایت میں
ہے کہ ہم ایک دوسرے سے آگے پیچھے پانی اوٹھاتے تھے پس اس سے معلوم ہوا کہ مرد اور عورت کو ایک
دوسرے کے بچے پانی سے وضو کرنا درست ہے پھر کہا کہ اسپر عقلی دلیل یہ ہے کہ سب کا اتفاق ہے کہ
جب مرد اور عورت دونوں اکٹھے ایک باسن سے پانی اوٹھاویں تو اوس سے پانی ناپاک نہیں ہوتا
اور ہم دیکھتے ہیں کہ نجاست کے پڑنے سے پانی ہر حال میں ناپاک ہو جاتا ہے خواہ وضو سے پہلے نجاست
پڑے یا اوسکے ساتھ پڑے اور جبکہ مرد اور عورت کا ایک باسن سے اکٹھے وضو کرنا پانی کو ناپاک نہیں
کرتا تو قیاس چاہتا ہے کہ ایک دوسرے کے بچے پانی سے وضو کرنا بھی درست ہو اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہؒ کا اور ابویوسفؒ اور محمدؒ کا انتہے **باب** غُسْلِ الْمُسْتَحَاضَةِ وَالْحَائِضِ

استحاضہ اور حیض والی عورت کے غسل کرنیکا بیان **ف** حیض اس خون کو کہتے ہین جو چند روز معین ہر مہینے مین عورت کی رحم سے آتا ہے اور استحاضہ اس خون کو کہتے ہین جو حیض کے دنون کے سوا بلا بیماری عورت کی رحم سے جاری ہو اور وہ ایک رگ سے آتا ہے جسکا نام عاذل ہے **محمدؒ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ إِنَّهَا تَتْرُكُ الظُّهْرَ حَتّٰى إِذَا كَانَ فِيْ آخِرِ الْوَقْتِ اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتِ الظُّهْرَ ثُمَّ صَلَّتِ الْعَصْرَ ثُمَّ تَمَكُثُ حَتّٰى إِذَا دَخَلَ وَقْتُ الْمَغْرِبِ تَرَكَتِ الصَّلٰوةَ حَتّٰى إِذَا كَانَ آخِرُ وَقْتِهَا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ حَتّٰى تَفْرُغَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** فَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَأْخُذُ بِالْحَدِيْثِ الْآخَرِ إِنَّهَا تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ وَقْتِ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّيْ فِيْ وَقْتِ الْآخَرِ وَلَيْسَ عَلَيْهَا عِنْدَنَا إِلَّا غُسْلٌ وَّاحِدٌ حَتّٰى تَمْضِيَ أَيَّامُ أَقْرَائِهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ استحاضہ والی عورت ظہر کی نماز چھوڑ دیوے یہانتک کہ جب اخیر وقت ہو تو نہاوے اور ظہر کی نماز پڑہے پہر عصر کی نماز پڑہے پہر ٹہیرے یہانتک کہ جب مغرب کی نماز کا وقت ہو تو نماز چھوڑ دے یہانتک کہ جب اوسکا اخیر وقت ہو تو نہاوے اور مغرب اور عشا کی نماز پڑہے یہانتک کہ فارغ ہو امام محمد نے کہا کہ ہم اس قول کو نہین لیتے ولیکن ہم دوسری حدیث کو لیتے ہین کہ استحاضہ والی ہر نماز کے لیئے نیا وضو کرے اور اخیر وقت مین ہر نماز پڑہے اور نہین واجب ہے اوسپر مگر ایک بار نہانا یہانتک کہ اوسکے حیض کے دن گذرین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمدؒ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ بْنُ عُتْبَةَ قَاضِيْ الْيَمَامَةِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ أَبِيْ سُفْيَانَ سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ تَغْتَسِلُ غُسْلًا إِذَا مَضَتْ أَيَّامُ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّيْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ نَأْخُذُ **ترجمہ** ام حبیبہ دختر ابو سفیان کی نے حضرت سے استحاضہ والی کا حکم پوچھا سو حضرت نے فرمایا کہ جب اسکی حیض کے دن گذر جاوین تو نہاوے پہر ہر نماز کے لیئے نیا وضو کرے اور نماز پڑہے امام محمد نے کہا کہ اسی حدیث کو ہم لیتے ہین **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ استحاضہ والی حیض کے دن نماز چھوڑ دے پہر ہر نماز کیلئے تازہ غسل کیا کرے انکی دلیل ام حبیبہ کی حدیث ہے اور بعضے کہتے ہین کہ ظہر اور عصر کی نماز کیلئے ایک غسل کرے اور مغرب اور عشا کی نماز کیلئے ایک غسل کرے اور ظہر اور مغرب کی نماز اخیر وقت پڑہے اور عصر اور عشا کی نماز اول وقت پڑہے اور بعضے کہتے ہین کہ استحاضہ والی حیض کے دن نماز چھوڑ دے پہر نہاوے اور ہر نماز کیلئے نیا وضو کرے انکی دلیل فاطمہ بنت ابی حبیش کی حدیث ہے پہر کہا کہ ہر نماز کیلئے غسل

اسپر عمل کرنا درست نہیں اور صحیح یہ ہے کہ جب حیض کے دن گذر جاویں تو غسل کرے پھر ہر نماز کے لئے
نیا وضو کیا کرے اور جب تک نماز کا وقت باقی رہے وضو باقی رہتا ہے اور یہی ہے قول امام
ابو حنیفہؒ اور ابو یوسف اور محمد کا انتہے ملخصًا **باب الحائض فی صلوتہا** جب نماز کے وقت
کسی عورت کو حیض آوے تو کیا کرے **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم
قال اذا حاضت المرأۃ فی وقت صلوۃ فلیس علیہا ان تقضی تلک الصلوۃ فاذا طہرت
فی وقت الصلوۃ فلتصل **قال محمدؒ** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب نماز کیوقت کسی عورت کو حیض آجاوے تو اوسپر اوس نماز کا قضا
کرنا واجب نہیں اور جب نماز کے وقت حیض سے پاک ہو تو چاہیے کہ نماز پڑھے امام محمد نے کہا کہ اسی
کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد
عن ابراھیم قال اذا اجنبت المرأۃ ثم حاضت فلیس علیہا غسل فان ما بہا من
الحیض اشد مما بہا من الجنابۃ **قال محمدؒ** وبہ ناخذ لا غسل علیہا حتی تطہر
من حیضہا فتغتسل غسلا واحدا لہما جمیعا وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم
نے کہا جب کوئی عورت جنبی ہو پھر اوسکو حیض آوے یعنی پہلے نہانے سے تو اوسپر جنابت کے
سبب نہانا فرض نہیں اسواسطے کہ اسقدر حیض سخت تر ہے جنابت سے یعنے نہانے سے پاکی حاصل نہ
ہوگی اسواسطے کہ حیض جنابت سے زیادہ تر ناپاک ہے پس جنابت سے نہانیکا کچھ فائدہ نہیں امام محمد
نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اوسپر نہانا واجب نہیں یہانتک کہ اپنے حیض سے پاک ہو سو حیض
اور جنابت دونوں کے لئے صرف ایک بار نہا دے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمدؒ** قال
اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذا طہرت المرأۃ فی وقت صلوۃ فلم
تغتسل حتی یذہب الوقت بعد ان تکون مشغولۃ فی غسلہا فلیس علیہا قضاء **قال**
محمدؒ وبہ ناخذ اذا انقطع الدم فی وقت لا تقدر علی ان تغتسل فیہ حتی یمضی
الوقت فلیس علیہا اعادۃ تلک الصلوۃ وھو قول ابی حنیفۃ واللہ سبحانہ و
تعالی اعلم ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی عورت نماز کے وقت حیض
سے پاک ہو اور غسل نہ کرے یہانتک کہ نماز کا وقت گذر جاوے بعد اسکے کہ وہ نہانے میں مشغول ہو

تو اوسپر کی نماز کی قضا نہیں امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب خون ایسے وقت میں بند ہو کہ نماز کے
وقت گذرنے سے پہلے نہانے پر قادر نہ ہو تو اوسپر اس نماز کا دوہرانا فرض نہیں اور یہی قول ہے امام
ابو حنیفہؒ کا **بَابُ النُّفَسَاءِ وَالْحُبْلٰى تَرَى الدَّمَ** اگر نفاس والی اور حاملہ عورت خون دیکھے تو کیا
کرے **ف** نفاس اس خون کو کہتے ہیں جو بچہ جننے کے بعد عورت کو کئی دن تک آتا ہے **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ النُّفَسَاءُ اِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا وَقْتٌ
فَقَدَّرَتْ وَقْتَ اَيَّامِ نِسَائِهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا اَدْ لَكِنَّهَا نُفَسَاءُ مَا بَيْنَهَا
وَبَيْنَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فَاِنْ ازْدَادَتْ عَلٰى ذٰلِكَ اغْتَسَلَتْ وَتَوَضَّاَتْ لِكُلِّ وَقْتِ صَلٰوةٍ
وَصَلَّتْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب نفاس والی
کا کوئی وقت معین نہ ہو تو اپنے قبیلے کی عورتوں کے دنوں کا اندازہ کرے یعنے اتنے دن نفاس شمار
کرے امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اس قول کو نہیں لیتے لیکن وہ چالیس دن نفاس والی ہے یعنے چالیس
دن تک وہ خون نفاس شمار کیا جاوے گا اور اگر چالیس دن سے زیادہ ہو تو غسل کرے اور ہر نماز
کے وقت کے لیئے وضو کرے اور نماز پڑھے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا رَاَتِ الْحُبْلٰى الدَّمَ فَلَيْسَتْ بِحَائِضٍ فَلْتُصَلِّ
وَلْتَصُمْ وَلْيَاْتِهَا زَوْجُهَا وَتَصْنَعُ مَا تَصْنَعُ الطَّاهِرُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت
ہے کہ جب حمل والی عورت خون دیکھے تو وہ حیض نہیں پس چاہیئے کہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور اسکا
خاوند اس سے صحبت کرے اور کرے جو پاک عورت کرتی ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْحُبْلٰى تُصَلِّيْ اَبَدًا مَا لَمْ تَضَعْ وَاِنْ
رَاَتِ الدَّمَ لِاَنَّ الْحَبَلَ لَا يَكُوْنُ حَيْضًا وَاِنْ اَوْصَتْ وَهِيَ تَطْلُقُ ثُمَّ مَاتَتْ فَوَصِيَّتُهَا مِنَ
الثُّلُثِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا
کہ حمل والی ہمیشہ نماز پڑھتی رہے یہانتک کہ بچہ جنے اگرچہ خون دیکھے اسواسطے کہ حمل حیض نہیں
ہوتا اور اگر وصیت کرے خیرات وغیرہ کی اسحال میں کہ بچہ جننے کی درد میں مبتلا ہو پھر مر جاوے تو
اسکی وصیت تہائی مال میں سے جاری ہوگی امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے
امام ابو حنیفہؒ کا **بَابُ الْمَرْاَةِ تَرٰى فِي الْمَنَامِ مَا يَرَى الرَّجُلُ** اگر کوئی عورت خواب میں

دیکھی جو مرد دیکھتا ہے یعنی اوسکو خواب مین احتلام ہو جاوے تو کیا کرے **محمد** قال اخبرنا ابو
حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم ان ام سليم بنت ملحان رض اتت النبي صلى
الله عليه وآله وسلم تسأله عن المرأة ترى في المنام ما يرى الرجل فقال النبي صلى
الله عليه وسلم اذا رأت المرأة منكن ما يرى الرجل فلتغتسل **قال محمد** وبه
ناخذ وهو قول ابي حنيفة رحمة الله تعالى **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ ام سلیم حضرت پاس
آئے اوس عورت کا حکم پوچھنے کو کہ خواب مین دیکھے جو مرد دیکھتا ہے یعنے احتلام کو سو حضرتؐ نے فرمایا
کہ جب کوئی عورت خواب مین دیکھے جو مرد دیکھتا ہے تو چاہیئے کہ نہاوے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم
لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا

باب الاذان اذان دینے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم قال لا بأس بان يؤذن المؤذن وهو
على غير وضوء **قال محمد** وبه ناخذ لا نرى بذلك بأسا ونكره ان يؤذن جنبا
وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ اگر موذن بے وضو اذان دے تو کچھ گناہ نہین امام
محمدؒ نے کہا کہ ہم اس مین کچھ گناہ نہین دیکھتے اور جنبی کو اذان دینی مکروہ ہے اور یہی قول ہے امام
ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم انه قال في
المؤذن يتكلم في اذانه قال لا آمره ولا انهاه **قال محمد** واما نحن فنرى ان لا
يفعل وان فعل لم ينقض ذلك اذانه وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ اگر موذن
اذان مین کلام کرے تو مین نہ اوسکو حکم کرتا ہون نہ منع کرتا ہون امام محمدؒ نے کہا کہ ہم تو دیکھتے ہین
کہ بے وضو اذان نہ کہے اور اگر دی تو اس سے اذان نہین ٹوٹتی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد**
قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال سألته عن التثويب قال هو مما
احدثه الناس وهو حسن مما احدثوا وذكر ان تثويبهم كان حين يفرغ المؤذن من
اذانه الصلوة خير من النوم **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ**
حماد سے روایت ہے کہ مین نے ابراہیم سے تثویب کا حکم پوچھا اونہون نے کہا کہ یہ بدعت لوگون نے نکالی ہے
اور وہ اچھی بدعت ہے اور اونہون نے ذکر کیا کہ تھی تثویب انکی جبکہ فارغ ہوتا موذن اذان اپنی سے یہ کہ
نماز سونے سے بہتر ہے امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف**

تثویب کے معنے ہین پکارنے کے وسطی نماز کے یعنے اذان کے بعد دوسری بار لوگون کو نماز کے لئے پکارنا
درست ہے اور جب پکارے تو اس طور سے کہے الصلوٰۃ جامعۃ یا کہے الصلوٰۃ خیر من النوم **محمد**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ کَانَ آخِرُ اَذَانِ بِلَالٍ رض اَللّٰهُ اَکْبَرُ
اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** حماد سے
روایت ہی کہ ابراہیم نے کہا کہ بلال کی اذان کا اخیر یہ تھا اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے نہین کوئی لائق بندگی
کے سوا اسکے امام **محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم پکڑتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ الْاَذَانُ وَالْاِقَامَۃُ مَثْنٰی مَثْنٰی **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہی کہ ابراہیم نے کہا کہ اذان
اور تکبیر دو دو کلمے ہے یعنے اونکا ہر کلمہ دو دو بار کہنا چاہیے سوا پہلے تکبیر کے کہ وہ چار بار کہنی چاہیے
امام **محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ
بعض علمار کا یہ مذہب ہے کہ اذان کے ابتدا مین اللہ اکبر دو بار کہنا چاہیے اور علمار کا یہ مذہب ہے کہ چار
بار کہنا چاہیے اور یہی قول صحیح ہے اور موافق واسطے حدیثون کے انتہے ملخصاً **محمد قال**
اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَۃُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَیَّ
عَلَی الْفَلَاحِ فَاِنَّهٗ یَنْبَغِیْ لِلْقَوْمِ اَنْ یَّقُوْمُوْا فَیَصُفُّوْا فَاِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ
کَبَّرَ الْاِمَامُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاِنْ کَفَّ الْاِمَامُ حَتّٰی
یَفْرُغَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ اِقَامَتِهٖ ثُمَّ کَبَّرَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ اَیْضًا کُلُّ ذٰلِکَ حَسَنٌ **ترجمہ** طلحہ سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب مؤذن حی علی الفلاح کہے یعنے تکبیر کے وقت تو لوگون کو لائق ہے کہ اوٹھ
کھڑے ہون اور صفین باندہین اور جب مؤذن قد قامت الصلوٰۃ کہے تو اوسوقت امام تکبیر تحریمہ کہے امام
محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اگر روکے امام یہانتک کہ مؤذن
تکبیر سے فارغ ہو پھر تکبیر تحریمہ کہے تو اوس مین بھی کچھ گناہ نہین سب طرح سے بہتر ہے **محمد قال**
اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَیْسَ عَلَی النِّسَاءِ اَذَانٌ وَّلَا اِقَامَۃٌ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ عورتون کو اذان اور تکبیر
کا حکم نہین امام **محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **باب**

مواقیت الصلوۃ نماز کے وقتوں کا بیان **محمدٌ** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن
ابراھیم ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسألہ عن وقت الصلوۃ فامرہ ان یحضر
الصلوات مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم امر بلالا ان یبکر بالصلوات ثم امرہ
فی الیوم الثانی فاخر الصلوات کلھا ثم قال این السائل عن وقت الصلوۃ ما بین ھذین
وقت قال محمدٌ وبہ ناخذ والمغرب وغیرھا عندنا فی ھذا سواء الا انا نکرہ
تاخیرھا اذا غابت الشمس وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت
پاس نماز کا وقت پوچھنے کو آیا سو حضرت نے اسکو حکم کیا یہ کہ آپکے ساتھ سب نمازوں میں حاضر رہے
پھر آپنے بلال کو حکم کیا سب نمازیں اول وقت پڑھنے کا پھر آپنے اسکو دوسرے دن حکم کیا سو سب
نمازیں اخیر وقت پڑھیں پھر فرمایا کہاں ہے نمازوں کا وقت پوچھنے والا ان دونوں وقتوں کے
درمیان نمازوں کا وقت ہے امام محمد نے کہا اسی کو ہم لیتے ہیں اور ہمارے نزدیک مغرب
کی نماز وغیرہ اس میں برابر ہے لیکن جب آفتاب ڈوب جاوے تو اوس کو تاخیر کرنا مکروہ ہے اور یہی قول
ہے امام ابو حنیفہ کا **محمدٌ** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن عمر
بن الخطاب انہ قال ابردوا بالظھر عن فیح جھنم قال محمدٌ یؤخر الظھر فی
الصیف حتی تبرد بھا وتصلی فی الشتاء حین تزول الشمس وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ
ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا کہ ظہر کی نماز دوزخ کے جوش سے ٹھنڈے وقت
پڑھا کرو امام محمد نے کہا گرمی میں ظہر کی نماز تاخیر کی جاوے یہانتک کہ ٹھنڈے وقت میں پڑھی
جاوے اور سردی میں جب آفتاب ڈھلے تو اسوقت پڑھی جاوے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا۔
محمدٌ قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال نظر ابن مسعود الی
الشمس حین غربت فقال ھذا حین دلکت ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ جب سورج
ڈوبا تو ابن مسعود نے اوسکی طرف نظر کی سو فرمایا یہ وقت دلوک کا یعنے آیت میں دلوک الشمس سے
مراد آفتاب کا ڈوبنا ہے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اول وقت مغرب کا وہ ہے جبکہ آفتاب غروب ہوا اور
اوسکے اخیر وقت میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ جب سرخی دور ہو جاوے تو مغرب کا وقت
نکل جاتا ہے یہ قول امام محمد کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ سفیدی . . . .

ڈوبنے تک باقی رہتا ہے یہ قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور صحیح یہ قول ہے کہ اوسکا وقت سفیدی ڈوبنے تک باقی
رہتا ہے انتہی **باب** الغسل یوم الجمعۃ والعیدین جمعہ اور عیدوں کے دن نہانیکا بیان ۔

محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم فی الغسل یوم الجمعۃ قال
ان اغتسلت فھو حسن فان ترکتہ فحسن **ترجمہ** ابراہیم نے جمعہ کے غسل میں کہا کہ اگر تو نہاوے
تو بہتر ہے اور اگر نہ نہاوے تو بہتر ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد قال رأیت
ابراھیم یخرج الی العیدین ولا یغتسل **قال محمد** اذا اغتسلت فی الجمعۃ والعیدین
فھو افضل وان ترکتہ فلا بأس **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم کو دیکھا کہ عیدگاہ کی طرف
نکلے اور غسل نہ کیا امام محمد نے کہا کہ اگر تو جمعہ اور عید کے دن نہاوے تو افضل ہے اور اگر نہ نہاوے
تو اوسمیں بھی کچھ گناہ نہیں **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال
قد کنا نأتی فی العیدین وما نغتسل وقال ان اغتسلت فحسن **ترجمہ** حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ہم عیدین میں آتے تھے اور غسل نہ کرتے تھے اور کہا کہ اگر تو نہاوے تو بہتر ہے ۔

محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا ابان عن ابی نضرۃ عن جابر بن عبد اللہ
الانصاری رض عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال من اغتسل یوم الجمعۃ فقد
احسن ومن لم یغتسل فبھا ونعمت **قال محمد** وبھذا کلہ نأخذ وھو قول
ابی حنیفۃ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو جمعہ کے دن نہایا تو اوس نے
اچھا کیا اور جو نہ نہایا تو اوس نے بھی اچھی خصلت لی اور وہ بہتر خصلت ہے امام محمد نے کہا کہ اسی
کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** افتتاح الصلوۃ ورفع الایدی والسجود
علی العمامۃ نماز کا شروع کرنا اور ہاتھ کا اوٹھانا اور پگڑی پر سجدہ کرنا

محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم ان ناسا من اھل البصرۃ اتوا عمر بن الخطاب رض
لم یاتوہ الا لیسألوہ عن افتتاح الصلوۃ قال فقام عمر بن الخطاب رض فافتتح الصلوۃ
وھم خلفہ ثم جھر فقال سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک
ولا الہ غیرک **قال محمد** وبھذا نأخذ فی افتتاح الصلوۃ ولکنا لا نری ان یجھر
بذلک الامام ولا من خلفہ وانما جھر بذلک عمر لیعلمھم ما سألوہ عنہ وکذلک

بَلَغَنَا عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا تَرْفَعْ یَدَیْكَ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ صَلَاتِكَ بَعْدَ الْمَرَّةِ الْاُوْلٰی قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ کچھ لوگ بصری کے عمرؓ پاس آئے صرف اسواسطے انکے پاس آئے کہ اون سے نماز کا شروع کرنا پوچھین سو عمرؓ نے نماز شروع کی اور وہ اون کے پیچھے کہڑے تھے پہر سبحانک اللھم آخر تک پکار کر کہا یعنے پاک ہے تو اے اللہ اور پاکی بیان کرتا ہون تیری ساتھ توفیق تیری کے اور برکت والا ہے نام تیرا اور بلند ہے بادشاہی تیری اور نہین لائق بندگی کے کوئی سوا تیرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین نماز کے ابتدا مین لیکن ہم کہتے ہین کہ اس کو پکار کر نہ کہے نہ امام اور نہ مقتدی اور حضرت عمرؓ نے صرف اسواسطے پکار کر پڑہا تہا کہ اون کو سکہاوین جو انہون نے اون سے پوچہا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علمار کا یہی مذہب ہے کہ جب کوئی نماز شروع کرے تو عوذ کے سوا اسپر کوئی چیز زیادہ نکرے خواہ امام ہو یا تنہا یہ قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور اور علمار کہتے ہین کہ مستحب ہے کہ وجہت وجہی اخیر تک اسپر زیادہ کرے کہ یہ دعا حدیث سے ثابت ہوچکی ہے یہ قول ابویوسف کا ہے لنتہی امام محمد نے کہا کہ اسی طرح پہونچی ہم کو روایت ابراہیم سے کہ کہا کہ اپنی نماز مین پہلی بار کے سوای کسی چیز مین ہاتہ نہ اٹہا یعنے تکبیر تحریمہ کے سوا کسی جگہہ رفع یدین نکر امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کہتے ہین کہ رکوع مین جانے اور اس سے سر اٹہانے اور پہلے التحیات سے کہڑے ہونیکے وقت رفع یدین کرنا یعنے مونڈہون تک ہاتہ اوٹہانے واجب ہین اونکی دلیل ابن عمرؓ وغیرہ کی حدیث ہے اور بعضے علما کہتے ہین کہ پہلی تکبیر کے سوا اور کسی جگہہ ہاتہ نہ اٹہاوے انکی دلیل عبداللہ بن مسعود کی حدیث ہے کہ حضرت پہلی تکبیر مین ہاتہ اٹہاتے تہے پہر نہ اٹہاتے تہے اور اسیطرح روایت آئی ہے علیؓ وغیرہ سے بس اسپر عمل کرنا اولی ہے اور عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ پہلی تکبیر کے سوا کسی جگہہ ہاتہ نہ اٹہاتے تہے اور یہ ہمارے نزدیک محال ہے کہ عمرؓ نے حضرت کو رکوع کے وقت رفع یدین کرتے نہ دیکہا ہو اور جو اس سے کچہہ کم درجے کے صحابہ ہین اونہون نے حضرت کو رفع یدین کرتے دیکہا ہو اور عمرؓ پر انکار نکیا بس یہی دلیل حق ہے اور صحیح ہے جسکا خلاف کرنا لائق نہین اور ابن عمرؓ سے اپنی مروی کے برخلاف ثابت ہوچکا ہے جیسے کہ مجاہد سے روایت ہے کہ مین نے ابن عمرؓ کے پیچہے نماز پڑہی سو پہلی تکبیر کے سوا اور کسی جگہہ... نہ اٹہاتے تہے بس معلوم ہوا کہ رفع یدین منسوخ ہے ورنہ ابن عمرؓ اوسکے برخلاف نکرتے اور عقلی دلیل

اسپر یہ ہے کہ اجماع ہے سب کا اسپر کہ نماز کی پہلی تکبیر کے ساتھ ہاتھ اوٹھاوے اور سجدوں کے درمیان کی تکبیر کے ساتھ نہ اوٹھاوے اور تکبیر تحریمہ فرض ہے بدون اسکے نماز درست نہیں اور سجدونکی تکبیر سنت ہے اوسکی ترک سے نماز فاسد نہیں ہوتی اور ہم دیکھتے ہین کہ رکوع وغیرہ کی تکبیر بھی سنت ہی پس اس مین بھی رفع یدین نکی جاویگی اور یہی قول ہے امام ابو یوسفؒ ابو حنیفہؒ اور محمدؒ کا انتہے ملخصاً **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال من لم یکبر حین یفتتح الصلوٰۃ فلیس فی صلوٰۃ **قال محمد** وبہ نأخذ الا ان یکون حین کبر تکبیرۃ الرکوع کبرھا منتویا یرید بھا الدخول فی الصلوٰۃ فیجزیہ ذلک وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ جو کوئی نماز کے شروع کی وقت تکبیر نہ کہے اوسکی نماز نہین **امام محمدؒ** نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہین مگر یہ کہ رکوع کرنیکے وقت رکوع کی تکبیر ٹھیک سیدھے ہونیکی حالت مین کہی ہو اور اوسسے نماز مین داخل ہونیکا ارادہ کیا ہو تو اوسکو رکوع کے تکبیر کافی ہوگی یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا عثمان بن عبد اللہ بن موھب انہ صلی خلف ابی ھریرۃؓ وکان یکبر کلما سجد وکلما رفع **قال محمد** وبہ نأخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** عثمان بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ اونھون نے ابو ہریرہ کے پیچھے نماز پڑہی سو جب سجدہ کرتے تھے تو اوسوقت اللہ اکبر کہتے تھے اور جب سجدہ سے سر اوٹھاتے تھے تو اوسوقت بھی اللہ اکبر کہتے تھے **امام محمدؒ** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** اول زمانے مین اس مسئلے مین اختلاف تہا بعضے کہتے تھے کہ نماز مین تکبیر تحریمہ کے سوا اور کوئی تکبیر نہ کہی لیکن اب سب کا اجماع ہوچکا ہے اسپر کہ ہر نیچے جانے اور سر اوٹھانے کے ساتھ اللہ اکبر کہے **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراھیم قال لا باس بالسجود علی العمامۃ **قال محمد** وبہ نأخذ لا نری بہ باسا وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ پگڑی پر سجدہ کرنیکا کچھ ڈر نہین **امام محمدؒ** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ پگڑی پر سجدہ کرنیکا کچھ ڈر نہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب الجھر بالقراءۃ

نماز مین قرآن پکار کر پڑہنے کا بیان **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اخبرنی من صلی فی جانب عبد اللہ بن مسعودؓ وھو مصلی ان یسمع صوتہ فلم یسمع غیر انہ سمعہ یقول رب زدنی علما یردد ھا مرارا

فظن الرجل انه يقرأ طه قال محمد وهذا في صلوة النهار فلا نرى باسا ان
يقف الرجل على شيء من القرآن مثل هذا يدعوا لنفسه في التطوع فاما المكتوبة
فلا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ خبر دی مجھکو اس شخص نے کہ ابن مسعود کے پہلو مین نماز پڑھی اور
اسکی آواز سننے کی حرص کی سو نہ سنی لیکن اوس سے سُنا کہتے تھے رب زدنی علما اسکو بار بار
پڑھتے تھے سو اس مرد نے گمان کیا کہ وہ سورہ طہ پڑھتے ہین امام محمد نے کہا کہ یہ حکم انکی نماز
مین ہے کہ ہم اسمین کچھ ڈر نہین دیکھتے کہ آدمی قرآن کی کسی آیت پر اسطرح ٹھہر کر نفل نماز مین
اپنے لیئے دعا مانگے لیکن فرض نماز مین اس طرح دعا مانگنی درست نہین **باب التشهد**
التحیات پڑھنے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا بلال عن وهب
بن كيسان عن جابر بن عبد الله الانصاري رض قال كان رسول الله صلى الله عليه
وآله وسلم يعلمنا التشهد والتكبير في الصلوة كما يعلمنا السورة من القرآن
ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ تھے حضرت سکھاتے ہمکو نماز مین التحیات پڑھنا اور تکبیر کہنا
جیسے کہ ہمکو سورہ قرآن کی سکھاتے تھے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن
ابراهيم قلت اقول بسم الله قال قل التحيات لله **قال محمد** وبه نأخذ لا نرى
ان يزاد في التشهد ولا ينقص منه حرف وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد نے کہا کہ مین
کہتا تہا بسم اللہ ابراہیم نے کہا کہ کہہ التحیات للہ امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ التحیات
مین نہ کوئی حرف زیادہ کرے اور نہ کم کرے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال
اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال كانوا يتشهدون على عهد رسول
الله صلى الله عليه وسلم فيقولون في تشهدهم السلام على الله فانصرف النبي
صلى الله عليه وآله وسلم ذات يوم فاقبل عليهم بوجهه فقال لهم لا تقولوا السلام
على الله ان الله هو السلام ولكن قولوا السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين قال
محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت کے زمانے
مین التحیات پڑھتے تھے ... سو اپنے التحیات مین کہتے تھے خدا کو سلام سو حضرت ایک
دن نماز سے پھر اور اپنے منہ سے انکے سامنے ہوئے سو فرمایا نہ کہو خدا کو سلام کہ مقرر خدا صاحب

ہے سلامتی کا لیکن اسطرح کہو کہ سلام ہے ہمپر اور خدا کے سب نیک بندون پر امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ نماز کی نماز مین حضرت عمرؓ کا التحیات پڑہے کہ اوس مین التحیات للہ کے بعد الزاکیات للہ کا لفظ زیادہ ہے اور بعضے علما کہتے ہین کہ ابن مسعودؓ کا التحیات پڑہے یعنی جو کہ اب لوگون مین مشہور اور مروج ہے پہر کہا کہ اسپر عمل کرنا اولی ہے کہ اسپر سب کا اجماع ہے بخلاف اور التحیات کی کہ اوسپر اجماع نہین اور نیز اس مین زیادہ تشدید ہے کہ اوسکی غیر مین اسقدر تشدید نہین .. اور نیز ابن مسعودؓ کی حدیث بالاتفاق صحیح ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور امام ابویوسف اور محمد کا انتہی **باب الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم** بسم اللہ کو پکار کر پڑہنے کا بیان **محمدؒ قال** اخبرنا ابوحنيفة قال حدثنا ابوسفيان عن عبد الله بن يزيد عن ابيه قال صلى خلف امام فجهر ببسم الله الرحمن الرحيم فلما انصرف قال له يا ابا عبد الله اعزب عن كلماتك هذه فاني قد صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم وخلف ابي بكر وخلف عمر وخلف عثمان فلم اسمعها منهم **ترجمہ** یزید سے روایت ہی کہ اوس نے ایک امام کے پیچھے نماز پڑہی اور پکار کر بسم اللہ کہی سو جب وہ نماز سے پہرا تو اوس سے کہا کہ اے ابا عبد اللہ (یزید کی کنیت ہی) یہ کلمہ تیرے کسی سے مروی ہین یعنی تو نے بسم اللہ کا پکار کر کہنا کس سے لیا ہے سو مقرر مین نے نماز پڑہی پیچھے حضرتؐ کے اور پیچھے ابوبکرؓ کے اور پیچھے عمرؓ کے اور پیچھے عثمانؓ کے سو مین نے اون سے بسم اللہ نہین سنی **محمدؒ** قال اخبرنا ابوحنيفة عن ابراهيم قال قال ابن مسعود رض في الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم انها اعرابية وكان لا يجهر بها هو ولا احد من اصحابه قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہی کہ ابن مسعودؓ نے اوس مرد کے حق مین کہا جو بسم اللہ پکار کر پڑہے کہ وہ گنوار ہے اور نہ ابن مسعود بسم اللہ پکار کر کہتے تہے اور نہ کوئی اونکے یارون سے کہتا تہا امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ بسم اللہ سورہ الحمد کی جزء ہے اور سورہ الحمد کے ساتہہ پڑہی جاوے جہریہ نماز مین پکار کر اور سریہ مین پوشیدہ اور بعضے کہتے ہین

که سب نمازون مین پوشیده کہی جاوی اور بعضی کہتے ہین که بالکل نه کہی جاوے نه پکار کر اور نه پوشیده پہر بسم الله پوشیده پڑہنے کی بہت حدیثین بیان کین پہر کہا که ان حدیثون سے معلوم ہوا که بسم الله قرآن کی جزو نہین اسواسطے که اگر قرآن کی جزو ہوتی تو جس جگہه قرآن پکار کر پڑہا جاتا ہے وہان بسم الله بہی پکار کر پڑہی جاتی ہے جیسے که سوره نمل مین پکار کر پڑہی جاتی ہے اور یہی ثابت ہوا که بسم الله پوشیده پڑہی جاوی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفه اور ابو یوسف اور محمد کا انتہی ملخصاً

محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَرْبَعٌ يُخَافِتُ بِهِنَّ الْاِمَامُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَالتَّعَوُّذُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاٰمِيْنُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمه** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ چار چیزین ہین کہ امام انکو پوشیده پڑہے سبحانک اللهم اور اعوذ اور بسم الله اور آمین امام محمد نے کہا که اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفه کا

بَابُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ وَتَلْقِيْنِهٖ

امام کے پیچہے قرآن پڑہنے اور اسکی تلقین کرنیکا بیان

محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا قَرَأَ عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ قَطُّ فِيْمَا يُجْهَرُ فِيْهِ وَلَا فِيْمَا لَا يُجْهَرُ فِيْهِ وَلَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ اُمَّ الْقُرْاٰنِ وَلَا غَيْرَهَا خَلْفَ الْاِمَامِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرَى الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ يُجْهَرُ فِيْهِ اَوْ لَا يُجْهَرُ فِيْهِ **ترجمه** ابراہیم سے روایت ہے کہ علقمہ نے امام کے پیچہے اور پچہلی دو رکعتون مین کبہی کچہ نہین پڑہا نه الحمد اور نه غیر اسکا اور نه اس نماز مین جس مین قرآن پکار کر پڑہا جاتا ہے اور نه جس مین پوشیده پڑہا جاتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ کسی نماز مین ہم امام کے پیچہے قرآن پڑہنا نہین دیکہتے خواه اس مین قرآن پکار کر پڑہا جاتا ہو یا پوشیده **ف** امام طحاوی نے کہا که حدیثین اس باب مین مختلف آئی ہین اور قیاس چاہتا ہے که مقتدی امام کے پیچہے کچہ نه پڑہے اسواسطے که ضرورت کو وقت امام کے پیچہے قرآت پڑہنا ساقط ہوجاتا ہے جیسے کہ کوئی امام کو رکوع مین پاوے کہ اس حال مین اس سے امام کے پیچہے قراءة پڑہنی ساقط ہوجاتی ہے اور وه رکعت صحیح ہوجاتی ہے اور جو چیز فرض ہو وه کسیوقت ساقط نہین ہوتی نه ضرورت کے وقت نه غیر ضرورت کی وقت پس اس سے ثابت ہوا که امام کے پیچہے قرآت پڑہنا فرض نہین ورنه ضرورت کیوقت ساقط نه ہوتا اور یہی قول ہے

امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف اور محمد کا انتہے تخصا **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَا تَزِدْ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُخْرَیَیْنِ عَلٰی فَاتِحَةِ الْکِتَابِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ تو اخیر دو رکعتوں مین الحمد پر کوئی چیز زیادہ نکر **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُوْسَی بْنُ اَبِیْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ خَلْفَهٗ یَقْرَاُ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَنْهَاهُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِی الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَتَنْهَانِیْ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَازَعَا حَتّٰی ذُکِرَ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی خَلْفَ اِمَامٍ فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے نماز پڑہی اور ایک مرد آپ کے پیچھے قرآن پڑہتا تھا سو حضرت کے اصحاب مین سے ایک مرد اوسکو نماز مین قرآن پڑہنے سے منع کرنے لگا اوس نے کہا کہ کیا تو مجہکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے قرآن پڑہنے سے منع کرتا ہے سو وہ دونو جہگڑتے رہے یہانتک کہ یہ بات کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہی سو حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی امام کے پیچھے نماز پڑہے تو مقتدی امام کی قرارت اوسکو کافی ہے **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ اِقْرَاْ خَلْفَ الْاِمَامِ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَلَا تَقْرَاْ فِیْمَا سِوٰی ذٰلِکَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّقْرَاَ خَلْفَ الْاِمَامِ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ تو امام کے پیچھے ظہر اور عصر کی نماز مین قرآن پڑہ اور اون کے سوا اور نمازون مین مت پڑہ **امام محمد** نے کہا کہ امام کے پیچھے کسی نماز مین قرآن پڑہنا لائق نہین

محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْاِمَامِ یَغْلَطُ بِالْاٰیَةِ قَالَ یَقْرَاُ بِالْاٰیَةِ الَّتِیْ بَعْدَهَا فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلْ فَلْیَرْکَعْ اِذَا کَانَ قَدْ قَرَاَ ثَلٰثَ اٰیَاتٍ اَوْ نَحْوَهَا فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلْ فَاَفْتَحْ عَلَیْهِ وَهُوَ مُسِیْءٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا

کہ اگر امام کسی آیت مین غلطی کرے تو اوسکی پہلی آیت پڑھی اگر یہ نکرے تو اوسکی سوا کوئی اور سورۃ پڑھے اگر یہ بھی نکرے تو چاہیے کہ رکوع کرے جبکہ تین آیتین یا مانند انکی پڑھ چکا ہو اگر یہ بھی نکرے تو مقتدی اوسکو بتلاوے اور وہ گنہگار ہوتا کہ اوس نے رکوع کیون نکیا امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** اِقَامَةِ الصُّفُوْفِ وَفَضْلِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ صفین برابر کرنی اور پہلی صف کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَسَوُّوْا مَنَاكِبَكُمْ تَرَاصُّوْا اَوْ لَيَتَخَلَّلَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَاَوْلَادِ الْحَذَفِ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلٰى مُقِيْمِي الصُّفُوْفِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُتْرَكَ الصَّفُّ وَفِيْهِ الْخَلَلُ حَتّٰى يُسَوُّوْا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم کہتا تھا کہ برابر کیا کرو اپنی صفون کو اور برابر کیا کرو اپنے مونڈھون کو اور آپس مین ملکر کھڑے ہوا کرو کہ صفون کے درمیان کوئی جگہہ خالی نرہے نہین تو شیطان بکری کے بچے کیطرح تمہارے درمیان گھس جاویگا اسواسطے کہ مقرر خدا اور اسکی فرشتے رحمت بھیجتے ہین صفون کے برابر کرنے والونپر امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ صف مین کوئی جگہہ خالی چھوڑنی لائق نہین یہانتک کہ برابر کرین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ اَلَهٗ فَضْلٌ عَلَى الصَّفِّ الثَّانِيْ قَالَ اِنَّمَا كَانَ يُقَالُ لَا تَقُمْ فِي الصَّفِّ يَعْنِي الثَّانِيْ حَتّٰى يَتَكَامَلَ الصَّفُّ الْاَوَّلُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ اِذَا تَكَامَلَ الْاَوَّلُ اَنْ يُزَاحِمَ عَلَيْهِ فَاِنَّهٗ يُؤْذِيْ وَالْقِيَامُ فِي الصَّفِّ الثَّانِيْ خَيْرٌ مِنَ الْاَوَّلِ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ مین نے ابراہیم سے پوچھا کہ کیا پہلی صف کو دوسری صف پر فضیلت ہے اوس نے کہا کہ سوا اسکے نہین کہ کہا جاتا تھا کہ دوسری صف مین کھڑا مت ہو یہانتک کہ پہلی صف پوری ہو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ جب پہلی صف پوری ہوجاوے تو اوسپر ہجوم کرنا لائق نہین کہ وہ ایذا دیتا ہے اور دوسری صف مین کھڑی ہونا بہتر ہے پہلی سے **باب** الرَّجُلِ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَوْ يَؤُمُّ الرَّجُلَيْنِ اوس مرد کا بیان کہ امامت کرے قوم کی یا دو مردونکی **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْدَمُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ

فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَاِنَّمَا قِيْلَ اَقْرَأُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ لِاَنَّ النَّاسَ كَانُوْا فِيْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ اَقْرَأُهُمْ لِلْقُرْاٰنِ اَفْقَهُهُمْ فِي الدِّيْنِ فَاِذَا كَانُوْا فِيْ هٰذَا الزَّمَانِ عَلٰى ذٰلِكَ فَلْيَؤُمَّهُمْ اَقْرَأُهُمْ فَاِنْ كَانَ غَيْرُهٗ اَفْقَهَ مِنْهُ وَاَعْلَمَهُمْ بِسُنَّةِ الصَّلٰوةِ وَهُوَ يَقْرَأُ نَحْوًا مِنْ قِرَاءَتِهٖ فَاَفْقَهُهُمَا وَاَعْلَمُهُمَا بِسُنَّةِ الصَّلٰوةِ اَوْلٰهُمَا بِالْاِمَامَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ امامت کرے قوم کی جو اون مین قرآن کا بڑا قاری ہو سو اگر وے لوگ قرات مین سب برابر ہون تو امامت کرے جس نے اون مین سے اول ہجرت کی ہو سو اگر ہجرت مین بھی سب برابر ہون تو اون مین بڑے عمر والا امامت کرے **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ جو اون مین قرآن کا بڑا قاری ہو سو امامت کرے تو یہ صرف اسواسطے فرمایا کہ اوس زمانے مین جو قرآن کا بڑا قاری ہوتا تھا سو سب سے بڑا فقیہ ہوتا تھا اور دین کا ماہر ہوتا تھا سو اگر اس زمانہ مین بھی لوگ اسیطرح پر ہون تو چاہیے کہ امامت کرے انکی جو اون مین قرآن کا بڑا قاری ہو اور اگر اسکا غیر اوس سے زیادہ فقیہ ہو اور نماز کے طریق کا سب سے عالم ہو اور اسکی مانند قرآن پڑھے تو اون دونون مین جو بڑا فقیہ اور نماز کا عالم ہو سو امامت کو زیادہ لائق ہے اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا بَاْسَ اَنْ يَؤُمَّهُمُ الْاَعْرَابِيُّ وَالْعَبْدُ وَوَلَدُ الزِّنَا اِذَا قَرَاُوا الْقُرْاٰنَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا كَانَ فَقِيْهًا عَالِمًا بِاَمْرِ الصَّلٰوةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ نہین ڈر ہے اسمین کہ امامت کرے قوم کی گنوار اور غلام اور حرام کا جنا جبکہ قرآن کا قاری ہو **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین جبکہ ہو فقیہ اور عالم ساتھ طریق نماز کے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلَيْنِ يَؤُمُّ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ قَالَ يَقُوْمُ الْاِمَامُ فِيْ جَانِبِ الْاَيْسَرِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ يَكُوْنُ الْمَاْمُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْاِمَامِ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ اگر دو مرد ہون اور ایک دوسرے کی امامت کرے تو امام بائین طرف کھڑا ہووے **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا کہ مقتدی امام کی داہنی طرف کھڑا ہووے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا زَادَ عَلَى الْوَاحِدِ فِي الصَّلٰوةِ

فَهُوَ جَمَاعَةٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ جب نماز
میں ایک سے زیادہ آدمی ہوں تو وہ جماعت ہے، امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی مذہب ہے امام
ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ
قَیْسٍ وَالْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَا کُنَّا عِنْدَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اِذْ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ یُصَلِّیْ
فَقُمْنَا خَلْفَهٗ فَاَقَامَ اَحَدَنَا عَنْ یَمِیْنِهٖ وَالْاٰخَرَ عَنْ یَسَارِهٖ ثُمَّ قَامَ بَیْنَنَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ
هٰکَذَا اصْنَعُوْا اِذَا کُنْتُمْ ثَلٰثَةً وَکَانَ اِذَا رَکَعَ طَبَّقَ وَصَلّٰی بِغَیْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ قَالَ
تُجْزِیْ اِقَامَةُ النَّاسِ حَوْلَنَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِی الثَّلٰثَةِ وَ
لٰکِنَّا نَقُوْلُ اِذَا کَانُوْا ثَلٰثَةً تَقَدَّمَهُمْ اِمَامُهُمْ وَصَلَّی الْبَاقِیَانِ خَلْفَهٗ وَلَسْنَا نَاْخُذُ
اَیْضًا بِقَوْلِهٖ فِی التَّطْبِیْقِ کَانَ یُطَبِّقُ بَیْنَ یَدَیْهِ اِذَا رَکَعَ ثُمَّ یَجْعَلُهُمَا بَیْنَ رُکْبَتَیْهِ وَلٰکِنَّا
نَرٰی اَنْ یَّضَعَ الرَّجُلُ رَاحَتَیْهِ عَلٰی رُکْبَتَیْهِ وَیُفَرِّجُ بَیْنَ اَصَابِعِهٖ تَحْتَ الرُّکْبَتَیْنِ وَ
اَمَّا بِغَیْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ فَذٰلِكَ یُجْزِیْ وَالْاَذَانُ وَالْاِقَامَةُ اَفْضَلُ وَاِنْ اَقَامَ الصَّلٰوةَ
وَلَمْ یُؤَذِّنْ فَذٰلِكَ اَفْضَلُ مِنَ التَّرْكِ لِلْاِقَامَةِ اِنْ صَلَّوْا جَمَاعَةً وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ
ترجمہ علقمہ بن قیس سے اور اسود سے روایت ہے کہ ہم دونوں ابن مسعود کے پاس تھے جب نماز کا وقت ہوا تو نماز
پڑھنے کو کھڑے ہوئے اور ہم اونکے پیچھے کھڑے ہوئے سو ہم میں سے ایک کو اپنے داہنے کھڑا کیا
اور دوسرے کو اپنے بائیں کھڑا کیا پھر آپ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے جب نماز سے فارغ ہوئے
تو کہا کہ جب تم تین آدمی ہو تو اسیطرح کیا کرو اور جب رکوع کرتے تھے تو تطبیق کیا کرتے تھے
یعنے دونوں ہاتھ قینچی کیسے اپنی رانوں کے درمیان رکھتے تھے اور ابن مسعود نے نماز پڑھی
بغیر اذان اور اقامت کے اور کہا کہ ہمارے گرد کے لوگوں کی تکبیر کافی ہے امام محمد نے کہا
کہ ہم تین آدمیوں میں ابن مسعود کا قول نہیں لیتے لیکن ہم کہتے ہیں کہ جب تین آدمی ہوں تو
امام اونکے آگے بڑھے اور باقی اوسکے پیچھے نماز پڑھیں اور تطبیق کے حکم میں بھی ہم ابن مسعود
کے قول کو نہیں لیتے کہ جب وہ رکوع کرتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ میں تطبیق کرتے تھے پھر انکو
اپنے دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھتے تھے ولیکن ہم دیکھتے ہیں کہ آدمی اپنی دونوں ہتھیلیاں
اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھے اور اپنی اونگلیاں کھولکر رکھے گھٹنوں کے نیچے اور اسپر بغیر اذان

اور اقامت کی نماز پڑہنا پس یہ کافی ہے لیکن اذان اور تکبیر کہنا افضل ہے اور اگر نماز کی تکبیر کہے اور اذان نہ دی تو یہ تکبیر کے ترک کرنے سے افضل ہے اسواسطے کہ قوم جماعت سے نماز پڑہتے ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض جَعَلَهُمَا خَلْفَهٗ وَصَلّٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمَا وَكَانَ يَجْعَلُ كَفَّيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ صَنِيْعُ عُمَرَ رض اَحَبُّ اِلَيَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ اَحَبُّ اِلَيْنَا مِنْ صَنِيْعِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے انکو اپنے پیچھے کیا اور انکے آگے ہو کے نماز پڑہی اور اپنے دونو ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھتے تھے ابراہیم نے کہا کہ عمر کا فعل محبوب تر ہے نزدیک ہمارے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور وہ بہت بہتر ہے ہمارے نزدیک ابن مسعود کے فعل سے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ مَنْ صَلَّى الْفَرِيْضَةَ

جو فرض نماز پڑہ چکے تو پھر پڑہے یا نہیں مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ اَبِي الْهَيْثَمِ يَرْفَعُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلَّيَا الظُّهْرَ فِيْ مَنَازِلِهِمَا وَهُمَا يُرَيَانِ اَنَّ الصَّلٰوةَ قَدْ صُلِّيَتْ فَجَاءَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَعَدَا وَلَمْ يَدْخُلَا فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُمَا فَاَقْبَلَا وَمَفَاصِلُهُمَا تَرْعَدُ مَخَافَةَ اَنْ يَكُوْنَ حَدَثَ فِيْهِمَا شَيْءٌ فَقَالَ لَهُمَا مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ظَنَنَّا اَنَّ الصَّلٰوةَ قَدْ صُلِّيَتْ فَصَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا ثُمَّ جِئْنَا فَوَجَدْنَاكَ فِي الصَّلٰوةِ فَظَنَنَّا اَنَّهٗ لَا يَصْلُحُ اَنْ نُصَلِّيَ اَيْضًا فَقَالَ اِذَا كَانَ كَذٰلِكَ فَادْخُلُوْا فِي الصَّلٰوةِ وَاجْعَلُوا الْاُوْلٰى فَرِيْضَةً وَهٰذِهٖ نَافِلَةً قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَلَا تُعَادُ الْفَجْرُ وَالْعَصْرُ وَالْمَغْرِبُ ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت کے اصحاب میں سے دو مردوں نے اپنی جگہ میں نماز پڑہی اور وہ خیال کرتے تھے کہ نماز ہوچکی ہے سو وہ دونو آئے اور حضرت نماز میں تھے سو وہ دونوں بیٹھ گئے اور نماز میں داخل نہ ہوئے سو جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے تو انکو بلایا سو وہ آگئے تھرتھراتے تھے انکے بند بند اس خوف سے کہ انکو حق میں کوئی چیز نئی پیدا ہوئی ہو یعنی کوئی نیا حکم اترا ہو سو حضرت نے فرمایا کہ کس چیز نے تم کو منع کیا نماز پڑہنے سے انہوں نے عرض کیا کہ یا حضرت ہم نے گمان کیا تھا کہ نماز ہوچکی ہوگی سو ہم نے اپنی جگہ پر نماز پڑہی پھر ہم آئے تو آپ کو نماز میں پایا اور ہم

کی کہ یا حضرت ہم نے گمان کیا کہ دوبارہ نماز پڑھنی لائق نہیں سو حضرت نے فرمایا کہ جب ایسا اتفاق ہو تو نماز میں داخل ہو کر اور پہلے نماز کو فرض گردانو اور اسکو نفل امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا اور فجر اور عصر اور مغرب کی نماز پھر نہ پڑھی جاوے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی فرض نماز پڑھ چکا ہو اور پھر دوسری جگہہ فرض کی جماعت پاوے تو اوسکے ساتھ ملجاوے کہ وہ نماز اوسکے لیے نفل ہو جاویگی محمد قال اخبرنا مالك بن انس عن نافع عن ابن عمر قال اذا صليت الفجر والمغرب ثم ادركتهما فلا تعد لهما غير ما صليتهما قال محمد اما الفجر والعصر فلا ينبغي ان تصلي بعدهما نافلة لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صلوة بعد العصر حتى تغرب الشمس ولا صلوة بعد الفجر حتى تطلع الشمس واما المغرب فهي وتر فيكره ان تصلي التطوع وترا فاذا دخل معهم ينوي تطوعا فسلم الامام فليقم فليضف اليها رابعة ويتشهد ويسلم وهذا كله قول ابي حنيفة رضي الله عنه

ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر نے کہا کہ جب تو فجر اور مغرب کی نماز پڑھ چکے پھر دوسری جگہہ اون کی جماعت پاوے تو انکو پھر نہ پڑھ سوای اسکے کہ تو نے انکو پڑھا امام محمد نے کہا کہ ایک فجر اور عصر سو انکے بعد نفل پڑھنے لائق نہیں واسطے دلیل فرمان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ نہیں نماز بعد نماز عصر کے یہاں تک کہ سورج ڈوبے اور نہیں نماز بعد نماز فجر کے یہاں تک کہ سورج نکلے اور ایسے مغرب کی نماز پس یہ وتر ہیں اور نفل طاق پڑھنے مکروہ ہیں سو جب کوئی مرد نفل کی نیت سے اونکے ساتھ داخل ہو اور امام سلام پھیرے تو چاہیے کہ کھڑا ہووے اور انکے ساتھ چوتھی رکعت ملاوے پھر التحیات پڑھے اور سلام پھیرے اور یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے ف امام طحاوی نے کہا کہ بعضے علما کہتے ہیں کہ سب نمازوں کا امام کے ساتھ پڑھنا درست ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ فجر اور عصر اور مغرب کا دوسرا کرنا مکروہ ہے اور حدیث دوبارہ پڑھنے کی منسوخ ہے

باب

الصلوة تطوعا نفل نماز کا بیان محمد قال اخبرنا ابوحنيفة قال حدثنا ابو سفيان عن الحسن البصري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي وهو محتبي تطوعا قال محمد وبه ناخذ لا نرى بأسا بذلك فاذا بلغ السجود حل حبوته و

ويسجد وهذا قول أبي حنيفة ترجمہ حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت نفل نماز پڑھتے تھے احتبا میں
کہ احتبا سے بیٹھے ہوتے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے سو جب سجدہ میں
جاوے تو احتبا کھول دیوے اور سجدہ کرے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** احتبا اوسکو کہتے ہیں کہ
چوتڑوں پر بیٹھے اسطرح سے کہ دونوں گھٹنے کھڑے ہوں اور قدموں کا اندر زمین پر رکھا ہوا اور ہاتھ پنڈلیوں پر
ہوں **محمد** قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا أبو جعفر قال كان رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم يصلي ما بين صلوة العشاء الآخرة إلى صلوة الفجر ثلث عشرة ركعة
ثماني ركعات تطوعا وثلث ركعات الوتر وركعتي الفجر ترجمہ ابوجعفر نے کہا کہ حضرت عشا
اور فجر کی نماز کے درمیان تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے آٹھ رکعت نفل پڑھتے تھے اور تین رکعت
وتر اور دو رکعتیں فجر کی **محمد** قال أخبرنا أبو حنيفة عن حصين بن عبد الرحمن قال
كان عبد الله بن عمر رض يصلي التطوع على راحلته أينما توجهت به فإذا كانت الفريضة
أو الوتر نزل فصلى **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة ترجمہ حصین سے روایت
ہے کہ ابن عمر اپنی سواری پر نفل پڑھا کرتے تھے جس طرف کو اوسکا منہ متوجہ ہوتا اور جب فرض یا وتر ہوتے
تو اترتے اور پڑھتے تھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **محمد** قال
أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يدخل في صلوة القوم وليس ينويها
قال هي تطوع **قال محمد** وبه نأخذ وإنما يعني بذلك أن يكون قد صلى الصلوة
في منزله ثم أتى القوم فدخل معهم في صلاتهم فإن صلاته معهم تطوع وهو قول
أبي حنيفة رضي الله عنه ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد جماعت میں داخل ہوا اور جماعت
کی نیت نہ ہو تو وہ نفل ہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور سوائے اسکے نہیں کہ مراد اسکی یہ ہے
کہ آدمی اپنے گھر میں پہلے نماز پڑھ چکا ہو پھر کسی قوم پاس آوے اور اون کے ساتھ نماز میں داخل
ہووے تو اوسکی نماز اونکے ساتھ نفل ہوگی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** الصلوة
في الطاق محراب میں نماز پڑھنے کا بیان **محمد** قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن
إبراهيم أنه كان يؤمهم فيقوم عن يسار الطاق أو عن يمينه **قال محمد** وأما نحن
فلا نرى بأسا أن يقوم بحيال الطاق ما لم يدخل فيه إذا كان مقامه خارجا منه وسجوده

فِيهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رحمہ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم انکی امامت کیا کرتا تھا سو وہ محراب سے یا بائیں طرف کھڑا ہوتا تھا یا اوس سے داہنے امام محمد نے کہا کہ ہم تو اوس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے کہ امام محراب کی برابر کھڑا ہو جب تک کہ اوسکے اندر داخل نہ ہو جبکہ اوسکے کھڑے ہونیکی جگہہ اوس سے باہر ہو اور اسکا سجدہ اوسکی اندر ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ** تَسْلِيمِ الْإِمَامِ وَجُلُوسِهِ امام کا سلام پھیرنا اور بیٹھنا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ فَلَا يَتَحَوَّلُ الرَّجُلُ حَتَّى يَنْفَتِلَ الْإِمَامُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْإِمَامُ لَا يَفْقَهُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ لِأَنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ عَلَيْهِ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَإِذَا كَانَ مِمَّنْ لَا يَفْقَهُ أَمْرَ الصَّلٰوةِ فَلَا بَأْسَ بِالْانْفِتَالِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ جب امام سلام پھیرے تو نہ پھیرے کوئی مرد یہانتک کہ پھیرے امام مگر یہ کہ امام فقیہ نہ ہو امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اسواسطے کہ وہ نہیں جانتا کہ شاید سجدہ سہو کا اوسپر لازم ہو اور اگر نماز کے حکم کا ماہر نہ ہو تو اوسکے پہلے پھرنے میں کچھ گناہ نہیں **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ الْحِجَارَةِ الْمُحْمَاةِ حَتَّى يَنْفَتِلَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ مسروق سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر جب نماز سے سلام پھیرتے تھے تو جیسے گرم پتھر پر ہوتے یہانتک کہ پھرتے یعنے مقتدیوں کی طرف پھر بیٹھتے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي الْمَكَانِ الضَّيِّقِ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى جَانِبِهِ الْأَيْسَرِ أَوْ تَكُونُ بِهِ عِلَّةٌ قَالَ فَلْيَجْلِسْ عَلَى جَانِبِهِ الْأَيْمَنِ فَإِنْ كَانَ يَسْتَطِيعُ فَلْيَجْلِسْ عَلَى جَانِبِهِ الْأَيْسَرِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی تنگ مکان میں نماز پڑھے کہ اوسکے بائیں پاؤں پر التحیات بیٹھنے کی طاقت نہ رکھے یا اوسکو کوئی بیماری ہو تو چاہیئے کہ اپنے داہنے پاؤں پر بیٹھے اور اگر طاقت رکھتا ہو تو اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا كَانَ بِالرَّجُلِ عِلَّةٌ جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ كَيْفَ شَاءَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ إِذَا كَانَتِ الْعِلَّةُ تَمْنَعُهُ مِنْ جُلُوسِ الصَّلٰوةِ الَّذِي أُمِرَ بِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي

حنیفۃ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ جب آدمی کو کوئی بیماری ہو تو نماز میں جس طرح چاہے التحیات میں بیٹھے امام
محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جبکہ اوسکو بیماری التحیات بیٹھنے سے مانع ہو جبکا اوسکو حکم ہوا اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمدؒ** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال السلام
یقطع ما بین الصلوتین **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ سلام قطع کرتی ہے اوس چیز کو کہ دو نمازوں کے درمیان ہی یعنے دو نمازوں کے
درمیان جدائی کر دیتی ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب فضل الجماعۃ ورکعتی الفجر فضیلت جماعت اور فجر کی دو سنتوں کا بیان

محمدؒ قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اربع قبل الظھر واربع بعد الجمعۃ
لا یفصل بینھن بتسلیم **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ چار رکعتیں ظہر سے پہلے ہیں اور چار جمعہ سے پیچھے اونکے درمیان سلام سے فاصلہ
نکرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمدؒ** قال
اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن سعید بن جبیر قال صلوۃ الرجل فی الجماعۃ تفضل
علی صلوۃ الرجل وحدہ خمسا وعشرین صلوۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ
آدمی کی نماز جماعت میں تنہا آدمی کی نماز سے پچیس حصے زیادہ ہے **ف** الحدیث سے معلوم ہوا کہ جماعت
کی نماز تنہا آدمی کی نماز سے پچیس درجے فضل اور ثواب میں زیادہ ہے **محمدؒ** قال اخبرنا
ابوحنیفۃ قال حدثنا الحارث بن زیاد او محارب بن دثار الشک من محمد عن عبد اللہ
بن عمر رضہ قال من صلی اربع رکعات بعد العشاء الاخرۃ قبل ان یخرج من المسجد
فانھن یعدلن اربع رکعات من لیلۃ القدر ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ کہا کہ
جو عشا کی نماز کے بعد مسجد سے نکلنے سے پہلے چار رکعتیں پڑہی تو وہ شب قدر کی رات میں چار رکعتیں
پڑھنے کے برابر ہیں **ف** یعنی اون کا ثواب شب قدر کی نماز کے برابر ہے **محمدؒ** قال
اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا علقمۃ بن مرثد عن علی عن حمران قال ما القی
ابن عمر رضہ مجلسا الا وحمران من اقرب الناس منہ مجلسا قال فقال لہ ذات
یوم یا حمران انی لا اراک ما لزمتنا الا لنقتبس منک خیرا قال اجل یا ابا عبد الرحمن

قَالَ اُنْظُرْ ثَلٰثًا اَمَّا اِثْنَتَانِ فَاَنْهَاكَ عَنْهُمَا وَاَمَّا وَاحِدَةٌ فَاٰمُرُكَ بِهَا قَالَ مَا هُنَّ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ لَا تَمُوْتَنَّ وَعَلَيْكَ دَيْنٌ اِلَّا دَيْنًا تَدَعُ لَهٗ وَفَاءً وَلَا تَنْتَفِيَنَّ مِنْ وَلَدِكَ اَبَدًا فَاِنَّهٗ يُسْتَمَعُ بِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا سَمَّعْتَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا قِصَاصًا لَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا وَانْظُرْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلَا تَدَعْهُمَا فَاِنَّهُمَا مِنَ الرَّغَائِبِ **ترجمہ** علی سے روایت ہے کہ میں ابن عمر کو حدیث بیان کرتے نہیں سنا مگر کہ حمران سب لوگوں میں اونسے زیادہ تر قریب بیٹھا تھا سو ابن عمر نے ایک دن اسکو کہا کہ مقرر میں تجھکو دیکھتا ہوں کہ نہیں لازم پکڑا تونے ہم کو مگر کہ ہم تجھ کو نیکی سکھاوین اوس نے کہا ہاں اے عبد الرحمان ابن عمر نے کہا کہ تین چیزیں دیکھ اسپر دو چیز سے تو مین تجھکو منع کرتا ہوں اور ایک چیز کا حکم کرتا ہوں حمران نے کہا کہ کیا ہین وہ اے ابا عبد الرحمان فرمایا نہ مریو اس حال مین کہ تجھپر قرض ہو مگر وہ قرض کہ تو اوسکے ادا کے لیے مال چھوڑے اور دوسرے یہ کہ اپنی کسی لڑکے سے کبھی انکار نکر کہ وہ میرا نہیں اسواسطے کہ مقرر مشہور کیا جاویگا تجھکو لوگوں میں دن قیامت کے جیسے مشہور کیا تو نے اسکو دنیا میں یعنی جیسے تو نے اسکو دنیا میں ذلیل کیا ویسے تجھکو قیامت میں ذلیل کیا جاویگا اوسکے بدلے میں خدا کسیپر ظلم نہیں کرتا اور حفاظت کر فجر کی دو سنتوں کی پس نہ چھوڑ انکو کہ اون میں بڑا ثواب ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فجر کی دو سنتوں کا بڑا ثواب ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ وَقِّرُوا الصَّلٰوةَ يَعْنِي السُّكُوْنَ فِيْهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** عبد الرحمن سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ نماز کی تعظیم کرو یعنے اوس مین آرام کرو اور اطمینان سے ادا کرو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب مَنْ صَلّٰى وَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْاِمَامِ حَائِطٌ اَوْ طَرِيْقٌ

اگر کوئی نماز پڑھے اور اسکے اور امام کے درمیان دیوار یا راہ ہو تو اوسکی نماز درست ہے یا نہیں **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْمُؤَذِّنِيْنَ يُؤَذِّنُوْنَ فَوْقَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يُصَلُّوْنَ فَوْقَ الْمَسْجِدِ قَالَ يُجْزِيْهِمْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لِمَا لَمْ يَكُوْنُوْا قُدَّامَ الْاِمَامِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ مینے ابراہیم سے پوچھا کہ اگر موذن مسجد پر اذان . . . . دین پھر مسجد ہی پر نماز پڑھین یعنے اور امام نیچے ہو تو کیا درست ہے یا نہیں اونے کہا کہ انکو کفایت کرتا ہے یعنے درست ہے امام محمد نے کہا کہ ہم

ہم لیتے ہیں کہ اگر مقتدی امام سے اونچی جگہ کھڑے ہوں تو درست ہے جبکہ امام سے آگے نہ کھڑے ہوں اور
یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ
يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْاِمَامِ حَائِطٌ قَالَ حَسَنٌ مَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْاِمَامِ طَرِيْقٌ اَوْ نِسَاءٌ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق میں کہ اسکے
اور امام کے درمیان دیوار ہو ابراہیم نے کہا کہ بہتر ہے جب تک کہ اوسکے اور امام کے درمیان راہ یا عورتیں
نہوں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** مَسْحِ التُّرَابِ عَنِ
الْوَجْهِ قَبْلَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلٰوةِ نماز سے فارغ ہونے سے پہلے منہ سے مٹی پونچھنے کا بیان **محمد**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ رَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ يُصَلِّيْ فِي الْمَكَانِ فِيْهِ الرَّمْلُ وَالتُّرَابُ
الْكَثِيْرُ فَيَمْسَحُ عَنْ وَجْهِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّنْصَرِفَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** لَا نَرٰى بَاْسًا بِمَسْحِهٖ ذٰلِكَ قَبْلَ التَّشَهُّدِ
وَالتَّسْلِيْمِ لِاَنَّ تَرْكَهٗ يُؤْذِى الْمُصَلِّيْ وَرُبَّمَا شَغَلَهٗ عَنْ صَلَاتِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے
روایت ہے کہ میں نے ابراہیم کو ایک جگہ نماز پڑھتے دیکھا کہ اوس میں بالو اور بہت مٹی تھی سو نماز سے فارغ
ہونے سے پہلے اپنا منہ پونچھتے تھے امام محمد نے کہا کہ نہیں دیکھتے ہم کچھ خوف ساتھ پونچھنے اوسکو
کے پہلے التحیات اور سلام کے ہو اسلئے کہ اوسکا چھوڑنا نمازی کو ایذا دیتا ہے اور اکثر اوقات اوسکو نماز
سے باز رکھتا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** الصَّلٰوةِ قَاعِدًا وَالتَّعَمُّدِ عَلٰى شَيْءٍ اَوْ
يُصَلِّيْ اِلَى السُّتْرَةِ بیٹھکر نماز پڑھنے اور نماز میں کسی چیز پر تکیہ کرنے یا سترے کی طرف نماز پڑھنے کا بیان
محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا
عَلٰى مِثْلِ نِصْفِ صَلٰوةِ الرَّجُلِ قَائِمًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر
نے کہا کہ بیٹھکر پڑھنے والے کی نماز کا ثواب کھڑے کی نماز سے آدھا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا
محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا يُجْزِيْ الرَّجُلَ اَنْ يَّعْرِضَ
بَيْنَ يَدَيْهِ سَوْطًا وَلَا قَصَبَةً حَتّٰى يَنْصِبَهٗ نَصْبًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** اَلنَّصْبُ اَحَبُّ اِلَيْنَا فَاِنْ
لَمْ يَفْعَلْ اَجْزَاَتْهُ صَلٰوتُهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ نہیں کافی ہے
مرد کو یہ کہ رکھے آگے اپنے کوڑا یا لکڑی یا نیچہ یہاں تک کہ اوسکو سیدھا کھڑا کرے امام محمد نے کہا کہ کھڑا کرنا بہت
بہتر ہے نزدیک ہمارے اور اگر کھڑا نہ کرے تو اوسکی نماز اوسکو کفایت کرے گی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم ان عبد الله بن عمر رض كان اذا سجد فاطال اعتمد بمرفقيه على فخذيه قال محمد ولسنا نرى بذلك باسا وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ تھے عبداللہ بن عمر جب سجدہ کرتے اور اسکو دراز کرتے تو اپنی کہنیوں سے رانوں پر تکیہ کرتے امام محمد نے کہا کہ ہم اس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان يعتمد باحدى يديه على الاخرى في الصلوة يتواضع لله تعالى قال محمد ويضع بطن كفه الايمن على رسغه الايسر تحت السرة فيكون الرسغ في وسط الكف ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ تھے حضرت تکیہ کرتے ساتھ ایک ہاتھ اپنے کے دوسرے پر نماز میں اللہ تعالی کے تواضع کے لیئے امام محمد نے کہا کہ اپنی داہنی تھیلی کا اندر بائیں ہاتھ کی پہونچی پر رکھے ناف سے نیچے پس ہوگا بائیں کا پہونچا بیچ دا ہنی ہتیلی کے **محمد** قال اخبرنا الربيع بن صبيح عن ابي معشر عن ابراهيم النخعي انه كان يضع يده اليمنى على يده اليسرى تحت السرة قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه ترجمہ ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ وہ اپنا داہنا ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھتا تھا ناف سے نیچے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اس قول سے معلوم ہوا کہ جب کوئی نماز میں داخل ہو تو اپنے ہاتھ باندہ لیوے اور اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے اور یہی مذہب ہے سب علما کا اور امام مالک سے ایک روایت میں ارسال آیا ہے لیکن وہ روایت صحیح نہیں اور اس سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ نماز میں اپنے ہاتھ ناف سے نیچے باندہے اور یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ اور محمد کا **باب** الوتر وما يقرأ فيها وتر کا بیان اور اس چیز کا کہ اوس میں پڑہی جاوے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا زبيد اليامي عن ذر الهمداني في الوتر في الركعة الاولى سبح اسم ربك الاعلى وفي الثانية قل للذين كفروا يعني قل يايها الكفرون وهي هكذا في قراءة ابن مسعود وفي الثالثة قل هو الله احد قال محمد ان قرأت بهذا فهو حسن وما قرأت من القرآن في الوتر مع فاتحة الكتاب فهو ايضا حسن اذا قرأت مع فاتحة الكتب بثلث ايات فصاعدا وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ذر ہمدانی سے روایت ہے کہ وتر تین رکعتیں پہلی رکعت میں سورہ سبح

اسم ربک الاعلی پڑہے اور دوسری مین قل یاایہا الکافرون اور تیسری مین قل ہو اللہ احد امام محمد نے کہا کہ اگر تو یہ سورتین پڑہے تو بہتر ہے اور اگر وتر مین الحمد کے ساتھ قرآن کی کوئی اور چیز پڑہے تو وہ بہی بہتر ہے جبکہ تو الحمد کے ساتھ تین آیتین یا زیادہ پڑہے اور یہی قول ہے ابوحنیفہؒ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض اَنَّہٗ قَالَ مَا اُحِبُّ اَنِّیْ تَرَکْتُ الْوِتْرَ بِثَلٰثٍ وَاَنَّ لِیْ حُمْرَ النَّعَمِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ اَلْوِتْرُ ثَلٰثٌ لَا یُفْصَلُ بَیْنَھُنَّ بِتَسْلِیْمٍ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ مین نہین پسند کرتا یہ کہ تین رکعت وتر چہوڑون اور حالانکہ میرے لیے سرخ اونٹ ہون امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ وتر تین رکعت ہین اونکے درمیان سلام سے فاصلہ نکیا جاوے[1] اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ علما کے اس مین تین قول ہین بعضے کہتے ہین کہ وتر ایک رکعت ہے اور بعضے کہتے ہین کہ وتر تین رکعت ہین ایک سلام سے اور بعضے کہتے ہین کہ تین رکعت ہین دو سلام سے پہر کہا کہ صحیح یہ قول ہے کہ وتر تین رکعت ہین ایک سلام سے اور ایک رکعت وتر پڑہنے درست نہین انتہے ملخصا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ اَنَّہٗ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ وَلَمْ یُوْتِرْ فَلَا وِتْرَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِھٰذَا یُوْتِرُ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اِلَّا فِیْ سَاعَۃٍ تُکْرَہُ فِیْھَا الصَّلٰوۃُ حِیْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ اَوْ یَنْتَصِفُ النَّھَارُ حَتّٰی تَزُوْلَ اَوْ عِنْدَ احْمِرَارِ الشَّمْسِ حَتّٰی تَغِیْبَ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی صبح کرے اور وتر نہ پڑہے تو پہر اوسکو وتر درست نہین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہین لیتے ہر حال مین وتر پڑہنے درست ہین مگر اوس گہڑی مین کہ اوس مین نماز پڑہنی مکروہ ہے جبکہ سورج نکلے اور جب کہ دوپہر ہو یہانتک کہ ڈہلے اور وقت سرخ ہونے سورج کے یہانتک کہ ڈوب جاوے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** مَنْ سَمِعَ الْاِقَامَۃَ وَھُوَ فِی الْمَسْجِدِ جو نماز کے تکبیر سنے اور وہ مسجد مین ہو تو کیا کرے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِی الرَّجُلِ یُصَلِّی الْفَرِیْضَۃَ فِی الْمَسْجِدِ فَیُقِیْمُ الْمُؤَذِّنُ وَھُوَ فِی الرَّکْعَۃِ قَالَ یُتِمُّ اِلَیْھَا رَکْعَۃً اُخْرٰی ثُمَّ یَدْخُلُ فِیْ صَلٰوۃِ الْقَوْمِ تَکْبِیْرٌ وَاِذَا صَلَّی الْاِمَامُ رَکْعَتَیْنِ وَجَلَسَ فَلْیَتَشَھَّدْ سَلَّمَ الرَّجُلُ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ فِیْ نَفْسِہٖ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیُکَبِّرُ فَیُصَلِّیْ مَعَ الْاِمَامِ مَا بَقِیَ مِنْ صَلَاتِہٖ تَطَوُّعًا لَا یَدْخُلُ فِیْ صَلٰوۃِ الْقَوْمِ

[1] یہ قول درست نہین اسواسطے کہ رسول اللہ سے صرف ایک رکعت وتر کا پڑہنا بہی بہت سے صحیح احادیث سے ثابت ہے جیسے کہ ابن عمر رض کے اس حدیث سے ثابت ہے عن ابن عمر رض قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الوتر رکعۃ من آخر اللیل رواہ مسلم ۱۲ رفعنا

اِلَّا فِیْ شَفْعٍ مِنْ صَلَاتِہٖ وَقَالَ عَامِرُ الشَّعْبِیُّ یُضِیْفُ اِلَیْھَا رَکْعَۃً اُخْرٰی وَیَنْصَرِفُ ثُمَّ یَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ مُحَمَّدٌ قَوْلُ الشَّعْبِیِّ اَحَبُّ اِلَیْنَا وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ فرض نماز مسجد مین پڑہتا ہے یعنی شروع کرے سو موذن تکبیر کہے اور وہ پہلی رکعت مین ہو ابراہیم نے کہا کہ اوس کے ساتھہ ایک رکعت اور ملاوے پہر تکبیر کہے کہ جماعت مین داخل ہووے یعنی بغیر اسکے کہ پہلے نماز سے سلام پہیرے سو جب امام دو رکعتین پڑہ چکے اور بیٹھکر التحیات پڑہ لی تو وہ اپنی جی مین اپنے داہنی بائین سلام پہیرے پہر کہڑے ہوکر امام کے ساتھہ باقی نماز نفل پڑہے اور وہ جماعت مین داخل نہین ہوتا مگر اپنی نماز کی دو رکعتون مین اور عامر شعبی نے کہا کہ اوسکے ساتھہ اور ایک رکعت ملادے اور سلام پہیرے پہر جماعت مین داخل ہووے امام محمد نے کہا کہ شعبی کا قول محبوبتر ہے نزدیک ہمارے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا

بَابُ مَنْ سُبِقَ بِشَیْءٍ مِنْ صَلَاتِہٖ

مسبوق کا بیان ف یعنے اگر امام کچہ نماز پڑہ لے اور پہر کوئی شخص آکر اوسکے ساتھہ ملے تو کیا کرے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ فِی الْمَسْجِدِ وَالْقَوْمُ رُکُوْعٌ فَلْیَرْکَعْ مِنْ حَیْثُ یَسْتَقِلُّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِھٰذَا وَلٰکِنْ یَمْشِیْ عَلٰی ھِیْنَتِہٖ حَتّٰی یُدْرِکَ الصَّفَّ فَیُصَلِّیْ مَا اَدْرَکَ وَیَقْضِیْ مَا فَاتَہٗ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مسجد مین آوے اور لوگ رکوع مین ہون تو چاہیے کہ رکوع کرے سواے اسکے کہ جلدی کرے یعنے اگرچہ صف مین نہ پہونچے سو کسی نے یہ قصہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا سو حضرت نے فرمایا کہ خدا تیری حرص زیادہ کرے اور یہ کام پہر نکرنا امام محمد نے کہا کہ اوسکو ہم نہین لیتے ولیکن وہ آرام سے چلا جاتا تک کہ صف مین پہونچے سو جو نماز امام کے ساتھہ پاوے سو وہ پڑہے اور جو چہوٹ رہے سو قضا کرے مُحَمَّدٌ عَنِ الْمُبَارَکِ بْنِ فَضَالَۃَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رض اَنَّہٗ رَکَعَ دُوْنَ الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰی حَتّٰی وَصَلَ الصَّفَّ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَکَ اللّٰہُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ نَرٰی ذٰلِکَ مُجْزِءًا وَلَا یُعْجِبُنَا اَنْ یَّفْعَلَ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ حسن بصری سے روایت ہے کہ ابو بکرہ نے صف سے پیچہے رکوع کیا پہر چلے یہانتک کہ صف مین پہونچے سو کسی نے یہ قصہ حضرت سے کہا سو حضرت نے فرمایا کہ خدا تیری حرص زیادہ کرے اور یہ کام پہر نکرنا امام محمد نے کہا کہ ہم اسکو جائز دیکہتے ہین لیکن ہمکو یہ بات پسند نہین اور یہی قول ہے

امام ابوحنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا مذہب یہ ہے کہ صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھنی درست نہیں
اگر پڑھے تو نماز نہیں ہوتی اور انکی دلیل یہ حدیث ہے کہ جو صف کے پیچھے نماز پڑھے اوسکی نماز نہیں ہوتی
لیکن احتمال ہے کہ یہ حدیث نفی کمال پر محمول ہو کہ حضرتؐ نے ابوبکرہ کو نماز دوہرانے کا حکم نہ کیا سو اگر
اکیلے کی نماز صف کے پیچھے درست نہ ہوتی تو ابوبکرہ نماز مین داخل نہ ہوتا پس معلوم ہوا کہ صف کے پیچھے تنہا
نماز پڑھنی درست ہے اور یہی مروی ہے اکثر اصحاب سے کہ اونہون نے صف مین پہونچنے سے پہلے رکوع کیا
پھر اوسی حال سے چل کر نماز مین داخل ہوئے اور عقلی دلیل اسپر یہ ہے کہ سب کا اتفاق ہے اسپر کہ اگر کوئی آدمی امام کے
پیچھے صف مین نماز پڑھتا ہو اور اسکی اگلی صف مین ایک آدمی کی جگہ خالی ہو تو اوسکو جائز ہے کہ اپنی
صف سے چلکر اوس جگہ مین کھڑا ہووے اور جب اوسکا دو صفون کے درمیان غیر صف مین ہونا نماز کو باطل
نہین کرتا تو اوس سے معلوم ہوا کہ صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنا بھی درست ہے انتہی ملخصاً **محمد**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَاْتِي الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
وَالْاِمَامُ قَدْ جَلَسَ فِيْ اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ قَالَ يُكَبِّرُ تَكْبِيْرَةً فَيَدْخُلُ مَعَهُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ ثُمَّ يُكَبِّرُ
تَكْبِيْرَةً يَجْلِسُ مَعَهُمْ فَيَتَشَهَّدُ فَاِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهُوَ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً اَضَافَ اِلَيْهَا اُخْرٰى وَ
اِنْ اَدْرَكَهُمْ جُلُوْسًا صَلّٰى اَرْبَعًا وَبِذٰلِكَ جَاءَتِ الْاٰثَارُ مِنْ غَيْرِ وَاحِدٍ **ترجمہ** حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر جمعہ کے دن کوئی مرد آوے اور امام اپنی اخیر نماز مین بیٹھا ہو تو تکبیر کہکے انکے
ساتھ نماز مین ملجاوے پھر تکبیر کہکے اونکے ساتھ بیٹھ جاوے اور التحیات پڑھے سو جب امام سلام پھیرے
کھڑے ہوکر دو رکعتین پڑھے امام محمد نے کہا کہ یہ قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور ہم اسکو نہین لیتے جو جمعہ
کی ایک رکعت پاوے وہ اوسکے ساتھ دوسری رکعت ملاوے اور اگر انکو التحیات مین پاوے تو چار رکعتین
پڑھے یعنے ظہر کے چار فرض پڑھے اور اسکے ساتھ آئی ہین حدیثین کئی اصحاب سے **محمد** قَالَ
اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَالْحَسَنِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
وَخِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهُمْ قَالُوْا مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً اَضَافَ اِلَيْهَا اُخْرٰى وَمَنْ
اَدْرَكَهُمْ جُلُوْسًا صَلّٰى اَرْبَعًا وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا اَيْضًا عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ وَالْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ
وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَزُفَرَ بْنِ الْهُذَيْلِ وَبِهٖ نَاْخُذُ **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہے کہ انس

حسن اور سعید بن مسیب اور عطا اس نے کہا کہ جو جمعہ کی نماز سے ایک رکعت پاوے وہ اوسکے ساتھ دوسری رکعت ملاوے اور اگر انکو التحیات مین پاوے تو چار رکعتین پڑہے اور اسیطرح سے پہنچی ہمکو روایت علقمہ بن قیس اور اسود سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور زفر کا اور اسیکو ہم لیتے ہین محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم ان مسروقا وجندبا دخلا فی صلوۃ الامام فی المغرب فادرکا معہ رکعۃ وسبقھما برکعتین فصلیا معہ رکعۃ ثم قاما یقضیان فاما مسروق فجلس فی الرکعۃ الاولی التی قضی واما جندب فقام فی الاولی وجلس فی الثانیۃ فلما انصرفا اقبل کل واحد منھما علی صاحبہ ثم انھما تسا وقا الی عبد اللہ بن مسعود فقصا علیہ القصۃ فقال کلا کما قد احسن وان اصلی کما صلی مسروق احب الی قال محمد وبقول ابن مسعود نأخذ یجلس فی الرکعتین جمیعا الکلتین فاتتاہ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہی کہ مسروق اور جندب مغرب کی نماز مین امام کے ساتھ داخل ہوئے اور امام کے ساتھ ایک رکعت پائی اور امام دو رکعتین اسنے پہلے پڑہ چکا تہا سو ان دونون نے امام کے ساتھ ایک رکعت پڑہی پہر باقی نماز پڑہنے کو کہڑے ہوے سو مسروق تو ایک رکعت قضا پڑہکر التحیات بیٹھ گئے اور لیکن جندب سو پہلی رکعت مین کہڑے ہوگئے اور دوسری مین التحیات بیٹھے سو جب نماز سے پہرے تو ہر ایک ان دونون سے اپنے ساتھی پر متوجہ ہوا پہر وہ دونو عبداللہ بن مسعود پاس گئے اور ان سے قصہ بیان کیا اوس نے کہا کہ تم دونون نے اچہا کیا اور مسروق کی طرح نماز پڑہنا میرے نزدیک بہت بہتر ہے امام محمد نے کہا کہ ابن مسعود کے قول کو ہم لیتے ہین کہ دونو فوت شدہ رکعتون مین التحیات بیٹھے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی مغرب کی نماز کے پچہلی رکعت مین امام کے ساتھ ملے اور پہلی دو رکعتین اوس سے فوت ہوجاوین تو امام کے سلام کے بعد اوٹھ کہڑا ہووے اور ایک رکعت پڑہکر التحیات بیٹھے پہر اوٹھ کہڑا ہووے اور دوسری رکعت پڑہکر پہر التحیات بیٹھے اور سلام پہیرے یعنے دونو رکعتون کے ساتھ دو التحیات پڑہے محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم فی رجل سبقہ الامام بشیئ من صلاتہ ایتشھد کلما جلس الامام قال نعم قال فیرد السلام اذا سلم الامام قال اذا فرغ من صلاتہ رد السلام قال محمد وبہ نأخذ وھو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ ترجمہ حماد سے روایت ہی کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر امام کسی شخص سے کچہ پہلے

پڑھ جاوے تو جب امام التحیات پڑھ چکے وہ بھی التحیات پڑھے کہا حماد نے کہ جب امام سلام پھیرے تو کیا وہ
سلام کا جواب دے کہا کہ جب اپنی نماز سے فارغ ہو تو سلام کا جواب دے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے
ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب من صلی فی بیتہ بغیر اذان** اگر کوئی اپنے گھر میں
بغیر اذان کے نماز پڑھے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن
ابراھیم عن ابن مسعود انہ ام اصحابہ فی بیتہ بغیر اذان ولا اقامۃ وقال اقامۃ الامام
تجزی قال محمد وبھذا ناخذ اذا صلی الرجل وحدہ فاذا صلوا فی جماعۃ فاحب
الینا ان یؤذن ویقیم فان اقام وترک الاذان فلا باس **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ ابن
مسعود نے اپنے گھر میں اپنے یاروں کی امامت کی بغیر اذان اور تکبیر اور کہا کہ امام کی تکبیر .....
کافی ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں جبکہ کوئی مرد تنہا نماز پڑھے اور اگر جماعت سے پڑھیں
تو محبوب تر ہمارے نزدیک یہ ہے کہ اذان دے اور تکبیر کہے اور اگر صرف تکبیر کہے اور اذان نہ دے تو اس
میں بھی کچھ ڈر نہیں **باب ما یقطع الصلوۃ** کیا چیز نماز کو توڑ ڈالتی ہے **محمد** قال اخبرنا
ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذا فسدت صلوۃ الامام فسدت صلوۃ من
خلفہ قال محمد وبہ ناخذ اذا صلی الرجل باصحابہ جنبا او علی غیر وضوء او
فسدت صلوتہ بوجہ من الوجوہ فسدت صلوۃ من خلفہ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے
کہ ابراہیم نے کہا کہ جب امام کی نماز ٹوٹ جاوے تو مقتدی کی نماز بھی ٹوٹ جاتی ہے امام محمد
نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی مرد اپنے یاروں کی امامت کرے اور اسکو نہانے کی حاجت ہو یا وہ
بے وضو ہو یا اور کسی طرح سے اسکی نماز فاسد ہو جاوے تو مقتدی کی نماز بھی فاسد ہو جاتی ہے **محمد**
قال اخبرنا ابراھیم بن یزید المکی عن عمرو بن دینار ان علی بن ابی طالب قال فی
الرجل یصلی بالقوم جنبا قال یعید ویعیدون **ترجمہ** عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت علی
نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص جنابت سے امامت کرے تو وہ اپنی نماز پھر پڑھے اور مقتدی بھی پھر پڑھیں
محمد عن عبداللہ بن المبارک عن یعقوب بن القعقاع عن عطاء بن ابی رباح فی
رجل یصلی باصحابہ علی غیر وضوء قال یعید ویعیدون **ترجمہ** عطا سے روایت ہے اس
مرد کے حق میں کہ بے وضو امامت کرے کہا کہ وہ بھی نماز پھر پڑھے اور مقتدی بھی پھر پڑھیں **محمد**

قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يُّعِيْدُوْا قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ ترجمہ عبداللہ بن عون سے روایت ہے کہ ابن سیرین نے کہا کہ محبوب تر ہے نزدیک میرے یہ کہ وہ نماز پھر پڑھیں امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا صَلَّتِ الْمَرْاَةُ اِلٰى جَانِبِ الرَّجُلِ وَكَانَ فِیْ صَلٰوةٍ وَّاحِدَةٍ فَسَدَتْ صَلَاتُهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ اگر عورت مرد کے پہلو میں نماز پڑھے اور وہ دونو ایک نماز میں ہوں تو مرد کی نماز فاسد ہو جاتی ہے امام محمدؒ نے کہا کہ یہی قول ہے ہمارا اور حضرت امام ابوحنیفہ کا محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّیْ وَهِیَ نَائِمَةٌ اِلٰى جَنْبِهٖ عَلَيْهِ ثَوْبٌ جَانِبُهٗ عَلَيْهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا وَكَذٰلِكَ اَيْضًا لَوْ صَلَّتْ اِلٰى جَانِبِهٖ فِیْ صَلَاةٍ غَيْرِ صَلٰوتِهٖ اِنَّمَا تُفْسِدُ عَلَيْهِ اِذَا صَلَّتْ اِلٰى جَانِبِهٖ وَهُمَا فِیْ صَلٰوةٍ وَّاحِدَةٍ تَاتَمَّ بِهٖ اَوْ يَاْتَمَّانِ بِغَيْرِهِمَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نماز پڑھتے تھے اس حال میں کہ وہ آپکے پہلو میں سوئی ہوتیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کپڑا ہوتا کہ اس کی ایک طرف حضرت عائشہ پر ہوتی امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے کہ عورت کے پہلو میں ہونے سے مرد کی نماز باطل نہیں ہوتی اور اسی طرح اگر عورت مرد کے پہلو میں نماز پڑھے غیر نماز مرد کے یعنے اوس کے ساتھ اقتدا نہ کیا ہو اور مرد کی نماز تو صرف اسوقت فاسد ہوتی ہے جبکہ عورت اوس کے پہلو میں نماز پڑھے اور وہ دونوں ایک نماز میں ہوں کہ عورت نے مرد کے ساتھ اقتداء کیا ہو یا وہ دونوں اپنے غیر کے پیچھے نماز پڑھتے ہوں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّیْ فِیْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ الشَّرْقِیِّ وَالْمَرْاَةُ فِی الْغَرْبِیِّ فَكَرِهَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا شَیْءٌ قَدْرُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا كَانَا فِیْ صَلٰوةٍ وَّاحِدَةٍ يُصَلِّيَانِ مَعَ اِمَامٍ وَّاحِدٍ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم نخعی سے پوچھا کہ اگر مرد مسجد کی شرقی طرف میں نماز پڑھتا ہو اور عورت

غربی دیوار میں نماز پڑھتی ہو تو یہ مکروہ ہے مگر یہ کہ دونوں کے درمیان کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ مرد کی نماز مکروہ ہے جبکہ وہ دونوں ایک نماز میں ہوں اور ایک امام کے ساتھ نماز پڑھتے ہوں **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ رض اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَمَّا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَتْ اَمَا اَنْتُمْ يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ تَزْعُمُوْنَ اَنَّ الْحِمَارَ وَالْكَلْبَ وَالْمَرْاَةَ وَالسِّنَّوْرَ يَقْطَعُوْنَ الصَّلٰوةَ فَقَرَنْتُمُوْنَا بِهِمْ فَادْرَأْ مَا اسْتَطَعْتَ فَاِنَّهُ لَا يَقْطَعُ صَلَاتَكَ شَيْءٌ قَالَ **مُحَمَّدٌ** وَبِقَوْلِ عَائِشَةَ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** اسود سے روایت ہے کہ اس نے عائشہ سے پوچھا کہ کیا چیز نماز کو توڑ ڈالتی ہے عائشہ نے کہا خبردار ہو کہ مقرر تم اے عراق والو گمان کرتے ہو کہ گدھا اور کتا اور عورت اور بلی نماز کو توڑ ڈالتے ہیں سو تم نے ہم کو کتے اور گدھے کے برابر کر دیا سو تو دفع کر جہاں تک تجھ سے ہو سکے کہ مقرر تیری نماز کو کوئی چیز قطع نہیں کرتی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض اَنَّهُ قَالَ اَجْدَبَ بِالْحَدِيْثِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلَّا فِيْ صَلٰوةٍ اَوْ قِرَاءَةِ قُرْاٰنٍ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ زیادہ تر مخالف نہ ہوا نوالا نہیں عشا کی نماز کے بعد بات کرنا ہے مگر نماز میں یا قراءۃ قرآن شریف میں

باب الرُّعَافِ فِي الصَّلٰوةِ وَالْحَدَثِ

نماز میں نکسیر پھوٹنے اور وضو ٹوٹنے کا بیان **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ صَبِيْحٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلّٰى خَلْفَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رض فَاَحْدَثَ الرَّجُلُ فَانْصَرَفَ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ حَتّٰى تَوَضَّاَ ثُمَّ اَقْبَلَ وَهُوَ يَقُوْلُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ فَاحْتَسَبَ بِمَا مَضٰى وَصَلّٰى مَا بَقِيَ **ترجمہ** معبد سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک مرد نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے پیچھے نماز پڑھی سو اس مرد کا وضو ٹوٹ گیا اور وہ نماز سے پھرا اور کلام نہ کیا یہاں تک کہ وضو کیا پھر نماز پر متوجہ ہوا اور وہ کہتا تھا کہ نہ اڑے ہے اوس چیز پر کہ کی اونہوں نے اور وہ جانتے ہیں سو اوس نے اپنے پہلی نماز حساب میں لی اور باقی نماز پڑھی **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ يَجْزِيْهِ

قال یجزیه والاستیناف احب الی قال محمد وبقول ابراهیم ناخذ ذلك یجزی
فان تكلم واستقبل فهو افضل وهو قول ابی حنیفة ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ وہ نماز اوسکو
کفایت کرتی ہے اور از سر نو سب نماز پڑھنی محبوب تر ہے نزدیک میرے امام محمدؒ نے کہا کہ ابراہیم کے
قول کو ہم لیتے ہیں کہ یہ اسکو کافی ہے اور اگر کلام کرے اور سرے سے سب نماز پڑھے تو افضل ہے اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم فی الرجل یرعف
فی الصلوة او یحدث قال یخرج ولا یتكلم الا ان یذكر الله ثم یتوضأ ثم یرجع الی مكانه
فیقضی ما بقی علیه من صلوته ویعتد بما صلی فان كان تكلم استقبل **قال محمد** و
به ناخذ الكلام والاستقبال افضل وهو قول ابی حنیفة رحمه الله ترجمہ حماد سے روایت ہے
کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کسی مرد کو نماز میں نکسیر ہووے یا وضو ٹوٹے تو باہر نکلے اور کلام نہ کرے مگر یہ کہ اسکا
ذکر کرے سو وضو کرے پھر اپنی جگہ میں پھر جاوے اور باقی نماز پڑھے اور جو پہلے پڑھ چکا ہو اوس کا
اعتبار کرے اور اگر کلام کی ہو تو از سر نو سب نماز پڑھے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ
کلام کرنا اور ابتدا سے سب نماز پھر پڑھنا افضل ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب ما یعاد من الصلوة وما یكره منها نماز کے پھر پڑھنے اور مکروہ ہونیکا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد قال سالت ابراهیم عن الصلوة قبل المغرب فنهانی
عنها وقال ان النبی صلی الله علیه واله وسلم وابا بكر وعمر رض لم یصلوها **قال محمد**
وبه ناخذ اذا غابت الشمس فلا صلوة علی جنازة ولا غیرها قبل صلوة المغرب و
هو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے مغرب سے پہلے نماز پڑھنے کا
حکم پوچھا سو اوس نے مجھکو اس سے منع کیا اور کہا کہ حضرتؐ نے اور ابوبکر اور عمر نے وہ نماز نہیں پڑھی
امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب سورج ڈوب جاوے تو مغرب کی نماز سے پہلے نہ جنازے
کی نماز درست ہے اور نہ کوئی اور نماز سوا اسکے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال
اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم اذا كان الدم قدر الدرهم والبول وغیره
فاعد صلاتك وان كان اقل من قدر الدرهم فامض علی صلوتك **وقال محمد**
یجزیه صلاته حتی یكون ذلك اكثر من قدر الدرهم الكبیر المثقال فاذا كان كذلك

لَمْ تُجْزِئْهُ صَلٰوتُهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب خون اور شراب
وغیرہ درہم کے برابر ہو تو اپنے نماز سے پڑھ اور اگر درہم کے مقدار سے کم ہو تو اپنی نماز پر گذر جا امام محمد نے
کہا کہ اوسکو اوسکی نماز کافی ہے یہاں تک کہ خون وغیرہ پڑے درہم مثقال سے زیادہ ہو سو جب درہم سے
زیادہ ہو تو اوسکی نماز درست نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْاَقْمَرِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ سَادِلٍ ثَوْبَهٗ فِی الصَّلٰوةِ
فَعَطَفَهٗ عَلَیْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ نَكْرَهُ السَّدْلَ فِی الصَّلٰوةِ عَلَی الْقَمِیْصِ وَعَلٰی غَیْرِهٖ لِاَنَّهٗ
يُشْبِهُ فِعْلَ اَهْلِ الْكِتَابِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ علی بن اقمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرد پر گذرے کہ نماز میں اپنا کپڑا لٹکائے ہوئے تھا سو حضرت نے کپڑا اوسپر موڑ دیا
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نماز میں کرتے وغیرہ پر کپڑا لٹکانا مکروہ ہے اسواسطے کہ وہ اہل
کتاب کے فعل کی مانند ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ
عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا
صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ
وَلَا يُصَامُ هٰذَانِ الْيَوْمَانِ الْفِطْرُ وَالْاَضْحٰی وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
وَمَسْجِدِیْ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَلَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ مِّنْهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا
كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَلَا يَنْبَغِیْ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تُسَافِرَ اِلَّا مَعَ زَوْجِهَا اَوْ مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ مِّنْهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ
ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں نماز بعد نماز فجر کے یہاں تک کہ سورج نکلے
اور نہیں نماز بعد نماز عصر کے یہاں تک کہ سورج ڈوب جاوے اور نہیں درست ہے روزہ رکھنا اِن دو دنوں
میں ایک تو رمضان کی عید فطر کے دن دوسرے عید قربانی کے دن اور کجاوے نہ باندھے جاویں یعنے تین
مسجد کے سوا اور کسی طرف سفر کرنا درست نہیں ایک تو ادب والی مسجد کعبے کی اور حضرت کی مسجد جو مدینہ
منورہ میں ہے تیسرے شام میں مسجد اقصے یعنے بیت المقدس کی مسجد داؤد اور حضرت سلیمان کی بنائی
ہوئی اور نہ سفر کرے عورت مگر ساتھ محرم کے یعنے جس مرد کے ساتھ اوس عورت کا کبھی نکاح درست
نہ ہووے مانند باپ اور بیٹے اور بھائی وغیرہ کے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور نہیں درست
عورت کو یہ کہ سفر کرے مگر اپنے خاوند کے ساتھ یا محرم کے ساتھ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

محمدٌ قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم انه کره ان یفرقع اصابعه
فی الصلوة او یلقی رداءه عن منکبیه او یضع یده علی خاصرته او یدفن کبار الحصی او
یقع علی عقبیه او یعبث بلحیته قال محمدٌ وبهذا ناخذ لانه عبث فی الصلوة
یشغل عنها وهو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے مکروہ رکھا نماز مین یہ کہ
نمازی اپنی اونگلیون کے کڑاکے نکالے یا اپنی چادر اپنے مونڈھون سے لٹکاوے یا اپنا ہاتھ اپنے
کوکھ پر رکھے یا بڑے پتھر زمین مین دبادے یا اپنی ایڑیون پر بیٹھے یا اپنی داڑھی سے کھیلے امام محمد نے
کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اسواسطے کہ وہ نماز مین بیفائدہ کام ہے نماز سے باز رکھتا ہے اور یہی قول ہے امام
ابوحنیفہ کا محمدٌ قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم یکره السدل فی الصلوة
لاتشبهوا بالیهود ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ نماز مین کپڑا لٹکانا مکروہ ہے اور یہود سے مشابہت پیدا کرو
محمدٌ قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم ان عمر بن الخطابؓ صلی باصحابه
المغرب فلم یقرأ فی شیء منها حتی انصرف فقال له اصحابه ما منعك ان تقرأ یا امیر
المؤمنین قال او ما فعلت انی جهزت عیرا الی الشام فلم ازل ارحلها منقلة منقلة
حتی وردت الشام فاعاد واعادوا اصحابه قال محمدٌ وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے یارون کو مغرب کی نماز پڑھائی اور کسی رکعت مین قرآن
نہ پڑھا یہانتک کہ نماز سے پھرے سو انکے یارون نے اونکو کہا کہ کس چیز نے منع کیا تمکو قرآن پڑھنے
سے اے امیرالمومنین کہا کہ کیا مین نے قرآن نہین پڑھا مقرر مین نے شام کو شام کی طرف قافلہ طیار
کیا سو ہمیشہ رہا مین اسکو کوچ کرتا نقل کرتے نقل کرتے یہانتک کہ مین شام مین داخل ہوا سو اپنے
اصحاب سے پھر نماز پڑھی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی نماز مین قرآن نہ پڑھے تو نماز دوہراوے کہ اوسکی نماز نہین ہوتی
اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کوئی نماز مین فکر کرے تو اوسے نماز باطل نہین ہوتی اور حضرت عمرؓ نے نماز
اسواسطے دوہرائی تھی کہ اوس مین قرآن نہین پڑھا تھا محمدٌ قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا
عبد الملك بن عمیر عن ابی غادیة ان عمر بن الخطاب رضؓ کان یضرب الناس علی الصلوة
بعد العصر قال محمدٌ وبه ناخذ لا نری ان یصلی بعد العصر تطوعا علی حال وهو قول

اَبِی حَنِیْفَۃَ ترجمہ ابی غانیہ سے روایت ہے کہتے ہے عمر بن خطاب مارتے لوگوں کو نماز پڑہنے پر بعد عصر کے
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ہم عصر کے بعد نفل پڑہنے کسی حال میں نہیں دیکھتے اور یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عصر کے بعد نفل پڑہنے مکروہ ہیں **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا اِذَا دَخَلْتَ فِیْ صَلٰوۃِ الْقَوْمِ وَاَنْتَ لَا تَنْوِیْ
صَلٰوتَهُمْ لَا تُجْزِئُکَ وَاِنْ نَوَی الْاِمَامُ صَلٰوۃً وَنَوَی الَّذِیْنَ خَلْفَهٗ غَیْرَهَا اَجْزَاَتْ
لِلْاِمَامِ وَلَمْ تُجْزِئْهُمْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو جماعت میں داخل ہووے اور جماعت کی نیت نہ کہتا ہو تو وہ نماز تجہ کو کافی
نہیں اور اگر امام نے ایک نماز کی نیت کی اور مقتدیوں نے اوسکے سوا اور نماز کی نیت کی تو امام کو کافی
ہے اور مقتدیوں کو کافی نہیں **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ مَا یَسُرُّنِیْ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ
حِیْنَ تَحْمَرُّ الشَّمْسُ بِفَلْسَیْنِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** تُکْرَهُ الصَّلٰوۃُ تِلْکَ السَّاعَۃَ فَاَمَّا غَیْرُهَا مِنَ
الصَّلَوٰتِ الْمَکْتُوْبَاتِ وَالتَّطَوُّعِ فَلَا یَنْبَغِیْ لَهٗ اَنْ یَّفْعَلَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** حماد
سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں خوش لگتی مجہکو نماز مرد کی جبکہ سُرخ ہووے سورج ساتھ دو پیسوں کے
امام محمد نے کہا کہ اس گھڑی میں نماز پڑہنی مکروہ ہے اور سوا اسکے سوا اور فرض اور نفل نمازیں
سو نہیں لائق ہے یہ کہ پڑہے اس وقت میں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا کَانَ الدَّمُ فِیْ جَسَدِکَ اَوْ فِیْ ثَوْبِکَ قَدْرَ الدِّرْهَمِ
فَاَعِدْ صَلٰوتَکَ وَاِنْ کَانَ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِکَ فَامْضِ عَلٰی صَلٰوتِکَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** اَلدَّمُ فِی الثَّوْبِ
وَالْجَسَدِ سَوَاءٌ اِذَا کَانَ اَکْثَرَ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ الْکَبِیْرِ الْمِثْقَالِ فَاَعِدِ الصَّلٰوۃَ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ جب تیرے بدن یا کپڑے میں درہم کے برابر خون ہو تو اپنی
نماز پہر پڑہ اور اگر درہم سے کم ہو تو اپنی نماز پر گذر جا یعنے نماز درست ہوجاتی ہے پہر پڑہنے کی حاجت
نہیں امام محمد نے کہا کہ خون کا کپڑے اور بدن میں ہونا برابر ہے جب بڑے درہم کے مقدار سے
زیادہ ہو تو اپنی نماز پہر پڑہ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ
قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ اَبِی النَّجُوْدِ عَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض اَنَّهٗ اَخَذَ قَمْلَۃً

۵۸ اور ہم بھی اسی پر فتویٰ دیتے ہیں ناخذ سے مراد تمام کتاب میں لفظی ہے ۱۲ غلام جیلانی عفی عنہ

فِی الصَّلٰوۃِ قَدْ فَتَنَّا ثُمَّ قَالَ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ کِفَاتًا اَحْیَآءً وَّاَمْوَاتًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ
لَا نَرٰی بِقَتْلِ الْقَمْلَۃِ وَدَفْنِہَا فِی الصَّلٰوۃِ بَاْسًا وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** ابی رزین سے روایت
ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے نماز میں جوں پکڑی اور زمین میں دبادی پھر کہا کہ کیا ہمنے نہیں بنائی
زمین جمع کرنے والی جیتوں کو اور مردوں کو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نماز میں جوں کا مارنا
اور دبادینا درست ہی اس میں کچھ ڈر نہیں **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ
سَاَلْتُ اِبْرَاہِیْمَ عَنِ الرَّجُلِ یَذْبَحُ الشَّاۃَ وَھُوَ عَلٰی وُضُوْءٍ فَیُصِیْبُ یَدَہُ الدَّمُ قَالَ یَغْسِلُ مَا
اَصَابَہٗ وَلَا یُعِیْدُ الْوُضُوْءَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح **ترجمہ** حماد
سے روایت ہی کہ میں نے ابراہیم سے اوس مرد کا حکم پوچھا کہ باوضو بکری ذبح کرے اور اسکے ہاتھ کو خون
لگے ابراہیم نے کہا کہ خون دہوڈالے اور وضو نہ دوہراوے امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** الرَّجُلِ یَجِدُ الْبَلَلَ فِی الصَّلٰوۃِ اگر کوئی مرد نماز میں تری پاوے
تو کیا کرے **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَۃَ
عَنْ عَمْرِو بْنِ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ فِی الرَّجُلِ یَجِدُ الْبَلَلَ فِیْ طَرَفِ ذَکَرِہٖ وَھُوَ
فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ یَضَعُ کَفَّیْہِ عَلَی الْاَرْضِ وَالْحَصٰی فَیَمْسَحُ وَجْہَہٗ وَیَدَیْہِ ثُمَّ یُصَلِّیْ قَالَ حَمَّادٌ
فَقُلْتُ لِاِبْرَاہِیْمَ فَکَیْفَ تَفْعَلُ اَنْتَ قَالَ اِذَا وَجَدْتُ ذٰلِکَ فَاِنِّیْ اُعِیْدُ الصَّلٰوۃَ وَھُوَ
اَوْثَقُ فِیْ نَفْسِیْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَمَّا نَحْنُ فَنَرٰی اَنْ یَّمْضِیَ عَلٰی صَلَاتِہٖ وَلَا یُعِیْدُ وَلَا یَضْرِبُ
بِیَدَیْہِ عَلَی الْاَرْضِ وَلَا یَمْسَحُ بِوَجْہِہٖ وَلَا یَدَیْہِ حَتّٰی یَسْتَیْقِنَ اَنَّ ذٰلِکَ خَرَجَ مِنْہُ بَعْدَ
الْوُضُوْءِ فَاِذَا اسْتَیْقَنَ ذٰلِکَ اَعَادَ الْوُضُوْءَ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ اگر کوئی مرد اپنے ذکر
کے منہ پر تری پاوے اور وہ نماز میں ہو تو اپنے دونو ہاتھ زمین اور پتھروں پر رکھے اور اپنا منہ اور دونو
ہاتھ ملے پھر نماز پڑہے حماد نے کہا کہ میں نے ابراہیم سے کہا کہ تو کس طرح کرتا ہے اونے کہا کہ جب میں
تری پاتا ہوں نماز پھر پڑہتا ہوں اور یہی بات معتبر ہے نزدیک میرے امام محمدؒ نے کہا کہ ہماری رای
تو یہ ہے کہ بدستور نماز پڑہے جاوے اور پھر نہ پڑہے اور اپنے ہاتھ زمین پر نہ مارے اور اپنا منہ اور ہاتھ
نہ ملے یہاں تک کہ یقین کرے کہ تری اوس سے وضو کے بعد نکلی ہے سو جب اسکو اسکا یقین ہو جاوے
تو اپنا وضو پھر کرے **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ

عباس رض قال اذا وجدت شیئا من البلة فانضحه وما یلیه من ثوبک بالماء ثم قل هو من
الماء قال حماد قال لی سعید بن جبیر انضحه بالماء ثم اذا وجدته فقل هو من الماء قال
محمد وبهذا ناخذ اذا کان کثر ذلک من الانسان وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** سعید بن
جبیر سے روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ جب تو تری پاوے تو اس جگہہ پر اور جو کپڑا کہ اوسکے نزدیک ہو اوسپر
پانی کا چھینٹا مار پھر کہہ یعنے فرض کرلے کہ وہ تری پانی کی ہے حماد نے کہا کہ مجھکو سعید نے کہا کہ اوسپر پانی
کا چھینٹا دے پھر اگر تو اوسکو پاوے تو کہہ کہ وہ پانی سے ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں جبکہ آدمی
کو بہت مذی آتی ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب القهقهة فی الصلوة وما یکره فیها**
نماز میں قہقہہ کرنے کا بیان اور وہ چیز کہ اوس میں مکروہ ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة
عن حماد عن ابراهیم قال لا باس بان یغطی الرجل راسه فی الصلوة ما لم یغط فاه و
یکره ان یغطی فاه قال محمد وبه ناخذ ونکره ایضا ان یغطی انفه وهو قول ابی حنیفة
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں ڈر ہے اس میں کہ آدمی نماز میں اپنا سر ڈھانکے جب تک
کہ اپنا منہ نہ ڈہانکے اور مکروہ ہے یہ کہ اپنا منہ ڈہانکے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نماز
میں اپنا منہ ڈہانکنا مکروہ ہے اور اسیطرح اپنا ناک ڈہانکنا بھی ہمارے نزدیک مکروہ ہے اور یہی قول
ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم فی الرجل یصلی العصر
فیذکر وهو یصلی انه لم یصل الظهر قال صلاته هذه فاسدة یبدأ بالظهر ثم یصلی
العصر قال محمد وبه ناخذ الا فی خصلة واحدة ان خاف فوت صلوة العصر ان
بدأ بالظهر مضی علی العصر ثم صلی الظهر اذا غابت الشمس وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ**
ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ عصر کی نماز پڑھے ہے اور نماز کی حالت میں یاد کرے کہ اوس
نے ظہر کی نماز نہیں پڑھی کہا کہ یہ نماز اوسکی فاسد ہے پہلے ظہر کی نماز پڑھے پھر عصر کی نماز پڑھے
امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں مگر ایک حکم میں اور وہ یہ ہے کہ اگر خوف کرے کہ اگر ظہر کی
نماز پہلے پڑھیگا تو عصر کی نماز فوت ہوجاویگی تو چاہئے کہ عصر کی نماز پڑھی جاوے پھر بعد اوسکے
ظہر کی نماز پڑھے جبکہ سورج ڈوبے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو
حنیفة عن حماد عن ابراهیم فی الرجل یصلی فی یوم غیم ثم تطلع الشمس وقد بقی علیه

بعض صلاتہ فاذا ھو قد کان یصلی الی غیر القبلۃ قال یتحول الی القبلۃ ویحتسب ما صلی
ویصلی ما بقی قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر
کوئی مرد ابر کے دن نماز پڑہتا ہو پھر سورج نکل آوے اس حال میں کہ اسکی کچھ نماز باقی ہو سو اچانک وہ قبلے
کے سوا اور طرف نماز پڑہتا تھا تو قبلے کی طرف پھر جاوے اور جو نماز پڑہ چکا ہو اوسکو حساب میں لاوے اور
جو باقی ہو اوسکو پڑہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد
قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا منصور بن زاذان عن الحسن البصری عن النبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال بینما ھو فی الصلوۃ اذ اقبل رجل اعمی من قبل القبلۃ یرید
الصلوۃ والقوم فی صلوۃ الفجر فوقع فی زبیۃ فاستضحک بعض القوم حتی قہقہ فلما
فرغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من کان قہقہ منکم فلیعد الوضوء و
الصلوۃ ترجمہ حسن بصری سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ حضرت نماز میں تھے کہ ناگاہ ایک مرد اندہا
نماز کے لیے قبلے کیطرف سے آیا اور لوگ فجر کی نماز میں تھے سو وہ ایک گڑہے میں گرا سو بعض لوگ اس
سے ہنسے یہانتک کہ قہقہ کیا سو جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ جس نے تم میں سے قہقہ کیا ہو
سو وہ وضو اور نماز دوہراوے محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم فی الرجل
یقہقہ فی الصلوۃ قال یعید الوضوء والصلوۃ ویستغفر ربہ فانہ اشد الحدث قال
محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق میں
کہ نماز میں قہقہ کرکے ہنسے ابراہیم نے کہا کہ نماز اور وضو دوہراوے اور اپنے خدا سے مغفرت مانگے کہ وہ
سخت تر ہے وضو کے توڑنے میں امام محمد نے کہا اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا

باب النوم قبل الصلوۃ وانتقاض الوضوء منہ نماز سے پہلے سونے اور اس سے وضو ٹوٹنے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال توضأ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فخرج الی المسجد فوجد المؤذن قد اذن فوضع جنبہ فنام حتی
عرف منہ النوم وکانت لہ نومۃ تعرف کان ینفخ اذا نام ثم قام فصلی بغیر وضوء
قال ابراھیم ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیس کغیرہ قال محمد وبقول ابراھیم
ناخذ بلغنا ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان عینی تنامان ولا ینام قلبی فلیس

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی ہذا کغیرہ فاما من سواہ فمن وضع جنبہ فنام فقد وجب علیہ الوضوء وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ حضرتؐ نے وضو کیا اور مسجد مین تشریف لائے اور پایا موذن کو اس حال مین کہ اذان دے چکا ہے سو اپنے پہلو زمین پر رکہے اور سو گئے یہانتک کہ آپ سے سونا پہچانا گیا اور آپ کا سونا معلوم ہو جاتا تہا کہ جب سوتے تہے تو خراٹے لیتے تہے پہر جاگے اور پہر وضو نماز پڑہی یعنے نیا وضو نہ کیا ابراہیم نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگون کی طرح نہین کہ سونے سے آپ کا وضو ٹوٹتا تہا امام محمد نے کہا کہ ہم ابراہیم قول کو لیتے ہین حدیث پہونچی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری دونو آنکہین سوتی ہین اور میرا دل نہین سوتا سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حکم مین اور لوگون کی طرح نہین اور حضرت کے سوا جو اور لوگ ہین سو جو کوئی اپنے پہلو زمین پر رکہے اور سو جاوے تو اسپر وضو واجب ہو جاتا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال اذا نمت قاعدا او قائما او راکعا او ساجدا او راکبا فلیس علیک وضوء قال محمد وبہ ناخذ فاذا وضع جنبہ فنام وجب علیہ الوضوء وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو سو جاوے بیٹہے یا کہڑے یا رکوع مین یا سجدے مین یا سوار تو تجہپر وضو واجب نہین امام محمد نے کہا کہ ہم اسکو لیتے ہین کہ اس طرح سونے سے وضو نہین ٹوٹتا اور جب زمین پر پہلو رکہکے سو جاوے تو اوسپر وضو واجب ہو جاتا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا اسمعیل بن عبد الملک عن مجاہد قال سألتہ عن النوم قبل العشاء الآخرۃ فقال لان اصلیہا وحدی احب الی من ان انام قبلہا ثم اصلیہا فی جماعۃ قال محمد ونحن نکرہ النوم قبل صلوۃ العشاء وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ اسمعیل بن عبد الملک سے روایت ہے کہ مین نے مجاہد سے پوچہا عشا کی نماز سے پہلے سونیکا کیا حکم ہے اوسنے کہا کہ تنہا نماز پڑہنا میرے نزدیک بہتر ہے اس سے کہ مین اوس سے پہلے سو جاؤن پہر اوسکو جماعت سے پڑہون امام محمد نے کہا کہ ہم عشا کی نماز سے پہلے سونے کو مکروہ سمجہتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال عرس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیلۃ فقال من یحرسنا اللیلۃ فقال رجل من الانصار شاب انا یا رسول اللہ فحرسہم حتی اذا کان مع

الصُّبحَ غلبتهُ عینهُ فما استیقظوا الّا بحرّ الشمس فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فتوضّأ وتوضّأ اصحابه وامر المؤذّن فاذّن فصلّی رکعتین ثم اقیمت الصلوٰۃ فصلّی الفجر
باصحابه وجهر فیها بالقراءۃ کما کان یصلّی بها فی وقتها قال محمدٌ وبه ناخذ وهو
قول ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایکبار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پچھلی
رات کو اوترے سو فرمایا کہ کون ہے کہ آج رات تمہاری چوکیداری کرے سو انصار کے ایک جوان نے کہا
کہ یا حضرت مین آپکے چوکیداری کرونگا سو اوسنے تمام رات انکی چوکیداری کی یہانتک کہ جب صبح
ہوئی تو اوسکی آنکھ نے اوسپر غلبہ کیا یعنے اوسپر نیند غالب آئی سو نہ جاگی مگر ساتھ گرمی سورج کے سو حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور وضو کیا اور آپکے اصحاب نے بھی وضو کیا اور موذن کو حکم کیا اوسنے
اذان دی پھر آپنے دو رکعتین پڑھین پھر نماز کی تکبیر ہوئی سو حضرت نے اپنے اصحاب سے نماز پڑھی اور اس مین
قرارت پکار کر پڑھی جیسے کہ اوس کو اپنے وقت مین پڑھا کرتے تھے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے
ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** صلوٰۃ المغمی علیہ بیہوش آدمی کی نماز کا بیان محمدٌ
قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراهیم انه سأله عن الرجل المریض یغمی علیه فیدع الصلوٰۃ قال اذا کان الیوم
الواحد فانی احب ان یقضیه وان کان اکثر من ذٰلک فانه فی عذر ان شاء اللہ تعالیٰ قال محمدٌ اذا اغمی علیه یوما ولیلۃ
قضی وان کان اکثر من ذٰلک فلا قضاء علیه وهو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ اوسنے ابراہیم سے بیمار آدمی
کا حال پوچھا کہ بیہوش ہو جاوی اور نماز کو چھوڑ دیوے ابراہیم نے کہا کہ اگر ایکدن بیہوش رہے تو مین دوست
رکھتا ہون کہ اوسکو قضا کرے اور اگر ایکدن رات بیہوش رہے تو نماز قضا کرے اور اگر اوس سے
زیادہ بیہوش رہی تو اوسپر قضا نہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمدٌ قال اخبرنا ابو
حنیفۃ عن حماد عن ابراهیم عن ابن عمر فی المغمی علیه یوما ولیلۃ قال یقضی قال محمدٌ
وبه ناخذ حتی یغمی علیه اکثر من ذٰلک وهو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے
اوس مرد کے حق مین کہ ایکدن رات بیہوش رہے ابن عمر نے کہا کہ نماز قضا کرے امام محمد نے کہا کہ اسی
کو ہم لیتے ہین کہ نمازین قضا کرے یہانتک کہ اوسکو اوس سے زیادہ بیہوشی ہو اور یہی قول ہے امام ابو
حنیفہ کا **باب** السهو فی الصلوٰۃ نماز مین بھولنے کا بیان محمدٌ قال اخبرنا ابو حنیفۃ
عن حماد عن ابراهیم فی الرجل یدخل فی التشهد الاوّل او التشهد الآخر نحو ذٰلک من صلاته

مَا لَمْ تَكُنْ رَكْعَةٌ فَإِنَّهُ يَقْضِي مَا شَكَّ فِيهِ مِنْ ذَلِكَ وَيَسْجُدُ لِذَلِكَ أَيْضًا سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَإِنَّهُمَا يُصْلِحَانِ بِإِذْنِ اللّٰهِ مَا كَانَ قَبْلَهُمَا مِنْ نِسْيَانٍ وَكَانَ يُقَالُ إِنَّهُمَا الْمُرْغِمَتَانِ لِلشَّيْطَانِ وَإِنَّهُ قَالَ لَأَنْ أَسْجُدَ لِذَلِكَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فِيمَا لَمْ يَجِبْ عَلَيَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَدَعَهُمَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ فَإِنْ كَانَ يَبْتَلِي بِذَلِكَ كَثِيرًا مَضَى عَلَى أَكْبَرِ رَأْيِهِ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی شک کرے پہلے سجدے میں یا التحیات میں یا مانند اسکی میں اپنی نماز سے جبتک کہ رکعت نہ ہو تو وہ جس میں شک کرے اوسکو قضا کرے اور اسکے لیے بھی سہو کے دو سجدے کرے کہ وہ اللہ کے اذن سے پہلے بھول چوک کو درست کر دیتے ہیں اور کہا جاتا تھا کہ وہ دونوں شیطان کی ناک پر خاک ڈالنے والے ہیں اور ابن عمر نے کہا کہ اوسکے لیے سجدہ سہو کا کرنا اوس چیز میں کہ مجھپر واجب نہیں میرے نزدیک بہتر ہے اونکے چھوڑنے سے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اگر وہ شک میں بہت مبتلا ہو تو اپنی رای غالب پر عمل کرے اور دو سجدے سہو کے کرے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِيمَنْ نَسِيَ الْفَرِيضَةَ فَلَا يَدْرِي أَرْبَعًا صَلَّى أَمْ ثَلَاثًا قَالَ إِنْ كَانَ أَوَّلَ نِسْيَانِهِ أَعَادَ الصَّلٰوةَ وَإِنْ كَانَ يُكْثِرُ النِّسْيَانَ يَتَحَرَّى الصَّوَابَ وَإِنْ كَانَ أَكْبَرُ رَأْيِهِ أَنَّهُ أَتَمَّ الصَّلٰوةَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَإِنْ كَانَ أَكْبَرُ رَأْيِهِ أَنَّهُ صَلَّى ثَلَاثًا أَضَافَ إِلَيْهَا وَاحِدَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی فرض نماز میں بھولجاوے سو نہ جانے کہ کتنی نماز پڑھی چار رکعت یا تین رکعت سو اگر پہلی بار بھولے تو نماز کو چھوڑ کر سرے سے شروع کرے اور اگر بہت بھولتا ہو تو کوشش کرے ٹھیک بات کی یعنے فکر کرے جو غالب ظن ہو اوسپر عمل کرے اور اگر اوسکا گمان غالب یہ ہو کہ وہ نماز تمام کر چکا ہے تو سہو کے دو سجدے کرے اور اگر اوسکا گمان غالب یہ ہو کہ اوس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں تو اوسکے ساتھ ایک رکعت اور ملاوے پھر سہو کے دو سجدے کرے امام محمد نے کہا کہ ہم اسکو لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ جب کسی کو نماز میں شک پڑے اور نہ جانے کہ کتنی پڑھی ہے تو بیٹھے دو سجدے سہو کے کرے پھر سلام پھیرے اوسکے سوا اور کوئی چیز اوسپر واجب نہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ کمتر کا اعتبار کرے اکثر کو چھوڑ دے جیسے کہ مثلاً

اگر تین اور چار رکعت مین شک کرے تو تین رکعت کو اعتبار کرے چار کو چہوڑے یہانتک کہ اوسکو یقین حاصل
ہو اور بعضے کہتے ہین کہ گمان غالب پر عمل کرے پہر سلام کے بعد سہو کے دو سجدے کرے اور اگر اوسکی
رائے نہ ہو تو کمتر کو اعتبار کرے اور یہی بات حدیثون سے معلوم ہوتی ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ
اور ابو یوسفؒ اور محمدؒ کا اور عقلی دلیل اسپر یہ ہے کہ سب کا اتفاق ہے اسپر کہ نماز مین داخل ہونے سے پہلے آدمی
پر چار رکعتین فرض تہین اور جب اسکو شک ہوا اس مین کہ اوسنے کچہ نماز پڑہی ہے تو اوس مین قیاس کرنا
واجب ہوا تاکہ معلوم ہووے کہ اوسکا حکم کیا ہے سو ہمنے دیکہا کہ اگر کسی شخص کو نماز کے پڑہنے اور نہ پڑہنے
مین شک پڑے تو اوسپر نماز کا پڑہنا واجب ہے یہانتک کے اوسکو یقین ہو کہ وہ نماز پڑہ چکا ہے یعنے جسوقت
اوسپر نماز پڑہنی واجب نہین ہوگی اور اس مین گمان غالب پر عمل نکرے پس قیاس یہ چاہتا ہے کہ سب نماز
مین یہی حکم ہے کہ گمان غالب پر عمل کرے جب تک کہ اوسکو یقین معلوم نہوا انتہے ملخصاً **محمدؒ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض كَانَ يَضْرِبُ الرَّجُلَ
اِذَا رَاٰهُ يُتَابِعُ بَيْنَ السُّجُوْدِ فِيْ غَيْرِ سَهْوٍ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّسْجُدَ الرَّجُلُ لِرَكْعَةٍ
اَكْثَرَ مِنْ سَجْدَتَيْنِ اِلَّا اَنْ يَّسْهُوَ فَلَا يَدْرِيْ اَسَجَدَ سَجْدَةً وَّاحِدَةً اَمْ اِثْنَتَيْنِ فَيَمْضِيْ عَلٰى
اَكْبَرِ رَاْيِهٖ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ تہے حضرت عمرؓ مارتے مرد کو
جبکہ اوسکو پے در پے سجدہ کرتے دیکہتے غیر سہو مین امام محمدؒ نے کہا نہین لائق مرد کو یہ کہ ایک رکعت کے
لیے دو سجدون سے زیادہ کرے مگر یہ کہ بہولجاوے سو نہ جانے کہ ایک سجدہ کیا یا دو سو اپنے گمان غالب پر
عمل کرے اور یہ سب قول امام ابو حنیفہؒ کا ہے **ف** دستور ہے کہ نماز مین ہر رکعت کے لیے دو دو سجدے
کیے جاتے ہین تو اس سے معلوم ہوا کہ کسی رکعت کے لیے دو سے زیادہ سجدے کرنے درست نہین مگر بہول جاوے
تو سہو کے دو سجدے زیادہ کرے **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ
سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَا يَدْرِيْ ثَلٰثًا صَلّٰى
اَمْ اَرْبَعًا فَلْيَتَحَرَّ فَلْيَنْظُرْ اَفْضَلَ ظَنِّهٖ فَاِنْ كَانَ اَكْبَرُ ظَنِّهٖ اَنَّهَا ثَلٰثٌ قَامَ فَاَضَافَ اِلَيْهَا
الرَّابِعَةَ ثُمَّ تَشَهَّدَ فَسَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَاِنْ كَانَ اَفْضَلُ ظَنِّهٖ اَنَّهٗ صَلّٰى اَرْبَعًا
تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِلَّا اَنَّا نَسْتَحِبُّ لَهٗ
اِذَا كَانَ ذٰلِكَ اَوَّلَ مَا اَصَابَهٗ اَنْ يُّعِيْدَ الصَّلٰوةَ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے جب کوئی نماز مین

شک کرے سو نجانے کہ کتنی پڑہی تین رکعت یا چار رکعت تو چاہیے کہ اٹکل کرے ٹہیک بات کی اور اپنے غالب
گمان کیطرف دیکہے سو اگر اوسکا گمان غالب یہ ہو کہ وہ تین رکعتین مین تو کہڑا ہووے اور چوتہی رکعت
اوسکے ساتہ ملا دے پہر التحیات پڑہکے سلام پہیرے اور سہو کے دو سجدے کرے اور اگر اوسکا غالب گمان
یہ ہو کہ اوسنے چار رکعتین پڑہی ہین تو التحیات پڑہکے سلام پہیرے پہر دو سجدے سہو کے کرے امام
محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین لیکن اگر اسکو یہ سہو پہلی بار ہوا ہو تو مستحب ہے کہ نماز پہر پڑہے امام
محمد نے کہا کہ خبر دی ہم کو مالک نے عطا ابن ابی رباح سے اوسنے کہا کہ وہ نماز پہر پڑہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو
ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا **محمد** قال اخبرنا مالك بن مغول
عن عطاء بن ابی رباح انه قال يعيد **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابی حنيفة ترجمہ
محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا تخالجك امران تظن
اقربهما الى الحق اوسعهما **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تجھکو دو امرون مین
شک پڑے تو مین گمان کرتا ہون کہ زیادہ تر حق کے نزدیک وہ ہے کہ اوس مین وسعت زیادہ ہو **محمد**
قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا سها الامام فسجد سجدتى
السهو فاسجد معه وان لم يسجدهما فليس عليك ان تسجد **قال محمد** وبه
ناخذ وهو قول ابی حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب امام بہول جاوے
اور سہو کے دو سجدے کرے تو تو بہی اوسکے ساتہ سجدہ کر اور اگر امام سجدہ نکرے تو تجہپر سجدہ
کرنا واجب نہین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **محمد** قال
اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في رجل سجد ثلث سجدات ناسيا قال
عليه سجدتا السهو **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابی حنيفة ترجمہ ابراہیم
نے کہا کہ اگر کوئی بہولکر تین سجدے کر جاوے تو اوسپر دو سجدے سہو کے ہین امام محمد نے کہا
اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة
عن حماد عن ابراهيم قال اذا انصرفت من صلاتك فعرض لك شك في وضوء
الصلوة او قراءة فلا تلتفت **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابی حنيفة ترجمہ
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو نماز سے پہرے اور تجہکو وضو یا نماز یا قرأت مین

شک پڑے تو اوسکی طرف خیال مت کر امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا

بَابُ مَنْ يُّسَلِّمُ عَلٰى قَوْمٍ فِي الْخُطْبَةِ اَوْ فِي الصَّلٰوةِ اگر کوئی نماز یا خطبے مین لوگون کو سلام کرے تو اوسکا جواب دیاجاوے یا نہین **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يَرُدُّ السَّلَامَ وَيُشَمِّتُ الْعَاطِسَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَاْخُذُ بِقَوْلِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ سلام اور چھینک کا جواب دیا جاوے اسحال مین کہ امام جمعہ کے دن خطبے مین ہو امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اس قول کو نہین لیتے ولیکن ہم سعید بن مسیب کے قول کو لیتے ہین **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اِنَّ فُلَانًا عَطَسَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَشَمَّتَهُ فُلَانٌ قَالَ مُرْهُ فَلَا يَعُوْدَنَّ **قَالَ مُحَمَّدٌ** فَبِهٰذَا نَاْخُذُ اَلْخُطْبَةُ بِمَنْزِلَةِ الصَّلٰوةِ لَا يُشَمَّتُ فِيْهَا الْعَاطِسُ وَلَا يُرَدُّ فِيْهَا السَّلَامُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** عبداللہ بن سعید سے روایت ہے کہ مینے سعید بن مسیب سے کہا کہ فلانے نے چھینک ماری اسحال مین کہ امام خطبہ پڑہتا تہا اور فلانے نے اوسکو چھینک کا جواب دیا سعید نے کہا کہ اوسکو حکم کر کہ پھر ایسا نکرے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ خطبہ بجای نماز کے ہے کہ نہ اوس مین چھینک کا جواب دیاجاوے اور نہ سلام کا جواب دیا جاوے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ عَلٰى صَاحِبِهٖ فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ قَالَ اَلَيْسَ يَقُوْلُ اِذَا تَشَهَّدَ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ فَقَدْ رَدَّ عَلَيْهِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا يُعْجِبُنَا اَنْ يَّرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَلَا يُعْجِبُنَا اَنْ يُّسَلِّمَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد نے کہا کہ ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ اپنے ساتھی پاس آوے اور اوسکو سلام کرے اسحال مین کہ وہ نماز پڑہتا ہو تو ابراہیم نے کہا کہ جب التحیات پڑہتا ہے تو کیا نہین کہتا کہ سلام ہمکو اور خدا کے سب نیک بندون کو سو اوسنے سلام کا جواب دیا امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور ہمکو پسند نہین کہ وہ اسکو سلام کا جواب دے اسحال مین کہ وہ نماز پڑہتا ہو اور ہمکو پسند نہین کہ آدمی اوسکو سلام کرے اور وہ نماز پڑہتا ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ

قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يجلس خلف الامام قدر التشهد
ثم ينصرف قبل ان يسلم الامام قال لا يجزئه وقال عطاء بن ابي رباح اذا جلس قدر
التشهد اجزاه قال ابو حنيفة واما قولي فقول عطاء **قال محمد** وبقول عطاء ناخذ نحن
ايضا **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق میں کہ التحیات کی مقدار امام کے پیچھے بیٹھے
پھر پھر جاوے پہلے امام کے سلام پھیرنے سے ابراہیم نے کہا کہ یہ اوس کو کافی نہیں اور عطا ابن ابی رباح نے کہا
کہ جب بقدر التحیات کے بیٹھے تو اوسکو کافی ہے امام ابوحنیفہ نے کہا کہ میرا قول عطا کے قول کے موافق ہے
امام محمد نے کہا کہ ہم بھی عطا ہی کے قول کو لیتے ہیں **محمد** قال اخبرنا شعبة بن الحجاج
عن ابي النضر قال سمعت حميد بن عبد الرحمن يقول سمعت عمر بن الخطاب يقول لا
تجوز الصلوة الا بتشهد **قال محمد** وبهذا ناخذ اذا تشهد فقد قضى الصلوة فان
انصرف قبل ان يسلم اجزاته صلاته ولا ينبغي له ان يتعمد ذلك **ترجمہ** حمید بن عبدالرحمن
سے روایت ہے کہتے ہیں حضرت عمر سے سنا تھا کہتے تھے کہ بدون التحیات کی نماز درست نہیں امام محمد
نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں سو جب التحیات پڑھا تو نماز ادا کی اور اگر سلام پھیرنے سے پہلے پھر جاوے تو اوس
کی نماز کافی ہے اور نہیں لائق اوسکو یہ کہ جان بوجھ کر یہ کام کرے

باب تخفيف الصلوة

نماز کے تخفیف کرنیکا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم ان
رجلا من اصحاب النبي صلى الله عليه وآله وسلم ام قوما فاطال بهم فبلغ ذلك النبي
صلى الله عليه وآله وسلم فقال ما بال اقوام ينفرون عن هذا الدين من ام قوما
فليخفف فان فيهم المريض والكبير وذا الحاجة **قال محمد** وبه ناخذ ولا بد
ان يتم الركوع والسجود وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد نے
حضرتؐ کے اصحاب میں سے ایک قوم کی امامت کی سو اونکی نماز دراز کی سو یہ خبر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو
پہونچی آپ نے فرمایا کیا حال ہے اون لوگوں کا کہ نفرت دلاتے ہیں اس دین سے جو کسی قوم کی امامت کرے یعنی
امام ہوئے تو چاہئے کہ ہلکی نماز پڑھے اسواسطے کہ آدمیوں میں بیمار اور بڈھے اور حاجتمند بھی ہوتے
ہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور ضرور ہے کہ رکوع اور سجود پورا کرے اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثني ميمون بن سياه عن الحسن

البصری قال سالہ سائل اقرأ خمس مائۃ ایۃ فی رکعۃ قال فتعجب وقال سبحان اللہ من یطیق ھذا فقال الرجل انا اطیقھن فقال ان احب الصلوۃ الی اللہ طول القنوت قال محمد طول القیام فی صلوۃ التطوع احب الینا من کثرۃ الرکوع والسجود وکل ذلک حسن وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ میمون سے روایت ہے کہ کسی نے حسن بصری سے پوچھا کہ میں پانچسو آیت ایک رکعت میں پڑھتا ہوں سو حسن نے تعجب کیا اور کہا اللہ پاک ہے اسکی کون طاقت رکھتا ہے اوس مرد نے کہا کہ میں طاقت رکھتا ہوں حسن نے کہا کہ نہایت پیاری نماز خدا کے نزدیک وہ ہے جسکا قیام دراز ہو امام محمد نے کہا کہ نفل نماز میں قیام دراز کرنا ہمارے نزدیک بہتر ہے کثرت رکوع اور سجود سے اور یہ سب بہتر ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال حدثنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم ان عمر بن الخطاب ام اصحابہ الصبح فقرأ بھم فی الرکعۃ الاولی بقل یایھا الکافرون وفی الثانیۃ لایلاف قریش قال محمد وبہ ناخذ ولا نراہ مجزیا ولکنا نستحب للامام اذا صلی الصبح وھو مقیم ان یطیل فیھا القراءۃ وان یقرأ فی کل رکعۃ بسورۃ تکون عشرین ایۃ فصاعدا سوی فاتحۃ الکتاب ویطیل الاولی علی الثانیۃ وھو قول ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فجر کی نماز میں اپنے یاروں کی امامت کی سواونکی پہلی رکعت میں سورہ قل یایھا الکافرون پڑھی اور دوسری میں لایلاف قریش پڑھی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اسکو کافی دیکھتے ہیں لیکن جب امام صبح کی نماز پڑھے اور وہ مقیم ہو تو مستحب ہے کہ اوس میں قرارت لمبی پڑھے اور یہ کہ ہر رکعت میں ایسی سورہ پڑھے کہ بیس آیت ہو یا زیادہ سوا الحمد کے اور پہلی رکعت کو دوسری سے دراز کرے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب الصلوۃ فی السفر سفر کی نماز کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد قال حدثنا موسی بن مسلم عن مجاھد عن عبد اللہ بن عمر قال اذا کنت مسافرا فوطنت نفسک علی اقامۃ خمسۃ عشر یوما فاتمم الصلوۃ وان کنت لاتدری فاقصر قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ جب تو مسافر ہو اور کسی جگہ پندرہ دن ٹہرنے کی نیت کرے تو

نماز پوری پڑھے اور اگر تو جاتا ہو تو قصر کرے یعنے چار فرض کو دو کرکے پڑھے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم
لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ
مسافر کو اختیار ہے خواہ پوری نماز پڑھے یا قصر کرے ہر طرح درست ہے اور بعضے علما کہتے ہین کہ سفر مین
پوری نماز یعنے چار فرض پڑھنے درست نہین بلکہ واجب ہے کہ دوگانہ پڑھے پھر بہت حدیثین
بیان کرنے کی بعد کہا کہ فرض مسافر کے لیے دو رکعتین ہین اور وہ اون دو رکعتون مین مقیم کیطرح
ہے چار رکعتون مین پس جسطرح کہ مقیم کو چار رکعت سے زیادہ فرض پڑھنے درست نہین اسیطرح مسافر
کو بھی دو رکعت سے زیادہ فرض پڑھنے درست نہین اور عقلی دلیل اسپر یہ ہے کہ سب کا اتفاق ہے
اسپر کہ فرض نماز مین کم و بیش کرنیکا اختیار نہین اور نفل مین اختیار ہے اور فرض مسافر کے لیے دو
رکعتین ہین اور پچھلی دو رکعتین نفل ہین پس جسطرح کہ مقیم کو چار فرض سے زیادہ پڑھنے درست نہین
اسیطرح مسافر کو بھی دو رکعت سے زیادہ فرض پڑھنے درست نہین پھر کہا کہ ہر سفر مین قصر کرنا درست
ہے خواہ سفر طاعت کا ہو یا گناہ کا اس واسطے کہ جو شخص اپنے گھر مین مقیم ہوا وسکو لازم ہے کہ ہر
حال مین چار فرض پڑھے خواہ بندگی مین ہو یا گناہ مین پس قیاس چاہتا ہے کہ مسافر کو بھی ہر حال
مین قصر کرنا درست ہو خواہ سفر بندگی کا ہو یا گناہ کا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا اور ابو یوسفؒ اور
محمدؒ کا انتہے ملخصا **محمدؒ** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن
عمر بن الخطاب انہ صلی بالناس بمکۃ الظہر ثم انصرف فقال یا اھل مکۃ انا سفر
فمن کان من اھل البلد فلیکمل فاکمل اھل البلد **قال محمدؒ** وبہ نأخذ اذا دخل
المقیم فی صلوۃ المسافر فقضی المسافر صلاتہ قام المقیم فاکمل صلاتہ وھو قول
ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے مکے مین لوگون کو ظہر کی نماز پڑھائی
پھر پھرے اور کہا اے مکے والو ہم مسافر ہین سو جو کوئی مکے کا رہنے والا ہو تو چاہیے کہ پوری نماز
پڑھے سو مکے والون نے پوری نماز پڑھی امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ جب کوئی مقیم
مسافر کی جماعت مین داخل ہوا اور مسافر اپنی نماز ادا کر چکے تو مقیم اوٹھ کھڑا ہووے اور اپنی
نماز تمام کرے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا **محمدؒ** قال اخبرنا ابوحنیفۃ
عن حماد عن ابراھیم قال اذا دخل المسافر فی صلوۃ المقیم اکمل **قال محمدؒ**

وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا دَخَلَ الْمُسَافِرُ مَعَ الْمُقِيْمِ وَجَبَ عَلَيْهِ صَلٰوةُ الْمُقِيْمِ اَرْبَعًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ
حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا جب مسافر مقیم کی نماز میں داخل ہو تو پوری نماز پڑھے
قصر نہ کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب مسافر مقیم کی جماعت میں داخل ہو گئے تو واجب ہو گئی
ہے اوس پر نماز مقیم کی چار رکعتیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضؓ قَالَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ مَحْشَرُكُمْ هٰذَا مِنْ
صَلٰوتِكُمْ يَغِيْبُ الرَّجُلُ مِنْكُمْ فِيْ ضَيْعَتِهٖ فَيَقْصُرُ وَيَقُوْلُ اَنَا مُسَافِرٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ
اِذَا كَانَ عَلٰى مَسِيْرَةٍ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهَا اَتَمَّ الصَّلٰوةَ فَاِذَا كَانَ عَلٰى مَسِيْرَةِ ثَلٰثَةِ
اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهَا فَصَاعِدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ بِهَا اَهْلٌ وَلَمْ يُوَطِّنْ نَفْسَهٗ عَلٰى اِقَامَةِ خَمْسَ عَشَرَةَ
فَلْيَقْصُرِ الصَّلٰوةَ فَاِذَا وَطَّنَ نَفْسَهٗ عَلٰى اِقَامَةِ خَمْسَ عَشَرَةَ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ مَادَامَ فِيْ ضَيْعَتِهٖ
فَاِذَا خَرَجَ رَاجِعًا اِلٰى اَهْلِهٖ قَصَرَ الصَّلٰوةَ وَمَسِيْرَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهَا بِالْقَصْرِ بِسَيْرِ الْاِبِلِ
وَمَشْيِ الْاَقْدَامِ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ نہ فریب میں ڈالے تمکو یہ
جمع ہونا نماز تمہاری سے کہ کوئی مرد تم میں سے اپنی زمین میں غائب ہو وے پس قصر کرے اور کہے کہ میں مسافر
ہوں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی تین دن رات کی مسافت سے کم پر ہو تو پوری
نماز پڑھے اور جب کہ تین دن رات کی مسافت یا زیادہ پر ہو اور اسکے گھر والے وہاں نہ ہوں اور اپنے
دل میں پندرہ دن رہنے کی نیت نہ کرے تو چار فرض کو دو رکعت پڑھے اور جب اپنے دل میں پندرہ دن
رہنے کی نیت کرے تو پوری نماز پڑھے جبتک کہ اپنی زمین میں ہو پھر جب پلٹ کر اپنے گھر چلے
تو قصر کرے اور مسافت قصر کی تین دن رات ساتھ سیر اونٹ کی اور چلنے پاؤں کے ہے **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ الْوَالِبِيِّ مِنْ وَالِبَةَ بَطْنٍ
مِنْ بَنِيْ اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضؓ اِلٰى كَمْ تُقْصَرُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ
اَتَعْرِفُ السُّوَيْدَاءَ قَالَ قُلْتُ لَا وَلٰكِنِّيْ قَدْ سَمِعْتُ بِهَا قَالَ هِيَ ثَلٰثُ لَيَالٍ قَوَاصِدَ فَاِذَا خَرَجْنَا
اِلَيْهَا قَصَرْنَا الصَّلٰوةَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** علی بن ربیعہ سے
کہ میں نے عبداللہ بن عمر سے پوچھا کہ کہاں تک نماز قصر کرے ابن عمر نے کہا کہ کیا تو سویدا کو پہچانتا ہے میں نے
کہا کہ نہیں لیکن میں نے اسکو سنا ہے کہا وہ تین دن رات کی راہ ہے سو جب ہم اوسکی طرف نکلتے

میں نقصر کرتے ہیں امام محمد نے کہا کہ ہم کو خبر دی امام ابو حنیفہ نے۔ محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا حماد عن ابراهیم
قال اذا دخل المقیم فی صلوة المسافر فلیصل معه رکعتین ثم لیقم فلیتم صلوته قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابی حنیفة
ترجمہ: حماد روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب مقیم مسافر کی نماز میں داخل ہو تو چاہیے کہ اسکے ساتھ دو رکعتیں پڑھے پھر اٹھ کر اپنی نماز تمام کرے امام
محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔ باب صلوة الخوف نماز خوف کا بیان۔ محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم
فی صلوة الخوف قال اذا صلی الامام باصحابه فلتقم طائفة منهم مع الامام وطائفة بازاء العدو فیصلی الامام بالطائفة
التی معه رکعة ثم تنصرف الطائفة الذین صلوا مع الامام من غیر ان یتکلموا حتی یقوموا فی مقام اصحابهم وتاتی الطائفة
الاخری فیصلون مع الامام الرکعة الاخری ثم ینصرفون من غیر ان یتکلموا حتی یقوموا فی مقام اصحابهم وتاتی الطائفة
الاولی حتی یصلوا رکعة وحدانا ثم ینصرفون فیقومون مقام اصحابهم وتاتی الطائفة الاخری حتی یقضوا الرکعة
التی بقیت علیهم وحدانا۔ ترجمہ: حماد روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے خوف کی نماز کے بارے میں کہا کہ جب امام اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھا رہا ہو تو چاہیے کہ ایک
گروہ امام کے ساتھ کھڑا ہو اور ایک گروہ دشمن کے مقابلے میں کھڑا ہو سو جو لوگ امام کے ساتھ ہوں امام انکو ایک رکعت پڑھاوے پھر وہ لوگ امام کے ساتھ
رکعت پڑھ کر چلے جاویں بلا کلام کئے یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں کی جگہ کھڑے ہوں پھر دوسرا گروہ آوے جو کہ دشمن کے مقابلے کھڑا ہو تو امام انکے ساتھ اخیر رکعت پڑھے
پھر پھر جاویں بلا کلام کئے یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں کی جگہ کھڑے ہوں اور پہلا گروہ آوے یہاں تک کہ اکیلے اکیلے ایک رکعت پڑھیں پھر جاویں اپنے ساتھیوں
کی جگہ کھڑے ہوں بعد دوسرا گروہ آوے یہاں تک کہ اپنی باقی ایک رکعت تنہا ادا کریں۔ محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا الحارث بن عبد الرحمن عن
عبید الله عن ابن عباس بمثل ذلک قال محمد وبهذا کله نأخذ الا ان الطائفة الاولی یقضون رکعتهم بغیر قراءة لانهم ادرکوا اول الصلوة
مع الامام فقراءة الامام لهم قراءة واما الطائفة الاخری فانهم یقضون رکعتهم بقراءة لانهم ما سبقهم مع الامام وهذا کله قول
ابی حنیفة۔ ترجمہ: امام محمد نے کہا کہ ابن عباس سے بھی ایسا ہی روایت ہے کہا امام محمد نے کہ ہم لیتے ہیں مگر پہلا گروہ سو اپنی رکعت ادا کرے بغیر قرأت
پڑھنے کے اسواسطے کہ انہوں نے ابتدا نماز کا امام کے ساتھ پایا ہے سو امام کی قرأت انکے لیے کافی ہے اور دوسرا گروہ سو وہ اپنی ایک رکعت قرأت کے ساتھ ادا کریں اسواسطے
کہ وہ رکعت انکی امام کے ساتھ سے فوت ہوئی ہے اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے۔ ف: ثابت ہوا کہ خوف کی نماز دو رکعتیں ہیں۔ الطحاوی نے کہا کہ
بعضے لوگ کہتے ہیں خوف کی نماز ایک رکعت ہے لیکن یہ قول صحیح نہیں ہے اسلیے کہ قرآن اور حدیث سے ثابت ہوا ہے کہ خوف کی نماز دو رکعتیں ہیں۔ محمد قال اخبرنا
ابو حنیفة قال حدثنا حماد عن ابراهیم فی الخائف یصلی فی الحرب وحده قال یصلی قائما مستقبل القبلة فان لم یستطع فلیصل
مستقبل القبلة فان لم یستطع فلیتم ایماء حیث کان وجهه یومی ایماء ویجعل سجوده اخفض من رکوعه ولا یدع
الرکوع والقراءة فی الرکعتین قال محمد وبهذا کله نأخذ وهو قول ابی حنیفة رحمه الله تعالی
ترجمہ: حماد روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اکیلے خوف کی نماز پڑھے تو قبلے کی طرف کھڑے

کھڑے ہوکر نماز پڑھے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سواری ہی قبلے کے سامنے نماز پڑھے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اشارہ کرے جس
طرف متوجہ ہو کسی چیز پر سجدہ نہ کرے اشارے سے نماز پڑھے اور اپنے سجدہ رکوع سے نیچا کرے اور دونوں رکعتوں
میں وضو اور قرأت نہ چھوڑے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **باب**
صلوٰۃ من خاف النفاق نفاق سے ڈرنیوالے کی نماز کا بیان **محمدؒ** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال
حدثنا جواب التیمی عن ابی موسی الاشعری رض ان رجلا اتاہ فقال انی اتخوف علی نفسی النفاق
فقال لہ ابوموسی اما صلیت قط حیث لا یراک احد الا اللہ قال بلی قال فان المنافق لا یصلی
حیث لا یراہ احد الا اللہ **ترجمہ** جواب سے روایت ہے کہ ایک مرد ابوموسی اشعری پاس آیا اور کہا کہ میں اپنی جان
پر نفاق کا خوف کرتا ہوں سو ابوموسی نے اوس سے کہا کہ کیا تو نے کبھی ایسے نماز نہیں پڑھی کہ تجھکو سوای خدا کے
کوئی نہ دیکھے اوس نے کہا کیوں نہیں ابوموسے نے کہا کہ منافق ایسی نماز نہیں پڑھتا کہ اوسکو خدا کے سوا کوئی
نہ دیکھے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ تنہا خلوت میں نماز پڑھنی کا ثواب بڑا ہے **باب** تشمیت العاطس
چھینکنے والے کو جواب دینا **محمدؒ** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال اذا عطس
الرجل فقال الحمد للہ فقولوا یرحمنا وایاک ولیقل الذی عطس یغفر اللہ لنا ولک **ترجمہ** حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد چھینکے اور الحمد للہ کہے تو تم کہو یرحمنا اللہ وایاک یعنی خدا ہم کو بھی رحم کرے
اور تجھکو بھی اور جو چھینکا ہو وہ کہے کہ خدا تم کو بھی مغفرت کرے اور ہمکو بھی **باب** صلوٰۃ یوم الجمعۃ
جمعہ کی نماز اور خطبہ کا بیان **محمدؒ** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا غیلان وایوب بن
عائذ الطائی عن محمد بن کعب القرظی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اربعۃ لا جمعۃ
علیہم المرأۃ والمملوک والمسافر والمریض قال ابوحنیفۃ فان فعلوا اجزاہم **قال محمد**
وبہ نأخذ **ترجمہ** محمد بن کعب سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چار آدمی ہیں کہ اون پر جمعہ فرض نہیں ایک
عورت دوسرا غلام تیسرا مسافر چوتھا بیمار امام ابوحنیفہ نے کہا کہ اگر پڑھیں تو درست ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو
ہم لیتے ہیں **محمدؒ** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم عن عبد اللہ بن مسعود
ان رجلا سألہ عن الخطبۃ یوم الجمعۃ فقال اما تقرأ سورۃ الجمعۃ قال بلی ولکنی لا ادری
کیف ہی قال واذا راوا تجارۃ او لہوا انفضوا الیہا وترکوک قائما فالخطبۃ قائما یوم الجمعۃ
قال محمد وبہ نأخذ الا انہا خطبتان بینہما جلسۃ خفیفۃ وہو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد نے عبداللہ بن مسعود سے جمعہ کے دن خطبہ پڑھنے کا حکم پوچھا کہ کھڑے ہو کے پڑھے یا بیٹھے ابن مسعود نے کہا کہ کیا تو سورہ جمعہ نہیں پڑھتا اوس نے کہا کیوں نہیں ولیکن میں نہیں جانتا کہ کس طرح ہے وہ یعنی یہ حکم اوس سے کسطرح ثابت ہوتا ہے ابن مسعود نے کہا کہ جب یہ دیکھتے ہیں سودا بکتا یا کھیل تو کھسک جاتے ہیں طرف اوسکی اور چھوڑ جاتے ہیں تجھ کو کھڑا تو جمعہ کے دن خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا چاہیے امام محمد نے کہا کہ یہی کو ہم لیتے ہیں لیکن وہ دو خطبے ہیں اونکے درمیان ایک ہلکا جلسہ ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب صلوٰۃ العیدین عیدوں کی نماز کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا حماد قال سألت ابراهيم عن الرجل يخرج الى المصلى فيجد الامام قد انصرف أيصلي قال نعم عليه ان يصلي وان شاء صلى قلت فان لم يخرج الى المصلى أيصلي في بيته كما يصلي الامام قال لا **قال محمد** وبه نأخذ انما صلوة العيد مع الامام فاذا فاتتك مع الامام فلا صلوة عليك وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے ایک مرد کا حکم پوچھا کہ عیدگاہ کی طرف جاوے اور پاوے امام کو اس حال میں کہ عید کی نماز پڑھ چکا ہو تو کیا نماز پڑھے اوس نے کہا کہ اوس پر نماز پڑھنی ضرور نہیں اگر چاہے تو پڑھ لے میں نے کہا کہ اگر عیدگاہ میں نہ جاوے تو کیا وہ اپنے گھر میں نماز پڑھے جیسے امام پڑھتا ہے اوس نے کہا نہ پڑھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ عید کی نماز تو صرف امام کے ساتھ ہی اور جب کہ تجھ کو امام کے ساتھ سے فوت ہو جاوے تو پھر نماز نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن عبد الله بن مسعود رض انه كان قاعدا في مسجد الكوفة ومعه حذيفة بن اليمان وابو موسى الاشعري فخرج عليهم الوليد بن عقبة بن ابي معيط وهو امير الكوفة يومئذ فقال ان غدا عيدكم فكيف اصنع فقالا اخبره يا ابا عبد الرحمن كيف يصنع فامره عبد الله بن مسعود ان يصلي بغير اذان ولا اقامة وان يكبر في الاولى خمسا وفي الثانية اربعا وان يوالي بين القراءتين وان يخطب بعد الصلوة على راحلته **قال محمد** وبه نأخذ ولا بأس ان يخطبها قائما وان لم يكن على راحلته وهو قول ابي حنيفة ترجمہ عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ وہ کوفہ کی مسجد میں بیٹھے تھے اور ان کے ساتھ حذیفہ اور ابو موسیٰ تھے سو ولید بن عقبہ اون کے پاس آیا اور وہ اوس دن کوفے کا حاکم تھا اوس نے کہا کہ مقرر کل عید تمہاری ہے سو میں کسطرح کروں سو حذیفہ نے کہا کہ خبر دے اسکو اے ابا عبدالرحمن یہ عبداللہ بن مسعود کی کنیت ہے

اسطرح کرے سو حکم کیا اوسکو عبد اللہ بن مسعود نے یہ کہ نماز پڑہی بغیر اذان اور اقامت کے اور یہ کہ پہلی رکعت
مین پانچ تکبیرین کہے اور دوسری مین چار کہے اور یہ کہ دونو قراءتین پے درپے پڑہے یعنے قراءتین
تکبیرون کے درمیان پڑہے اور یہ کہ نماز کے بعد اپنی سواری پر خطبہ پڑہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے
مین اور نہین ڈر ہے یہ کہ خطبہ پڑہے کہڑے ہوکر اگرچہ سواری پر نہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ فِي الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ
يَقِفُ الْاِمَامُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَيَدْعُوْ وَيُصَلِّيْ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ **ترجمہ** حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ دونو عیدون کی نماز خطبے سے پہلے تہی پہر نماز کے بعد امام اپنی سواری
پر کہڑا ہوتا تہا پس دعا کرتا اور نماز پڑہتا بغیر اذان اور اقامت کے **باب** خُرُوْجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيْدَيْنِ
وَرُؤْيَةِ الْهِلَالِ عورتون کا عیدون کی نماز مین باہر نکلنا اور چاند کا دیکہنا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ اَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كَانَ يُرَخَّصُ لِلنِّسَاءِ فِي
الْخُرُوْجِ فِي الْعِيْدَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى **قَالَ مُحَمَّدٌ** لَا يُعْجِبُنَا خُرُوْجُهُنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِلَّا الْعَجُوْزَ
الْكَبِيْرَةَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت ہے کہ اجازت دیجاتی تہی عورتون کو نکلنے کی
دونو عیدون مین فطر مین اور اضحے مین امام محمد نے کہا کہ اون کا عیدون مین نکلنا ہمکو پسند نہین مگر
بڑہی عورت ہو تو درست ہے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ
حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ قَوْمٍ شَهِدُوْا اَنَّهُمْ رَاَوْا هِلَالَ شَوَّالٍ فَقَالَ حَمَّادٌ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ
عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنْ جَاءُوْا صَدْرَ النَّهَارِ فَلْيُفْطِرُوْا وَلْيَخْرُجُوْا وَاِنْ جَاءُوْا اٰخِرَ النَّهَارِ فَلَا يَخْرُجُوْا
وَلَا يُفْطِرُوْا حَتَّى الْغَدِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ فِيْ خَصْلَةٍ وَّاحِدَةٍ يُفْطِرُوْنَ اِذَا جَاءُوْا مِنَ الْعَشِيِّ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ**
ابراہیم سے روایت ہے ان لوگون کے حق مین کہ گواہی دی کہ اونہون نے شوال کا چاند دیکہا ہے حماد نے کہا کہ مین نے ابراہیم
سے اوسکا حکم پوچہا اونہون نے کہا کہ اگر دن کے ابتدا مین آوین تو چاہیے کہ روزہ کہولڈالین اور عید کی نماز
کی طرف نکلین اور اگر دن کے اخیر مین آوین تو نہ نماز کی طرف نکلین اور نہ روزہ کہولین کل تک امام محمد
نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین مگر ایک حکم مین کہ روزہ کہولین اور آئندہ دن کو عید کی طرف نکلین جبکہ دن کے
اخیر مین آکر گواہی دین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** مَنْ يَّطْعَمُ قَبْلَ اَنْ يَّخْرُجَ اِلَى
الْمُصَلّٰى عیدگاہ کی طرف نکلنے سے پہلے کہانے کا بیان **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ

حماد عن ابراهيم انه كان يعجبه ان يطعم شيئا قبل ان ياتي المصلى يعني يوم الفطر ترجمہ
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم کو پسند آتا تھا کہ کھاویں کوئی چیز عید گاہ میں آنے سے پہلے یعنے عید فطر کے دن
محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم انه كان يطعم يوم الفطر قبل
ان يخرج ولا يطعم يوم الاضحى حتى يرجع قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم عید فطر کے دن کھانا کھاتے تھے پہلے نکلنے سے طرف عید گاہ کے اور عید
قربانی کے دن کچھ نہ کھاتے تھے یہاں تک کہ عید گاہ سے پھر آتے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور
یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب التكبير في ايام التشريق** تشریق کے دنوں میں تکبیر کہنے کا بیان
ف تشریق کے دن ذی الحجہ کی گیارہویں بارہویں تیرہویں ہے محمد قال اخبرنا ابو حنيفة
عن حماد عن ابراهيم عن علي بن ابي طالب رضي الله عنه انه كان يكبر من صلوة الفجر
من يوم عرفة الى صلوة العصر من اخر ايام التشريق قال محمد وبه ناخذ ولم يكن
ابو حنيفة ياخذ به ولكنه كان ياخذ بقول ابن مسعود يكبر من صلوة الفجر يوم
عرفة الى صلوة العصر من يوم النحر يكبر في العصر ثم يقطع ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے
کہ تھے وہ تکبیر کہتے عرفہ کے دن یعنے نانویں ذی الحجہ کی فجر سے تشریق کے اخیر دن کی عصر تک امام محمد نے
کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ اسکو نہ لیتے تھے لیکن وہ ابن مسعود کا قول لیتے تھے کہ عرفے
کی فجر سے دسویں کی عصر تک تکبیر کہتے تھے پھر چھوڑ دیتے تھے **باب السجود في ص** سورہ ص میں
سجدہ کرنے کا بیان محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم انه لم يكن
يسجد في ص وعن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه انه لم يكن يسجد فيها قال محمد ولكنا
نرى السجود فيها وناخذ بالحديث الذي روي عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم سورہ ص میں سجدہ نہ کیا کرتے تھے اور عبداللہ بن مسعود سے روایت
ہے کہ وہ بھی اس میں سجدہ نہ کیا کرتے تھے امام محمد نے کہا کہ ہم تو اس میں سجدہ دیکھتے ہیں اور اس حدیث
پر عمل کرتے ہیں جو حضرت سے مروی ہے محمد قال اخبرنا عمر بن ذر الهمداني عن
ابيه عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه قال في سجدة
ص سجدها داود توبة ونحن نسجدها شكرا وهو قول ابي حنيفة رضي الله تعالى عنه

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے سورہ ص کے سجدہ مین فرمایا کہ داؤد علیہ السلام نے وہ سجدہ توبہ کے لیے کیا تھا اور
ہم اوسکو شکر کے لیے کرتے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب القنوت فی الصلوٰۃ** نماز مین قنوت
پڑہنے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراهیم ان ابن مسعودؓ
کان یقنت السنۃ کلها فی الوتر قبل الرکوع **قال محمد** وبہ ناخذ وهو قول ابی حنیفۃ
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ تہے عبداللہ بن مسعود قنوت پڑہتے وتر مین تمام برس پہلے رکوع سے امام
محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ
عن حماد عن ابراهیم ان القنوت فی الوتر واجب فی شهر رمضان وغیره قبل الرکوع فاذا
اردت ان تقنت فکبر واذا اردت ان ترکع فکبر ایضا قال محمد وبہ ناخذ ویرفع یدیہ
فی التکبیرۃ الاولی قبل القنوت کما یرفع الیدین فی افتتاح الصلوٰۃ ثم یضعهما ویدعو وهو
قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ وتر مین قنوت پڑہنی واجب ہے رمضان مین بھی اور غیر
رمضان مین بہی پہلے رکوع سے سو جب تو قنوت پڑہنے کا ارادہ کرے تو تکبیر کہہ اور جب رکوع کا ارادہ کرے تو
بہی تکبیر کہہ امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور قنوت سے پہلے تکبیر کہنے کے وقت اپنے دونون ہاتھ
اوٹہاوے جیسے کہ نماز شروع مین اوٹہاتا ہے پھر انکو باندھے اور دعا مانگے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا
محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراهیم ان ابن مسعودؓ لم یقنت هو
ولا احد من اصحابہ حتی فارق الدنیا یعنی فی صلوٰۃ الفجر ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ نہیں
قنوت پڑہی ابن مسعود نے اور کسی اونکے ساتھیوں نے یعنے فجر کی نماز مین یہانتک کہ دنیا چھوڑے **محمد**
قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا الصلت بن بهرام عن ابی الشعثاء عن
ابن عمر رضہ انہ قال احق ما بلغنا عن امامکم انہ یقوم فی الصلوٰۃ ولا یقرأ القرآن ولا یرکع
قال محمد یعنی بذلک ابن عمر رضہ القنوت فی صلوٰۃ الفجر ترجمہ ابی شعثاء سے روایت ہے
کہ ابن عمر نے کہا کہ زیادہ ترحق وہ چیز کہ پہونچی ہم کو امام تمہارے سے یعنے حضرت سے یہ ہے کہ وہ نماز
مین کہڑے ہوتے تہے اور قرآن پڑہتے تہے اور نہ رکوع کرتے تہے امام محمد نے کہا کہ مراد ابن عمر کے
اس سے فجر کی نماز مین قنوت پڑہنی ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراهیم
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یر قانتا فی الفجر حتی فارق الدنیا الا شهرا واحدا قنت یدعو

عَلٰی حَیٍّ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ لَمْ یُرَ قَانِتًا قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ وَاِنَّ اَبَا بَکْرٍ لَمْ یُرَ قَانِتًا بَعْدَہٗ حَتّٰی فَارَقَ الدُّنْیَا رحمہ

ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھی یہاں تک کہ دنیا چھوڑی مگر ایک مہینا قنوت پڑھی اس حال میں کہ مشرکین کے ایک گروہ پر بددعا کرتے تھے نہیں دیکھے گئے حضرت قنوت پڑھتے اس پہلے اور نہ پیچھے اور اسیطرح حضرت ابوبکر بھی قنوت پڑھتے نہیں دیکھے گئے یہاں تک کہ دنیا چھوڑی۔

محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ صَحِبَهٗ سَنَتَیْنِ فِی السَّفَرِ وَالْحَضَرِ فَلَمْ یَرَهٗ قَانِتًا فِی الْفَجْرِ حَتّٰی فَارَقَهٗ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ وَاِنَّ اَهْلَ الْكُوْفَةِ اِنَّمَا اَخَذُوا الْقُنُوْتَ عَنْ عَلِیٍّ قَنَتَ یَدْعُوْا عَلٰی مُعٰوِیَةَ حِیْنَ حَارَبَهٗ وَاَمَّا اَهْلُ الشَّامِ فَاِنَّمَا اَخَذُوا الْقُنُوْتَ عَنْ مُعٰوِیَةَ قَنَتَ یَدْعُوْا عَلٰی عَلِیٍّ حِیْنَ حَارَبَهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ اِبْرَاهِیْمَ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رحمہ

اسود بن یزید سے روایت ہے کہ وہ دو برس حضرت عمر کے ساتھ رہا سفر میں بھی اور حضر میں بھی مگر انکو فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ اون سے جدا ہوا ابراہیم نے کہا کہ اہل کوفہ نے تو علی سے قنوت لی ہے کہ اونھوں نے معاویہ پر بددعا کرنے کو قنوت پڑھی جبکہ معاویہ اون سے لڑا اور شام والوں نے تو معاویہ سے قنوت سیکھی ہے کہ اوس نے حضرت علی پر بددعا کرنے کو قنوت پڑھی جبکہ وہ اون سے لڑے امام محمد نے کہا کہ ہم ابراہیم کے قول کو لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب الْمَرْاَةِ تَؤُمُّ النِّسَاءَ وَكَیْفَ تَجْلِسُ فِی الصَّلٰوةِ

اگر کوئی عورت عورتوں کی امامت کرے تو اسکا کیا حکم ہے اور نماز میں التحیات کسطرح بیٹھے

محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّهَا كَانَتْ تَؤُمُّ النِّسَاءَ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَتَقُوْمُ وَسَطًا قَالَ مُحَمَّدٌ لَا یُعْجِبُنَا اَنْ تَؤُمَّ الْمَرْاَةُ فَاِنْ فَعَلَتْ قَامَتْ فِیْ وَسَطِ الصَّفِّ مَعَ النِّسَاءِ كَمَا فَعَلَتْ عَائِشَةُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رحمہ

ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رمضان میں عورتوں کی امامت کیا کرتے تھیں سو اونکے درمیان کھڑی ہوتیں امام محمد نے کہا کہ عورت کا امامت کرنا ہم کو پسند نہیں اور اگر کوئی کرے تو عورتوں کی ساتھ صف کے درمیان کھڑی ہووے جیسے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے کیا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا

محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْمَرْاَةِ تَجْلِسُ فِی الصَّلٰوةِ قَالَ تَجْلِسُ كَیْفَ شَاءَتْ قَالَ مُحَمَّدٌ اَحَبُّ اِلَیْنَا

اَنْ تَجْمَعَ رِجْلَیْہَا فِیْ جَانِبٍ وَّلَا تَنْتَصِبُ انْتِصَابَ الرَّجُلِ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
کہ نماز میں عورت جس طرح چاہے التحیات میں بیٹھے امام محمد نے کہا کہ ہمارے نزدیک بہت بہتر ہے کہ اپنی دونوں پاؤں
ایک طرف جمع کرے اور مرد کی طرح اپنا داہنا پاؤں کھڑا نہ کرے **باب صَلٰوۃِ الْاَمَۃِ** لونڈی کی نماز کے
بیان میں **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ فِی الْاَمَۃِ قَالَ تُصَلِّیْ بِغَیْرِ
قِنَاعٍ وَّلَا خِمَارٍ وَّاِنْ بَلَغَتْ مِائَۃَ سَنَۃٍ وَّاِنْ وَلَدَتْ مِنْ سَیِّدِہَا ترجمہ ابراہیم نے لونڈی کے
حق میں کہا کہ وہ نماز پڑھے بغیر سر پوش اور اوڑھنی کے اگرچہ سو برس کو پہونچے اور اگرچہ اپنے مالک کے بچے جنے **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِؓ کَانَ یَضْرِبُ الْاِمَاءَ اَنْ
یَّتَقَنَّعْنَ یَقُوْلُ لَا تَشَبَّہْنَ بِالْحَرَائِرِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰی عَلَی الْاَمَۃِ قِنَاعًا فِیْ صَلٰوتِہَا
وَلَا غَیْرِہَا وَہُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر تھے مارتے لونڈیوں کو اسپر کہ وہ
سر پوش کریں کہتے تھے کہ آزاد عورتوں سے مشابہت نہ کرو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ہم لونڈی پر پردہ
واجب نہیں سمجھتے نہ نماز میں نہ اوسکے غیر میں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ فِی الْمَرْاَۃِ تَکُوْنُ فِی الصَّلٰوۃِ فَتُرِیْدُ الْحَاجَۃَ فَیَجُوْزُ لَہَا اَنْ
تُصَفِّقَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَتَرْکُ ذٰلِکَ مِنْہَا اَحَبُّ اِلَیْنَا ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی عورت نماز
میں ہو اور اسکو کوئی حاجت ہو تو جواب دے سکتا ہے کہ تالی بجاوے امام محمد نے کہا کہ اسکا ترک کرنا ہمارے
نزدیک بہت بہتر ہے **باب الصَّلٰوۃِ فِی الْکُسُوْفِ** گہن میں نماز پڑھنے کا بیان **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ قَالَ انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَوْمَ مَاتَ اِبْرَاہِیْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّاسُ انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اِبْرَاہِیْمَ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ لَا یَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ
ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ کَانَ الدُّعَاءُ حَتَّی انْجَلَتْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَلَا نَرٰی اِلَّا
رَکْعَۃً وَّاحِدَۃً فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ وَّسَجْدَتَیْنِ عَلٰی صَلٰوۃِ النَّاسِ فِیْ غَیْرِ ذٰلِکَ وَنَرٰی اَنْ یُّصَلُّوْا
جَمَاعَۃً فِیْ کُسُوْفِ الشَّمْسِ وَلَا یُصَلِّیْ جَمَاعَۃً اِلَّا الْاِمَامُ الَّذِیْ یُصَلِّیْ بِہِمُ الْجُمُعَۃَ کَمَا کَانَ
یُصَلِّی النَّاسُ فِیْ مَسَاجِدِہِمْ جَمَاعَۃً فَلَا وَاَمَّا الْجَہْرُ بِالْقِرَاءَۃِ فَلَمْ یَاْتِنَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وآلِهٖ وسلَّم جَهَرَ بالقراءةِ فيها وبلغنا أنَّ عليَّ بنَ أبي طالبٍ رضي جَهَرَ فيها بالقراءةِ بالكوفةِ وفي
أحبُّ إلينا أن لا يجهرَ فيها بالقراءةِ وأمّا كسوفُ القمرِ فإنّما يصلّي الناسُ وُحدانًا ولا يصلّون
جماعةً لا الإمامُ ولا غيرُه وكذلك الأفزاعُ كلُّها وإذا انكسفتِ الشمسُ في ساعةٍ لا يُصلّى
فيها عندَ طلوعِ الشمسِ ونصفِ النهارِ أو بعدَ العصرِ فلا صلوةَ في تلك الساعةِ ولكنّ
الدعاءَ حتّى تنجلي أو تحلَّ الصلوةُ فيصلّي وقد بقي من الكسوفِ شيءٌ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے
کہ ابراہیم نے کہا کہ حضرت کے وقت سورج میں گہن پڑا جس دن کہ حضرت کے بیٹے ابراہیم کا انتقال ہوا سو لوگوں
نے کہا کہ ابراہیم کی موت سے سورج میں گہن پڑا سو یہ بات حضرت کو پہونچی حضرت نے لوگوں میں خطبہ پڑھا سو
فرمایا کہ سورج اور چاند دو نشانیاں ہیں خدا کی نشانیوں سے کسی کے مرنے سے انہیں گہن نہیں پڑتا پھر
حضرت نے دو رکعتیں نماز پڑھی پھر دعا کرتے رہے یہاں تک کہ سورج روشن ہوا امام **محمد** نے کہا کہ اسی کو
ہم لیتے ہیں اور نہیں دیکھتے ہم ہر رکعت میں مگر ایک رکوع اور دو سجدے موافق نماز لوگوں کے سورج گہن
کے غیر میں اور ہم دیکھتے ہیں کہ سورج گہن میں جماعت سے نماز پڑھیں اور نہ امامت کرے مگر وہ امام کہ انکو
جمعہ پڑھاتا ہو اور لوگ اپنی مسجدوں میں جماعت سے نماز نہ پڑھیں اور ایسا ہی اوس میں پکار کر قرآن پڑھنا سو
ہم کو حضرت سے روایت نہیں پہونچی کہ آپ نے اوس میں پکار کر قرآن پڑھا ہو اور پہونچی ہمکو یہ روایت کہ
حضرت علی نے کوفے میں اوس میں پکار کر قرارت پڑھی اور بہتر ہمارے نزدیک یہ ہے کہ اوس میں قرأت
پکار کر نہ پڑھی جاوے اور اگر چاند میں گہن پڑے تو لوگ اکیلے اکیلے نماز پڑھیں جماعت سے نہ پڑھیں نہ امام
اور نہ کوئی سوا اسکے اور یہی حکم ہے سب گھبراہٹوں کا اور اگر سورج کو گہن لگے اوس گھڑی میں کہ
اوس میں نماز نہیں پڑھی جاتی سورج نکلنے کے وقت اور دوپہر کے وقت اور عصر کے بعد تو اس
گھڑی میں نماز درست نہیں ولیکن دعا کرے یہاں تک کہ سورج روشن ہو جاوے یا نماز درست ہو پس نماز
پڑھے اس حال میں کہ گہن سے کچھ باقی ہو **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کہتے ہیں کہ گہن
کی نماز دو رکعت ہے ساتھ چار رکوع کے اور بعضے کہتے ہیں کہ دو رکعت ہے ساتھ آٹھ رکوع کے اور
بعضے کہتے ہیں کہ دو رکعتوں میں چھ رکوع کرے اور بعضے کہتے ہیں کہ اس میں رکوع سجود کی کوئی
حد مقرر نہیں بلکہ ہمیشہ رکوع سجود کیے جاوے یہاں تک کہ سورج روشن ہو وے اور بعضے کہتے ہیں
کہ گہن کی نماز دو رکعت ہے مانند اور سب نفلوں کی کہ ہر رکعت میں ایک رکوع کرے اور دو سجدے

اون کی دلیل یہ حدیث ہے جو ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت کے زمانے مین سورج گہن لگا سو آپ لوگون کے ساتھ نماز کو کھڑے ہوئے پھر رکوع کیا اور دو سجدے کیے اور نماز لنبی کی یہانتک کہ سورج روشن ہوا پھر کہا کہ صحیح قول یہی ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور امام ابویوسف اور محمد کا انتہے

بَابُ الْجَنَائِزِ وَغُسْلِ الْمَيِّتِ

جنازون اور مردون کے نہلانے کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يُغْسَلُ الْمَيِّتُ وِتْرًا اِثْنَتَيْنِ بِمَاءٍ وَّاحِدَةً بِالسِّدْرِ وَهِيَ الْوُسْطٰى وَيُجَمَّرُ وِتْرًا وَلَا يَكُوْنُ اٰخِرُ زَادِهِ اِلَى الْقَبْرِ نَارًا تُتْبَعُ بِهَا وَيَكُوْنُ كَفَنُهٗ وِتْرًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَّاحِدَةٍ اِنْ شِئْتَ جَعَلْتَ كَفَنَهٗ وِتْرًا وَاِنْ شِئْتَ شَفْعًا بَلَغَنَا عَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ اَنَّهٗ قَالَ اغْسِلُوْا ثَوْبَيَّ هٰذَيْنِ وَكَفِّنُوْنِيْ فِيْهِمَا فَهٰذَا شَفْعٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مردے کو طاق نہلایا جاوے دو بار نرے پانی سے اور ایک بار بیری کے پتون کے پانی سے اور وہ درمیانی بار ہے اور خوشبو جلائی جاوے نزدیک اسکے ساتھ تین بار کے اور اخیر توشہ اوسکا قبر کی طرف آگ نہو کہ اوسکے ساتھ بہیجی جاوے اور اسکا کفن طاق ہو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین مگر ایک حکم مین کہ اگر تو چاہے تو اوسکو طاق کپڑون مین دفنا اور چاہے تو جفت مین دفنا حضرت ابوبکر سے ہم کو روایت پہونچی کہ اونہون نے کہا کہ میرے دو نو کپڑے دہو ڈالو اور انہین مین مجھکو دفناؤ پس یہ جفت کپڑے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضـ قَالَ سَاَلَهٗ عَنِ الْمِسْكِ يُجْعَلُ فِيْ حَنُوْطِ الْمَيِّتِ قَالَ اَوَلَيْسَ مِنْ اَطْيَبِ طِيْبِكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہے کہ اونہون نے ابن عمر سے مشک کا حکم پوچہا کہ میت کی خوشبو مین ڈالی جاوے اونہون نے کہا کہ کیا یہ تمہاری سب خوشبو سے عمدہ نہین امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُجْعَلَ فِيْ حَنُوْطِ الْمَيِّتِ زَعْفَرَانٌ اَوْ وَرْسٌ قَالَ وَاجْعَلْ فِيْهِ مِنَ الطِّيْبِ مَا اَحْبَبْتَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم مکروہ رکہتے تہے یہ کہ میت کی خوشبو مین زعفران اور ورس ڈالیجاوے کہا کہ جو خوشبو تجہ کو پسند ہو اوس مین ڈال امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

[illegible]

إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رض رَأَتْ مَيِّتًا يُسَرَّحُ رَأْسُهُ فَقَالَتْ عَلَامَ تَنْصُونَ مَيِّتَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لَا نَرَى أَنْ يُسَرَّحَ رَأْسُ الْمَيِّتِ وَلَا يُؤْخَذَ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا يُقَلَّمَ أَظْفَارُهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ عائشہ نے ایک میت دیکھی کہ اوسکے سر مین کنگھی کیجاتی تھی سو فرمایا کہ تم کس واسطے اپنے مردے کو آراستہ کرتے ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ مردے کے سر مین کنگھی نہ کیجاوے اور نہ اسکے بال کترے جاوین اور نہ اوسکے ناخن کاٹے جاوین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي حُلَّةٍ يَمَانِيَّةٍ وَقَمِيصٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ نَرَى كَفَنَ الرَّجُلِ ثَلَاثَةَ أَثْوَابٍ وَالثَّوْبَانِ يُجْزِيَانِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت کفنائے گئے بیچ حلہ یمنی کے اور کرتی کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ کفن مرد کا تین کپڑے ہین اور دو کپڑے بھی کفایت کرتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔ مراد حلہ سے چادر اور تہبند ہے یعنی کفنی کے اوپر پہنائے گئے

بَابُ غُسْلِ الْمَرْأَةِ وَكَفَنِهَا

عورت کو نہلانے اور کفنانے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَرْأَةِ تَمُوتُ مَعَ الرِّجَالِ قَالَ يُغَسِّلُهَا زَوْجُهَا وَكَذٰلِكَ إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مَعَ النِّسَاءِ غَسَّلَتْهُ امْرَأَتُهُ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ لَا يَجُوزُ أَنْ يُغَسِّلَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِقَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ نَأْخُذُ أَنَّ الرَّجُلَ لَا عِدَّةَ عَلَيْهِ وَكَيْفَ يُغَسِّلُ امْرَأَتَهُ وَهُوَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ أُخْتَهَا وَيَتَزَوَّجَ ابْنَتَهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِأُمِّهَا بَلَغَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ نَحْنُ كُنَّا أَحَقَّ بِهَا إِذَا كَانَتْ حَيَّةً فَأَمَّا إِذَا مَاتَتْ فَأَنْتُمْ أَحَقُّ بِهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی عورت مردون کے ساتھ مرجاوے یعنی اور کوئی عورت وہان نہو تو اسکا خاوند اوسکو نہلاوے اور اگر کوئی مرد عورتون کے ساتھ مرجاوے تو اوسکی عورت اوسکو غسل دیوے امام ابوحنیفہ نے کہا کہ نہین جائز ہے یہ کہ مرد اپنی بیوی کو نہلاوے امام محمد نے کہا کہ ہم ابوحنیفہ کے قول کو لیتے ہین کہ مرد پر عدت نہین ور کس طرح نہلاوے اپنی عورت کو اور حالانکہ اوسکو جائز ہے یہ کہ نکاح کرے اوسکی بہن سے اور یہ کہ نکاح کرے اوسکی بیٹی سے اگر صحبت کی ہو اوسکی مان سے ہمکو عمر سے روایت پہونچی کہ اونہون نے کہا کہ ہم اوسکے ساتھ زیادہ حقدار

جبکہ وہ زندہ تھی اور جبکہ وہ مر گئے تو تم زیادہ حقدار ہو ساتھ اسکے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں
محمدؒ قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم فی کفن المرأۃ ان شئت ثلثۃ
اثواب وان شئت اربعا وان شئت خمسا وان شئت ستا **قال محمدؒ** وبہ ناخذ و
ھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے عورت کے کفن میں کہا کہ اگر تو چاہے تو اسکو
تین کپڑوں میں کفنا اور اگر چاہے تو چار میں اور اگر چاہے تو پانچ کپڑوں میں کفنا اور اگر چاہے تو چھ
میں امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا **باب** الغسل من
غسل المیت میت کے نہلانے سے نہانیکا بیان **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد
عن ابراھیم فی الاغتسال من غسل المیت قال کان عبد اللہ بن مسعود رضؓ یقول ان
کان صاحبکم نجسا فاغتسلوا منہ والوضوء یجزئ **قال محمدؒ** ان شاء ایضا لم
یتوضأ فان کان اصابہ شئ من الماء الذی غسل بہ المیت غسلہ وھو قول ابی حنیفۃ
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے نہانے میں مردے کے نہلانے سے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود کہتے تھے کہ
اگر ساتھی تمہارا ناپاک ہے تو تم اوسکے نہلانے سے نہاؤ اور وضو بھی کفایت کرتا ہے امام محمدؒ نے
کہا کہ اگر چاہے تو وضو بھی نہ کرے اور اگر ہو پہنچے اسکو کوئی چیز اوس پانی سے کہ اس سے میت کو نہلایا ہو
تو اوسکو دھو ڈالے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد
عن ابراھیم ان علی بن ابی طالب کان یامر بالغسل من غسل المیت **قال محمدؒ** ولا نراہ
امر بذلک انہ راٰہ واجبا **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ تھے حضرت علی حکم کرتے ساتھ غسل میت کے
نہلانے سے امام محمدؒ نے کہا کہ حضرت علی کے حکم کرنے سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ اوسکو واجب جانتے
تھے **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم فی رجل یحضرہ الجنازۃ
وھو علی غیر وضوء یتیمم بالصعید ثم یصلی ولا تفعل ذلک المرأۃ اذا کانت حائضا **قال**
محمدؒ وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس
مرد کے حق میں کہ اوس پاس جنازہ حاضر ہووے اور وہ بے وضو ہو کہا کہ مٹی سے تیمم کرے پھر نماز پڑھے اور عورت
کو تیمم کرنا درست نہیں جبکہ حائض ہو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ
کا **باب** حمل الجنائز جنازے کے اٹھانیکا بیان **محمدؒ** عن ابی حنیفۃ قال حدثنا

منصور بن المعتمر عن سالم بن ابی الجعد عن عبید بن نسطاس عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال
ان من السنۃ حمل الجنازۃ بجوانب السریر الاربعۃ فما زدت علی ذلک فھو نافلۃ قال
محمد وبہ ناخذ یبدأ الرجل فیضع یمین المیت المقدم علی یمینہ ثم یمین المیت
المؤخر علی یمینہ ثم یعود الی المقدم الایسر فیضعہ علی یسارہ ثم یاتی المؤخر الایسر
فیضعہ علی یسارہ وھذا قول ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ **ترجمہ** عبید بن نسطاس سے روایت
ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ سنت ہے اوٹھانا جنازہ کا چارپائی کے چاروں طرف سے اور اگر تو اس سے
زیادہ اٹھاوے تو یہ موجب زیادتی ثواب کا ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں پہلے آدمی میت کے
اگلے داہنی طرف اپنے داہنے مونڈھے پر رکھے اور پھر اوسکی پچھلی داہنی طرف اپنے داہنے مونڈھے پر
رکھے پھر میت کی اگلی بائیں طرف پھرے اور اسکو اپنے بائیں مونڈھے پر رکھے پھر اوسکی پچھلی بائیں طرف
آوے اور اسکو اپنے بائیں مونڈھے پر رکھے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب الصلوۃ علی
الجنازۃ** جنازے پر نماز پڑھنے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن
ابراھیم قال لا قراءۃ علی الجنازۃ ولا رکوع ولا سجود ولکن یسلم عن یمینہ وشمالہ اذا
فرغ من التکبیر **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ
نہیں قراءۃ جنازے کی نماز میں اور نہ رکوع اور نہ سجود ولیکن اپنے داہنے اور بائیں سلام پھیرے جبکہ
تکبیر سے فارغ ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ۔ محمد قال
اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال لیس فی الصلوۃ علی المیت شیء موقت ولکن
تبدأ فتحمد اللہ وتصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتدعو اللہ لنفسک وللمیت
بما احببت **قال محمد** واخبرنا سفیان الثوری عن ابی ھاشم عن ابراھیم النخعی قال
الاولی الثناء علی اللہ والثانیۃ صلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والثالثۃ دعاء
للمیت والرابعۃ سلام تسلیم **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جنازے کی نماز میں کوئی چیز مقرر نہیں ولیکن تو شروع کر سو اللہ کی تعریف کر
اور حضرت پر درود پڑھ اور دعا مانگ اللہ سے اپنے لیے اور میت کے لیے جو چاہے امام محمد نے کہا کہ خبر
دی ہمکو سفیان ثوری نے ابی ہاشم سے اور اس نے روایت کی ابراہیم نخعی سے کہ کہا کہ پہلی تکبیر میں خدا کی

تعریف کہے اور دوسری میں حضرت پر درود پڑھے اور تیسرے میں میت کے لیے دعا کرے اور چوتھی میں سلام کہے
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ
عن حماد عن ابراھیم فی الصلوۃ علی الجنائز قال یصلی علیھا ائمۃ المساجد وقال ابراھیم
ترضون بھم فی صلاتکم المکتوبات ولا ترضون بھم علی الموتی **قال محمد** وبہ ناخذ
ینبغی للولی ان یقدم امام المسجد ولا یجبر علی ذلک وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم سے
روایت ہے جنازے کی نماز میں کہا کہ مسجدوں کے امام اوس پر نماز پڑھیں ابراہیم نے کہا کہ تم فرض نماز میں
انکے ساتھ راضی ہوتے ہو اور جنازے کی نماز میں انسے راضی نہیں ہوتے یعنے جنازے کی نماز میں
بھی انہیں کو امام بنانا چاہیے امام محمد نے کہا کہ یہی کو ہم لیتے ہیں کہ لائق ہے ولی میت کو یہ کہ امام مسجد
کو آگے کرے اور ولی میت کو اسپر جبر نکیا جاوے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال
اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم ان الناس کانوا یصلون علی الجنائز خمسا
وستا واربعا حتی قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم کبروا بعد ذلک فی ولایۃ ابی بکر
حتی قبض ابوبکر ثم ولی عمر بن الخطاب ففعلوا ذلک فی ولایتہ فلما رای ذلک عمر بن
الخطاب قال انکم معشر اصحاب محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم متی ما تختلفون یختلف
من بعدکم والناس حدیث عہد بالجاھلیۃ فاجمعوا علی شیء یجتمع بہ علیہ من
بعدکم فاجمع رای اصحاب محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان ینظروا اخر جنازۃ کبر
علیھا النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم حین قبض فیاخذون بہ فیرفضون بہ ما سوی
ذلک فنظروا فوجدوا اخر جنازۃ کبر علیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اربعا
قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ تھے لوگ نماز
پڑھتے جنازوں پر پانچ تکبیریں اور چھ تکبیریں اور چار تکبیریں یہانتک کہ حضرتؐ کا انتقال ہوا پھر حضرت
ابوبکر کی خلافت میں بھی اسیطرح تکبیریں کہتے رہے یہانتک کہ ابوبکر کا انتقال ہوا پھر حضرت عمر خلیفہ
ہوئے تو انکی خلافت میں بھی لوگوں نے اسی طرح کیا سو جب حضرت عمر نے یہ بات دیکھی تو کہا کہ اے
گروہ اصحاب محمدؐ کے اگر جب تم اختلاف کرو گے تو تم سے پچھلے لوگ بھی اختلاف کرینگے اور لوگوں کے کفر کا
زمانہ قریب ہے کہ تھوڑے دنوں سے مسلمان ہوئے ہیں سو اجماع کرو ایک چیز پر کہ تم سے پچھلے لوگ اوسپر جمع ہوویں

سو سب اصحاب کی رائے اس پر ٹھیری کہ اخیر جنازہ کی تکبیرین جسکو حضرت نے اپنی اخیر عمر مین پڑھا ہو کہ اس پر آپ چار تکبیرین کہی ہین سو اوس پر عمل کرین اور جو اوسکے سوای ہو اوسکو چھوڑ دیوین سو اونہون نے دیکھا اور معلوم کیا کہ اخیر جنازے پر آپ نے چار تکبیرین کہی ہین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ اَبِيْ يَحْيٰى عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدِ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ صَلّٰى عَلٰى يَزِيْدَ بْنِ الْمُكَفَّفِ فَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ وَهُوَ اٰخِرُ شَيْءٍ كَبَّرَهٗ عَلَى الْجَنَائِزِ **ترجمہ** عمیر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت علی نے یزید بن مکفف کا جنازہ پڑھا سو چار تکبیرین کہین اور وہ اخیر چیز ہے کہ حضرت علی نے جنازے پر تکبیر کہی **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى اَنَّهٗ كَبَّرَ عَلَى ابْنَةٍ لَهٗ اَرْبَعًا **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفے سے روایت ہے کہ اونہون نے اپنے بیٹے کے جنازے پر چار تکبیرین کہین

باب اِدْخَالِ الْمَيِّتِ الْقَبْرَ مردے کے قبر مین داخل کرنیکا بیان **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ مِنْ اَيْنَ يُدْخَلُ الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ قَالَ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ مِنْ حَيْثُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَحَدَّثَنِيْ مَنْ رَاٰى اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ يُدْخِلُوْنَ مَوْتَاهُمْ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَاَنَّ السَّلَّ شَيْءٌ صَنَعَهٗ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ بَعْدَ ذٰلِكَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** يُدْخَلُ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَلَا يُسَلُّ سَلًّا مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ مین نے ابرہیم سے پوچھا کہ مردے کو کس طرف سے قبر مین داخل کیا جاوے اونہون نے کہا قبلے کی طرف سے جس جگہ کہ اوس پر نماز پڑہی جاوے ابرہیم نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے جس نے کہ اہل مدینہ کو دیکھا کہ پہلے زمانے مین کیسے مردے قبلے کی طرف سے قبر مین داخل کرتے تھے اور سل ایک چیز ہے کہ اہل مدینہ نے اوسکو بعد اسکے کیا امام محمد نے کہا کہ مردہ قبلے کی طرف سے قبر مین داخل کیا جاوے اور نہ کہینچ اوسکو پاون کی طرف سے **ف** سل کے معنی ہین میت کو سر کی طرف سے نکال کر قبر مین داخل کرنا اور صورت اوسکی یہ ہے کہ جنازہ قبر کے پاون کی طرف رکہا جاوے پہر سر کی طرف سے میت کو نکالکر قبر مین کہا جاوے پس حنفیہ کے نزدیک مکروہ ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يُدْخِلُ الْقَبْرَ ثَلٰثَةٌ اَوْ خَمْسَةٌ وَاِنْ شَاءَ وَتْرًا كُلُّ ذٰلِكَ حَسَنٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ داخل ہووے قبر مین اگر چاہے جنبت اور چاہے تو طاق یعنے قبر مین میت اوتارنے کے لیے خواہ جفت آدمی داخل ہون یا طاق دونو طرح درست اور بہتر ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا

باب الصّلوة علی الجنائز الرجال والنساء مردون اور عورتون کے جنازے کا بیان

محمدؒ قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم فی الجنائز اذا اجتمعت قال تصفّه صفًا بعضها امام بعض وتصفّها جمیعا یقوم الامام وسطها فاذا کانوا رجالًا ونساءً جعل الرجال هم یلون الامام والنساء امام ذلک یلین القبلة کما ان الرجال یلون الامام اذا کانوا فی الصلوة والنساء من ورائهم

قال **محمدؒ** وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ جب کئی جنازے جمع ہوجاوین تو اون سب کے صف باندھے کہ بعض بعض کے آگے ہو اور امام اون کے درمیان کھڑا ہووے پس اگر مرد اور عورتین ملے ہون تو مردون کے جنازے امام کے نزدیک رکھے جاوین اور عورتون کے جنازے اون سے آگے قبلے کی طرف کیے جاوین جیسے کہ مرد امام کے نزدیک رہتے ہین جبکہ نماز مین ہون اور عورتین اونسے پیچھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

محمدؒ قال اخبرنا ابوحنیفة عن سلیمان الشیبانی عن عامر الشعبی قال صلّی ابن عمر علی ام کلثوم بنت علیؓ وزید بن عمر ابنها فجعل ام کلثوم تلقاء القبلة وجعل زیدا ممّا یلی الامام قال **محمدؒ** وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** عامر شعبی سے روایت ہے کہ ابن عمر نے ام کلثوم حضرت علی کی بیٹی اور ام کلثوم کے بیٹے دونون کا اکٹھا جنازہ پڑہا سو ام کلثوم کا جنازہ قبلے کی طرف رکہا اور زید کا جنازہ امام کے نزدیک رکہا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

محمدؒ قال اخبرنا ابوحنیفة قال حدثنا عیسی بن عبد الله بن موهب قال رایت اباهریرة رضی یصلّی علی جنائز الرجال والنساء فجعل الرجال یلونه والنساء یلین القبلة **ترجمہ** عیسی بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ مینے ابوہریرہ کو مردون اور عورتون کا جنازہ پڑہتے دیکہا سو مردون کے جنازے اپنے نزدیک رکھے اور عورتون کے جنازے قبلے کی طرف رکھے

محمدؒ قال اخبرنا ابوحنیفة قال حدثنا الهیثم عن سعید بن عمر عن ابن عمر رضی انه صلّی علی امراة ولدت من الزنا

ماتت هي وابنها فصلّى عليهما ابن عمر رضہ **قال محمد** وبه نأخذ لا يترك احدٌ من اهل القبلة لا يُصلّى عليه وهو قول ابي حنيفة رحمه الله **ترجمہ** سعید سے روایت ہے کہ ابن عمر نے ایک عورت کا جنازہ پڑھا جس نے زنا کا بچہ جنا تھا کہ وہ مرگئی اور اسکا بچہ بھی مرگیا سو ابن عمر نے انکا جنازہ پڑھا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اہل قبلہ سے کوئی آدمی بے جنازہ نہ چھوڑا جاوے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب المشي مع الجنازة جنازے کے ساتھ چلنے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد قال رأيت ابراهيم يتقدم الجنازة ويتباعد منها في غير ان يتوارى عنها **قال محمد** لا نرى بتقدم الجنازة باسًا اذا كان قريبًا منها والمشي خلفها افضل وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم کو دیکھا کہ جنازے کے آگے چلتے تھے اور اس سے دور رہتے تھے سوای اسکے کہ اس سے چھپیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جنازے کے آگے چلنے میں کچھ ڈر نہیں جبکہ اس سے نزدیک ہو اور اسکے پیچھے چلنا افضل ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

محمد قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم قال كانوا يكرهون تقدم الراكب امام الجنازة **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مکروہ ہے یہ کہ چلے سوار آگے جنازے کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

محمد قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد قال سالت ابراهيم عن المشي امام الجنازة قال امش حيث شئت انما يكره ان يتطلق القوم فيجلسون عند القبر ويكون الجنازة **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے اسکے آگے چلنے کا حکم پوچھا انہوں نے کہا کہ تو چل جس جگہ کہ چاہے سوای اسکے نہیں مکروہ تو یہ ہے کہ لوگ ... اور جنازہ چھوڑ کر قبر پاس چلے جاویں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

محمد قال اخبرنا ابوحنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم قال كنت اجالس اصحاب عبد الله بن مسعود علقمة والاسود وغيرهما فتمر عليهم الجنازة وهم محتبون فما يحل احد منهم حبوته **قال محمد** وبه نأخذ لا نرى ان يقام للجنازة وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ میں ابن مسعود کے یاروں علقمہ اور اسود وغیرہ کے پاس بیٹھا کرتا تھا اور انکے پاس سے جنازے گذرتے تھے اور وہ احتبا کی شکل سے بیٹھے ہوتے تھے تو ان میں سے کوئی اپنا احتبا نہ کھولتا تھا

يعنے بدستور بیٹھے رہتے تھے کھڑے نہ ہوتے تھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جنازے کے واسطے
کھڑا نہ ہووے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَاَلْتُ
اِبْرَاهِيْمَ مَتٰى يَجْلِسُ الْقَوْمُ قَالَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ عَنْ مَنَاكِبِ الرِّجَالِ وَقَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ
اِنْتَهَوْا اِلَى الْقَبْرِ وَلَمْ يُضْرَبْ فِيْهِ بِفَاْسٍ اَكُنْتَ قَائِمًا حَتّٰى يُحْفَرَ الْقَبْرُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** اِذَا وُضِعَتِ
الْجَنَازَةُ عَلَى الْاَرْضِ فَلَا بَاْسَ بِالْقُعُوْدِ وَيُكْرَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے
روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے پوچھا کہ لوگ کس وقت بیٹھیں اونہوں نے کہا جبکہ جنازہ لوگوں کے مونڈھوں سے
تلے رکھا جاوے اور کہا کہ بتلا تو کہ اگر قبر کے پاس پہنچیں اور اوس میں کدال نہ ماری گئی ہو تو کیا
کھڑا رہے یہاں تک کہ قبر کھودی جاوے یعنے جب میت زمین پر رکھی جاوے تو پھر بیٹھنا جائز ہے امام محمد
نے کہا کہ جب جنازہ زمین پر رکھا جاوے تو پھر بیٹھنے میں کچھ ڈر نہیں اور اس سے پہلے بیٹھنا مکروہ ہے اور
یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ
اَبِيْ رَبِيْعَةَ مَاتَتْ اُمُّهُ النَّصْرَانِيَّةُ فَتَبِعَ جَنَازَتَهَا فِيْ رَهْطٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** لَا نَرٰى بِاتِّبَاعِهَا بَاْسًا اِلَّا اَنَّهُ يَتَنَحّٰى نَاحِيَةً عَنِ الْجَنَازَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ
حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حارث بن ربیعہ کی ماں مر گئی جو کہ نصرانیہ تھی
سو وہ حضرت کے چند صحابہ کے ساتھ اوسکے جنازے کے ساتھ گئے امام محمد نے کہا کہ ہم اوسکو جنازے کے ساتھ جانے میں کچھ ڈر نہیں سمجھتے مگر یہ کہ جنازے سے ایک طرف
کنارے رہے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا

بَابُ تَسْنِيْمِ الْقُبُوْرِ وَتَجْصِيْصِهَا قبروں کا اونٹ کی کوہان کی طرح کرنا اور انکا گچ کرنا

محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ رَاٰى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَقَبْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَقَبْرَ عُمَرَ مُسَنَّمَةً
نَاشِزَةً مِّنَ الْاَرْضِ عَلَيْهَا فِلَقُ مَدَرٍ اَبْيَضَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ تُسَنَّمُ الْقَبْرُ تَسْنِيْمًا
وَلَا يُرَبَّعُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ خبر دی مجھکو جس نے حضرت کی قبر اور ابو بکر اور
عمر کی قبر اونٹ کی کوہان کی طرح دیکھی زمین سے اونچی ہوئی اور سپید ٹکڑے تھے مٹی سفید کے امام محمد
نے کہا اسی کو ہم لیتے ہیں کہ قبر اونٹ کی کوہان کی طرح کیجاوے اور چوکھونٹی نہ کیجاوے **محمد**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ يُقَالُ اِرْفَعُوا الْقَبْرَ حَتّٰى يُعْرَفَ اَنَّهٗ
قَبْرٌ فَلَا يُوْطَاُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا نَرٰى اَنْ يُّزَادَ عَلٰى مَا خَرَجَ مِنْهُ وَنَكْرَهُ اَنْ يُّجَصَّصَ

اَوْ يُطَيَّنَ اَوْ يُجْعَلَ عِنْدَهٗ مَسْجِدٌ اَوْ عَلَمًا اَوْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ وَيُكْرَهُ الْاٰجُرُّ اَنْ يُبْنٰى بِهٖ اَوْ يُدْخَلَ الْقَبْرَ
وَلَا نَرٰى بِرَشِّ الْمَاءِ عَلَيْهِ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ کہا جاتا تھا کہ
قبر اونچی کرو یہانتک کہ پہچان جاوے کہ وہ قبر ہے پس روندی نہ جاوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم
لیتے ہیں اور نہیں دیکھتے ہم یہ کہ زیادہ کیا جاوے اوس چیز پر کہ اوس سے نکلے یعنے جو مٹی قبر سے نکلے
اوسکے سوای ..... اور مٹی نہ اوسمیں ڈالیجاوے اور مکروہ رکھتے ہیں ہم یہ کہ گچ کیجاوے یا مٹی سے
لیپی جاوے یا اوسکے پاس مسجد بنائی جاوے یا نشان بنایا جاوے یا اوسپر لکھا جاوے اور مکروہ ہے پکی
اینٹ کہ بنا کیجاوے ساتھ اوسکے یا داخل کیجاوے قبر مین اور ہمارے نزدیک قبر پر پانی چھڑکنے
مین کچھ گناہ نہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
شَيْخٌ لَّنَا يَرْفَعُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ تَرْبِيْعِ الْقُبُوْرِ وَتَجْصِيْصِهَا **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حضرت سے روایت ہے کہ آپ نے منع فرمایا چوکنٹی کرنے
قبر کے سے اور گچ کرنے اوسکے سے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ
يَقُوْلُ لَاَنْ اَطَاَ عَلٰى جَمْرَةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَطَاَ عَلٰى قَبْرٍ مُتَعَمِّدًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ
يُكْرَهُ الْوَطْءُ عَلَى الْقُبُوْرِ مُتَعَمِّدًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ترجمہ ابراہیم سے روایت
ہے کہ ابن مسعود رض کہتے تھے کہ البتہ چنگاری پر کھڑے ہونا نزدیک میرے بہتر ہے اس سے کہ مین جان بوجھکر
قبر کو روندون امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ جان بوجھکر قبرون کو روندنا مکروہ ہے اور یہی قول
ہے ابوحنیفہ کا **بَاب** مَنْ اَوْلٰى بِالصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ جنازہ کی نماز کے زیادہ تر لائق کون شخص ہے
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَعَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ
الشَّعْبِيِّ اَنَّهُمَا قَالَا الزَّوْجُ اَحَقُّ بِالصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ مِنَ الْاَبِ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ اَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ
عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض اَنَّهٗ قَالَ الْاَبُ اَحَقُّ بِالصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ مِنَ الزَّوْجِ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهٖ كَانَ يَاْخُذُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رح ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اوس نے
اور شعبی نے کہا کہ خاوند جنازے کی نماز کا زیادہ حقدار ہے باپ سے اور حضرت عمر سے روایت ہے کہ باپ
زیادہ تر حقدار ہے بہ نسبت خاوند کے میت پر نماز سے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور اسیکو

ابوحنیفہ لیتے تھے **باب** اِستِهلالِ الصَّبِيِّ وَالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ بچہ کے آواز کرنے اور اسپر نماز پڑہنے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي السِّقْطِ اِذَا اسْتَهَلَّ صُلِّيَ عَلَيْهِ وَوَرِثَ وَاِذَا لَمْ يَسْتَهِلَّ لَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ وَلَمْ يُوْرَثْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَالْاِسْتِهْلَالُ اَنْ يَقَعَ حَيًّا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کچے بچے کے حق میں کہا کہ جب کچا بچہ آواز کرے تو اوسکا جنازہ پڑہا جاوے اور وارث کیا جاوے اور جب آواز نہ کرے تو نہ اوسکا جنازہ پڑہا جاوے اور نہ وارث کیا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور استہلال کے معنے یہ ہیں کہ زندہ پیدا ہووے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الصَّبِيِّ يَقَعُ مَيِّتًا وَقَدْ كَمُلَ خَلْقُهٗ قَالَ لَا يَحْجُبُ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلٰكِنَّهٗ يُغَسَّلُ وَيُكَفَّنُ وَيُدْفَنُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اس بچے کے حق میں کہ مرا ہوا پیدا ہووے اور اوسکا بدن پورا ہو چکا ہو ابراہیم نے کہا کہ نہ محروم کرتا ہے اور نہ وارث ہوتا ہے اور نہ اسکا جنازہ پڑہا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں لیکن وہ غسل دیا جاوے اور کفنایا جاوے اور دفنایا جاوے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** غُسْلِ الشَّهِيْدِ شہید کے نہلانے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُسْتَشْهَدُ فَيَمُوْتُ مَكَانَهُ الَّذِيْ قُتِلَ فِيْهِ قَالَ يُنْزَعُ عَنْهُ خُفَّاهُ وَقَلَنْسُوَتُهٗ وَيُكَفَّنُ فِيْ ثِيَابِهِ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَيُنْزَعُ عَنْهُ اَيْضًا كُلُّ جِلْدٍ وَسِلَاحٍ وَيَزِيْدُوْنَ مَا اَحَبُّوْا مِنَ الْاَكْفَانِ وَلَا يُغَسَّلُ وَلٰكِنْ يُصَلّٰى عَلَيْهِ فَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد شہید ہووے اور جس جگہ قتل ہوا اوسی جگہ مر جاوے تو اوسکے موزے اور ٹوپی اوتاری جاوے اور جو کپڑے پہنے ہوں اونہیں میں دفن کیا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اوس سے ہر چمڑا اور ہتیار اوتارا جاوے اور جو کپڑا چاہیں اسکے کفن میں زیادہ کریں اور غسل نہ دیا جاوے ولیکن اوسپر نماز پڑہی جاوے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُقْتَلُ فِي الْمَعْرَكَةِ قَالَ لَا يُغَسَّلُ وَالَّذِيْ يُضْرَبُ فَيُحْمَلُ اِلٰى اَهْلِهٖ قَالَ يُغَسَّلُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَاِذَا حُمِلَ اَيْضًا عَلٰى اَيْدِي الرِّجَالِ حَيًّا فَمَاتَ غُسِّلَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت

اگر کوئی مرد کافروں کی لڑائی میں قتل کیا جاوے تو اوسکو غسل نہ دیا جاوے اور جو کوئی مارا جاوے اور گھر کی طرف اٹھایا جاوے تو اوسکو غسل دیا جاوے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اسیطرح جب آدمیوں کے ہاتھ پر زندہ اوٹھایا جاوے تو اوسکو غسل نہیں دیا جاوے محمدؒ قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا سالم الافطس قال ما من نبی الا ھرب من قومہ الی الکعبۃ یعبد ربھا وان حولھا القبر ثلاثمائۃ نبی ترجمہ سالم سے روایت ہے کہ کوئی ایسا نبی نہیں مگر کہ اپنی قوم سے کعبہ کیطرف بھاگا اور اوسکے رب کی عبادت کرنیکو اور کعبے کے گرد تین سو نبی کی قبر ہے محمدؒ قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا عطاء بن السائب قال قبر ھود وصالح وشعیب فی المسجد الحرام ترجمہ عطا بن سائب سے روایت ہے کہ حضرت ہود اور صالح اور شعیب کی قبر مسجد حرام یعنے کعبہ کی مسجد میں ہے محمدؒ قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا زیاد بن علاقۃ عن عبداللہ بن الحارث عن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فناء امتی بالطعن والطاعون قیل یا رسول اللہ الطعن قد عرفناہ فما الطاعون قال وخز اعدائکم من الجن وفی کل شھداء ترجمہ ابوموسی اشعری سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کا فنا یعنی اکثر قتل اور طاعون کے سبب سے ہوگا کسی نے عرض کی کہ یا حضرت طعن کو تو ہم پہچانتے ہیں اور طاعون کیا چیز ہے فرمایا چبھو دشمنوں تمہارے کی ہے جنوں سے اور ہر میں شہید ہیں باب

زیارۃ القبور قبروں کی زیارت کرنے کا بیان محمدؒ قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا علقمۃ بن مرثد عن ابن بریدۃ الاسلمی عن ابیہ رضہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال نھیناکم عن زیارۃ القبور فزوروھا ولا تقولوا ھجرا فقد اذن لمحمد فی زیارۃ قبر امہ وعن لحوم الاضاحی ان تمسکوہ فوق ثلثۃ ایام فامسکوہ ما بدا لکم وتزودوا فانا انما نھیناکم لیتسع موسعکم علی فقیرکم وعن النبیذ فی الدباء والحنتم والمزفت فانتبذوا فی کل ظرف فان ظرفا لا یحل شیئا ولا یحرمہ ولا تشربوا المسکر قال محمدؒ وبھذا کلہ ناخذ لا باس بزیارۃ القبور للدعاء للمیت ولذکر الآخرۃ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے سو اب زیارت کیا کرو اور نہ کہو بیہودہ یعنے اونکو بالکل چھوڑ نہ دو اسواسطے کہ محمد کو اپنی ماں

قبروں کی زیارت کی اجازت دی گئی اور ہم نے تمکو منع کیا تہا تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت رکہنے کو سو بند رکہو اسکو جب تک کہ چاہو تم اور جمع کر رکہو اس واسطے کہ ہم نے تمکو اسواسطے منع کیا تہا تاکہ فراخی کرے مالدار تمہارے احتیاج پر اور منع کیا تہا ہمنے تم کو چہوہارے بہگونے سے کدو کے تونبے مین اور سبز باسن مین اور دال و اسطے باسن مین سے سو اب باسن مین چہوہارے بہگوؤ ہر واسطے کہ باسن دکسی چیز کو حلال کرتا ہے اور نہ حرام کرتا ہے اور نہ پہونچنے والی چیز کو امام محمدؒ نے کہا کہ اس سب کو ہم لیتے ہین کہ نہین ڈر ہے قبرون کی زیارت کرنے مین واسطے دعا کرنے مردے کے اور واسطے یاد کرنے اخرت کے **ف** ابتدا اسلام مین لوگ بت پرستی چہوڑ کے مسلمان ہوتے تہے اسلیے حضرتؐ نے زیارت قبور سے منع کیا تہا کہ مبادا شرک مین پہر گرفتار ہو جاوین جب لوگون کے دل مین اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہو گیا تو اجازت دی اور جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنون کا استعمال کرنا بہی منع ہوا تاکہ شراب یاد نہ پڑے اور جب اوسکی عادت چہوٹ گئی تو اون برتنون کے استعمال کی اجازت دی **باب** قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ قرآن پڑہنے کا بیان ✦

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنِ اقْتَرَأَ مِنْكُمْ بِالثَّلٰثِ الْاٰيَاتِ اللَّاتِيْ فِيْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ فَقَدْ اَكْثَرَ وَاَطَابَ ترجمہ عمرو بن سلمہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ جو ہر رات کو سورۂ بقرہ کے اخیر کی تین اتین پڑہے گا یعنے اٰمن الرسول آخر تک تو اوس نے اکثر قرآن پڑہا یا بہت ثواب لیا اور اچہا کیا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ لَا تَهُذُّوا الْقُرْاٰنَ كَهَذِّ الشِّعْرِ وَلَا تَنْثُرُوْهُ كَنَثْرِ الدَّقَلِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ كُلِّهٖ نَاْخُذُ يَنْبَغِيْ لِلْقَارِئِ اَنْ يُّفْهِمَ مَا يَقْرَاُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ قرآن کو جلدی نہ پڑہو مانند جلدی پڑہنے شعر کی اور نہ بکہیرو اوسکو مانند بکہیرنے ردی کہجور کی امام محمدؒ نے کہا اسی کو ہم لیتے ہین کہ لائق ہے قاری کو یہ کہ سمجہاوے جو پڑہے یعنے اسطرح پڑہے کہ سننے والا سمجہ لیوے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَا اِنَّ بِكُلِّ حَرْفٍ يَتْلُوْهُ تَالٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اَمَا اِنِّيْ

لا اقول الم حرف ولكن الف ولام وميم ثلثون حسنة ترجمہ ابی الاحوص سے روایت ہے کہ عبد اللہ
بن مسعود نے کہا کہ خبردار ہو کہ جو کوئی قرآن پڑھتا ہے اوسکو ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں خبردار ہو میں
نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے ولیکن الف اور لام اور میم تیس نیکیاں ہیں محمد قال اخبرنا ابو
حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال لا يتحول الرجل من قراءة الى قراءة قال ابو حنيفة
يعني حرف عبد الله وحرف زيد وغيره ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہ پھرے آدمی ایک
قراءت سے طرف دوسری قراءت کی امام ابو حنیفہ نے کہا کہ مراد اس سے قراءت عبد اللہ اور زید وغیرہ کی ہے
محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم ان ابن مسعود كان يقرئ رجلا
اعجميا ان شجرة الزقوم طعام الاثيم فلما ان عياه قال له عبد الله اما تحسن ان تقول
طعام الفاجر وقال عبد الله بن مسعود رض ان الخطأ في كتاب الله ليس ان تقرأ بعضه
في بعض يقول الغفور الرحيم والغفور الحكيم الخبير الحكيم والعزيز الرحيم كذلك
الله تبارك وتعالى ولكن الخطأ ان تقرأ آية العذاب آية الرحمة وآية الرحمة آية العذاب
وان تزيد في كتاب الله ما ليس فيه قال محمد وبهذا كله نأخذ وهو قول ابي
حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ابن مسعود ایک مرد عجمی کو پڑھاتے تھے ان شجرة
الزقوم طعام الاثيم سو جب وہ اس سے تھک گیا تو عبد اللہ نے اوسکو کہا کہ کیا تو نہیں طاقت رکھتا
یہ کہ کہے طعام الفاجر عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ خطا قرآن میں یہ نہیں ہے کہ تو بعض کو بعض میں پڑھے
یعنی کہے الغفور الرحیم الغفور الحکیم العزیز الحکیم والعزیز الرحیم اسی طرح ہے خدا تبارک وتعالی ولیکن
خطا یہ ہے کہ تو عذاب کی آیت کے بدلے آیت رحمت کی پڑھے اور رحمت کی آیت کے بدلے عذاب کی
آیت پڑھے اور یہ کہ زیادہ کرے تو قرآن میں وہ چیز کہ قرآن میں نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے
ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن
ابراهيم عن عمر بن الخطاب انه كان يقول حسنوا اصواتكم بالقران قال محمد وبه
نأخذ والقراءة عندنا كما روى طاؤس قال ان من احسن الناس قراءة الذي اذا سمعته
يقرأ حسبته يخشى الله ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر فرماتے تھے کہ خوش آوازی سے
قرآن پڑھو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور قراءت ہمارے نزدیک ایسی ہے جیسے کہ روایت کی

طاؤس نے کہا کہ سب لوگوں میں بہت خوش آواز قراءت میں وہ شخص ہے کہ جبکہ سے تو اوسکو پڑھتا گمان کرے تو کہ وہ اللہ سے ڈرتا ہے **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ اَنَّہٗ قَالَ کَانَ یُقَالُ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی لَمْ یَاْذَنْ لِشَیْءٍ اِذْنَہٗ لِلصَّوْتِ الْحَسَنِ بِالْقُرْاٰنِ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ کہا جاتا تھا کہ نہیں اجازت دی خدا نے واسطے کسی چیز کے جیسے کہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنے کی اجازت دی

بَابُ الْقِرَاءَۃِ فِی الْحَمَّامِ وَالْجُنُبِ

حمام میں اور جنابت کی حالت میں قرآن پڑھنے کا بیان **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ اَنَّ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَاُ اَحَدُھُمْ جُزْءًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ وَھُوَ عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰی بِہٖ بَاْسًا وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرتؐ کے اصحاب میں سے کوئی قرآن کی ایک جزو پڑھتا تھا اور اس حال میں کہ وہ بے وضو ہوتا امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَۃُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ الْجَمَلِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلِمَۃَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَرَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ اَسَدٍ اَحْسِبُ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَاَرَادَ اَنْ یَّبْعَثَنَا فِیْ حَاجَۃٍ لَّہٗ فَقَالَ لَنَا اِنَّکُمَا عِلْجَانِ فَعَالِجَا عَنْ دِیْنِکُمَا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ الْخَلَاءَ وَخَرَجَ فَاَخَذَ مِنَ الْمَاءِ شَیْئًا فَمَسَحَ وَجْھَہٗ وَکَفَّیْہِ ثُمَّ رَجَعَ یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فَکَاَنَّا اَنْکَرْنَا ذٰلِکَ فَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَلَا یَحْجُبُہٗ عَنْ ذٰلِکَ وَرُبَّمَا قَالَ لَا یَحْجُبُہٗ عَنْ ذٰلِکَ شَیْءٌ لَیْسَ الْجَنَابَۃَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰی بَاْسًا بِقِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ جُنُبًا وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** عبداللہ بن سلمہ سے روایت ہے کہ میں اور ایک مرد بنی اسد سے حضرت علی پاس گئے سو حضرت علی نے چاہا کہ ہم کو اپنے کسی کام میں بھیجیں سو فرمایا کہ تم دونوں پہلوان ہو سو مارست کرو ساتھ اسلام کے یعنی تلوار سے لیکو بلا یا اور عمل کرو ساتھ اسکے پھر پائخانے میں داخل ہوئے اور نکلے اور کچھ پانی لیا سو اپنا منہ اور دونوں ہاتھ ملے پھر ہوئے قرآن پڑھتے تو گویا کہ ہمنے اس سے انکار کیا سو کہا کہ تھے حضرت قرآن پڑھتے تو گویا کہ ہمنے اس سے انکار کیا سو کہا کہ تھے حضرت قرآن پڑھتے اور نہ روکتی تھی آپ کو اس سے کوئی چیز سوا جنابت کے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ہر حال میں قرآن پڑھنا درست ہے سوائے

اسکے اوسکو نہانے کی حاجت ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد قال سالت ابراھیم عن القراءۃ فی الحمام قال لیس لذالک بنی **قال محمد** وان شئت فاقرأ قد بلغنا عن الضحاک بن مزاحم انہ قرأ فی الحمام **ترجمہ** حماد سے روایت ہے میں نے ابراہیم سے حمام میں قرآن پڑھنے کا حکم پوچھا اونہوں نے کہا کہ حمام اسواسطے نہیں بنایا گیا امام محمد نے کہا کہ اگر تو چاہے تو پڑھ کہ ضحاک سے روایت ہمکو پہنچی کہ اونہوں نے حمام میں قرآن پڑھا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اربعۃ لا یقرؤن القرآن الا الآیۃ ونحوھا الجنب والحائض والذی یجامع اھلہ وفی الحمام **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ چار آدمی قرآن نہ پڑھیں مگر ایک آیت یا مانند اوسکی جنبی اور حیض والی اور جو اپنی بیوی سے صحبت کرے اور حمام میں **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذکروا اللہ علی کل حال فی الحمام وغیرہ اذا عطست **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا جب تو حمام وغیرہ میں چھینکے تو ہر حال میں اللہ کا ذکر کر یعنے کہہ الحمد للہ امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال الحمد للہ علی کل حال کنت فی خلاء او غیرہ **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ میں ہر حال میں خدا کی حمد کہتا ہوں خواہ پاخانے میں ہوں یا اوسکے غیر میں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب الصوم فی السفر والافطار

سفر میں روزہ رکھنے اور افطار کرنے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا ابراھیم بن مسلم عن رجل من بنی سوآءۃ بن عامر قال خرجت الی مکۃ فلقیت رفقتین فی احدھما حذیفۃ رض وفی الاخری ابوموسی الاشعری رض قال وکنت فی اصحاب حذیفۃ رض قال فصام حذیفۃ رض واصحابہ وابو موسی رض واصحابہ فکان حذیفۃ یعجل الافطار ویؤخر السحور وکان ابوموسی یؤخر الافطار ویعجل السحور **قال محمد** ونقول بقول حذیفۃ رض ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** بنی سواءہ بن عامر کے ایک مرد سے روایت ہے کہ میں مکے کے ارادے سے نکلا سو میں دو گروہ سے ملا کہ ایک گروہ میں حذیفہ تھے اور دوسرے میں ابوموسی اشعری سو میں حذیفہ کے ساتھیوں میں تھا سو حذیفہ اور ابوموسی نے

اور انکو ساتھیوں نے روزہ رکھا سو حذیفہ روزہ کھولنے میں جلدی کرتے تھے اور سحری میں تاخیر کرتے تھے اور ابو موسیٰ روزہ
کھولنے میں دیر کرتے تھے اور سحری میں جلدی کرتے تھے امام محمد نے کہا کہ ہم حذیفہ کے قول کو لیتے ہیں اور یہ قول ہی
ابو حنیفہ کا ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَفْطَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَ اَصْحَابُه
فِیْ یَوْمِ غَیْمٍ ظَنُّوْا اَنَّ الشَّمْسَ قَدْ غَابَتْ قَالَ فَطَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ عُمَرُ مَا تَعَرَّضْنَا لِجَنَفٍ نُتِمُّ هٰذَا
الْیَوْمَ ثُمَّ نَقْضِیْ یَوْمًا مَكَانَهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اَیُّمَا رَجُلٍ اَفْطَرَ فِیْ غَیْمٍ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ اَوْ حَائِضٌ
اَفْطَرَتْ ثُمَّ طَهُرَتْ فِیْ بَعْضِ النَّهَارِ اَوْ قَدِمَ الْمُسَافِرُ فِیْ بَعْضِ النَّهَارِ اِلٰی مِصْرِهٖ اَتَمَّ مَا بَقِیَ مِنْ یَوْمِهٖ فَلَمْ
یَاْكُلْ وَلَمْ یَشْرَبْ وَقَضٰی یَوْمًا مَكَانَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر اور انکے یاروں
نے ابر کے دن روزہ کھولا گمان کیا انہوں نے کہ سورج ڈوب گیا پھر سورج نکلا سو حضرت عمر نے کہا کہ ہم نے گناہ کی طرف
یعنے جان بوجھکر روزہ نہیں توڑا ہم یہ دن پورا کرتے ہیں پھر اوس کی جگہ ایک دن قضا کریں گے امام محمد
نے کہا اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اگر کوئی مرد ماہ رمضان مبارک میں ابر کے دن روزہ کھولے یعنے اور کچھ دن باقی ہو یا حیض والی
روزہ کھولے پھر دن کے کچھ حصہ میں حیض سے پاک ہو جاوے یا مسافر بعض دن میں اپنے شہر میں آوے تو باقی روزہ پورا کرے نہ
کھاوے اور نہ پیوے اور اسکی جگہ ایکدن قضا روزہ رکھے اور یہ قول ہی امام ابو حنیفہ کا ہے بَابُ قُبْلَةِ الصَّائِمِ وَ
مُبَاشَرَتِهٖ روزے دار کو بوسہ لینے اور مباشرت کرنے کا حکم ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ كَانَ یُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ تھے حضرت بوسہ لیتے اس
حال میں کہ روزہ دار ہوتے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زِیَادُ بْنُ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ
عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ تھے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے اس حال میں کہ روزے سے ہوتے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
مُجَالِدٌ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِیِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلعم یُصِیْبُ مِنْ وَجْهِهَا وَهُوَ
صَائِمٌ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا نَرٰی بِذٰلِكَ بَاْسًا اِذَا مَلَكَ الرَّجُلُ نَفْسَهٗ عَنْ غَیْرِ ذٰلِكَ اَیِ الْاِنْزَالِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ
ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ تھے حضرت پہونچتے منہ انکے سے اس حال میں کہ روزہ دار تھے امام محمد نے کہا کہ ہم اس میں کچھ خوف نہیں دیکھتے جبکہ
مرد روکے سوا اس کے جماع سے کہ نہ بیٹھا رہے یعنی اگر انزال کا خوف ہو تو زنہار کو جماع عورت کا بوسہ لینا درست ہے اور یہ قول ہے ابو حنیفہ
کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُبَاشِرُ وَهُوَ
صَائِمٌ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا نَرٰی بِذٰلِكَ بَاْسًا مَا لَمْ یَخَفْ عَلٰی نَفْسِهٖ غَیْرَ الْمُبَاشَرَةِ

بن علاقة عن عمرو بن ميمون عن عائشة ان النبي صلعم كان يباشر وهو صائم قال محمد لا بأس بذلك اذا لم يخف على نفسه غير المباشرة
وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم روایت ہے کہ نبی حضرت ﷺ بدن لگاتے یعنے اپنی بیوی کے بدن سے اس حال میں
کہ روزہ دار ہوتے امام محمد نے کہا کہ ہم اس میں کچھ خوف نہیں دیکھتے جبکہ مباشرت کے سوا اپنی جان پر
کسی چیز کا خوف نہ کرے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب ما ينقض الصوم

روزے کو کیا چیز توڑتی ہے محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم انه قال في الرجل
يتمضمض او يستنشق وهو صائم فيسبقه الماء فيدخل حلقه قال يتم صومه ثم يقضي
يوما مكانه قال محمد وبه نأخذ اذا كان ذاكرا لصومه واذا كان ناسيا للصوم فلا
قضاء عليه وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا اوس مرد کے حق میں
کہ کلی کرے اور ناک میں پانی لیوے اس حال میں کہ روزے دار ہو سو پانی اوسپر غالب آوے اور اسکے حلق میں
داخل ہووے ابراہیم نے کہا کہ وہ اپنا روزہ تمام کرے پھر اوسکی جگہ ایک دن قضا روزہ رکھے امام محمد
نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جبکہ اوسکو اپنا روزہ یاد ہو اور جبکہ اوسکو روزہ یاد نہ ہو تو اوسپر قضا نہیں
اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم
قال في القيء لا قضاء عليه الا ان يكون تعمده فيتم صومه ثم يقضيه بعد قال محمد
وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ قے کرنے میں روزے
کی قضا نہیں مگر یہ کہ جان بوجھکر قے کی سو اپنا روزہ تمام کرے پھر بعد اوسکے اسکو قضا کرے امام
محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة
عن حماد عن ابراهيم في الرجل يصيب اهله وهو صائم في شهر رمضان قال يتم صومه
ويقضي ما افسد ويتقرب الى الله تعالى بما استطاع من خير ولو علم به الامام لعزره قال
محمد وبه نأخذ ونرى مع ذلك ان عليه الكفارة عتق رقبة فان لم يجد فصيام شهرين
متتابعين فان لم يستطع فاطعام ستين مسكينا لكل مسكين نصف صاع من حنطة او صاع
من تمر او شعير وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ رمضان
میں اپنی بیوی سے صحبت کرے اس حال میں کہ روزہ دار ہو ابراہیم نے کہا کہ اپنا وہ روزہ پورا کرے
اور جو توڑا ہو وہ قضا کرے اور قرب چاہے طرف اللہ کے ساتھ اوس چیز کے کہ طاقت رکھے نیکی سے

یعنے جہانتک ممکن ہو اوسکا کفارہ ادا کرے تاکہ وہ گناہ اسکا معاف ہووے اور اگر حاکم کو یہ حال معلوم ہو تو اوسکو تعزیر دیوے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ قضا کرے اور ساتھ اسکے اوسپر کفارہ بھی ہے کہ ایک غلام آزاد کرے اور یہ نہ پاوے تو روزے رکھے دو مہینے کے پے در پے اگر اس سے یہ بھی نہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاوے ہر مسکین کو آدھا صاع یعنے دو سیر گیہوں دیوے اور اگر جو یا کھجور ہو تو ہر مسکین کو چار چار سیر دیوے یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا

بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ روزے کی فضیلت کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ صَوْمُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ يَعْدِلُ بِصَوْمِ سَنَةٍ وَصَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ بِصَوْمِ سَنَتَيْنِ سَنَةً قَبْلَهَا وَسَنَةً بَعْدَهَا **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیرؒ نے کہا کہ عاشورے کے دن روزہ رکھنے کا ثواب ایک برس کے روزے کے برابر ہے اور عرفہ کے دن روزہ رکھنے کا ثواب دو برس کے روزے کے برابر ہے ایک برس اس سے پہلے کے اور ایک پیچھے کے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْاَقْمَرِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَظَلُّ صَائِمًا وَيَبِيْتُ طَاوِيًا قَائِمًا ثُمَّ يَنْصَرِفُ اِلَى شُرْبَةٍ مِّنْ لَبَنٍ قَدْ وُضِعَتْ لَهٗ فَيَشْرَبُهَا فَتَكُوْنُ فِطْرَهٗ وَتَسْحِيْرَهٗ اِلَى مِثْلِهَا مِنَ الْقَابِلَةِ قَالَ فَانْصَرَفَ اِلَى شُرْبَتِهٖ فَوَجَدَ بَعْضَ اَصْحَابِهٖ قَدْ بَلَغَ مَجْهُوْدَهٗ فَشَرِبَهَا فَطَلَبَ لَهٗ فِيْ بُيُوْتِ اَزْوَاجِهٖ طَعَامٌ اَوْ شَرَابٌ فَلَمْ يُوْجَدْ فَطَلَبُوْا عِنْدَ اَصْحَابِهٖ فَلَمْ يَجِدُوْا عِنْدَهُمْ شَيْئًا فَقَالَ مَنْ يُطْعِمُنِيْ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ مُرْتَيْنِ فَلَمْ يَجِدُوْا شَيْئًا يُطْعِمُوْنَهٗ اِيَّاهُ قَالَ فَاَقْبَلُوْا عَلَى الْعَنْزِ فَوَجَدُوْهَا كَاَحْفَلِ مَا كَانَتْ فَحَلَبُوْا مِنْهَا مِثْلَ شُرْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ **ترجمہ** علی بن اقمر سے روایت ہے کہ تھے حضرتؐ ہوتے دن کو روزہ دار اور رات کاٹتے خالی پیٹ کھڑے ہو کر پھر ایک بار دودھ کی طرف پھرتے کہ آپکے لیے رکھا جاتا سو اسکو پیتے سو وہی آپکا افطار ہوتا اور وہی سحری اسوقت تک آیندہ رات سے سو ایکبار حضرتؐ اپنی دودھ کی طرف پھرے سو آپنے اپنے بعض اصحاب کو نہایت بھوکھ کو پہونچے ہوئے پایا سو اس نے وہ دودھ پیا سو حضرتؐ کے لیے آپکی بیبیوں کے گھروں میں کھانا یا پینا تلاش کیا گیا سو نہ پایا گیا پھر آپکے اصحاب پاس تلاش کیا گیا سو انکے پاس بھی کوئی چیز نہ پائی سو حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مجھکو کھانا کھلاوے اوسکو خدا کھلاویگا

سو اصحاب نے کوئی چیز نہ پائی کہ آپ کو کھلا دیں سو بکری کی طرف متوجہ ہوئے سو پایا بکری کو کہ زیادہ بھری ہوئی تھی
تھن اسکے دودھ سے بہ نسبت سابق کے سو اصحاب نے حضرتؐ کے پینے کے موافق اوس سے دودھ دوہا **باب**
زكوة الذهب والفضة ومال اليتيم سونے اور چاندی کی زکوۃ اور یتیم کے مال کا بیان **محمد** قال
اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال ليس في اقل من عشرين مثقالا من الذهب
زكوة فاذا كان الذهب عشرين مثقالا ففيها نصف مثقال فما زاد فبحساب ذلك وليس
فيما دون مائتي درهم صدقة فاذا بلغت الورق مائتي درهم ففيها خمسة دراهم فما
زاد فبحساب ذلك **قال محمد** وبهذا كله نأخذ وكان ابو حنيفة يأخذ بذلك كله الا
في خصلة واحدة فما زاد على مائتي درهم فليس في الزيادة شيء حتى تبلغ اربعين درهما
فيكون فيها درهم فما زاد على العشرين مثقالا من الذهب فليس فيه شيء حتى يبلغ
اربعة مثاقيل فيكون فيها بحساب ذلك **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں بیس مثقال
سے کم سونے میں زکوۃ سو جب سونا بیس مثقال ہو تو اوس میں آدھا مثقال دینا آتا ہے اور جب زیادہ ہو
تو اسی حساب سے اور نہیں دو سو درہم سے کم چاندی میں زکوۃ سو جب چاندی دو سو درہم کو پہونچے تو اوس میں
پانچ درہم دینے آتے ہیں اور جو زیادہ ہو تو اوسی حساب سے امام محمد نے کہا کہ اسی سب کو ہم لیتے ہیں اور
ابو حنیفہ بھی ان سب حکموں کو لیتے ہیں مگر ایک حکم میں کہ جب چاندی دو سو درہم سے زیادہ ہو
تو زیادتی میں کچھ زکوۃ نہیں یہاں تک کہ چالیس درہم کو پہونچے سو اوس میں ایک درہم دینا آویگا اور
اسیطرح اگر سونا بیس مثقال سے زیادہ ہو تو اوس میں بھی کچھ زکوۃ نہیں یہاں تک کہ چار مثقال کو پہونچے
سو اوس میں اسی حساب سے زکوۃ دے **ف** دو سو درہم ساڑھے باون تولے چاندی ہوتی ہے اور بیس
مثقال ساڑھے سات تولے ہوتے ہیں **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم
قال ليس في مال اليتيم زكوة ولا تجب عليه الزكوة حتى تجب عليه الصلوة **قال محمد** وبه
نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں یتیم کے مال میں زکوۃ اور
نہیں واجب ہوتی اوسپر زکوۃ یہاں تک کہ واجب ہو اوسپر نماز امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی
قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا ليث بن ابي سليم عن
مجاهد عن ابن مسعود رض انه قال ليس في مال اليتيم زكوة **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے کہ ابن مسعود رض

نے کہا کہ نہیں ہے یتیم کے مال میں زکوٰۃ **محمدٌ** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا ابوبکر عن عثمان
بن عفان رض انہ کان یقول اذا حضر شھر رمضان ایھا الناس ان ھذا شھر زکوتکم قد حضر
فمن کان علیہ دین فلیقضہ ثم لیزک ما بقی **قال محمدٌ** وبہ ناخذ علیہ الزکوۃ بعد
قضاء دینہ **ترجمہ** حضرت عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ تھے وہ کہتے جب کہ حاضر ہوتا مہینا رمضان
کا کہ اے لوگو تمہارا یہ مہینا زکوٰۃ کا ہے سو جب مہینا رمضان کا آوے اور کسی پر قرض ہو تو چاہیے کہ ادا کرے
پھر باقی مال کی زکوٰۃ دے امام **محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اداے قرض کے بعد اوس پر زکوٰۃ فرض ہوتی
ہے **محمدٌ** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا الھیثم عن ابن سیرین عن علی بن ابی
طالب رض قال اذا کان لک دین علی الناس فقبضتہ فزکہ لما مضی **قال محمدٌ** وبہ ناخذ
وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ جب لوگون پر قرض ہو تو اوسکو
ادا کرے پھر باقی مال کی زکوٰۃ دیوے امام **محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا
محمدٌ قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم فی رجل اقرض رجلا الف
درھم قال زکوتھا علی الذی یستعملھا وینتفع بھا **قال محمدٌ** ولسنا ناخذ بھذا
زکوتھا علی صاحبھا اذا قبضھا زکاھا لما مضی **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق میں کہ
کسی مرد کو ہزار درہم قرض دیوے کہا کہ زکوٰۃ اوسکی اوس پر ہے کہ اوسکو اپنے کام میں لاتا ہو اور اوس سے
فائدہ اٹھاوے امام **محمد** نے کہا کہ ہم اسکو نہیں لیتے کہ زکوٰۃ اوسکی اوسکے مالک پر ہے جب اسکو لیوے
تو گذرے سالون کی زکوٰۃ دیوے

باب زکوۃ الحلی زیور کی زکوٰۃ کا بیان

محمدٌ قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراھیم عن عبد اللہ بن مسعود رض ان امراۃ
قالت لہ ان لی حلیا فھل علی فیہ زکوۃ فقال لھا نعم قالت ان لی ابنی اخ یتامی فی حجری
افیجزی عنی ان اجعل ذلک فیھما قال نعم **قال محمدٌ** وبہ ناخذ لا باس بان
یعطی من الزکوۃ ذی رحم الا ولدا او والدا او ولد ولد او جدا او جدۃ وان کانوا فی
عیالہ والزوجۃ لا تعطی من الزکوۃ وقال ابوحنیفۃ لا تعطی الزوج من الزکوۃ واما نحن
فلا نری باسا ان تعطی الزوج من الزکوۃ ولا نری فی شیء من الحلی زکوۃ الا فی الذھب و
الفضۃ واما فی الجوھر واللؤلؤ فلا زکوۃ فیہ الا ان یکون للتجارۃ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے

کہ ایک عورت نے ابن مسعود سے کہا کہ میرے پاس کچھ زیور ہے تو کیا مجھ پر اوسکی زکوۃ واجب ہے ابن مسعود نے اوسکو کہا
کہ ہاں اوس نے کہا کہ میرے دو بھتیجے یتیم ہیں کہ میری گود میں ہیں تو کیا مجھے کفایت کرتا ہے یہ کہ میں یہ زکوۃ ان
میں خرچ کروں ابن مسعود نے کہا ہاں کافی ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ہر ناتے دار کو زکوۃ دینی
درست ہے مگر بیٹے یا باپ یا پوتے اور دادی یا دادی کو درست نہیں ہے اگرچہ اوسکے عیال میں ہوں اور اپنی
عورت کو بھی زکوۃ نہ دی جاوے اور امام ابوحنیفہ نے کہا کہ خاوند کو بھی زکوۃ دینی درست نہیں لیکن ہمارے
نزدیک تو خاوند کو زکوۃ دینی درست ہے اور ہمارے نزدیک کسی گہنے میں زکوۃ نہیں مگر چاندی اور سونے
کے گہنے میں اور ایسے جواہر اور موتی سوا ان میں زکوۃ نہیں مگر یہ کہ سوداگری کے لیے ہوں تو اون میں بھی
زکوۃ واجب ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهيم قال ليس في الجوهر و
اللؤلؤ زكوة اذا لم يكن للتجارة **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم
نے کہا کہ نہیں جواہر اور موتیوں میں زکوۃ جبکہ نہ ہوں واسطے تجارت کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب زكوة الفطرة المملوكين فطر کی اور غلاموں کی زکوۃ کا باب

محمد قال اخبرنا ابوحنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم في صدقة الفطر على
كل مملوك او حر او صغير او كبير نصف صاع من بر او صاع من تمر **قال محمد**
وبه ناخذ فان ادى صاعا من شعير اجزأه ايضا وقال ابوحنيفة نصف صاع من زبيب
يجزيه واما في قولنا فلا يجزيه الا صاع من زبيب ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ صدقہ فطر کا
واجب ہے ہر شخص پر غلام ہو یا آزاد چھوٹا ہو یا بڑا آدھا صاع گیہوں سے یا ایک صاع کھجور سے امام محمد
نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اگر جو سے ایک صاع دیوے تو یہی اوسکو کافی ہے اور ابوحنیفہ نے کہا
کہ انگور خشک کا آدھا صاع بھی اسکو کافی ہے اور لیکن ہمارے قول میں تو اسکو کافی نہیں مگر پورا صاع
انگور خشک کا **محمد** قال اخبرنا سفيان الثوري عن عثمان بن الاسود المكي عن مجاهد
قال ما سوى البر فصاعا **قال محمد** وبهذا ناخذ ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ گیہوں کے
سوا جو چیز ہے سو ایک صاع صاع دیوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں **محمد** قال اخبرنا
ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم قال ليس في المملوكين والذين يكونون للضريبة
زكوة ولكن اذا كانوا للتجارة كانت الزكوة في القيمة **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول

اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں غلاموں میں اور اون میں کہ اپنا خراج ادا کرتے ہیں زکوٰۃ ولیکن اگر تجارت کے لیے ہوں تو اون کے قیمت میں زکوٰۃ وجب ہوگی امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** ضریبہ اوس چیز کو کہتے ہیں جو کہ مالک اپنے غلام پر خراج مقرر کر دیتا ہے کہ مثلاً ماہواری ہم ہر مہینہ تجھ سے اتنا سو پیسے لیا کریں گے اگر تو اوس سے زیادہ کما دے تو وہ تیرا ہے اور کم کما دے تو وہ بھی تجھ پر ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا كَانَ الْمَمْلُوْكُوْنَ لِلتِّجَارَةِ فَالصَّدَقَةُ مِنَ الْقِيْمَةِ فِيْ كُلِّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر غلام تجارت کے لیے ہوں تو زکوٰۃ اون کی قیمت سے دینی آتی ہے ہر دوسو درہم میں پانچ درہم ہیں امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا

باب زَكٰوةِ الدَّوَابِّ الْعَوَامِلِ

کام کرنے والے چار پایوں میں زکوٰۃ دینے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْخَيْلِ السَّائِمَةِ يُطْلَبُ نَسْلُهَا اِنْ شِئْتَ فِيْ كُلِّ فَرَسٍ دِيْنَارٌ وَاِنْ شِئْتَ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ وَاِنْ شِئْتَ فَالْقِيْمَةُ ثُمَّ كَانَ فِيْ كُلِّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فِيْ كُلِّ فَرَسٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كُلِّهٖ يَاْخُذُ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَلَيْسَ فِي الْخَيْلِ صَدَقَةٌ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ عَفَوْتُ لِاُمَّتِيْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ چرنے والی گھوڑوں میں کہ اون کی نسل طلب کی جاتی ہے اگر تو چاہے تو ہر گھوڑے سے میں ایک دینار ہے اور اگر چاہے تو دس درہم ہیں اور اگر چاہے تو قیمت کر کے پھر ہر دوسو درہم میں پانچ درہم زکوٰۃ دی ہر گھوڑے میں نر ہو یا مادہ امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ابوحنیفہ لیتے تھے کہ سب گھوڑے اور گھوڑیاں جو چرنے والے ہوں تو ان میں زکوٰۃ واجب ہے اور اما ہمارے قول پر تو نہیں گھوڑوں میں زکوٰۃ ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت پہونچی کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے معاف کی زکوٰۃ اپنی امت کو گھوڑوں میں سے اور غلاموں میں سے یعنے اگر تجارت کے لیے نہوں۔ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْ فَرَسِهٖ وَلَا فِيْ عَبْدِهٖ صَدَقَةٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ نہیں مرد

مسلمان پر اوسکے گھوڑے اور غلام مین زکوٰۃ **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ لَیْسَ فِی الْحُمُرِ السَّائِمَۃِ زَکوٰۃٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہین چرنے والون گدہون مین زکوٰۃ امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ لَیْسَ فِیْمَا عُمِلَ عَلَیْہِ مِنَ الثِّیْرَانِ صَدَقَۃٌ وَّلَا عَلٰی مَا یَکُوْنُ مِنَ الْاِبِلِ الطَّحَّانَاتِ وَالْعَمَّالَاتِ صَدَقَۃٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہین ہے اسکے کہ عمل کیا گیا اوس مین ثیران سے زکوٰۃ اور نہین اونٹون پیسنے والون اور کام کرنے والون مین زکوٰۃ امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابوحنیفہؒ کا

بَابُ زَکوٰۃِ الزَّرْعِ وَالْعُشْرِ کھیتی کی زکوٰۃ اور عشر کا بیان

محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ مِمَّا سَقَتِ السَّمَآءُ اَوْ سُقِیَ سَیْحًا اَلْعُشْرُ وَمَا سُقِیَ بِغَرْبٍ اَوْ دَالِیَۃٍ فَفِیْہِ نِصْفُ الْعُشْرِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِھٰذَا یَاْخُذُ اَبُوْحَنِیْفَۃَ وَاَمَّا فِیْ قَوْلِنَا فَلَیْسَ فِی الْخُضَرِ صَدَقَۃٌ وَالْخُضَرُ الْبُقُوْلُ وَالرِّطَابُ وَمَا لَمْ یَکُنْ لَّہٗ ثَمَرَۃٌ بَاقِیَۃٌ نَحْوَ الْبِطِّیْخِ وَالْقِثَّآءِ وَالْخِیَارِ وَمَا کَانَ مِنَ الْحِنْطَۃِ وَالشَّعِیْرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ وَاَشْبَاہِ ذٰلِکَ فَلَیْسَ فِیْہِ صَدَقَۃٌ حَتّٰی یَبْلُغَ خَمْسَۃَ اَوْسَاقٍ وَالْوَسْقُ سِتُّوْنَ صَاعًا وَالصَّاعُ قَفِیْزُ الْحَجَّاجِیِّ وَرُبُعُ الْھَاشِمِیِّ وَھُوَ ثَمَانِیَۃُ اَرْطَالٍ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا ہر چیز مین کہ زمین نکالے اوسکو اوس قسم سے کہ پانی پلایا ہو اوسکو آسمان نے یا پلائے گئے چشمے اور نہرے دسوان حصہ ہے اور جو چیز کہ پلائی جاوے ساتھ چرسہ یا جانور پانی نکالنے والے کے زمین سے تو اوس مین بیسوان حصہ ہے امام محمدؒ نے کہا کہ امام ابوحنیفہ اسی کو لیتے تھے اور اسپر ہمارے قول مین سو نہین سبز ترکاریون مین زکوٰۃ اور خضر ترکاریان اور تر چیزان مین اور وہ چیز کہ اسکا میوہ ذخیرہ ہے نہ رہسکے مانند تربوز اور ککڑی کھیرے کی اور جو چیز کہ ہو گیہون سے اور جو سے اور کھجور اور انگور خشک سے اور مانند اسکی لیس اوس مین زکوٰۃ نہین ہیانتک کہ پانچ وسق کو پہونچے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع قفیز حجاجی اور ربع ہاشمی ہے اور وہ آٹھ رطل ہے **ف** پانچ وسق انگریزی وزن کے حساب سے پچیس من ہوتے ہین اس سے کم مین زکوٰۃ نہین اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا کہ کھجور کے سوائے

ثیران بروزن نیران جمع ثور بمعنی گاو نر ۱۲ غلام محمد عفی عنہ

کسی ترکاری اور میوے میں زکوٰۃ نہیں لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہر چیز میں زکوٰۃ واجب ہے کم ہو یا بہت مگر گھانس اور لکڑی اور بانس میں نہیں ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ قَالَ مَنْسُوْخَةٌ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے اس آیت کے حق میں کہ دو حق اوسکا دن کاٹنے اوسکے ابراہیم نے کہا کہ یہ آیت منسوخ ہے یعنے کھیتی وغیرہ میووں اور ترکاریوں میں زکوٰۃ واجب نہیں **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ بَعَثَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مُصَدِّقًا اِلٰى عَيْنِ التَّمْرِ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰخُذَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ اَمْوَالِهِمْ رُبْعَ الْعُشْرِ وَمِنْ اَمْوَالِ اَهْلِ الذِّمَّةِ اِذَا اخْتَلَفُوْا بِهَا لِلتِّجَارَةِ نِصْفَ الْعُشْرِ وَمِنْ اَمْوَالِ اَهْلِ الْحَرْبِ الْعُشْرَ **ترجمہ** زیاد بن حدیر سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے اوسکو عین تمر (ایک جگہہ کا نام ہے) میں زکوٰۃ تحصیل کرنے کو بھیجا سو حکم کیا اوسکو یہ لیوے مسلمانوں کے مال سے چالیسواں حصہ اور اہل ذمہ کافروں کے مال سے جبکہ اوس سے تجارت کرتے ہوں بیسواں حصہ اور اہل حرب کے مال میں سے دسواں حصہ **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَبْعَثُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ مُصَدِّقًا لِاَهْلِ الْبَصْرَةِ قَالَ فَاَرَادَنِيْ اَنْ اَعْمَلَ لَهٗ فَقُلْتُ لَا حَتّٰى تَكْتُبَ لِيْ عَهْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الَّذِيْ كَتَبَ لَكَ كَتَبَ لِيْ اَنْ اٰخُذَ مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ رُبْعَ الْعُشْرِ وَمِنْ اَمْوَالِ اَهْلِ الذِّمَّةِ اِذَا اخْتَلَفُوْا بِهَا لِلتِّجَارَةِ نِصْفَ الْعُشْرِ وَمِنْ اَمْوَالِ اَهْلِ الْحَرْبِ الْعُشْرَ قَالَ **محمد** وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ فَاَمَّا مَا اُخِذَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَهُوَ زَكٰوةٌ فَيُوْضَعُ فِيْ مَوْضِعِ الزَّكٰوةِ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَمَنْ سَمَّى اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَمَا اُخِذَ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ وَمِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ وُضِعَ مَوْضِعَ الْخَرَاجِ فِيْ بَيْتِ الْمَالِ لِلْمُقَاتِلَةِ **ترجمہ** انس بن سیرین سے روایت ہے کہ انس نے کہا کہ عمرؓ انکو اہل بصرہ کی طرف زکوٰۃ تحصیل کرنے کو بھیجتے تھے سو ارادہ کیا حضرت انسؓ نے کہ میں انکے لیے زکوٰۃ تحصیل کروں سو میں نے کہا کہ میں نہیں کروں گا یہانتک کہ تو مجھ کو عہد لکھدیوے جو کہ عمر نے تیرے لیے لکھا تھا سو اوس نے میرے لیے عہد لکھا یہ کہ میں مسلمانوں کے مال میں سے چالیسواں حصہ لوں اور اہل ذمہ کے مال میں سے جبکہ اوس سے تجارت کرتے ہوں بیسواں حصہ لوں اور اہل حرب کے مال میں سے دسواں حصہ امام محمدؒ نے کہا کہ انہیں سب حکم کو ہم لیتے ہیں لیکن جو مسلمانوں

سے لیوے وہ زکوٰۃ ہے سو رکھا جاوے بیچ جگہ زکوٰۃ کے واسطے فقیروں اور مسکینوں کے جنکا نام اللہ
نے قرآن میں لیا اور جو مال کہ اہل ذمہ اور اہل حرب سے لیا جاوے تو وہ خراج کی جگہ بیت المال میں
رکھا جاوے واسطے نمازیوں کے اور مجاہدوں کے **باب** كيف تعطى الزكوٰة زکوٰۃ کس طرح
دیجاوے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا عمرو بن جبير عن ابراهيم
النخعي ان رجلا اراد ان يعطي زكوٰة اربع مائة درهم فذهب الى ابراهيم يدله
فكان يعطي اهل البيت عشرة دراهم فقال ابراهيم لو كنت انا كان ان اغني
بها اهل بيت من المسلمين احب الي **قال محمد** وبه ناخذ نعطي من الزكوٰة ما بينه
وبين المائتين ولا يبلغ بها مائتين الا ان يكون مغرما فيعطي قدر دينه وفضل الى
درهم الا قليل وهذا قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد نے چار سو
درہم کی زکوٰۃ دینے کا ارادہ کیا سو ابراہیم پاس گیا کہ اوسکو بتلاوے سو وہ ہر گھر والوں کو دس
درہم دیتا تھا سو ابراہیم نے کہا کہ اگر میں ہوتا تو ہر گھر والوں کو بھوک سے بے پرواہ کرتا میرے
نزدیک بہتر تھا یعنے اتنا دیتا کہ وہ بے پرواہ ہو جاوے امام محمد نے کہا اسی کو ہم لیتے ہیں کہ دیا
جاوے زکوٰۃ سے وہ چیز کہ اوسکے اور دو سو درم کے درمیان ہے اور دو سو درہم کو نہ پہونچے مگر یہ
کہ قرضدار ہو تو اپنے قرض کے موافق دیا جاوے اور اس سے زیادہ دو سو درہم مگر کچھ کم اور یہی قول
ہے ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران کا **باب** زكوٰة الابل اونٹوں کی زکوٰۃ کا بیان **محمد**
قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن عبد الله بن مسعود انه قال في
خمس من الابل شاة الى تسع فاذا زادت واحدة ففيها شاتان الى اربع عشرة فاذا زادت
واحدة ففيها ثلث شياه الى تسع عشرة فاذا زادت واحدة ففيها اربع شياه الى
اربع وعشرين فاذا زادت واحدة ففيها ابنة مخاض الى خمس وثلثين فاذا زادت
واحدة ففيها ابنة لبون الى خمس واربعين فاذا زادت واحدة ففيها حقة الى
ستين فاذا زادت واحدة ففيها جذعة الى خمس وسبعين فاذا زادت واحدة ففيها
ابنتا لبون الى تسعين فاذا زادت واحدة ففيها حقتان الى عشرين ومائة ثم تستقبل
الفريضة فاذا كثرت الابل ففي كل خمسين حقة **قال محمد** وبهذا ناخذ ونقول

ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ پانچ اونٹوں میں ایک بکری دینی آتی ہے نو تک اور جب نو سے ایک اونٹ زیادہ ہووے تو ان میں دو بکریاں ہیں چودہ تک اور جب پندرہ ہوں تو انمیں تین بکریاں ہیں اونیس تک اور جب بیس ہوں تو اون میں چار بکریاں ہیں چوبیس تک اور جب پچیس اونٹ ہوں تو انمیں برس وزکی بوتی دینی آتی ہے پینتیس تک اور جب ایک زیادہ ہو تو اون میں دو برس کی بوتی ہے پینتالیس تک اور جب ایک زیادہ ہو تو ان میں تین برس کی اونٹنی دینی آتی ہے ساٹھہ تک اور جب ایک زیادہ ہو تو ان میں چار برس کی اونٹنی دینی آتی ہے کہ پانچویں برس میں لگی ہو پچھتر تک اور جب ایک زیادہ ہو تو اون میں دو بوتیاں دو دو برس کی دینی آتی ہیں اور جب ایک زیادہ ہو تو اون میں دو اونٹنیاں تین تین برسکی دینی آتی ہیں ایک سو بیس تک پھر از سر نو زکوۃ شروع کیجاوے یعنے ہر پانچ اونٹنیوں میں بکری پھر بنت مخاض وغیرہ موافق ترتیب مذکور کے اور جب اونٹ بہت ہوں یعنے ایک سو بیس سے زیادہ تو ہر پچاس اونٹوں میں پورے تین برسکی اونٹنی دینی آتی ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن عبد اللہ بن مسعود رضہ انہ قال فی مائۃ و خمسۃ و عشرین من الابل حقتان و فی شاۃ و فی الثلاثین و المائۃ حقتان و شاتان و فی خمس و ثلثین و مائۃ حقتان و ثلث شیاہ و فی اربعین و مائۃ حقتان و اربع شیاہ و فی خمس و اربعین و مائۃ حقتان و ابنۃ مخاض و فی خمسین و مائۃ ثلث حقاق قال محمد و بھذا کلہ ناخذ ثم تستقبل الفریضۃ ایضا فاذا بلغت خمسین اخری کانت فیھا حقۃ ثم تستقبل الفریضۃ و ھذا کلہ قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ ایکسو پچیس اونٹوں میں تین تین برس کی دو اونٹنیاں دینی آتی ہیں اور ایک بکری اور ایک سو تیس میں تین برسکی دو اونٹنیاں اور دو بکریاں دینی آتی ہیں اور ایک سو پینتیس میں دو حقے اور تین بکریاں دینی آتی ہیں اور ایکسو چالیس میں دو حقے اور چار بکریاں دینی آتی ہیں اور ایک سو پینتالیس میں دو حقے اور دو برس کی ایک بوتی دینی آتی ہے اور ایک سو پچاس میں تین اونٹنیاں تین برس کی دینی آتی ہیں امام محمدؒ نے کہا کہ انمیں سب حکموں کو ہم لیتے ہیں پھر از سر نو زکوۃ

شروع کیجاوے سو جب اور پچاس کو پہونچین تو اون مین ایک اونٹنی تین برس کی دینی آتی ہے پھر از سر
نو زکوة شروع کی جاوے اور یہی سب قول ہے ابو حنیفہ کا **ف** جب اونٹ ایک سو بیس سے زیادہ
ہون تو از سر نو زکوة نہ شروع کیجاوے بلکہ ہر چالیس مین دو برس کی بوتی اور ہر پچاس مین تین برس
کی بوتی دینی آتی ہے اور یہی مذہب ہے اکثر اہل العلم کا اور امام ابو حنیفہ وغیرہ کہتے ہین کہ از سر نو زکوة
شروع کی جاوے یعنی جب ایک سو بیس سے پانچ زیادہ ہون تو لازم اونکے دو حقے اور ایک بکری
پھر ہر پانچ مین ایک بکری چوبیس تک پھر بنت مخاض وغیرہ موافق ترتیب مذکور کے **باب**
زكوة الغنم بکریون کی زکوة کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن
ابراهيم عن عبد الله بن مسعود انه قال ليس في اقل من الاربعين من الغنم
زكوة فاذا كانت اربعين ففيها شاة الى مائة وعشرين فاذا زادت واحدة ففيها
شاتان الى مائتين فاذا زادت واحدة على مائتين ففيها ثلث شياه الى ثلث مائة
فاذا كثرت الغنم ففي كل مائة شاة **قال محمد** وبهذا ناخذ وهو قول
ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضہ نے کہا کہ نہین چالیس بکریون سے
کم مین زکوة سو جب چالیس ہون تو ان مین ایک بکری دینی آتی ہے ایک سو بیس بکریون تک اور
جب ایک زیادہ ہو تو ان مین دو بکریان دینی آتی ہین دو سو تک اور جب دو سو سے ایک زیادہ
ہو تو ان مین تین بکریان ہین تین سو تک اور جب بکریان بہت ہون تو ہر سو مین ایک بکری
دینی آتی ہے امام محمد نے کہا کہ اوسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد**
قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا عطاء بن السائب عن الحسن عن عمر بن الخطاب
انه بعث سعد او سعيد بن مالك مصدقا فاتى عمر يستاذنه في جهاد فقال اولست
في جهاد قال ومن اين والناس يزعمون اني اظلمهم قال وما ذلك قال يقولون تحسب
علينا السخلة في العدة قال احسبها وان جاء بها الراعي على كفه اولست تدع
لهم الماخض والربي والاكيلة وتيس الغنم **قال محمد** وبهذا ناخذ والماخض التي
في بطنها ولدها والربي التي تربي ولدها والاكيلة التي تسمن للاكل انما ينبغي
للمصدق ان ياخذ من اوسط الغنم يدع المرتفع والرذال وياخذ من الاوساط

المساکین فصاعدًا ترجمہ حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے سعد کو زکوۃ تحصیل کرنیکو بھیجا سو وہ
حضرت عمرؓ پاس جہاد کی اجازت لینے کو آیا عمرؓ نے کہا کہ کیا تو جہاد میں نہیں ہے یعنے زکوۃ تحصیل کرنے میں بھی
جہاد کا ثواب ہے اوسنے کہا کہ یہ کہاں ہی ہوگا اور حالانکہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ میں انہیں زیادہ ظالم ہوں
عمرؓ نے کہا کہ تجھکو ظالم کیوں کہتے ہیں سعد نے کہا کہتے ہیں کہ تو ہم پر بکری کا بچہ گن لیتا ہے سعد نے
کہا کہ میں اسکو گن لونگا اگرچہ چرواہا اوسکو اپنی ہتیلی پر لاوے عمرؓ نے کہا کہ کیا تو انکے لیئے ماخض
اور ربی اور اکیلہ اور بکریوں کا نر نہیں چھوڑتا یعنے جب عمدہ قسم کے مال انکو چھوڑ دیے جاتے ہیں
تو پھر بچہ بھی بکریوں میں حساب کیا جاوے گا اگرچہ نہایت ہی چھوٹا ہو امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو
ہم لیتے ہیں اور ماخض وہ بکری ہے جسکے پیٹ میں بچہ ہو یعنے حاملہ ہو اور ربی وہ بکری ہے جو اپنا
بچہ پالتی ہو اور اکیلہ وہ بکری ہے جو کھانے کے لیئے موٹی کیجاوے اور زکوۃ لینے والے کو تو یہ
لائق ہے کہ زکوۃ میں درمیانی بکریاں لیوے اعلی اور ادنی درجے کی چھوڑ دیوے **باب**
زکوۃ البقر گائے کی زکوۃ کا بیان **محمدؒ** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم
قال لیس فی اقل من ثلٰثین من البقر شیء فاذا کانت ثلٰثین من البقر ففیھا تبیع
او تبیعۃ الی اربعین فاذا کانت اربعین ففیھا مسنۃ ثم ما زاد فبحساب ذلک **قال**
محمد وبھذا کلہ کان یاخذ ابوحنیفۃ واما فی قولنا فلیس فی الزیادۃ علی
الاربعین شیء حتی تبلغ البقر ستین فاذا بلغت ستین کان فیھا تبیعان او
تبیعتان والتبیع الجذع الحولی والمسنۃ الثنیۃ فصاعدًا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم
نے کہا کہ نہیں تیس گائے سے کم میں زکوۃ سو جب تیس گائیں ہوں تو انمیں ایک گائے یا بیل برس روز کی
چالیس گائیں تک اور جب گائیں چالیس ہوں تو ان میں ایک گائے ہے دو برس کی پھر جو زیادہ ہو تو
اسی حساب سے ان میں زکوۃ واجب ہوگی امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو امام ابوحنیفہؒ لیتے ہیں اور اسپر
ہمارے قول میں سو نہیں ہے چالیس سے زیادہ میں کچھ یہانتک کہ گائے ساٹھ ہوجاویں سو جب ساٹھ
کو پہونچیں تو ان میں دو گائیں ہیں ایک ایک برس کی یا دو بیل ایک ایک برس کے اور تبیع ایک
سال کا بچہ ہے اور مسنہ دو سال یا زیادہ کا ہے **باب الرجل یجعل مالہ للمساکین** اگر کوئی
مرد اپنا مال مسکینوں کے لیے وقف کر جاوے تو اسکا کیا حکم ہے **محمدؒ** قال اخبرنا ابوحنیفۃ

عن ابراهيم قال اذا جعل الرجل ماله في المساكين صدقة فلينظر الى ما يسعه ويسع عياله فليمسكه وليتصدق بالفضل فاذا اليسر تصدق بمثل ما امسك قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة وانما عليه ان يتصدق من ماله باموال الزكوة الذهب والفضة والمتاع للتجارة والابل والبقر والغنم السائمة فاما المتاع والرقيق والدور وغير ذلك مما ليس للتجارة فليس عليه ان يتصدق به الا ان يكون عناه في يمينه ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنا مال مسکینوں میں وقف کر جاوے تو چاہیے کہ دیکھا جاوے اُس چیز کو کہ اوسمیں اسکا اور اسکے عیال کا ارادہ ہو تو چاہیے کہ روک رکھے اوسکو اور جو زیادہ ہو اوسکو خیرات کرے سو جب مالدار ہو تو جسقدر روکا تھا اوسقدر خیرات کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور سوا اسکے نہیں لازم اوسپر یہ ہے کہ خیرات کرے اپنے مال سے ساتھ مال زکوۃ کے یعنے سونا اور چاندی اور جو اسباب کہ تجارت کے لیے ہو اور اونٹ اور گائے اور بکری چرانیوالیں اور اوسپر اسباب اور غلام اور گھر وغیرہ جو تجارت کے لیے نہ ہو تو انکا خیرات کرنا اسپر نہیں مگر یہ کہ اپنی قسم میں مراد رکہی ہو۔ **کتاب المناسک** حج کے احکام کا بیان **باب الاحرام والتلبية** احرام اور لبیک کہنے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبير قال لما انبعث به بعيره قال لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك لبيك اله الحق لبيك غفار الذنوب لبيك قال محمد ان شاء الرجل احرم حين ينبعث به بعيره وان شاء في دبر صلاته والتلبية المعروفة الى قوله والملك لا شريك لك فما زدت فحسن وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا جبکہ اوسکا اونٹ اوسکو لیکر کہڑا ہوا لبیک اللہم لبیک آخر تک یعنے بار بار حاضر ہوں تیری خدمت میں یا الٰہی حاضر ہوں خدمت میں تیرا کوئی شریک نہیں میں خدمت میں حاضر ہوں مقرر حمد اور نعمت اور ملک تیرے ہی واسطے خاص ہے نہیں کوئی شریک تیرا حاضر ہوں خدمت میں اے سچے خدا حاضر ہوں خدمت میں اے گناہ بخشنے والے حاضر ہوں تیری خدمت میں امام محمد

نے کہا کہ اگر چاہے مرد تو احرام باندہے جبکہ اوسکا اونٹ اوسکو لیکر کہڑا ہووے اور اگر چاہے تو
اپنی نماز کے پیچہے احرام باندہے اور مشہور تلبیہ لبیک الملک لاشریک لک تک ہی اور جو توزیادہ کری
تو بہتر ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **ف** امام شافعی کہتے ہین کہ جب اونٹکی پیٹہ پر بیٹہے
تو اسوقت احرام باندہے یعنے احرام کی نیت کرے اور زبان سے لبیک کہے اور امام ابوحنیفہؒ کہتے
ہین کہ احرام کی دو رکعتون کے بعد احرام باندہے اسحال مین کہ بیٹہا ہو اور اگر اونٹنی پر سوار ہوکے
احرام باندہے تو بہی درست ہے اور یہی قول قوی ہے کہ جس جگہہ سے چاہے احرام باندہے **محمدؒ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
قَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَاَيْتُكَ تَصْنَعُ اَرْبَعَ خِصَالٍ قَالَ مَا هُنَّ قَالَ رَاَيْتُكَ
حِيْنَ اَرَدْتَ اَنْ تُحْرِمَ رَكِبْتَ رَاحِلَتَكَ ثُمَّ اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ اَحْرَمْتَ حِيْنَ
انْبَعَثَتْ بِكَ بَعِيْرُكَ وَرَاَيْتُكَ اِذَا طُفْتَ بِالْبَيْتِ لَمْ تَجَاوَزِ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ حَتّٰى
تَسْتَلِمَهٗ وَرَاَيْتُكَ تُلَوِّنُ لِحْيَتَكَ بِالصُّفْرَةِ وَرَاَيْتُكَ تَتَوَضَّأُ فِي النِّعَالِ السِّبْتِيَّةِ قَالَ
اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ كُلَّهٗ نَصْنَعُهٗ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ ایک مرد
نے ابن عمرؓ سے کہا کہ اے ابا عبدالرحمان مین تجہکو دیکہتا ہون کہ تو چار کام کرتا ہے اوس نے
کہا وہ چار کام کیا ہین اوس نے کہا مین تجہکو دیکہتا ہون کہ جب تو احرام کا ارادہ کرتا ہے تو پہلے
سواری پر سوار ہوتا ہے پہر قبلے کیطرف مونہہ کرتا ہے پہر جب تیرا اونٹ تیرے ساتہہ کہڑا ہوتا
ہے تو اسوقت تو احرام باندہتا ہے اور مین تجہکو دیکہتا ہون کہ جب تو کعبے کا طواف کرتا ہے
تو رکن یمانی سے آگے نہین بڑہتا یہانتک کہ اوسکو چومی یعنے اوسکو چومکر آگے بڑہتا ہے اور
مین تجہکو دیکہتا ہون کہ تو اپنی داڑہی زردی سے رنگتا ہے اور مین تجہکو دیکہتا ہون کہ اپنی
جوتی مین وضو کرتا ہے ابن عمرؓ نے کہا کہ مینے حضرتؐ کو دیکہا ہے یہ سب کام کرتے تہے سو مین بہی
انکو کرتا ہون امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **بَابُ**
الْقِرَانِ وَفَضْلِ الْاِحْرَامِ قران اور احرام کی فضیلت کا بیان **ف** حج کرنیوالے تین قسم
ہین ایک تو مفرد ہے اور مفرد وہ ہے کہ نرے حج کا احرام باندہے اور دوسرا قارن اور قارن

مسئلہ کے پہچان مین دقت دی ہوتی

وہ ہے کہ حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھے اور تیسرا تمتع اور تمتع وہ ہے کہ حج کے مہینوں میں میقات سے اول عمرے کا احرام باندھے اور افعال عمرے کے بجا لاوے پھر اگر ہدی ساتھ لایا ہے تو احرام باندھے رہے اور اگر قربانی ساتھ نہیں لایا تو احرام سے نکل آوے اور مکہ میں بیٹھا رہے جب حج کے ایام آویں تو حج کا احرام حرم سے باندھکر حج ادا کرے **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا منصور بن المعتمر عن ابراھیم النخعی عن ابی نصر السلمی عن علی بن ابی طالبؓ قال اذا اھللت بالحج والعمرۃ فطف لھما طوافین واسع لھما سعیین بالصفا والمروۃ قال منصور فلقیت مجاھدا وھو یفتی بطواف واحد لمن قرن فحدثتہ بھذا الحدیث فقال لو کنت سمعت لم افت الا بطوافین واما بعد الیوم فلا افتی الا بھما **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ +

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ جب تو حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھے تو دونوں کے لیے دو بار کعبے کا طواف کر اور دو بار صفا اور مروہ کی سعی کر منصور نے کہا کہ میں مجاہد سے ملا اور وہ قارن کو ایک طواف کا فتوے دیتے تھے سو میں نے ان سے یہ حدیث بیان کی اونہوں نے کہا کہ اگر میں نے یہ حدیث سنی ہوتی تو نہ فتوے دیتا مگر ساتھ دو طوافوں کے اور آج کے دن کے بعد سو نہ فتوی دونگا میں مگر ساتھ دو طواف کے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **فائدہ** امام شافعی کے نزدیک قارن کو صرف ایک طواف کرنا آتا ہے **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن طاؤس قال لو حججت الف حجۃ لم ادع القران حتی لقد کنا ندعوہ الحج الاکبر والحج الاصغر وتری ان حج من لم یقرن لم یکمل **قال محمد** وبہ ناخذ القران عندنا افضل من غیرہ وکل جمیل حسن وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ طاوس نے کہا کہ اگر میں ہزار حج کروں تو بھی قران کو نہ چھوڑوں یہاں تک کہ ہم اوسکو حج اکبر کہا کرتے تھے اور نرے حج کو چھوٹا حج کہتے تھے اور ہم دیکھتے تھے کہ جو قران نہ کرے اوسکا حج کامل نہیں امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ قران ہمارے نزدیک افضل ہے غیر سے اور سب عمدہ اور بہتر ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم

عن عمر بن الخطاب انه انما نهى عن الافراد فاما القران فلا يعني بقوله نهى عن الافراد
افراد العمرة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے تو صرف افراد سے منع کیا تھا یعنی تنہا عمرہ
کیا جاوے جیسا کہ تمتع میں ہے اور قران کو تو عمرؓ نے منع نہیں کیا **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنيفة
قال حدثنا عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة عن علي بن ابي طالب قال تمام الحج والعمرة
ان تحرم بهما من جوف دويرتك قال محمد وبه نأخذ ما عجلت من الاحرام
فهو افضل اذا ملكت نفسك وهو قول ابي حنيفة ترجمہ عبد اللہ بن سلمہ سے روایت ہے
کہ حضرت علیؓ نے کہا کہ کمال حج اور عمرے کا یہ ہے کہ تو اپنے گھر کے اندر سے دونوں کا احرام باندھے
امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ احرام میں جلدی کرنی افضل ہے اگر تو اپنی جان پر قادر ہو
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا شيخ من
ربيعة عن معوية بن اسحاق القرشي قال ان الحاج مغفور له ولمن استغفر له الى
انسلاخ المحرم ترجمہ معاویہ بن اسحاق سے روایت ہے کہ مغفرت کی جاتی ہے واسطے حاجی کے
اور واسطے اوسکے کہ مغفرت مانگے وہ اوسکے لیے محرم کے گذرنے تک **محمدؒ** قال
اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا ايوب بن عائذ الطائي عن مجاهد قال حاج بيت
الله والمعتمر والمجاهد في سبيل الله وفد الله دعاهم فاجابوه ويعطيهم ما سألوه
ترجمہ مجاہد نے کہا کہ کعبے کا حاجی اور عمرہ کرنے والا اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا تینوں
اللہ پاک کے مہمان ہیں خدا نے انکو بلایا سو انہوں نے اوسکی اجابت کی اور جو مانگیں سو خدا ان
کو دیتا ہے **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا محمد بن مالك الهمداني
عن ابيه قال خرجنا في رهط يريد مكة حتى اذا كنا بالربذة رفع لنا خباء
فاذا فيه ابو ذر الغفاري فاتيناه فسلمنا عليه فرفع جانب الخباء فرد السلام فقال
من اين اقبل القوم فقلنا من الفج العميق قال اين تؤمون قال البيت العتيق
قال آلله الذي لا اله الا هو ما انهضكم غير الحج يكرر ذلك علينا مرارا فحلفنا
له فقال انطلقوا فقد كفيتم ثم استقبلوا العمل ترجمہ مالک ہمدانی سے روایت ہے کہ ہم ایک
جماعت میں مکے کے ارادے سے نکلے یہانتک کہ جب ربذہ ایک جگہ کا نام ہے اس میں پہنچے تو ہم کو

ایک خیمہ نظر آیا سو ناگاہ اوسمین ابوذر غفاری تھے سو ہم اونکے پاس آئے اور ہمنے انکو سلام کہی سو اسنے خیمہ کا ایک کنارہ اوٹھایا اور سلام کا جواب دیا اور کہا کہ تم لوگ کہان سے آئے ہو ہمنے کہا راہ دور سے کہا کہ کہا انکا ارادہ رکھتے ہو او نہون نے کہا کعبے کا کہا قسم ہے اوس اللہ کی کہ اوسکے سوا کوئی لائق عبادت کے نہین کہ صرف تم حج ہی کی نیت سے آئے ہو اور کوئی مطلب نہین سو یہہ بات کی بار ہم سے کہی سو ہم نے اونکے لیے قسم کی کہ ہم فقط حج ہی کی نیت سے آئے ہین کہا ابوذر نے کہ اپنے حج کو جاؤ پہر ابتدا سے حج کا عمل شروع کرو یعنے احرام باندہو **بَابُ** الطَّوَافِ وَالْقِرَاءَةِ فِي الْكَعْبَةِ طواف اور کعبہ مین قرآن پڑہنے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ مقرر حضرت جلدی چلے حجر اسود سے حجر اسود تک امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ الرَّمَلُ فِي الْاَشْوَاطِ الثَّلٰثَةِ الْاُوَلِ مِنَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ حِيْنَ يَبْتَدِئُ الطَّوَافَ حَتّٰى يَنْتَهِيَ اِلَيْهِ ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ كَامِلَةٍ وَيَمْشِي الْاَرْبَعَةَ الْاَوَاخِرَ مَشْيًا عَلٰى هَيْئَتِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ عطا بن ابی رباح سے روایت ہے کہ جلدی چلے حجر اسود سے حجر اسود تک امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ رمل پہلے تین شوط مین ہے حجر اسود سے جبکہ طواف شروع کرے یہانتک کہ حجر اسود کے پاس پہنچے تین طواف کامل اور پہر اخیر چار بار مین اپنی اصلی چال چلے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** کعبے کے گرد جا ایک بار پہر کر حجر اسود سے حجر اسود تک تو اوسکو شوط کہتے ہین اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے سو جب حضرت ایک طواف کرتے تھے تو پہلے تین بار مین جلدی چلتے تھے کندہے ہلا کر جیسے پہلوان چلتے ہین اور دوڑتے نہ تھے اور پہر چار بار اپنی معمولی چال چلتے یہ رمل کرنا سنت ہے اگرچہ اوسکی علت اب موجود نہین **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ اَنَّهٗ سَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مَعَ عِكْرِمَةَ فَجَعَلَ حَمَّادٌ يَصْعَدُ الصَّفَا وَلَا يَصْعَدُهٗ عِكْرِمَةُ وَيَصْعَدُ حَمَّادٌ الْمَرْوَةَ وَلَا يَصْعَدُهٗ عِكْرِمَةُ قَالَ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلَا تَصْعَدُ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فَقَالَ هٰكَذَا طَوَافُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ حَمَّادٌ فَلَقِيْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَهُوَ شَاكٍ يَسْتَلِمُ الْاَرْكَانَ بِمِحْجَنٍ مَعَهٗ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ لَمْ يَصْعَدْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ نَاْخُذُ يَنْبَغِيْ لِلرَّجُلِ اَنْ يَصْعَدَ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَيَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ حَيْثُ يَرَاهَا ثُمَّ يَدْعُوْا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابوحنیفہ سے روایت ہے کہ حماد نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی ساتھ عکرمہ کے سو حماد صفا پر چڑھتے تھے اور عکرمہ نہیں چڑھتے تھے اور حماد مروہ پر چڑھتے تھے اور عکرمہ نہیں چڑھتے تھے سو میں نے عکرمہ کو کہا کہ کیا تو صفا اور مروہ پر نہیں چڑھتا اوس نے کہا کہ حضرت کا طواف اسی طرح تھا حماد نے کہا کہ میں سعید بن جبیر سے ملا اور یہ بات اون سے کہی کہ آنحضرت نے تو اپنی سواری پر طواف کیا تھا اس حال میں کہ آپ بیمار تھے ہاتھ لگاتے تھے رکنوں کو ساتھ لکڑی خمدار کے سو آپ نے صفا اور مروہ کا طواف اپنی سواری پر کیا اسی سبب اوپر نہ چڑھے تھے مرد کو یہ کہ صفا اور مروہ پر چڑھے اور کعبے کی طرف منہ کرے جس جگہ سے اوسکو دیکھے پھر دعا مانگے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهٗ قَرَءَ فِي الْكَعْبَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِالْقُرْاٰنِ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَرٰى بِهٰذَا بَاْسًا اِذَا فَهِمَ مَا يَقُوْلُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کعبے میں پہلی رکعت میں قرآن پڑھا اور دوسری میں قل ہو اللہ احد امام محمد نے کہا کہ ہم اسمیں کچھ ڈر نہیں دیکھتے جب کہ سمجھے جو کہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ مَتٰى يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ وَالتَّعْرِيْفِ فِي الْحَجِّ لبیک کہنی کب موقوف کرے اور بیچ حج عرفہ کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يَقْطَعُ الْمُحْرِمُ التَّلْبِيَةَ بِالْعُمْرَةِ اِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَيَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ بِالْحَجِّ فِيْ اَوَّلِ حَصَاةٍ يَرْمِيْ بِهَا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر عمرے کا احرام باندھا ہو تو جب حجر اسود کو ہاتھ لگاوے اسوقت لبیک کہنی قطع کرے اور اگر حج کا احرام باندھا ہو تو جب جمرہ عقبہ کو پہلے کنکری مارے تو اسوقت لبیک کہنی موقوف

کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمدؒ** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم فی الرجل یشترط فی الحج قال لیس شرطہ بشیء قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ حج میں شرط کرے کہا اوسکی شرط کچھ چیز نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب العمرۃ فی اشھر الحج وغیرھا** حج کے مہینوں میں اور غیر میں عمرہ کرنے کا بیان **محمدؒ** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم فی الرجل اذا اھل بالعمرۃ فی غیر اشھر الحج ثم اقام حتی یحج او رجع الی اھلہ ثم حج فلیس بمتمتع واذا اھل بالعمرۃ فی اشھر الحج ثم رجع الی اھلہ ثم حج فلیس بمتمتع واذا اعتمر فی اشھر الحج ثم اقام حتی یحج فھو متمتع قال محمد وبھذا کلہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ جب کوئی مرد حج کے غیر مہینوں میں عمرے کا احرام باندھے پھر ٹھیرا رہے یہاں تک کہ حج کرے یا اپنے گھر کیطرف پھر جاوے پھر حج کرے تو وہ متمتع نہیں اور جب حج کے مہینوں میں عمرے کا احرام باندھے پھر اپنے گھر والوں کیطرف پھر جاوے پھر جاکر حج کرے تو وہ بھی.... متمتع نہیں اور جب حج کے مہینوں میں عمرے کا احرام باندھے پھر مکے میں ٹھیرا رہے یہاں تک کہ حج کرے تو وہ متمتع ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا **محمدؒ** قال اخبرنا ابوحنیفۃ رح عن حماد عن ابراہیم فی رجل من اھل مکۃ اعتمر فی اشھر الحج ثم حج من عامہ ذلک قال لیس علیہ ھدی بمتعتہ قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ وذلک لقول اللہ تعالی ذلک لمن لم یکن اھلہ حاضری المسجد الحرام وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی آدمی مکے کا رہنے والا حج کے مہینوں میں عمرے کا احرام باندھے پھر اسی سال میں حج کرے تو اوسپر تمتع کے بدلے قربانی واجب نہیں امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور یہ واسطے اس آیت کے ہے کہ یہ قربانی اوسکے لیے جسکے گھر والے مسجد حرام میں حاضر نہوں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا **ف** یعنے اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر مکے کے رہنے والا تمتع کرے تو اوسپر قربانی واجب نہیں اور اگر آفاقی یعنے غیر مکی تمتع کرے تو اوسپر قربانی واجب

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة رحمة الله عليه عن حماد عن ابراهيم في الرجل يقدم متمتعا في شهر رمضان فلا يطوف حتى يدخل شوال قال هو متمتع لانه طاف في اشهر الحج **قال محمد** وبه نأخذ عمرته في الشهر الذي يطوف فيه وليس في الشهر الذي يحرم فيه وهو قول ابي حنيفة رحمة الله عليه

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی رمضان مبارک کے مہینے مین تمتع کی نیت سے مکے مین آوے اور نہ طواف کرے یہانتک کہ داخل ہو مہینا شوال کا تو وہ متمتع ہے اسواسطے کہ اس نے حج کے مہینون مین طواف کیا امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ عمرہ اوسکا اس مہینے مین واقع ہوا ہے جسمین اوسنے طواف کیا اس مہینے مین نہین جسمین اوسنے احرام باندھا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة رحمه الله تعالى عن حماد عن ابراهيم في الرجل يفوته صوم ثلثة ايام في الحج قال عليه الهدي لا بد منه ولو ان يبيع ثوبه **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق مین کہ حج کے دنون مین اوس سے تین روزے فوت ہون کہا اوسپر قربانی لازم ہے اگرچہ اپنا کپڑا بیچے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا يزيد بن عبد الرحمن عن عجوز من العتيك عن عائشة ام المؤمنين رض انها قالت لا باس بالعمرة في اي السنة شئت ما خلا خمسة ايام يوم عرفة ويوم النحر وايام التشريق **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة الا انا نقول عشية عرفة فاما قبل عرفة فلا باس بالعمرة فيها ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ انھون نے کہا نہین خوف عمرہ کا سال کے جس دن مین چاہے (یعنے عمرہ کرنا ہمیشہ درست ہے) سوا پانچ دنون کے عرفہ کے دن اور قربانی کے دن اور تشریق کے دنون مین امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا لیکن ہم کہتے ہین کہ عرفہ کے دن دوپہر سے پیچھے عمرہ کرنا درست نہین اور دوپہر سے پہلے عمرہ کرنا درست ہے

باب الصلوة بعرفة وجمع ترجمہ عرفات اور مزدلفہ مین نماز پڑھنے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا صليت يوم عرفة في رحلك

فَصَلِّ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنَ الصَّلٰوتَيْنِ لِوَقْتِهَا وَلَا تَرْتَحِلْ مِنْ مَّنْزِلِكَ حَتّٰى تَفْرُغَ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كَانَ يَأْخُذُ اَبُوْحَنِيْفَةَ فَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَاِنَّهٗ يُصَلِّيْهِمَا فِيْ رَحْلِهٖ كَمَا يُصَلِّيْهِمَا مَعَ الْاِمَامِ يَجْمَعُهُمَا جَمِيْعًا بِاَذَانٍ وَاِقَامَتَيْنِ لِاَنَّ الْعَصْرَ اِنَّمَا قُدِّمَتْ لِلْوُقُوْفِ وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ وَعَنْ مُجَاهِدٍ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ جب تو عرفہ کے دن اپنی جگہہ مین نماز پڑہے تو دونو نمازون سے ہر نماز اپنے وقت پر پڑہ اور نہ کوچ کر اپنی جگہہ سے یہانتک کہ فارغ ہووے تو نماز سے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ابوحنیفہ لیتے تہے اور اسپر ہمارے قول مین سو اوسکو اپنی جگہہ مین پڑہے جیسے کہ پڑہتا ہے اوسکو ساتھ امام کے سو دونو نمازون کو اکٹھے پڑہے ایک اذان سے اور دو اقامتون سے ہو اسلئے کہ عصر کی نماز تو وقوف عرفات کیلئے مقدم کی گئی ہے یعنے اور یہ علت تنہا آدمی کے حق مین بہی موجود ہے پس اوسکو بہی دو نمازون کا جمع کرنا درست ہوگا اور اسیطرح روایت پہونچی ہمکو عائشہؓ سے اور عبد اللہ بن عمرو اور عطاء ابن ابی رباح اور مجاہد سے محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الصَّلٰوةِ بِجَمْعٍ قَالَ اِذَا صَلَّيْتَهُمَا بِجَمْعٍ صَلَّيْتَهُمَا بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ وَاِنْ تَطَوَّعْتَ بَيْنَهُمَا فَاجْعَلْ لِكُلٍّ وَاحِدَةٍ اِقَامَةً قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَلَا يُعْجِبُنَا اَنْ يَّتَطَوَّعَ بَيْنَهُمَا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر تو دو نماز ونکو اکٹھے پڑہے تو دونو کو ایک تکبیر سے پڑہ اور اگر تو انکے درمیان نفل پڑہے تو ہر ایک کے لیے علیحدہ تکبیر کہہ امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا اور دو نمازون کے درمیان نفل پڑہنے ہمکو پسند نہین محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يَخْرُجُ يَوْمَ عَرَفَةَ مِنْ مَّنْزِلِهٖ وَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ اَلتَّعْرِيْفُ الَّذِيْ يَصْنَعُهُ النَّاسُ يَوْمَ عَرَفَةَ مُحْدَثٌ اِنَّمَا التَّعْرِيْفُ بِعَرَفَاتٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم عرفہ کے دن اپنی جگہہ سے نکلتے تہے اور امام ابوحنیفہ نے کہا کہ جو تعریف کہ لوگ عرفہ کے دن کرتے ہین سو بدعت ہے تعریف تو صرف عرفات مین ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین

بَابُ مَنْ وَّاقَعَ اَهْلَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ اگر کوئی شخص احرام کی حالت مین اپنی بی بی سے صحبت کرے تو اسکا کیا حکم ہے محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

اَنَّ رَجُلًا اَتَاہُ فَقَالَ اِنِّیْ قَبَّلْتُ امْرَاَتِیْ وَاَنَا مُحْرِمٌ فَحَذَفْتُ بِشَهْوَتِیْ فَقَالَ اِنَّكَ شَبِقٌ اَهْرِقْ
دَمًا وَتَمَّ حَجُّكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا يُفْسِدُ الْحَجَّ حَتّٰى يَلْتَقِيَ الْخِتَانَانِ وَهُوَ قَوْلُ
اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ ایک مرد ابن عباس کے
پاس آیا اور کہا کہ میں نے اپنی عورت کا بوسہ لیا اور میں احرام میں تھا سو میں نے اپنی شہوت روکی ابن عباس
نے کہا کہ تو جماع کی بہت خواہش رکھتا ہے ایک جانور ذبح کر اور تیرا حج تمام ہوا امام محمد نے کہا کہ اسی کو
ہم لیتے ہیں کہ حج فاسد نہیں ہوتا یہاں تک کہ دو ختنے آپس میں ملیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا اور اسیطرح روایت پہونچی ہمکو عطا بن ابی رباح سے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَطَاءِ
بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا جَامَعَ بَعْدَ مَا يُفِيْضُ مِنْ عَرَفَاتٍ فَعَلَيْهِ بَدَنَةٌ وَيَقْضِیْ
مَا بَقِیَ مِنْ حَجِّهٖ وَتَمَّ حَجُّهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ عطا سے روایت
ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ جب کوئی مرد عرفات سے پھرنے کے بعد اپنی بی بی سے صحبت کرے تو اوسپر
اونٹ دینا آتا ہے اور جو حج کے احکام باقی ہوں ادا کرے اور اوسکا حج تمام ہوا امام محمد نے کہا کہ
اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِذَا جَامَعَ بَعْدَ مَا يُفِيْضُ مِنْ عَرَفَاتٍ فَعَلَيْهِ دَمٌ وَيَقْضِیْ
مَا بَقِیَ مِنْ حَجِّهٖ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا الْقَوْلِ وَالْقَوْلُ مَا
قَالَ فِيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رض ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ ابن عمر نے کہا کہ جب کوئی مرد عرفات سے
پھرنے کے بعد جماع کرے تو اوسپر دم آتا ہے یعنے ایک جانور ذبح کرے اور جو باقی حج ہو سو ادا کرے اور
واجب ہے اوسپر حج آئندہ سال کو امام محمد نے کہا کہ ہم اس قول کو نہیں لیتے اور قول صحیح وہ ہے جو
اسمیں ابن عباس نے کہا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ
مَنْ قَبَّلَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَعَلَيْهِ دَمٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا قَبَّلَ بِشَهْوَةٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ
حَنِیْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ترجمہ حماد روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو احرام کی حالت میں عورت کے
بوسہ لیوے تو اوسپر جانور ذبح کرنا آتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں جب کہ شہوت سے بوسہ لیوے
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ مَنْ نَحَرَ فَقَدْ حَلَّ جسنے قربانی ذبح کی سو احرام سے نکلا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ فِی الْمُتَمَتِّعِ اِذَا نَحَرَ الْهَدْیَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَدْ حَلَّ

قال محمد وبه نأخذ إذ حلق إلا أنه لم يحل له النساء خاصة حتى يزور البيت فيطوف
طواف الزيارة وأما غير النساء والطيب فقد حل ذلك له إذا حلق رأسه قبل أن يطوف
البيت وهو قول أبي حنيفة رحمه الله ترجمہ حماد سے روایت ہے متمتع کے حق مین کہ جب دسوین
کے دن قربانی ذبح کرے تو احرام سے حلال ہوا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ قربانی ذبح کرنے
سے آدمی حلال ہوجاتا ہے اور اوسکے لیے سب چیز حلال ہوجاتی ہے جبکہ سر منڈایا ہو لیکن اوسکے
لیے خاص عورتین حلال نہین ہوتین یہانتک کہ طواف زیارت کرے لیکن عورتون کے سوائے اور سب
چیز اور خوشبو سوا وسکو حلال ہوجاتی ہے جبکہ اپنا سر منڈایا ہو پہلے طواف زیارت سے اور یہی قول
ہے ابوحنیفہ کا **باب من احتجم وهو محرم والحلق** احرام کی حالت مین سنگی لگوانے اور سر
منڈانے کا بیان **محمد** قال أخبرنا أبو حنيفة قال أبو السوار عن أبي حاضر أن رسول
الله صلى الله عليه وآله وسلم احتجم وهو صائم محرم **قال محمد** وبه نأخذ ولكن
لا ينبغي للمحرم أن يحلق شعرا إذا احتجم وهو قول أبي حنيفة ترجمہ ابی حاضر سے روایت ہے
کہ حضرت نے سنگی لگوائی اسحال مین کہ آپ احرام سے تھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین لیکن
نہین لائق محرم کو یہ کہ بال منڈاوے جبکہ سنگی لگواوے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **محمد**
قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال من أخذ الرأس من النساء فهو أفضل
والحلق للرجال أفضل يعني في الإحرام وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة وما أحب للمرأة
أن تأخذ أقل من الأنملة من جوانب رأسها ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو
سر کے بال لیوے یعنی کترواوے عورتون مین سو افضل ہے اور سر منڈانا مردون کے لیے افضل ہے یعنے احرام
مین اور اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور نہین پسند رکھتا مین واسطے عورت کے
یہ کہ لیوے بال کم انگلیون کے سرون سے اپنے سر کی سب طرف سے **باب من احتاج من علة
وهو محرم** ترجمہ جو بیماری سے تیل لگاوے اسحال مین کہ محرم ہو **محمد** قال أخبرنا أبو حنيفة
عن حماد عن إبراهيم قال في الشقاق إذا أحرمت قال ادهنه بالسمن والودك وقال
سعيد بن جبير بكل شيء تأكله **قال محمد** وبقول سعيد نأخذ ما لم يكن فيه
طيب وهو قول أبي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے پھٹی جگہ مین جب کہ احرام باندھے تو کہا

قوله الانملة سبابته ضمیر مونث راجع ۱۲ غلام حیدر عفی عنه

مالش کرا وسکو گھی اور چربی سے اور سعید بن جبیر نے کہا کہ ساتھ ہر چیز کے کہ کھاوی تو اوسکو امام محمد نے
کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جب تک اوس میں خوشبو نہو اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا محمدؒ قال اخبرنا
ابوحنیفۃ قال حدثنا حماد قال قلت لابراھیم یغتسل المحرم قال ما یصنع اللہ بدرنہ
شیئا قال محمد وبہ ناخذ لا نری باسا وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے
کہ میں نے ابراہیم سے کہا کہ محرم کو غسل کرنا درست ہے اوس نے کہا کہ خدا اوسکے میل کو کچھ نہ کرے گا امام
محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا محمدؒ
قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم فی ظفر المحرم ینکسر قال یلیسرہ قال سعید
بن جبیر یقلعہ قال محمد وکل ذلک حسن وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت
ہے محرم کے ناخن میں کہ ٹوٹ جاوے کہا کہ توڑ دیوے اوسکو سعید بن جبیر نے کہا کہ کاٹ ڈالے اوسکو
امام محمد نے کہا کہ یہ سب بہتر ہے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا محمدؒ قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن
حماد عن ابراھیم قال یستاک المحرم من الرجال والنساء قال محمد وبہ ناخذ
وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ محرم سواک کرے
عورت ہو یا مرد امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **باب الصید
فی الاحرام** احرام کی حالت میں شکار کرنیکا بیان محمدؒ قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد
عن ابراھیم قال اذا اھللت بھما جمیعا العمرۃ والحج فاصبت صیدا فان علیک
جزائین فان اھللت بعمرۃ کان علیک جزاء فان اھللت بالحج کان علیک جزاء
قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
کہ جب تو نے حج اور عمرے دونو کا احرام باندہا ہو اور پہر تو شکار کرے تو واجب ہیں تجہپر دو بدلے اور
اگر تو نے صرف عمرے کا احرام باندہا ہو تو واجب ہے تجہپر ایک بدلا اور اگر تو نے صرف حج کا احرام باندہا ہو
تو بہی تجہپر بدلا آتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا۔
محمدؒ قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا محمد بن المنکدر عن ابی قتادۃ
قال خرجت فی رھط من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فی القوم الا محرم
غیری فبصرت بعانۃ فوثبت الی فرسی فرکبتھا وعجلت عن سوطی فقلت لھم

نَاوِلُوْنِیْ فَاَبَوْا فَنَزَلْتُ عَنْهَا فَاَخَذْتُ سَوْطِیْ ثُمَّ رَکِبْتُهَا فَطَلَبْتُ الْعَانَةَ فَاَصَبْتُ مِنْهَا
حِمَارًا فَاَکَلْتُ وَاَکَلُوْا مَعِیْ ترجمہ ابی قتادہ سے روایت ہے کہ میں حضرت کے صحابہ کی ایک جماعت میں
نکلا کہ میرے سوائے قوم میں سب لوگ محرم تھے سو میں نے گورخرون کا ایک گلہ دیکھا سو میں اپنے گھوڑے
کی طرف اوٹھا اور اسپر سوار ہوا اور جلدی کی میں نے اپنے کوڑے سے یعنے میں کوڑا اوٹھانا بھول
گیا سو میں نے اُنسے کہا کہ مجھکو کوڑا اُٹھادو سو اونھوں نے انکار کیا سو میں نے اوتر کر کوڑا لیا پھر اوسپر سوار
ہوا سو میں نے جگہہ تلاش کیا سو میں اونمیں سے ایک گورخر کو پہونچا سو میں نے اسکا گوشت کھایا اور
اور لوگوں نے بھی میرے ساتھ کھایا **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ
سَلَمَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ مَرَرْتُ فِی الْبَحْرَیْنِ فَسَاَلُوْنِیْ عَنْ لَحْمِ الصَّیْدِ
یَصِیْدُهُ الْحَلَالُ هَلْ یَصْلُحُ لِلْمُحْرِمِ اَنْ یَاْکُلَهُ فَاَفْتَیْتُهُمْ بِاَکْلِهِ وَفِیْ نَفْسِیْ مِنْهُ
شَیْءٌ ثُمَّ قَدِمْتُ عَلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَکَرْتُ لَهُ مَا قُلْتُ لَهُمْ فَقَالَ لَوْ قُلْتَ غَیْرَ
ذٰلِكَ لَمْ تَقُلْ بَیْنَ اثْنَیْنِ مَا بَقِیْتَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں بحرین (ایک ملک کا نام
ہے عرب میں) میں گذرا سو لوگوں نے مجھسے شکار کے گوشت کا حکم پوچھا کہ شکار کرے جسکو
حلال آدمی کہ کیا جائز ہے محرم کو کھانا اوسکا سو میں نے انکو کھانیکا فتویٰ دیا اور میرے دل میں
اسکا شبہہ تھا پہر میں عمرؓ کے پاس آیا سو جو میں نے اون سے کہا تھا سو اوس سے ذکر کیا عمرؓ نے کہا کہ اگر تو
اسکے سوا اور کچھ کہتا تو دو آدمی کے درمیان کبھی نہ کہتا جبتک کہ زندہ رہتا **محمدؒ** قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهِ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ
قَالَ کُنَّا نَحْمِلُ لَحْمَ الصَّیْدِ صَفِیْفًا فَنَتَزَوَّدُهُ وَنَاْکُلُهُ وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ زبیر بن عوام سے روایت ہے کہا کہ تھے ہم اوٹھاتے گوشت
شکار کا سیخ میں کھینچا ہوا واسطے بہونٹنے کے اور توشہ ساتھ لیتے اور اوسکو کھاتے اور
حالانکہ ہم احرام میں ہوتے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ تَذَاکَرْنَا
لَحْمَ الصَّیْدِ یَاْکُلُهُ الْمُحْرِمُ وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَائِمٌ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُنَا
فَاسْتَیْقَظَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِیْمَ تَتَنَازَعُوْنَ فَقُلْنَا فِیْ لَحْمِ الصَّیْدِ

يَأْكُلُهُ الْمُحْرِمُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمٌ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِيمَ تَنَازَعُونَ فَقُلْنَا فِي لَحْمِ الصَّيْدِ يَأْكُلُهُ الْمُحْرِمُ فَأَمَرَنَا بِأَكْلِهِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ إِذَا ذَبَحَ الْحَلَالُ الصَّيْدَ فَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَأْكُلَهُ الْمُحْرِمُ وَإِنْ
كَانَ ذَبَحَهُ مِنْ أَجْلِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَرَاهُمْ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ قَدْ
تَنَازَعُوا فِي الْفِقْهِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمْ فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ
فَلَمْ يَعِبْهُ عَلَيْهِمْ ترجمہ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ ذکر کیا ہم نے آپس میں گوشت شکار کا کہ
کھاوے اوسکو محرم اور حضرت سوتے تھے سو ہماری آوازیں بلند ہوئیں سو حضرت جاگے سو فرمایا کہ تم
کس چیز میں جھگڑتے ہو ہمنے کہا کہ شکار کے گوشت میں کہ کھاوے اوسکو محرم سو حکم کیا ہمکو حضرت نے
ساتھ کھانے اوسکے کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب حلال آدمی شکار کو ذبح کرے
تو محرم کو اوسکے کھانیکا کچھ ڈر نہیں اگرچہ اسنے اوسکے لیے ذبح کیا ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ
کا امام محمد نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں انکو اس حدیث میں کہ وہ اسکی فقہ میں جھگڑتے تھے کہ
کسی نے کچھ اختیار کیا اور کسی نے کچھ سو انکی آوازیں بلند ہوئیں سو حضرت جاگے اور انپر عیب نہ کیا
مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا اشْتَرَكَ الْقَوْمُ
الْمُحْرِمُونَ فِي صَيْدٍ فَعَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ جَزَاؤُهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ أَلَا تَرَى أَنَّ الْقَوْمَ يَقْتُلُونَ الرَّجُلَ جَمِيعًا خَطَأً فَعَلَى كُلِّ وَاحِدٍ
كَفَّارَةٌ عِتْقُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ترجمہ حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب محرم لوگ شکار میں شریک ہوں تو ہر ایک پر اوسکا بدلا ہے امام محمد نے
کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا کیا تونے نہیں دیکھا کہ اگر کئی لوگ ملکر
ایک مرد کو قتل کریں تو ہر ایک پر کفارہ ہے آزاد کرنا ایک غلام مسلمان کا پس اگر غلام نہ پاوے تو روزے
رکھے دو مہینے کے پے در پے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ
عَنِ الصَّلْتِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أُهْدِيَ لَهُ ظَبْيَانِ وَبَيْضُ نَعَامٍ
فِي الْحَرَمِ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهُ وَقَالَ هَلَّا ذَبَحْتُمَا قَبْلَ أَنْ تَجِيئَا بِهِمَا قَالَ مُحَمَّدٌ
وَبِهِ نَأْخُذُ إِذَا دَخَلَ شَيْءٌ مِنَ الصَّيْدِ الْحَرَمَ حَيًّا لَمْ يَحِلَّ ذَبْحُهُ وَلَا بَيْعُهُ وَخُلِّيَ

سَبِیْلَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ صلت بن جنین سے روایت ہے کہ ہدیہ بھیجا گیا واسطے ابن عمرؓ کے ہرن اور انڈے شتر مرغ کے حرم میں سو اونہنے قبول کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ تم نے انکو لانے سے پہلے ذبح کیون نہین کیا امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ جب کوئی شکار زندہ حرم مین داخل کیا جاوے تو نہین جائز ہے ذبح کرنا اوسکا اور نہ بیچنا اوسکا اور خالی کیجاوے راہ اوسکی یعنے اوسکو چھوڑ دیا جاوے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** مَنْ عَطِبَ هَدْیُهٗ فِی الطَّرِیْقِ جسکی قربانی راہ مین مرنے کے قریب پہونچے وہ کیا کرے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ عَنْ خَالَتِهٖ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ سَاَلْتُهَا عَنِ الْهَدْیِ اِذَا عَطِبَ فِی الطَّرِیْقِ کَیْفَ یَصْنَعُ بِهٖ قَالَتْ اَکْلُهٗ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ تَرْکِهٖ لِلسِّبَاعِ وَقَالَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ فَاِنْ کَانَ وَاجِبًا فَاصْنَعْ بِهٖ مَا اَحْبَبْتَ وَعَلَیْكَ مَکَانَهٗ وَاِنْ کَانَ تَطَوُّعًا فَتَصَدَّقْ بِهٖ عَلَی الْفُقَرَاءِ فَاِنْ کَانَ ذٰلِكَ فِیْ مَکَانٍ لَا یُوْجَدُ فِیْهِ الْفُقَرَاءُ فَانْحَرْهُ وَاغْمِسْ نَعْلَهٗ فِیْ دَمِهٖ ثُمَّ اضْرِبْ بِهٖ صَفْحَتَهٗ ثُمَّ خَلِّ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ النَّاسِ یَاْکُلُوْنَ فَاِنْ اَکَلْتَ مِنْهُ شَیْئًا فَعَلَیْكَ مَکَانَ مَا اَکَلْتَ وَاِنْ شِئْتَ صَنَعْتَ بِهٖ مَا اَحْبَبْتَ وَعَلَیْكَ مَکَانَهٗ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ ترجمہ ابراہیم کی خالہ سے روایت ہے کہ پوچھا عائشہؓ سے قربانی کا حکم پوچھا جبکہ راہ مین مرنیکے قریب پہونچے کہ اوسکو کیا کرے عائشہؓ نے کہا کہ اسکا کھانا میرے نزدیک بہتر ہے چھوڑنے اسکے سے واسطے درندون کے امام ابوحنیفہؓ نے کہا کہ اگر قربانی وجب ہو تو کر تو ساتھہ اوسکے جو چاہے اور واجب ہے تجھپر بدلا اوسکا اور اگر قربانی نفل ہو تو اوسکو فقیرونپر خیرات کر اور اگر قربانی ایسی جگہہ ہلاک ہونے لگے کہ وان فقیر موجود نہون تو اوسکو ذبح کر اور رنگ جوتا اسکا اوس کے خون مین یعنے جوتا کہ اوسکے ہار مین اوسکو رنگ کر اوسکی گردن پر چھاپا لگا پھر چھوڑ دے درمیان ہدی کے اور درمیان لوگون کے اوسکو کہاوین یعنے فقیر ونکو اوسکے کہانے سے منع نکر اور اگر تو اوس سے کچھہ کہاوے تو واجب ہے تجھپر بدلا اسکا کہ تونے کہایا اور اگر تو چاہے تو کر ساتھہ اوسکے جو تجھہ کو خوش لگے اور واجب ہے تجھپر بدلا اوسکا امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین **ف** نفعہ مین لکہا ہے کہ ہدی دو قسم ہے واجب اور نفل ہدی واجب ہدی قران کی ہے اور ہدی تمتع کی اور ہدی جنایات کی اور ہدی نذر اور احصار کی اور ہدی نفل اور متعہ اور قران اور قربانی سے

کھانا درست ہے اور اسکے سوا اور ہدی کا گوشت کھانا درست نہیں کہ وہ کفارات ہین اور ہدی
اس جانور کو کہتے ہین کہ حرم مین ذبح کیا جاتا ہے واسطے طلب ثواب کے خواہ بکری و دنبہ بھیڑ ہو یا گائے
بیل بھینس یا اونٹ **بَابُ** مَا يَصْلُحُ لِلْمُحْرِمِ مِنَ اللِّبَاسِ وَالطِّيْبِ کیا چیز جائز ہے محرم کو کپڑے
اور خوشبو سے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ سَعِيْدَ
بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْهِمْيَانِ يَلْبَسُهُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** خارجہ سے روایت ہے کہ مینے سعید بن مسیب سے پوچھا کہ محرم کو ہمیانی پہننی درست ہے
اونسے کہا کہ اسکا کچھ ڈر نہین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ جُمْهَانَ
قَالَ بَيْنَمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فِي السَّعْيِ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ بِلَوْنِ الْمَغْرِيِّ اِذْ عَرَضَ لَهٗ رَجُلٌ
فَقَالَ اَتَلْبَسُ هٰذَيْنِ الْمَصْبُوْغَيْنِ وَاَنْتَ مُحْرِمٌ قَالَ اِنَّمَا صَبْغُنَا بِمَدَرٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَ
بِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى بِهٖ بَاْسًا لِاَنَّهٗ لَيْسَ بِطِيْبٍ وَلَا زَعْفَرَانٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** کثیر بن جمہان
سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر سعی مین تھے اور انپر دو کپڑے زرد رنگ کے تھے کہ اچانک انکو ایک
مرد سامنے آیا سو اونسے کہا کہ کیا تو دونون رنگے ہوئے کپڑے پہنتا ہے اسحال مین کہ تو محرم ہے
عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ ہم نے مٹی سے رنگے ہین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور اسکو
ساتھ کچھ خوف نہین جانتے اسواسطے کہ وہ خوشبو ہے اور نہ زعفران اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ
اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ طِيْبِ الرَّجُلِ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ لَاَنْ اُصْبِحَ اَنْضَحُ
قَطِرَانًا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُصْبِحَ اَنْضَحُ طِيْبًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُحْرِمِ اَنْ
يَتَطَيَّبَ بِشَيْءٍ مِنَ الطِّيْبِ يَبْقٰى بَعْدَ الْاِحْرَامِ **ترجمہ** محمد بن منتشر سے روایت ہے کہ مینے عبد اللہ بن عمر کو
احرام کی حالت مین خوشبو لگانیکا حکم پوچھا اونسے کہا کہ صبح کو گندھک کا اثر باقی رہنا میرے نزدیک
بہتر ہے اس سے کہ خوشبو کا اثر باقی رہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ نہین لائق محرم
کو ملنا کسی چیز کا خوشبو سے جیسے احرام کے کہ اوسکا اثر احرام کے بعد بدن مین باقی رہے **بَابُ**
مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ بیان اس چیز کا کہ قتل کرے اوسکو محرم جانورون سے **مُحَمَّدٌ**

قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا نافع عن ابن عمر رضی قال یقتل المحرم الفارۃ والحیۃ
والکلب العقور والحدأۃ والعقرب قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ و
ما عدا علیک من السباع فقتلتہ فلا شیٔ علیک ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ نے کہا
کہ قتل کرے محرم احرام کی حالت میں چوہے کو اور سانپ کو اور کتے کاٹنے والے کو اور چیل کو اور
بچھو کو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا کہ احرام میں ان جانوروں
کا مارنا درست ہے اور جو جانور کہ تجاوز کرے تجھ پر درندے چار پاؤں سے اور تو اوسکو مار ڈالے تو تجھ پر
کچھ کفارہ نہیں محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا سالم الافطس عن سعید
بن جبیر قال صحبت ابن عمر فبصر بحدأۃ علی دبر بعیر فاخذ القوس فرماھا
وھو محرم قال محمد فبھذا کلہ ناخذ وما عدا علیک من السباع فقتلتہ
فلا شیٔ علیک ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر سے صحبت کی سو اس نے اپنے
اونٹ کی پیٹھ پر چیل دیکھی سو تیر لیکر اوسکو مارا اور حالانکہ وہ محرم تھے امام محمد نے کہا کہ انہیں
سب احکام کو ہم لیتے ہیں **باب تزویج المحرم** احرام کی حالت میں نکاح کرنیکا بیان۔
محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن الہیثم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تزوج میمونۃ بنت الحارث بعسفان وھو محرم قال محمد وبہ ناخذ لا نری بذلک
باسا ولکنہ لا یقبل ولا یلمس ولا یباشر حتی یحل وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ہیثم سے روایت
ہے کہ حضرتؐ نے نکاح کیا میمونہ سے عسفان میں اور حالانکہ آپ محرم تھے امام محمد نے کہا کہ اسکو
ہم لیتے ہیں ہم اسمیں کچھ ڈر نہیں دیکھتے ولیکن نہ بوسہ لیوے نہ ہاتھ لگاوے اور نہ بدن سے بدن
لگاوے یہانتک کہ احرام نکلے یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب بیع بیوت
مکۃ واجرھا** مکے کے گھروں کے بیچنے اور انکے اجرت کا بیان محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ
عن عبید اللہ بن ابی زیاد عن ابن ابی نجیح عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال من اکل من اجور مکۃ شیئا فانما یاکل نارا وکان
ابو حنیفۃ یکرہ اجور بیوتھا فی الموسم من الرجل یعنی ممن یرجع فاما المقیم والمجاور
فلا یری باخذ ذلک منھم باسا قال محمد وبہ ناخذ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت

ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کوئی مکے کے گھروں کی اجرت کھاوے سو آگ کھاتا ہے اور امام ابوحنیفہؒ کہتے
تھے کہ حج کے دنوں میں مکے کے گھروں کی اجرت لینی مکروہ ہے اور اسی طرح جو کوئی عمرہ کر کے پھر جاوے
اس سے بھی اجرت لینی مکروہ ہے اور جو کوئی وہاں رہتا ہو یا مجاور ہو تو اس سے اجرت لینی درست
ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَحَرَامٌ بَيْعُ رِبَاعِهَا وَاَكْلُ ثَمَنِهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ
نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ تُبَاعَ الْاَرْضُ فَاَمَّا الْبِنَاءُ فَلَا بَاْسَ بِهٖ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت
ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے مکہ حرام کیا سو حرام ہے اوسکے گھروں کا بیچنا اور ان کا مول کھانا
امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نہیں لائق ہے بیچنا زمین مکے کا لیکن اسمیں گھر بنانا
درست ہے **بَابُ الْاِيْمَانِ** ایمان کا بیان **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا اَنَا رَدِيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ
مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ قُلْتُ لَهُ وَاِنْ
زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ
وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى اِصْبَعِ اَبِي الدَّرْدَاءِ السَّبَّابَةِ يُوْمِيْ
بِهَا اِلٰى اَرْنَبَتِهٖ **ترجمہ** ابودرداءؓ سے روایت ہے کہا کہ جس حالت میں کہ میں حضرتؐ کے پیچھے سوار تھا
تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابوالدرداء کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ خدا کے سوائے کوئی لائق بندگی
کے نہیں اور میں خدا کا رسول ہوں تو واجب ہو جاتی ہے اوسکو لیے بہشت یعنی وہ بہشت میں
ضرور داخل ہوگا میں نے آپ سے کہا کہ اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے سو آپ مجھ سے چپ رہے پھر ایک
گھڑی چلے پھر فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ نہیں لائق بندگی کے کوئی سوائے خدا کے
اور میں اوسکا رسول ہوں تو اسکے لیے بہشت واجب ہو جاتی ہے میں نے کہا کہ اگرچہ زنا کرے اور
چوری کرے حضرتؐ نے فرمایا اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے اگرچہ خاک میں ملے ناک ابوالدرداءؓ کا۔

(راوی نے کہا) سو گویا کہ مین دیکھتا ہون ابو درداء کی شہادت کی اونگلی کو کہ اوس سے اپنے ناک کی
طرف اشارہ کرتے تھے **محمدؒ** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا عبد الکریم بن
ابی المخارق عن طاؤس قال جاء رجل الی ابن عمر رضؓ فقال یا ابا عبد الرحمن ارأیت ھؤلاء
الذین یسرقون اغلاقنا ویفتحون ابوابنا اکفار ھم قال لا قال ارأیت ھؤلاء
الذین یتأولون من القرآن ویشھدون علینا بالکفر ویستحلون دماءنا اکفار ھم
قال لا فکیف اذا قال لا حتی یجعلوا مع اللہ شریکا معنی مثنی قال طاؤس کأنی
انظر الی اصبع ابن عمر وھو یحرکھا ترجمہ طاؤس سے روایت ہے کہ ایک مرد ابن عمر کے پاس آیا
سو اس نے کہا کہ اے ابا عبد الرحمن (یہ کنیت ہے ابن عمر کی) بھلا تبلا تو کہ یہ لوگ جو ہمارے قفل چوراتے
ہین اور ہمارے دروازے کہولتے ہین کیا یہ وہ کافر ہین ابن عمر نے کہا نہین اس نے کہا بھلا تبلا تو کہ
یہ لوگ کہ قرآن مین تاویل کرتے ہین اور ہمارے کفر کی گواہی دیتے ہین اور ہمارے خون حلال
جانتے ہین کیا یہ کافر ہین ابن عمر نے کہا نہین یہانتک کہ خدا کے ساتھ دوسرا شریک ٹھیرا دین
پس کسطرح ہے جبکہ ابن عمر نے کہا نہین طاؤس نے کہا جیسے کہ مین ابن عمر کی اونگلی کو دیکھتا ہون
اور وہ اسکو ہلاتے تھے **محمدؒ** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا علقمۃ بن مرثد
عن ابن بریدۃ الاسلمی عن ابیہ قال کنا جلوسا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال اذھبوا بنا نعود جارنا ھذا الیھودی قال فاتیناہ فقال کیف انت وکیف
فسألہ ثم قال یا فلان اشھد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ فنظر الرجل الی
ابیہ وکان عند رأسہ فلم یردہ علیہ شیئا فسکت فقال یا فلان اشھد ان لا الہ
الا اللہ وانی رسول اللہ فنظر الرجل الی ابیہ فلم یکلمہ فسکت ثم قال یا فلان اشھد
ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ فقال لہ ابوہ اشھد لہ فقال اشھد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ
فقال رسول اللہ صلعم الحمد للہ الذی اعتق بی نسمۃ من النار قال محمد وبہذا ناخذ لا نری بعیادۃ الیھودی والنصرانی باسا
ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے پاس بیٹھے تھے حضرت نے فرمایا ہمارے ساتھ چلو ہم اپنے ہمسائے کی بیمار پرسی کرین یہودی کی پہر ہم اسکے پاس
آئے سو حضرت نے فرمایا کیا حال ہے تیرا اور کیسا ہے سو آپ نے اس سے پوچھا پہر فرمایا اے فلانے
[illegible] اوس یہودی کو کہا کہ گواہی دے اسکی کہ خدا کے سوے کوئی لائق عبادت کے نہین اور مین خدا

کا رسول ہون اُس نے اپنے باپ کیطرف دیکہا اور وہ اسکے سرہانے بیٹہا تہا سو اوسکے باپ نے اوسکو کچہ جواب نہ دیا سو وہ
چپ رہا پہر حضرت صلعم نے فرمایا اے فلانے گواہی دے اسکی کہ خدا کے سوائے کوی لائق عبادت کے نہین
اور مین خدا کا رسول ہون سو اوس نے اپنے باپ کیطرف دیکہا سو اوس نے اوس سے کچہ کلام نہ کی سو وہ
چپ رہا پہر فرمایا اے فلانے گواہی دے اسکی کہ خدا کے سوا کوی لائق عبادت کے نہین اور مین
خدا کا رسول ہون سو اوسکے باپ نے اوسکو کہا کہ اوسکے لیے گواہی دے سو اس نے کہا کہ گواہی دیتا
ہون مین اسکی کہ سوا خدا کے کوی لائق بندگی کے نہین اور آپ خدا کے رسول ہین سو حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شکر ہے اوس خدا کا کہ میرے سبب سے ایک جان آگ سے آزاد کی امام محمدؒ نے
کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ یہودی اور نصرانی اور مجوسی کی بیمار پرسی مین کچہ ڈر نہین **محمدؒ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَیْسُ بْنُ مُسْلِمِ الْجَدَلِیُّ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ الْاَحْمَسِیِّ
قَالَ جَاءَ یَهُوْدِیٌّ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض فَقَالَ اَرَاَیْتَ قَوْلَهٗ سَارِعُوْا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ
وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ فَاَیْنَ النَّارُ فَقَالَ عُمَرُ لِاَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ اَجِیْبُوْهُ فَلَمْ یَکُنْ عِنْدَهُمْ فِیْهَا شَیْءٌ فَقَالَ عُمَرُ اَرَاَیْتَ النَّهَارَ اِذَا جَاءَ اللَّیْلُ یَمْلَاُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَالَ بَلٰی قَالَ فَاَیْنَ اللَّیْلُ قَالَ حَیْثُ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالَ الْیَهُوْدِیُّ
وَالَّذِیْ نَفْسُكَ بِیَدِهٖ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ عُمَرُ وَالنَّارُ حَیْثُ شَاءَ اللّٰهُ اِنَّهَا لَفِیْ کِتَابِ
اللّٰهِ الْمُنَزَّلِ کَمَا قُلْتَ **ترجمہ** طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ ایک یہودی حضرت عمرؓ پاس
آیا اور کہا کہ بہلا بتلا تو کہ خدا نے فرمایا کہ جلدی کرو طرف مغفرت کی اپنے رب سے اور جنت کی کہ چوڑاو
اوسکا برابر آسمانون اور زمین کے ہے پس دوزخ کہان ہے عمرؓ نے اصحاب سے کہا کہ اوسکو جواب دو سو
انکو اس باب مین کوئی چیز یاد نہ تہی عمرؓ نے کہا کہ بہلا بتلا تو کہ جب دن چڑہتا ہے تو کیا آسمانون اور
زمین کو روشنی سے پر نہین کرتا اوس نے کہا کیون نہین عمرؓ نے کہا پس رات کہان ہے اوس نے
کہا جسجگہہ اللہ چاہے یہودی نے کہا قسم ہے اس ذات کی کہ اوسکے قابو مین تیری جان ہے ای امیر
المؤمنین عمرؓ نے کہا کہ دوزخ بہی اوس جگہہ ہے جہان اللہ چاہے ؕ وہ بیشک اللہ کی کتاب اتاری
مین ہے جیسے کہ تو نے کہا **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ بَیْنَا اَنَا عِنْدَ عَطَاءِ بْنِ

ابی رباح قال له علقمة بن مرثد الحضرمی قال ان بمصرنا قوما صالحین یقولون
اشهدنا انا مؤمنون شهدنا انا من اهل الجنة قال فقولوا انکم مؤمنون و لا
تقولوا انا من اهل الجنة فوالله ما فی السماء ملک مقرب ولا نبی مرسل ولا
عبد صالح الا ولله علیه السبیل والحجة اما ملک اطاع الله طاعة حسنة فالله
من علیه بتلک الطاعة فهو مقصر علی شکرها واما نبی مرسل او عبد صالح اذنب
فلله علیه السبیل والحجة ترجمہ امام ابوحنیفہ رح سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ میں عطا بن ابی
رباح کے پاس بیٹھا ہوا تھا سو اسکو علقمہ بن مرثد نے پوچھا کہ مصر میں کچھ نیک لوگ ہیں کہتے ہیں کہ گواہی
دیتے ہیں ہم کہ ہم ایماندار ہیں گواہی دیتے ہیں ہم کہ ہم بہشتی ہیں سو عطا نے کہا کہ تم کہو کہ مقرر ہم
ایماندار ہیں اور یہ نہ کہو کہ ہم بہشتی ہیں سو قسم ہے خدا کی کہ نہیں آسمانوں میں کوئی فرشتہ مقرب
اور نہ کوئی نبی مرسل اور نہ کوئی بندہ نیک مگر کہ خدا تعالے کو اوسپر راہ اور حجت ہے اسپر فرشتہ
سو اوس نے خدا پاک کی اچھی فرمانبرداری کی سو خدا تعالے نے اوسپر احسان کیا کہ اوسکو اس
بندگی کی توفیق دی سو وہ قصوروار ہے اوسکے شکر میں اور اسپر نبی مرسل اور نیک بندہ سو اوسنے
گناہ کیا سو خدا کو اوسپر راہ اور حجت ہے محمد قال اخبرنا ابوحنیفة قال حدثنا عطاء
بن ابی رباح عن عبد الله بن رواحة انه سمی شاة من غنمه لرسول الله صلی الله علیه وآله
وسلم واوصی بها جاریة له کانت فی الغنم فکان یتعاهدها وینظر الیها کلما
اتی الغنم حتی سمنت وصلحت فجاء یوما ففقدها من الغنم فسألها عنها فقالت
ضاعت فلطم وجهها فلما سری ذلک عنه اتی النبی صلی الله علیه وسلم فاخبره
بالقصة فقال له اما ملکت نفسی ان لطمتها قال فاعظم ذلک النبی صلی الله علیه وسلم
وقال لعلها مؤمنة قال یا رسول الله انها سوداء قال فقال ائت بها فلما جاء بها
قال لها النبی صلی الله علیه وآله وسلم امؤمنة انت قالت نعم قال لها فاین الله
قالت فی السماء قال فمن انا قالت انت رسول الله فقال رسول الله صلی الله علیه
وآله وسلم هی مؤمنة قال فقال عبد الله بن رواحة هی حرة یا رسول
الله ترجمہ عبداللہ بن رواحہ سے روایت ہے کہ اونے اپنی بکریوں میں سے ایک بکری حضرت کے نام

لی کی اور اپنی لونڈی کو کہ بکریوں میں تہی اوسکی وصیت کی کہ اوسکی نگہبانی کرے سو وہ اسکی نگہبانی کرتے تہے اور اسکی طرف دیکہتے تہے جبکہ بکریوں میں آتے تہے یہانتک کہ وہ بکری خوب موٹی اور فربہ ہوگئی سو ایک دن وہ آیا اور اسکو بکریوں سے گم پایا سو اوسنے اس لونڈی سے اوسکا حال پوچہا اوسنے کہا کہ وہ بکری ضائع ہوگئی سو اسنے اوسکے منہ پر ایک طمانچہ مارا سو جب اوسکا غصہ دور ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ کو اس قصے سے خبر دی اوسنے کہا کہ نہ قادر ہوا میں اپنی جان پر اوسکے طمانچہ مارنے سے یعنے مجہسے بے اختیار ہوگیا تہا سو یہ معاملہ حضرت پر دشوار گذرا اور فرمایا شاید کہ وہ ایماندار ہے اوسنے کہا یا رسول اللہ وہ سیاہی حضرت نے فرمایا اوسکو لے آ سو جب وہ اسکو لایا تو حضرت نے اوس سے فرمایا کہ کیا تو ایماندار ہے اوسنے کہا ہاں فرمایا خدا کہاں ہے اوسنے کہا آسمان میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کون ہوں اوسنے کہا آپ خدا کے رسول ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ایماندار ہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ وہ آزاد ہے یا حضرت

باب الشفاعة شفاعت کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال سالته عن قول الله ربما يود الذين كفروا لو كانوا مسلمين قال يعذب الله قوما ممن كان يعبده ولا يعبد غيره وقوما ممن كان يعبد غيره ثم يجمعهم في النار فيعير الذين كانوا يعبدون غير الله الذين كانوا يعبدونه فيقولون علينا لانا عبدنا غيره فما اغنت عنكم عبادتكم اياه وقد عذبتم معنا فيأذن الرب تبارك وتعالى الملئكة والنبيين فيشفعون فلا يبقى في النار احد ممن كان يعبده الا اخرجه حتى يتطاول للشفاعة ابليس لعبادته الاول قال فيقول ربما يود الذين كفروا لو كانوا مسلمين ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے آیت ربما یود الذین الخ کی تفسیر پوچہی یعنے اکثر اوقات آرزو کرینگے وہ لوگ کہ کافر ہوئے کہ کاش ہوتے مسلمان ابراہیم نے کہا کہ خدا عذاب کریگا ایک قوم کو اون لوگوں میں سے کہ فقط اوسی کی عبادت کرتے تہے اسکے سوا کسی کی عبادت نکرتے تہے اور عذاب کریگا ایک قوم کو اون لوگوں میں سے کہ خدا تعالے کے سوا غیر کی عبادت کرتے تہے پہر جمع کریگا انکو آگ میں پس عار دلاوینگے وہ لوگ کہ غیر اللہ کی عبادت کرتے تہے اون لوگوں کو کہ خدا کی عبادت کرتے تہے سو کہینگے کہ ہمکو

تو اسواسطے عذاب ہوا کہ ہم نے خدا کے سوائی اوسکی عبادت کی سو نہ دفع کیا تم سے تمہاری عبادت کرنے
نے خدا کو کچھ اور سقر رعذاب کیے گئے تم ساتھ ہمارے سو اجازت دیگا اللہ تعالی واسطے فرشتون کے
اور پیغمبرون کے سو شفاعت کرینگے سو نہ باقی رہیگا آگ مین کوئی جو اوسکے عبادت کرتا تھا
مگر کہ اوسکو نکالیگا یہانتک کہ گردن دراز کریگا شیطان واسطے پہلی عبادت اپنی کے
کہاں کہیگا **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ الْعَبْسِيِّ
عَنْ حُذَیْفَةَ ابْنِ الْیَمَانِ رضؓ قَالَ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَوْمٌ مُنْتِنِیْنَ قَدْ اِمْتَحَشَتْهُمُ النَّارُ ترجمہ
حذیفہ سے روایت ہے کہ داخل ہونگے بہشت مین کچھ لوگ بھون ڈالا انکو آگ نے یعنے آگ سے نکلکر
بہشت مین داخل کیے جاوینگے **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَیْلٍ عَنْ
اَبِی الزَّعْرَاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ یُعَذِّبُ اللّٰهُ قَوْمًا مِنْ اَهْلِ الْاِیْمَانِ بِذُنُوْبِهِمْ
ثُمَّ یُخْرِجُهُمْ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰی لَا یَبْقٰی فِی النَّارِ اِلَّا مَنْ
ذَکَرَ اللّٰهُ مَا سَلَكَكُمْ فِیْ سَقَرَ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِیْنَ وَكُنَّا
نَخُوْضُ مَعَ الْخَائِضِیْنَ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ حَتّٰی اَتَانَا الْیَقِیْنُ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ
الشَّافِعِیْنَ ترجمہ ابی زعراء سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ عذاب کریگا اللہ ایک قوم کو
اہل ایمان میں سے بدلے گناہون انکے کے پہر نکالیگا انکو ساتھ شفاعت محمدؐ کے یہانتک کہ نہ رہیگا
دوزخ مین مگر جسکا اللہ نے ذکر کیا کہ کس چیز نے تمکو دوزخ مین ڈالا وہ بولے ہم نہ تہے نماز پڑھتے اور
نہ تہے کہلاتے محتاج کو اور ہم تہے بات مین دھنستے ساتھ دھنسنے والون کے اور ہم تہے جھٹلاتے قیامت
کے دن کو یہانتک کہ آپہونچی ہمپر موت یعنی بات مین دھنستے پہر کام مین نہ آویگی انکو سفارش سفارش
کرنے والون کی **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَطِیَّةَ الْعَوْفِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ
الْخُدْرِیِّ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا
فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ قَالَ وَسَاَلْتُهٗ عَنْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ وَمِنَ اللَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ
نَافِلَةً لَّكَ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قَالَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الشَّفَاعَةُ قَالَ
یُعَذِّبُ اللّٰهُ قَوْمًا مِنْ اَهْلِ الْاِیْمَانِ بِذُنُوْبِهِمْ ثُمَّ یُخْرِجُهُمْ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَیُؤْتٰی بِهِمْ نَهَرًا یُقَالُ لَهُ الْحَیَوَانُ فَیَغْتَسِلُوْنَ فِیْهِ غُسْلَ الثَّعَارِیْرِ

ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ ثُمَّ يَطْلُبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ فَيَذْهَبُ ذٰلِكَ الْاِسْمُ عَنْهُمْ مُحَمَّدٌ

قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ شَدَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ بِمِثْلِ ذٰلِكَ

ترجمہ ابی سعید خدری رض سے روایت ہے کہ جو جہوٹ بولے مجہپر جان بوجہکر تو چاہیے کہ بناوے ٹہکانا اپنا دوزخ مین اور مین نے اسکو اس آیت سے پوچہا اور کچہ رات جاگتا رہو ساتہہ نماز کے کہ وہ زیادتی درجہ کی ہے واسطے تیرے عنقریب ہے کہ اوٹہاوے تجہکو خدا تیرا رب بیچ مقام مین اونہنے کہا کہ مقام محمود سے مراد شفاعت ہے کہا عذاب کریگا خدا ایک قوم کو اہل ایمان سے بسبب گناہون انکے کے پہر نکالیگا اونکو ساتہہ شفاعت حضرت محمد کے سو انکو ایک نہر مین لایا جاوے گا کہ اوسکو آب حیات کہتے ہین سو اوس مین نہاوینگے مانند بہانے نثار بیرکی پہر داخل کیے جاوینگے بہشت مین لوگ اون کا نام جہنمی کہینگے پہر التجا کرینگے طرف اللہ کے سو خدا اون کا یہ نام دور کر دیگا امام محمد نے کہا کہ شداد بن عبد الرحمن سے بہی اسیطرح روایت آئی ہے ✤ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ صُهَيْبِ الَّذِيْ

يُقَالُ لَهُ الْفَقِيْرُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَاَلْتُهُ عَنِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ يُعَذِّبُ اللّٰهُ قَوْمًا مِنْ اَهْلِ الْاِيْمَانِ ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ فَاَيْنَ قَوْلُ اللّٰهِ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ فِي الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِقْرَاْ مَا قَبْلَهَا ترجمہ یزید فقیر سے روایت ہے کہ مین نے جابر بن عبد اللہ سے شفاعت کا مسئلہ پوچہا اونہنے کہا کہ خدا عذاب کریگا ایک قوم کو اہل ایمان مین سے پہر نکالیگا انکو ساتہہ شفاعت حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مینے کہا پہر کہان ہے یہ آیت کہ ارادہ کرینگے نکلنے کا دوزخ سے اور نہین وہ نکلنے والی اوس مین سے اور واسطے انکے عذاب ہے ہمیشہ رہنے والا سو اونہنے مجہکو کہا کہ یہ اون لوگون کی حق مین ہے جو کافر ہوئے اوس سے پہلے کی آیت پڑہ ✤ بَابُ التَّصْدِيْقِ بِالْقَدَرِ تقدیر کے سچا جاننے کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ

حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ سَاَلَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ الْمُدْلَجِيُّ رض فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنَا عَنْ عُمْرَتِنَا هٰذِهِ الْعَامِ اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِلْاَبَدِ فَقَالَ لِلْاَبَدِ قَالَ اَخْبِرْنَا عَنْ دِيْنِنَا هٰذَا كَاَنَّمَا خُلِقْنَا لَهُ فِيْ اَيِّ شَيْءٍ الْعَمَلُ اَفِيْ شَيْءٍ قَدْ جَرَتْ بِهِ الْاَقْلَامُ وَثَبَتَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ اَمْ فِيْ شَيْءٍ

نستانف فیہ العمل قال فی شیء قد جرت بہ الاقلام وثبتت بہ المقادیر قال ففیم العمل یا رسول اللہ فقال اعملوا فکل عامل میسر من کان من اهل الجنۃ یسر لعمل اهل الجنۃ ومن کان من اهل النار یسر لعمل اهل النار ثم تلا هذہ الایۃ فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی فسنیسرہ للیسری واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی فسنیسرہ للعسری ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے سراقہ بن مالک نے حضرتؐ سے پوچھا سو عرض کی کہ یا حضرتؐ خبر دیجیے ہمکو ہمارے اس عمرے سے کہ فقط اسی سال کے لیے ہیں یا واسطے ہمیشہ کے حضرتؐ نے فرمایا نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے یعنی حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا ہمیشہ کو درست ہے اونے کہا خبر دیجیے ہمکو ہمارے اس دین سے گویا کہ ہم اوسکے لیے پیدا کیے گئے ہیں کس چیز میں ہے عمل اوس چیز میں کہ جاری ہوئیں ساتھ اوسکے قلمیں اور ثابت ہوئیں تقدیریں کیا اوس چیز میں کہ ہم اوس میں ابتدا سے عمل کرتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا عمل اس چیز میں ہے کہ جاری ہوئیں ساتھ اوسکے قلمیں اور ثابت ہوئیں ساتھ اوسکے تقدیریں اونے کہا پس کس چیز میں ہے عمل یا حضرتؐ اور کس حساب میں ہے یعنی جب ہر چیز مقدر ہے تو عبادت اور عمل کی کیا ضرورت سو حضرتؐ نے فرمایا کہ عمل کیے جاؤ کہ ہر ایک شخص کو وہی آسان معلوم ہوگا جسکے واسطے وہ پیدا ہوا سو جو بہشتیوں میں سے ہوگا اوسکو بہشتیوں کا عمل آسان معلوم ہوگا اور جو دوزخی ہوگا تو اوسکو دوزخیوں کا عمل آسان معلوم ہوگا پھر حضرتؐ نے یہ آیت پڑھی سو جس نے دیا اور ڈر رکھا اور سچ جانا بھلی بات کو تو اوسکو ہم سہج پہونچاوینگے آسانی میں اور جس نے نہ دیا اور بے پرواہ رہا اور جھوٹ جانا بھلی بات کو تو اوسکو ہم سہج پہونچاوینگے سختی میں محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن عبد العزیز بن رفیع عن مصعب بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ رضی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ما من نفس الا قد کتب اللہ مدخلها ومخرجها وما هی لاقیۃ فقال رجل من الانصار ففیم العمل یا رسول اللہ قال کل من کان من اهل الجنۃ یسر لعمل اهل الجنۃ ومن کان من اهل النار یسر لعمل اهل النار فقال الانصاری الآن حق العمل ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسی جان نہیں مگر کہ خدا نے لکھی ہے جگہ داخل ہونے اوسکی کی اور جگہ نکلنے اوسکے کی اور جس چیز کو وہ ملنے والی ہے سو ایک مرد انصاری نے کہا کہ عمل کس چیز میں ہے

یا حضرت فرمایا جو بہشتی ہوگا اوسکے بہشتیوں کا عمل آسان ہوگا اور جو دوزخی ہوگا اوسکو دوزخیوں کا
عمل آسان معلوم ہوگا یعنے یہ نیک عمل بھی تقدیر ہی کا اثر ہے اسکو تقدیر کے مخالف سمجھو سوا انصاری
نے کہا کہ اب ثابت ہوا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة قال حدثنا علقمة بن مرثد
الحضرمي عن يحيى بن يعمر قال بينا نحن في مسجد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
اذ رأيت ابن عمر رض قاعدا في جانبه فقلت لصاحبي هل لك ان تاتي ابن عمر فنسأله
عن القدر فقال نعم فقلت دعني حتى اكون انا الذي اسأله فاني اعرف به منك
فاتيناه فقعدنا اليه فقلت يا ابا عبد الرحمن انا قوم نتقلب في هذه الارضين
فربما قدمنا البلد به قوم يقولون لا قدر قال ابلغوهم اني منهم بريء واني
لو اجد اعوانا لجاهدتهم ثم قال ثم انشأ يحدثنا قال بينا نحن عند رسول الله
صلى الله عليه وسلم في ناس من اصحابه اذ اقبل شاب جميل حسن اللمة طيب الريح
عليه ثياب بياض فقال السلام عليك يا رسول الله السلام عليكم فرد النبي صلى
الله عليه وسلم ورددنا ثم قال ادنو يا رسول الله فقال ادنه فدنا دنوة او
دنوتين ثم قام موقرا له ثم قال ادنو يا رسول الله فقال ادنه فدنا دنوة او
دنوتين ثم قام موقرا له ثم قال ادنو يا رسول الله فقال ادنه فدنا دنوة او
دنوتين ثم قام موقرا له ثم قال ادنو يا رسول الله فقال ادنه حتى جلس فالصق
ركبتيه بركبتي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ثم قال اخبرني عن الايمان
ما هو قال الايمان بالله وملائكته وكتبه ورسله واليوم الآخر والقدر خيره
وشره من الله قال صدقت فتعجبنا لقوله صدقت كانه يعلم قال فاخبرني
عن شرائع الاسلام ما هي قال اقام الصلوة وايتاء الزكوة وحج البيت وصوم
شهر رمضان والاغتسال من الجنابة قال صدقت فتعجبنا لقوله صدقت كانه
يعلم قال فاخبرني عن الاحسان ما هو قال تعمل لله كانك تراه فان لم تكن
تراه فانه يراك قال صدقت فتعجبنا لقوله صدقت كانه يعلم قال فاخبرني
عن قيام الساعة متى هو قال ما المسئول عنها باعلم من السائل قال صدقت

فَتَعَجَّبْنَا لِقَوْلِهٖ صَدَقْتَ فَانْصَرَفَ وَنَحْنُ نَرَاهُ اِذْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَيَّ بِالرَّجُلِ فَسِرْنَا فِي اَثَرِهٖ فَمَا نَدْرِيْ اَيْنَ تَوَجَّهَ وَلَا رَاَيْنَا مِنْهُ شَيْئًا فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ مَعَالِمَ دِيْنِكُمْ مَا اَتَانِيْ فِيْ صُوْرَةٍ قَطُّ اِلَّا وَاَنَا اَعْرِفُهُ فِيْهَا قَبْلَ هٰذِهِ الصُّوْرَةِ ترجمہ یحیے بن یعمر سے روایت ہی کہ جس حالت مین کہ ہم حضرت کی مسجد مین بیٹھے تھے کہ ناگاہ مین نے ابن عمر کو مسجد کی ایک طرف مین بیٹھے دیکھا سو مین نے اپنے ساتھی سے کہا کہ کیا تو چاہتا ہے کہ ابن عمر پاس آوے اور اس سے تقدیر کا مسئلہ پوچھے اوس نے کہا ہان سو مین نے کہا کہ مجھ کو چھوڑ یہانتک کہ پہلے مین ہی اُس سے پوچھون کہ مین زیادہ رفیق ہون اوسکا تجھسے سو ہم اوسکے پاس آئے اور اسکے پاس بیٹھے سو مین نے اس سے کہا کہ اے ابا عبد الرحمن ہم ایک قوم مین کہ ان زمینون مین پہرتے ہین سو اکثر اوقات ہم ایک شہر مین جاتے ہین کہ اسمین کچھ لوگ رہتے ہین جو کہتے ہین کہ تقدیر نہین ابن عمر نے کہا کہ سو پہنچا دے انکو یہ بات کہ مین انسے بیزار ہون اور اگر مین مددگار پاؤن تو ان سے جہاد کرون پہر ہمسے حدیث بیان کرنے لگے کہا کہ جس حالت مین کہ ہم کچہ اصحابؓ مین حضرتؐ کے پاس بیٹھے تھے کہ ناگاہ ایک خوبصورت جوان آیا عمدہ بال پاک بو اور سپید کپڑے تھے سو اوس نے کہا کہ سلام ہو آپ کو یا حضرتؐ سلام تمکو سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور ہم نے بہی دیا پہر اوسنے کہا کہ یا حضرت کیا مین آپ سے قریب ہوؤن آپ نے فرمایا قریب ہو سو نزدیک ہوا ایک بار نزدیک ہونا یا دو بار نزدیک ہوا پہر آپ کی تعظیم کو کہڑا ہوا پہر کہا کہ یا حضرت کیا مین آپ سے نزدیک ہوؤن حضرت نے فرمایا نزدیک ہو سو نزدیک ہوا ایک بار نزدیک ہونا یا دو بار نزدیک ہونا پہر آپ کی تعظیم کو کہڑا ہوا پہر کہا کہ یا حضرت کیا مین آپ سے نزدیک ہوؤن آپ نے فرمایا قریب ہو یہانتک بیٹھ گیا اور اپنے دونون زانو حضرتؐ کے زانو سے ملائے پہر کہا کہ مجھ کو ایمان کی حقیقت بتلایئے کہ کیا ہے حضرتؐ نے فرمایا ایمان دل سے ماننا ہے اللہ کو اور اسکے فرشتون کو اور اسکی کتابون کو اور اسکی پیغمبرون کو اور پچہلے دن کو یعنے قیامت کو اور تقدیر کو بہلی ہو یا بری اللہ کیطرف سے ہے اوس نے کہا تم نے سچ کہا اون سے کہا کہ آپ مجہکو اسلام کے اصول بتلایئے وہ کیا ہین حضرت نے فرمایا نماز کا اچہی طرح پڑہنا اور زکوۃ کا دینا اور مہینے رمضان کا روزہ رکہنا اور خانے

کیسے کا حج کرنا اور جنابت سے نہانا اوس نے کہا تم نے سچ کہا سو ہمنے تعجب کیا اوسکو اس قول سے کہ آپ نے سچ
کہا جیسے کہ وہ جانتا ہے پہر اوس نے کہا کہ آپ مجھکو احسان اور اخلاص کی حقیقت بتلایئے وہ کیا ہے
حضرتؐ نے فرمایا احسان یہی کہ تو اسکی ایسی عبادت کرے جیسے کہ اوسکو دیکھ رہا ہے سو اگر اسطرح کا دیکہنا
تجہسے نہ ہو سکے تو یون جان کہ وہی تجھکو دیکھتا ہے اوس نے کہا آپنے سچ کہا سو ہم نے اوسکو اس قول
سے تعجب کیا کہ آپنے سچ کہا جیسے کہ وہ جانتا ہے پہر اوس نے کہا کہ آپ مجھکو قیامت کا حال بتلایئے
کہ کب ہوگی حضرتؐ نے فرمایا کہ جواب دینیوالا پوچھنے والے سے اُسکو کچھ زیادہ تر نہین جانتا یعنے قیامت
کے نجانتے ہین ہین اور تم دونو برابر ہین اوس نے کہا آپنے سچ فرمایا سو ہم نے اوس کے اس قول سے
تعجب کیا آپنے سچ کہا سو وہ پہرا اور ہم اوسکو دیکھتے تہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس مرد کو میرے پاس
پہیر لاؤ سو ہم اوس کے پیچھے گئے سو ہم نہین جانتے کہ کہان گیا اور نہ ہم نے اوس کی کوئی چیز دیکھی
سو ہم نے یہ بات حضرتؐ سے ذکر کی حضرتؐ نے فرمایا یہ جبرئیل تہا تمہارے پاس آیا تہا تمکو دین سکہانے
کو وہ کبھی کسی صورت مین میرے پاس نہین آیا مگر کہ مین اُسکو پہچانتا ہون پہلے اس صورت کے **ف**
اسحدیث کو ام الاحادیث کہتے ہین یعنے سب حدیثون کی جڑ ہے سو اسطرح کہ جو مطالب اور حدیثون
مین ہین وے سب اسحدیث مین مجمل موجود ہین اور ایمان تصدیق قلبی اور اعتقاد دلی کو فرمایا یعنے
خدا کو یون اعتقاد کرے کہ وہ سب عیب اور نقصان سے پاک ہے اور سب خوبیون سے موصوف ہے اسکے
سوای کوئی لائق عبادت کے نہین اور فرشتون کو یون اعتقاد کرے کہ وے نوری خدا کے بندے
ہین رنگ برنگ صورت بدلنے پر قادر ہین گناہون سے پاک ہین نہ مرد ہین نہ عورت خدا کے حکم سے
سارے عالم کا انتظام کرتے ہین اور کتابون کا یون اعتقاد کرے کہ خدا کا قدیم کلام ہے جو اون مین ہے
سو سچ ہے اور پیغمبرون کا یون اعتقاد کرے کہ وے سب خلق سے افضل اور پاک لوگ ہین خدا نے انکو
اپنی کمال رحمت سے آدمیون کیطرف بہیجا کہ نیک راہ بتلادین انکا دین اور دنیا سنوارین اور ان کو
قسم قسم کے معجزات دیکر کہ انکی راستی مین کوئی عاقل آدمی شک نہ لاوے وہ سب گناہون سے پاک
ہین صغیرے ہون یا کبیرے نبوت سے پہلے بہی اور پیچھے بہی اور یہی مذہب ٹہیک ہے اور قیامت
کا یون اعتقاد کرے کہ بعد موت کے قیامت تک بہشت اور دوزخ کی داخل ہونے تک جو حضرتؐ
نے فرمایا سو سچ ہے یعنی قبر کا عذاب اور صور کا پہونکنا اور مردون کا جینا اور حساب کتاب اور عمل

کا بدلا ملنا اور ترازو میں عمل کا تلنا اور پلصراط اور حوض کوثر اور دوزخ اور بہشت یہ سب خبریں حق
ہیں ان میں کچھ شک نہیں اور تقدیر کا یوں اعتقاد کرے کہ جو عالم میں ہوا اور ہوتا ہے اور ہوگا
بھلا یا برا سو سب تقدیر سے ہی بدون اوسکی خواہش کے نہ کوئی پتا ہلے نہ بوند ٹپکے لیکن باوجود اسکی
آدمی کو کچھ اتنا اختیار دیا ہے کہ اوسکی سبب سے آدمی تعریف یا مذمت ثواب یا عذاب کے لائق ہو تقدیر
کا اعتقاد اسیطرح مجمل چاہیے زیادہ گفتگو کرنی اسمیں بدعت اور گمراہی ہے اسواسطے کہ عقل ہماری میں
اتنی کہاں طاقت ہے کہ کارخانہ خدا کے بھید سمجھے اسیواسطے حضرت نے تقدیر کی بحث سے منع
فرمایا یہ ایمان مفصل ہے محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن عبد الاعلى التيمي عن
ابيه عن عمر بن الخطاب قال بينا هو يخطب الناس بالجابية اذ قال في خطبته ان
الله يضل من يشاء ويهدي من يشاء فقال قس من تلك القسوس ما يقول امير
المؤمنين قالوا يقول ان الله يضل من يشاء ويهدي من يشاء فقال بركسته الله
اعدل من ان يضل احدا فبلغت عمر بن الخطاب فقال كذبت بل الله اضلك و
الله لولا عهدك لضربت عنقك ترجمہ عبد الاعلی سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ حضرت
عمر خطبہ پڑھتے تھے جابیہ (ایک جگہہ کا نام ہے) میں کہ اچانک اونہوں نے اپنے خطبہ میں کہا کہ مقرر
خدا گمراہ کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور راہ دکہاتا ہے جسکو چاہتا ہے سو یہود کے ان عالموں میں سے
ایک عالم نے کہا کہ امیر المومنین کیا کہتا ہے لوگوں نے کہا کہتا ہے کہ خدا گمراہ کرتا ہے جسکو چاہتا
ہے اور راہ دکہاتا ہے جسکو چاہتا ہے اوس یہودی نے کہا کہ عمر پھر گیا اللہ زیادہ عادل ہے اس
سے کہ کسی کو گمراہ کرے یعنی خدا کسی کو گمراہ نہیں کرتا لوگ خود بخود گمراہ ہوتے ہیں سو یہ بات انکی
حضرت عمر کو پہونچی عمرؓ نے کہا کہ تو نے جھوٹ کہا بلکہ خدا ہی نے تجھکو گمراہ کیا ہے اور اگر تیرا عہد
نہ ہوتا تو میں تیری گردن مارتا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا يزيد بن
عبد الرحمن عن ابي وائلة وابي ثابت عن محمد عن عبد الله بن مسعود قال تكون النطفة
في الرحم اربعين يوما ثم تكون علقة اربعين يوما ثم تكون مضغة اربعين
يوما ثم يبعث خلقه فيقول رب اذكر او انثى شقي او سعيد وما رزقه قال
محمد وبه نأخذ الشقي من شقي في بطن امه والسعيد من وعظ بغيره ترجمہ عبد اللہ بن مسعودؓ

سے روایت ہے کہ آدمی کا نطفہ اپنی مان کے پیٹ مین چالیس دن جمع رہتا ہے پھر چالیس دن لہو کی پھٹکی
ہو جاتا ہے پھر چالیس دن گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے پھر اوسکا وجود پیدا ہوتا ہے سو فرشتہ کہتا ہے
کہ اے رب کیا یہ مرد ہوگا یا عورت بدبخت ہوگا یا نیک بخت اور اوسکی روزی کتنی ہے یعنے محتاج
ہوگا یا مالدار امام محمدؒ نے کہا اسی کو ہم لیتے ہین کہ بدبخت دوزخی وہ ہے جو اپنی مان کے پیٹ مین
بدبخت ہوا اور نیک بخت بہشتی وہ ہے جسنے غیر سے نصیحت پکڑی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ تقدیر حق ہے اور نیک بخت ہونا اور بدبخت ہونا مقدر ہو چکا ہے **بَابُ مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ الْحُرِّ
مِنَ التَّزْوِيجِ** آزاد مرد کو کتنی عورتین نکاح کرنی درست ہین **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ الْجَدَلِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رض فِيْ قَوْلِ
اللّٰهِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَاۤءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ قَالَ كَانَ يَقُوْلُ فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ
مِنَ النِّسَاۤءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ قَالَ اُحِلَّ لَكُمْ اَرْبَعٌ وَحُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ اِلٰى اٰخِرِ
الْاٰيَةِ قَالَ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمُحْصَنَاتُ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ بَعْدَ الْاَرْبَعِ **ترجمہ** حضرت
علی سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر مین کہ حرام ہوئین تمپر نکاح مین عورتین مگر جنکے مالک ہو جاوین
تمہارے ہاتھ کہا تھے کہتے کہ نکاح کرو جو تمکو خوش آوین عورتون سے دو دو تین تین چار چار حضرت
علی نے کہا کہ حلال ہوئین تمکو چار عورتین اور حرام ہوئین تمپر تمہاری مائین آخر آیت تک کہا حرام ہوئین
تمپر نکاح مین عورتین مگر جنکے مالک ہو جاوین تمہارے ہاتھ پیچھے چار عورتون کے یعنے آزاد
عورتین چار سے زیادہ درست نہین لیکن اگر چار کے بعد لونڈی کا مالک ہو تو درست ہے **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا نَكَحَ الرَّجُلُ الْاَمَةَ عَلَى الْحُرَّةِ
فَنِكَاحُ الْاَمَةِ فَاسِدٌ وَاِذَا نَكَحَ الْحُرَّةَ عَلَى الْاَمَةِ اَمْسَكَهُمَا جَمِيْعًا وَيَقْسِمُ لِلْحُرَّةِ لَيْلَتَيْنِ
وَلِلْاَمَةِ لَيْلَةً **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے
کہ ابراہیم نے کہا جب کوئی مرد آزاد عورت پر لونڈی سے نکاح کرے تو لونڈی کا نکاح فاسد ہے
اور جب لونڈی پر آزاد عورت سے نکاح کرے تو دونو کو رکھے اور تقسیم کرے واسطے آزاد عورت کے
دو راتین اور واسطے لونڈی کے ایک رات امام محمدؒ نے کہا اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول
ہے ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ

لِلْحُرِّ اَنْ يَتَزَوَّجَ اَرْبَعَ مَمْلُوكَاتٍ اَوْ ثَلٰثًا اَوْ ثِنْتَيْنِ وَوَاحِدَةً قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَهٗ
اَنْ يَتَزَوَّجَ مِنَ الْاِمَاءِ مَا يَتَزَوَّجُ مِنَ الْحَرَائِرِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ ترجمہ حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جائز ہے آزاد مرد کو نکاح کرنا چار لونڈیون سے اور تین سے اور دو سے اور ایک
سے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ جائز ہے اوسکو نکاح کرنا لونڈیون سے وہ چیز کہ جائز ہے
اوسکو آزاد عورتون سے یعنے جتنی آزاد عورتون سے اوسکو نکاح کرنا درست ہے اوتنی لونڈیون سے بھی
نکاح کرنا درست ہے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا

بَابُ مَا يَحِلُّ لِلْعَبْدِ مِنَ التَّزَوُّجِ

غلام کو کتنی عورتون سے نکاح کرنا درست ہے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ لِلْعَبْدِ اَنْ يَتَزَوَّجَ اِلَّا حُرَّتَيْنِ اَوْ مَمْلُوكَتَيْنِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہین جائز ہے غلام کو نکاح کرنا مگر دو آزاد عورتون سے یا دو لونڈیون سے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْعَبْدِ اَنْ يَتَسَرّٰى وَلَا يَحِلُّ لَهٗ فَرْجٌ اِلَّا بِنِكَاحٍ يُزَوِّجُهٗ مَوْلَاهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہین جائز ہے غلام کو یہ کہ لونڈی رکھے اور نہین حلال ہے اوسکو کوئی فرج مگر ساتھ نکاح کے کہ اوسکا مالک اوس سے نکاح کر دے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ الْمَكِّيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا يَحِلُّ فَرْجٌ مِنَ الْمَمْلُوكَاتِ اِلَّا مِنْ اِبْتَاعَ اَوْ وَهَبَ اَوْ تَصَدَّقَ اَوْ اَعْتَقَ جَازَ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ الْمَمْلُوكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ يَعْنِيْ اَنَّ الْمَمْلُوكَ لَا يَحِلُّ لَهٗ فَرْجٌ اِلَّا بِنِكَاحٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ سعید بن ابی سعید سے روایت ہے کہ ابن عمر نے کہا کہ نہین حلال کوئی فرج لونڈیون مین سے مگر جو خریدے یا ہبہ کرے یا خیرات کرے یا آزاد کرے تو جائز ہے یعنے غلام کو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین یعنے نہین حلال ہے غلام کو کوئی فرج مگر ساتھ نکاح کے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ف یعنے جسکو خریدنے اور آزاد کرنے وغیرہ کا اختیار ہو تو اوسی کو لونڈی حلال ہے یعنی آزاد مرد کو چونکہ غلام کو خریدنے اور آزاد کرنے وغیرہ کا اختیار نہین تو اوسکو لونڈی حلال نہین مگر ساتھ نکاح کے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا

أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا يَصْلُحُ لِلْعَبْدِ أَنْ يَتَسَرَّى ثُمَّ تَلَى هٰذِهِ الْآيَةَ
إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَلَيْسَتْ لَهُ بِزَوْجَةٍ وَلَا مِلْكِ يَمِينٍ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں جائز ہے غلام
کو یہ کہ لونڈی سے کرے پھر یہ آیت پڑھی مگر اپنی بیوی پر یا اوپر کہ اونکے ہاتھ مالک اپنے ہوں سو نہ اوسکی
بیوی ہے اور نہ ہاتھ کی ملک سے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا۔
مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَبْدِ إِذَا زَوَّجَهُ مَوْلَاهُ
فَالطَّلَاقُ بِيَدِ الْعَبْدِ وَإِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلَاهُ فَالطَّلَاقُ بِيَدِ مَوْلَاهُ وَ
يَأْخُذُ مِنَ الْمَرْأَةِ مَا أَخَذَتْ مِنْ عَبْدِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس غلام کے حق میں جبکہ نکاح کردے اوسکو مالک اوسکا کہا کہ
طلاق غلام کے ہاتھ میں ہے اور جب کہ بدون اجازت اپنے مالک کے نکاح کرے تو طلاق اسکی
مالک کے ہاتھ میں ہے اور لیوے عورت سے جو لیا اوس نے غلام سے اوسکے سے امام محمد نے کہا کہ اسکو
ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلَاهُ فَنِكَاحُهُ فَاسِدٌ وَإِنْ أَذِنَ لَهُ بَعْدَ
مَا تَزَوَّجَ فَنِكَاحُهُ ثَابِتٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَإِنَّمَا يَعْنِي بِقَوْلِهٖ إِنْ أَذِنَ لَهُ بَعْدَ
مَا تَزَوَّجَ يَقُولُ إِنْ أَجَازَ مَا صَنَعَ فَهُوَ جَائِزٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی غلام بدون اجازت اپنے مالک کے نکاح کرے تو اسکا نکاح فاسد
ہے اور اگر نکاح ہونے کے بعد مالک اجازت دی تو اوسکا نکاح ثابت ہے امام محمد نے کہا کہ اسی
کو ہم لیتے ہیں کہ اگر نکاح ہونے کے بعد اوسکا مالک نکاح جائز رکھے تو جائز ہے اور یہی قول
ہے امام ابوحنیفہ کا۔ **بَابُ الرَّجُلِ يُزَوِّجُ أُمَّ وَلَدِهٖ** اگر کوئی اپنی ام ولد لونڈی کو کسی سے
نکاح کردے تو اسکا کیا حکم ہے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
قَالَ وَلَدُ أُمِّ الْوَلَدِ مِنْ غَيْرِ سَيِّدِهَا إِذَا وَلَدَتْهُ وَهِيَ أُمُّ وَلَدٍ بِمَنْزِلَتِهَا قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر ام
ولد اپنی مالک کے سوا کسی اور سے بچہ جنے اس حال میں کہ وہ ام ولد ہو تو وہ بچہ بجائے ام ولد کے

ہے یعنے اوسکا بیچنا درست نہین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا ۔ **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يزوج ام ولده
عبدا فتلد اولادا ثم يموت قال هي حرة واولادها احرار وهي بالخيار ان شاءت
كانت مع العبد وان شاءت لم تكن **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة
ولها الخيار ايضا وان كانت تحت حر ۔ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہو اس مرد کے حق مین کہ اپنے
ام ولد کو غلام سے نکاح کردے پس اولاد جنے پہر مالک مرجاوے ابراہیم نے کہا کہ وہ آزاد ہے
اور اسکی اولاد بہی آزاد ہے اور ام ولد کو اختیار ہے کہ چاہے تو غلام کے ساتھہ رہے اور چاہے
تو نہ رہے مگر کسی اور سے نکاح کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام
ابوحنیفہ کا اور اگر وہ آزاد کے نکاح مین ہو تو بہی اوسکو اختیار ہے **باب** الرجل يتزوج
وبه العيب والمرأة ۔ اگر کوئی مرد نکاح کرے اور وہ عیب دار ہو یا عورت عیب دار ہو تو اوسکا
کیا حکم ہے ۔ **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم انه قال
في الرجل يتزوج وهو عنين او يتزوج وبه بلاء لم تخير امرأته ولا اهلها انها
امرأته ابدا لا تجبر على طلاقها قال وان تزوجها وهي هكذا الحقي بتلك المنزلة
ترجمہ ابراہیم نے کہا اس مرد کے حق مین کہ نکاح کرے اور وہ تندرست ہو یا نکاح کرے اور اسمین
کوئی عیب ہو تو نہ اوسکی عورت کو اختیار ہے اور نہ اوسکے گہر والون کو وہ ہمیشہ کو اوسکی عورت
ہے نہ جبر کیا جاوے اوسکو اوسکے طلاق دینے پر اور اگر وہ عورت سے نکاح کرے اور وہ عورت
عیب دار ہو تو اسکا بہی یہی حکم ہے امام محمد نے کہا کہ یہ قول ابوحنیفہ کا ہے اور یہ ہمارے قول مین
سو اگر عورت مین کوئی عیب ہو تو اسکا حکم وہی ہے جو ابوحنیفہ نے کہا اور اگر مرد مین کوئی عیب ہو
اور عیب اوٹھایا جاتا ہو تو اسکا حکم بہی نزدیک ہمارے وہ ہی ہے جو ابوحنیفہ نے کہا اور اگر عیب اوٹھایا
نہ جاتا ہو تو وہ بمنزلہ ذکر بریدہ کے ہے اور نامرد کے ہے اوسکی عورت کو اختیار ہوگا اگر چاہے تو
اوسکے ساتھہ رہے اور اگر چاہے تو اوس سے جدا ہو جاوے **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة
عن حماد عن ابراهيم في الرجل يتزوج المرأة وبها عيب او داء انها امرأته طلق
او امسك ولا تكون في هذا بمنزلة الاماء ان يردها من عيب وقال ارأيت لو كان

بالرجل عیب لکان لها ان تردہ قال محمد وبه ناخذ لان الطلاق بید الزوج ان شاء طلق وان شاء امسک الا تری انه لو وجدها رتقاء لم یکن له خیار لان الطلاق بیده ولو وجدته مجبوبا کان لها الخیار لان الطلاق لیس بیدها وکذلک اذا وجدته مجنونا موسوسا یخاف علیها قتله او وجدته مجذوما منقطعا لا یقدر علی الدنو منه واشباه هذا من العیوب التی لا تحتمل فهذا اشد من العنین والمجبوب وقد جاء فی العنین ان عمر بن الخطابؓ قال انها تؤجل سنة ثم تخیر وجاء ایضا فی الموسوس اثر عن عمر بن الخطابؓ انه اجلها ثم خیرها وکذلک العیوب التی لا تحتمل هی اشد من المجبوب والعنین ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ کسی عورت سے نکاح کرے اور اوس عورت مین عیب ہو یا بیماری ہو کہ وہ اسکی عورت ہے اگر چاہے تو طلاق دیوے اور چاہے تو رکھے اور وہ عورت اس مین بجای لونڈیون کے نہ ہوگی کہ اوسکو عیب سے رد کرے اور ابراہیم نے کہا کہ اسیطرح تو اگر مرد مین کوی عیب ہو تو کیا عورت کو درست ہے کہ اوسکو رد کرے جیسے بیٹو درست نہین ویسے وہ بہی درست نہین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اسلیے کہ طلاق خاوند کے ہاتہ مین ہے اگر چاہے تو طلاق دیوے اور اگر چاہے تو رہنے دے کیا نہین دیکہتا تو کہ اگر اوسکو رتقا پاوی کہ اوسکی شرمگاہ بند ہو اور جماع نہ کرسکے واسطے بند ہونے فرج اوسکے کے تو مرد کو اختیار نہ ہوگا اس واسطے کہ طلاق اوسکے ہاتہ مین ہے اور اگر عورت اوسکو مجبوب پاوے تو اوسکو اختیار نہ ہوگا اسیطرح کہ طلاق اوسکے ہاتہ مین ہے اور اسیطرح جبکہ پاوے اوسکو مجنون موسوس جو خوف کیا جاوے اوسپر قتل اوسکے کا یعنے خوف کرتی ہو کہ مجکو قتل کر ڈالے گا یا پاوے اوسکو کوڑہی منقطع کہ اسکے نزدیک جانے پر قادر نہ ہو اور مانند اسکے عیبون سے کہ تحمل نہ ہون پس یہ سخت تر ہے نامرد سے اسکا ذکر کٹا ہوا ہو اور تحقیق آیا ہے عنین کے حق مین کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ وہ عورت ایک برس تک مہلت دی جاوے پہر اختیار دیجاوے جس سے چاہے نکاح کرے اور موسوس کے حق مین بہی حضرت عمرؓ سے روایت آئی ہے کہ اونہون نے اوس عورت کو مہلت دی پہر اوسکو اختیار دیا اور اسیطرح وہ عیب کہ تحمل نہ ہون زیادہ تر سخت ہین مجبوب سے اور عنین سے محمد قال اخبرنا ابو حنیفة

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ فَيَجِدُهَا مَجْذُوْمَةً اَوْ بَرْصَاءَ قَالَ هِيَ اِمْرَاَتُهٗ اِنْ شَاءَ طَلَّقَ وَاِنْ شَاءَ اَمْسَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لِاَنَّ الطَّلَاقَ بِيَدِهٖ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ کسی عورت سے نکاح کرے اور اسکو کوڑہی پاوے یا برص والی پاوے ابراہیم نے کہا کہ وہ اوسکی عورت ہے اگر چاہے تو طلاق دیوے اور چاہے تو رکھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اسواسطے کہ طلاق اوسکی ہاتھ مین ہے

بَابُ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنَ التَّزْوِيْجِ وَاسْتِيْمَارِ الْبِكْرِ

ممنوع نکاح اور کواری عورت سے اجازت لینے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَزَوَّجُ فُلَانَةَ فَنَهَاهُ عَنْهَا ثُمَّ اَتَاهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَنَهَاهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَوْدَاءُ وَلُوْدٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ حَسْنَاءَ عَاقِرٍ اِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ حَتّٰى اَنَّ السِّقْطَ يَظَلُّ مُحْبَنْطِئًا يُقَالُ لَهٗ اُدْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ لَا حَتّٰى يَدْخُلَ اَبَوَايَ ترجمہ ایک مرد شامی سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت کے پاس آیا اور عرض کی کہ یا حضرت کیا مین فلانی عورت سے نکاح کرون سو منع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو اس سے پہر وہ تین بار حضرت کے پاس آیا سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پہر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سیاہ عورت بہت اولاد جننے والی میرے نزدیک بہتر ہے خوبصورت عورت سے کہ بانجھ ہو مین زیادتی چاہنے والا ہون ساتھ تمہاری اور امتون سے یہانتک کہ کچا بچہ جھگڑنے والا ہوگا خدا سے اوسکو کہا جاویگا کہ بہشت مین داخل ہو سو وہ کہیگا مین داخل نہین ہونگا یہانتک کہ میرے ماباپ داخل ہون

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْمَرَ وَرِضَاؤُهَا سُكُوْتُهَا وَقَالَ وَهِيَ اَعْلَمُ بِنَفْسِهَا لَعَلَّ بِهَا عَيْبًا لَا يَسْتَطِيْعُ لَهَا الرِّجَالُ مَعَهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اَلَا تَرٰى اَنْ لَا تُزَوَّجَ الْبِكْرُ الْبَالِغَةُ اِلَّا بِاِذْنِهَا زَوَّجَهَا وَالِدُهَا وَغَيْرُهٗ وَرِضَاهَا سُكُوْتُهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ...... ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہ نکاح کیجاوے کنواری عورت یہانتک کہ اس سے اجازت لیجاوے اور رضامندی اسکی چپ رہنا ہے اور کہا کہ وہ اپنی جان کو خوب جانتی ہے کہ شاید

اوس میں کوئی عیب ہو کہ اوسکے سبب سے مرد اس سے صحبت کرنے کی طاقت نہ رکھے امام محمدؒ نے
کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کیا تو نہیں دیکھتا کہ نہ نکاح کیجاوے کنواری بالغہ مگر ساتھ اجازت اسکی
کے اوسکا باپ اوسکا نکاح کردے یا کوئی غیر اور رضامندی اوسکی سکوت اوسکا ہے اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **باب من تزوج ولم یفرض لها صداقا حتی مات** اگر کوئی
مرد نکاح کرے اور عورت کے لیے مہر مقرر نکرے یہانتک کہ وہ مرجاوے **محمد** قال اخبرنا
ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم عن عبد الله بن مسعود ان رجلا اتاه فسأله
عن رجل تزوج امراة ولم يفرض لها صداقا ولم يدخل بها حتى مات قال ما بلغني
في هذا عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم شيء قال تقل فيها برايك قال
ارى لها الصداق كاملا ولها الميراث وعليها العدة فقال رجل من جلسائه
قضيت والذي يحلف به بقضاء رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في بروع بنت
واشق الاشجعية قال ففرح عبد الله بن مسعود فرحة ما فرح قبلها مثلها بموافقة
رايه قول رسول الله صلى الله عليه وسلم **قال محمد** وبه ناخذ لا يجب الميراث
والعدة حتى يكون قبل ذلك صداق وهو قول ابي حنيفة **قال محمد** والرجل
الذي قال لعبد الله بن مسعود ما قال معقل بن يسار الاشجعي وكان من اصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد ابن مسعودؓ کے پاس آیا اور
اس سے ایک مرد کا حکم پوچھا کہ اوس نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کے لیے مہر مقرر نہ کیا
اور نہ اس سے صحبت کی یہانتک کہ مرگیا ابن مسعود نے کہا کہ مجھکو اس باب میں حضرت سے کوئی
چیز نہیں پہونچی اوس نے کہا کہ تو اپنے قیاس سے اسکا حکم کہہ ابن مسعودؓ نے کہا کہ میری رائے
میں اس عورت کے لیے پورا مہر ہے اور اسکے لیے میراث ہے اور اسپر عدت ہے سو ایک مرد نے
انکے ہمنشینوں سے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی کہ اسکے ساتھ قسم کیجاتی ہے حکم کیا تو نے ساتھ
حکم رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ آپ نے بروع بنت واشق کے حق میں کیا سو خوش ہوا
عبد اللہ بن مسعود خوش ہونا کہ اس سے پہلے کبھی ایسے خوش نہ ہوا تہا واسطے موافق ہونے
رائے اسکی کے حضرت کی حدیث کو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نہیں واجب ہے میراث

اور عدت بیانتک کہ ہووے پہلے اس سے مہر سے اور اگر پہلے مہر ہو تو میراث اور عدت وہ اجنبی ہیں
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا امام محمد نے کہا کہ جس مرد نے کہ عبداللہ بن مسعود رضی کہا تھا کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اسیطرح حکم کیا وہ معقل بن سیار ہیں اور وہ حضرت کے اصحاب ہیں سے ہیں **باب**
مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فِي عِدَّتِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا اگر کوئی عدت میں کسی عورت سے نکاح کرے پھر اسکو
طلاق دیوے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فِي عِدَّتِهَا ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَالَ لَا يَقَعُ عَلَيْهَا طَلَاقُهُ وَ
إِنْ قَذَفَهَا لَمْ يُجْلَدْ وَلَمْ يُلَاعِنْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ
ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ عدت میں کسی عورت سے نکاح کرے پھر اسکو طلاق دیوے
ابراہیم نے کہا کہ اوسکی طلاق اوسپر واقع نہیں ہوتی اور اگر اوسکو حرامکاری کی ناحق تہمت
لگاوے تو نہ کوڑا مارا جاوے اور نہ لعان کیا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور
یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
فِي امْرَأَةٍ تَزَوَّجَتْ فِي عِدَّتِهَا فَوَلَدَتْ إِنِ ادَّعَاهُ الْأَوَّلُ فَهُوَ وَلَدُهُ وَإِنْ نَفَاهُ الْأَوَّلُ
فَادَّعَاهُ الْآخَرُ فَهُوَ وَلَدُهُ وَإِنْ شَكَّا فِيهِ فَهُوَ وَلَدُهُمَا يَرِثُهُمَا وَيَرِثَانِهِ **قَالَ مُحَمَّدٌ**
وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهَذَا وَلَكِنَّا نَرَى إِذَا طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا غَيْرُهُ فِي عِدَّتِهَا فَدَخَلَ بِهَا
وَإِنْ جَاءَتْ بِوَلَدٍ مَا بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ سَنَتَيْنِ مُنْذُ دَخَلَ بِهَا الْآخَرُ فَهُوَ ابْنُ الْأَوَّلِ
وَإِنْ كَانَ لِأَكْثَرَ مِنْ سَنَتَيْنِ فَهُوَ ابْنُ الْآخَرِ وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ يَقُولُ نَحْوًا مِنْ
ذَلِكَ فِي الطَّلَاقِ الْبَائِنِ أَيْضًا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہو ایک عورت کے حق میں کہ اپنی عدت
میں نکاح کی جاوے اور بچہ جنے اگر پہلا خاوند اوسکا دعوی کرے تو وہ اسیکا لڑکا ہے اور
اگر پہلا خاوند اس سے انکار کرے اور دوسرا اسکا دعوی کرے تو وہ اسکا لڑکا ہے اور اگر اس
میں دونو شک کریں تو دونوں کا بیٹا ہے وہ دونوں کا وارث ہوگا اور وہ دونوں اسکے
وارث ہونگے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے ولیکن ہمارے رائے یہ ہے کہ جب اوس کو
طلاق دیوے اور کوئی غیر عدت میں اس سے نکاح کرے اور اس سے صحبت کرے سو اگر وہ بچہ
لاوے کم میں دو برس سے اوس وقت سے کہ صحبت کی ساتھ اوسکے پچھلے خاوند نے تو پہلے خاوند کا

بیٹا ہے اور اگر دو برس پیچھے بچہ جنے تو وہ دوسرے کا بیٹا ہے اور امام ابوحنیفہ بھی اسیطرح کہتے تہے طلاق بائن مین محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم عن علی بن ابی طالب انه قال فی المرأة تتزوج فی عدتها قال یفرق بینهما و بین زوجها الآخر ولها الصداق منه بما استحل من فرجها وتستکمل ما بقی من عدتها من الاول وتعتد من الآخر عدة مستقبلة ثم یتزوجها الآخر ان شاء قال محمد وبهذا کله ناخذ الا انا نقول تستکمل عدتها من الاول وتحتسب بما مضی من ذلک من عدة الآخر الی استکمالها عدة الاول وتعتد ما بقی من عدة الآخر ترجمہ ابراہیم نے کہا حضرت علی نے کہا اوس عورت کے حق مین کہ عدت مین نکاح کیجاوے علی نے کہا کہ جدائی کیجاوے درمیان اسکو اور درمیان تیکہ پہلے خاوند کے اور واسطے اوسکے مہر ہے اس سے اس سبب سے کہ اوس نے اوس عورت کی شرمگاہ سے نفع اٹھایا اور اسکے پہلے خاوند کی عدت سے جو باقی ہو سو پوری کرے اور دوسرے خاوند سے علیحدہ عدت بیٹھے پہر نکاح کرے اوس سے دوسرا اگر چاہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین مگر ہم کہتے ہین کہ پہلے خاوند کی عدت پوری کرے اور دوسرے کی تفریق سے پہلے کی عدت پورا کرنے تک جتنے دن گذرین انکو دوسرے کی عدت سے بہی شمار کرین یعنے ان دنون کو دونون کی عدتون مین شمار کرے پہلی کی عدت مین بہی تو دوسرے کی عدت مین بہی اور وہ دن پہلے کی عدت کا انتہا اور دوسرے کی عدت کا ابتدا اور بعد دوسرے کی عدت سے باقی ہو سو عدت گذارے محمد قال اخبرنا سعید بن ابی عروبة عن ابی معشر عن ابراهیم النخعی قال اذا دخلت عدة فی عدة کانت عدة واحدة وهو قول ابی حنیفة قال محمد وبهذا ناخذ وهو تفسیر قولنا فی الحدیث الاول ترجمہ ابی معشر سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا جب ایک عدت دوسری عدت مین داخل ہو یعنے دو عدتین جمع ہو جاوین تو وہ ایک ہی عدت ہوگی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمة والغفران کا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہ تفسیر ہے قول ہمارے کی پہلی حدیث مین

باب ما اذا ادخلت المرأتان کل واحدة منهما علی زوج صاحبتها

جب داخل کیا دین دو عورتین ہر ایک دونون مین سے اپنے صاحب کے خاوند پر تو انکا کیا حکم ہے محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن

عن حماد عن ابراهیم قال اذا ادخلت المرأتان کل واحدة منهما علی اخی زوجها فوطئت کل واحدة منهما فانه ترد کل واحدة منهما الی زوجها ولها الصداق بما استحل من فرجها ولا یقربها زوجها حتی تنقضی عدتها قال محمد وبهذا کله ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب داخل کیجاوین دو عورتین ہر ایک دونون مین سے اپنے خاوند کے بھائی پر یعنے شب کو اور صحبت کیجاوے ہر ایک اون دونون مین سے تو پس تحقیق شان یہ ہے کہ پھیری جاوے ہر ایک اوندونون مین سے طرف خاوند اپنے کی اور واسطے ہر ایک کے مہر ہے اوس سبب سے کہ اوسکی شرمگاہ حلال کی گئی اور نہ صحبت کرے اس سے خاوند اسکا یہانتک کہ گذر جاوے عدت اوسکی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا

باب من تزوج مختلعة او مطلقة یعنے کوئی خلع یا طلاق والی عورت سے نکاح کرے تو اسکا کیا حکم ہے

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم ان المولی منها والمختلعة ان زوجها لا یقدر علی ان یراجعها الا بنکاح جدید وان ماتا لم یتوارثا لان الطلاق بائن ولکنه ما دامت فی العدة قال محمد وبهذا کله ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ایلا اور خلع والی عورت کا خاوند نہین قادر ہے اسپر کہ رجوع کرے اس سے مگر ساتھ نکاح جدید کے اور اگر دونو مرجاوین تو وہ آپس مین وارث نہین ہونگے اسواسطے کہ طلاق بائن ہے ولیکن وہ طلاق دیجاوے بالفعل دیجاوے جبتک کہ عدت مین ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

ف طلاق دو قسم ہے رجعی اور بائن طلاق رجعی مین عدت کے اندر جورو کا خرچ خاوند پر واجب ہے سب علما کے نزدیک اور طلاق بائن مین عدت کے اندر خاوند کو خرچ دینا امام شافعی کے نزدیک واجب نہین اور امام اعظم کے نزدیک واجب ہے

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال اذا تزوج الرجل المختلعة والمولی منها والتی اعتقت فی عدتها ثم طلق قبل ان یدخل بها فلها الصداق قال محمد وهذا قول ابی حنیفة وکذلک فی قوله کل امرأة کانت فی نکاح فی عدة من نکاح جائز او فاسد او غیر ذلک مثل عدة ام الولد فیتزوجها فی عدتها منه

ثُمَّ یُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ بِهَا تَطْلِیْقَۃً فَعَلَیْهِ الصَّدَاقُ کَامِلًا وَالتَّطْلِیْقَۃُ یَمْلِكُ فِیْهَا الرَّجْعَۃَ عَلَیْهَا وَالْعِدَّۃُ مُسْتَقْبِلَۃٌ مِنْ یَوْمِ طَلَّقَهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰکِنَّهٗ اِذَا طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ بِهَا فَلَهَا عَلَیْهِ نِصْفُ الصَّدَاقِ وَلَا رَجْعَۃَ لَهٗ عَلَیْهَا وَتَسْتَکْمِلُ مَا بَقِیَ مِنْ عِدَّتِهَا وَهُوَ قَوْلُ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ وَعَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ وَاَهْلِ الْحِجَازِ وَرَوَاہُ بَعْضُهُمْ عَنِ الشَّعْبِیِّ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب نکاح کرے کوئی مرد طلع والی یا ایلا والی عورت سے اور بس سے کہ آزاد کی جاوے اپنی عدت میں پھر طلاق دیوے اسکو پہلے اس سے کہ دخول کرے ساتھ اسکے تو اوسکے لیے مہر ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسیطرح اوسکے قول میں کہ جو عورت کہ کسی مرد کی عدت میں ہو نکاح جائز سے یا فاسد سے یا غیر اس سے مثل عدت ام ولد کی پھر نکاح کرے اوس سے اپنی عدت میں پھر طلاق دیوے اسکو پہلے اس سے کہ صحبت کرے ساتھ اسکو ایک طلاق تو اوسپر پورا مہر دینا آتا ہے اور اسکو اس طلاق میں رجوع کرنا درست ہے اور عدت اس دن سے شروع ہوگی جبدن کہ اوسنے طلاق دی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے ولیکن جب اوسکو طلاق دیوے پہلے صحبت کرنے سے تو اوسکے لیے اوسپر آدھا مہر ہے اور نہیں جائز ہے اسکو رجوع کرنا اور پورا اوسکے اوپر جو عدت اوسکی باقی ہو سو پوری کرے اور یہی قول ہے حسن بصری اور عطا ابن ابی رباح اور اہل حجاز کا اور یہی مروی ہے شعبی سے

باب مَنْ تَزَوَّجَ الْیَهُوْدِیَّۃَ وَالنَّصْرَانِیَّۃَ اَنَّهَا لَا تُحْصِنُ

اگر کوئی مرد کسی یہودی یا نصرانی عورت سے نکاح کرے تو وہ اوسکو محصن نہیں کرتی

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَا بَاْسَ بِنِکَاحِ الْیَهُوْدِیَّۃِ وَالنَّصْرَانِیَّۃِ عَلَی الْحُرَّۃِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں ڈر ہے ساتھ نکاح کرنیکے یہودیہ اور نصرانیہ عورت سے آزاد عورت پر امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ حُذَیْفَۃَ بْنِ الْیَمَانِ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ یَهُوْدِیَّۃً بِالْمَدَائِنِ فَکَتَبَ اِلَیْهِ ... عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ خَلِّ سَبِیْلَهَا فَکَتَبَ اِلَیْهِ اَحَرَامٌ هِیَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَکَتَبَ اِلَیْهِ اَعْزِمُ عَلَیْكَ اَنْ لَا تَضَعَ کِتَابِیْ حَتّٰی تُخَلِّیَ سَبِیْلَهَا فَاِنِّیْ اَخَافُ

ان تعمدن بک المسلمون فیختاروا نساء اھل الذمۃ لجمالھن وکفی بذلک فتنۃ لنساء المسلمین قال محمد وبہ ناخذ لانراہ حراما ولکنا نری ان تختار علیھن نساء المسلمین وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حذیفہ بن الیمان نے مدائن میں یہودی عورت سے نکاح کیا سو حضرت عمرؓ نے اسکی طرف لکھا کہ اسکی راہ چھوڑ دے سو حذیفہ نے اوسکی طرف لکھا کہ کیا حرام ہے اے امیر المؤمنین سو عمرؓ نے اوسکی طرف لکھا کہ میں قسم دیتا ہون تجھکو یہ کہ نہ رکھے تو خط میرا یہانتک کہ چھوڑ دے تو راہ اوسکی پس تحقیق میں خوف کرتا ہون کہ پیروی کرین تیری مسلمان اور اختیار کرین عورتین انکی واسطے خوبصورتی انکی کے اور کافی ہوگا ساتھ اوسکے فتنہ واسطے عورتون مسلمانون کے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ اون سے نکاح کرنا حرام نہین لیکن ہماری رائے یہ ہے کہ مسلمانون کی عورتین اونپر اختیار کی جاوین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراھیم قال لایحصن المسلم بالیھودیۃ ولا بالنصرانیۃ ولایحصن الا بالحرۃ المسلمۃ قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہین محصن ہوتا مسلمان ساتھ یہودی عورت کے اور نہ ساتھ نصرانیہ کے اور نہین محصن ہوتا مگر ساتھ آزاد عورت کے کہ مسلمان ہو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

باب من تزوج فی الشرک ثم اسلم اگر کوئی کفر کیحالت مین نکاح کرے پھر مسلمان ہو جاوے تو اسکا کیا حکم ہے محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم فی الذی یتزوج فی الشرک ویدخل بامراتہ ثم اسلم بعد ذلک ثم زنی انہ لایرجم حتی یحصن بامراۃ مسلمۃ قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق مین کہ نکاح کرے کفر کی حالت مین اور صحبت کرے اپنی عورت سے پھر بعد اوسکے مسلمان ہووے پھر زنا کرے کہ اسکو سنگسار نہ کیا جاوے یہانتک کہ محصن ہو ساتھ عورت مسلمان کے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذا کانا یھودیین او نصرانیین فاسلم الزوج فھما علی نکاحھما اسلمت المراۃ او لم تسلم فاذا اسلمت

الْمَرْأَةُ عُرِضَ عَلَى الزَّوْجِ الْإِسْلَامُ فَإِنْ أَسْلَمَ أَمْسَكَهَا بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ وَإِنْ أَبَى أَنْ يُسْلِمَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ كَانَا مَجُوسِيَّيْنِ فَأَسْلَمَ أَحَدُهُمَا عُرِضَ عَلَى الْآخَرِ الْإِسْلَامُ فَإِنْ أَسْلَمَ كَانَا عَلَى نِكَاحِهِمَا الْأَوَّلِ فَإِنْ أَبَى أَنْ يُسْلِمَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب مرد اور عورت دونوں یہودی ہوں یا نصرانی سو خاوند مسلمان ہو جاوے تو وہ دونوں اپنے سابق نکاح پر ہیں عورت مسلمان ہووے یا نہ ہووے اور جب پہلی عورت مسلمان ہووے تو خاوند پر اسلام پیش کیا جاوے سو اگر مسلمان ہو جاوے تو اسکو پہلی نکاح سے اپنے پاس رکھے اور اگر اسلام لانے سے انکار کرے تو دونوں کے درمیان جدائی کی جاوے اور اگر میاں بی بی دونوں مجوسی ہوں اور دونوں میں سے ایک مسلمان ہو جاوے تو دوسرے پر اسلام پیش کیا جاوے سو اگر اسلام لاوے تو وہ دونوں اپنے پہلے نکاح پر ثابت رکھی جاویں اور اگر دوسرا اسلام لانے سے انکار کرے تو دونوں میں تفریق کیجاوے امام محمد نے کہا کہ انہیں سب احکام کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا محمد قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْيَهُودِيِّ وَالْيَهُودِيَّةِ يُسْلِمَانِ أَوِ النَّصْرَانِيِّ وَالنَّصْرَانِيَّةِ قَالَ هُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا لَا يَزِيدُهُمَا الْإِسْلَامُ إِلَّا خَيْرًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ کسی نے ابراہیم سے سوال کیا یہودی مرد اور عورت سے کہ اسلام لاویں یا نصرانی مرد اور عورت سو ابراہیم نے کہا کہ وہ اپنے پہلے نکاح پر قائم رہیں گے نہیں زیادہ کرتا انکو اسلام مگر بہتری امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا أَسْلَمَ الرَّجُلُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِامْرَأَتِهِ وَهِيَ مَجُوسِيَّةٌ عُرِضَ عَلَيْهَا الْإِسْلَامُ فَإِنْ أَسْلَمَتْ فَهِيَ امْرَأَتُهُ وَإِنْ أَبَتْ أَنْ تُسْلِمَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَكُنْ لَهَا مَهْرٌ لِأَنَّ الْفُرْقَةَ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِهَا وَإِذَا أَسْلَمَتْ قَبْلَ زَوْجِهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا عُرِضَ عَلَى الزَّوْجِ الْإِسْلَامُ فَإِنْ أَسْلَمَ فَهِيَ امْرَأَتُهُ وَإِنْ أَبَى فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَكَانَتْ تَطْلِيقَةً بَائِنًا وَكَانَ لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ إِذَا جَاءَتِ الْفُرْقَةُ مِنْ

قَبْلِ الزَّوْجِ كَانَ ذٰلِكَ طَلَاقًا وَكَانَ لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ لِاَنَّهٗ هُوَ الَّذِيْ اَبَى الْاِسْلَامَ وَاِذَا كَانَتِ الْمَرْاَةُ هِيَ الَّتِيْ اَبَتِ الْاِسْلَامَ فَالْفُرْقَةُ مِنْ قِبَلِهَا فَلَا شَيْءَ لَهَا مِنَ الصَّدَاقِ وَلَيْسَتْ فُرْقَتُهَا بِطَلَاقٍ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب مسلمان ہووے مرد پہلے اس سے کہ صحبت کرے بیوی اپنی سے اور وہ عورت مجوسی ہو تو اوس پر اسلام پیش کیا جاوے سو اگر وہ مسلمان ہووے تو وہ اسکی عورت رہیگی اور اگر اسلام لانے سے انکار کرے تو انکے درمیان تفریق کیجاوے اور اسکو مہر نہیں ملیگا اسواسطے کہ جدائی اوسکی طرف سے واقع ہوئی ہے کہ اوس نے اسلام سے انکار کیا اور اگر اپنے خاوند سے پہلے اسلام لاوے اور نہ دخول کیا ہو اوس نے ساتھ اوسکے تو پیش کیا جاوے خاوند پر اسلام پس اگر اسلام لاوے تو وہ اسی کی عورت ہے اور اگر اسلام سے انکار کرے تو انکے درمیان تفریق کیجاوے اور وہ تفریق طلاق بائن ہوگی اور اسکو آدھا مہر ملیگا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا کہ اگر جدائی خاوند کی طرف سے آوے تو وہ طلاق ہوگی اور اسکو آدھا مہر ملیگا اسواسطے کہ اسی نے اسلام سے انکار کیا اور اگر عورت اسلام سے انکار کرے تو جدائی اسکی طرف سے ہے تو اسکو کچھ مہر نہیں ملیگا اور اسکی جدائی طلاق نہیں **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا جَاءَتِ الْفُرْقَةُ مِنْ قِبَلِ الرَّجُلِ فَهِيَ طَلَاقٌ وَاِذَا جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْمَرْاَةِ فَلَيْسَتْ بِطَلَاقٍ فَاِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ كَامِلًا وَاِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلَا صَدَاقَ لَهَا اِنْ كَانَتِ الْفُرْقَةُ مِنْ قِبَلِهَا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر جدائی مرد کی طرف سے ہووے تو وہ طلاق ہے اور اگر عورت کی طرف سے ہووے تو وہ طلاق نہیں اور اگر مرد نے اس سے صحبت کی ہو تو اوسکو پورا مہر دیا جاوے گا اور اگر اس سے صحبت نکی ہو تو اوسکو مہر نہیں ملیگا اگر اسکی طرف سے جدائی ہو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مگر ایک حکم میں اسواسطے کہ امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ جب خاوند اسلام سے مرتد ہو جاوے تو اسکی عورت اوس سے بائن ہو جاویگی اور وہ طلاق نہیں لیکن ہمارے قول میں تو وہ طلاق نہیں ہے اور یہی قول ہے ابراہیم کا

باب

الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْاَمَةَ ثُمَّ يَشْتَرِيْهَا اَوْ تُعْتَقُ اگر کوئی مرد کسی لونڈی سے نکاح کرے پھر اوسکو خرید لیوے یا آزاد کیجاوے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْأَمَةَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا وَاحِدَةً ثُمَّ يَشْتَرِيهَا قَالَ يَطَأُهَا وَإِنْ أَعْتَقَهَا فَلَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَإِنْ طَلَّقَهَا اثْنَتَيْنِ ثُمَّ اشْتَرَاهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ لونڈی سے نکاح کرے پھر اوسکو ایک طلاق دیوے پھر اوسکو خرید لیوے ابراہیم نے کہا کہ اوس سے صحبت کرے اور اگر اسکا مالک اسکو آزاد کر دے تو جائز ہے اوسکو نکاح کرنا اوس سے اور اگر اوس کو دو طلاقاں دیوے پھر اوسکو خرید لیوے تو نہیں حلال ہے اوسکو یہانتک کہ نکاح کرے اور خاوند سے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ إِذَا طَلَّقَ الْحُرُّ الْأَمَةَ تَحْتَهُ فَإِنَّهَا تَبِينُ بِتَطْلِيقَتَيْنِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ إِنْ كَانَتْ تَحِيضُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَحِيضُ فَشَهْرٌ وَنِصْفٌ وَلَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَإِنْ طَلَّقَ الْعَبْدُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حُرَّةٌ بَانَتْ مِنْهُ بِثَلَاثٍ مِنْهُ وَعِدَّتُهَا ثَلَاثُ حِيَضٍ إِنْ كَانَتْ تَحِيضُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَحِيضُ فَعِدَّتُهَا ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ الطَّلَاقُ بِالنِّسَاءِ وَالْعِدَّةُ بِالنِّسَاءِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ جب لونڈی کسی آزاد مرد کے نکاح میں ہو اور وہ اسکو طلاق دیوے تو وہ جدا ہوتی ہے اس سے ساتھ دو طلاقوں کے اور عدت اوسکی دو حیض ہیں اگر اسکو حیض آتا ہو اور اگر اوسکو حیض نہ آتا ہو تو اوسکی عدت ڈیڑھ مہینا ہے اور نہیں حلال ہوتی اوسکو یہانتک کہ نکاح کرے اور خاوند سے اور اگر آزاد عورت کسی غلام کے نکاح میں ہو تو وہ تین طلاق کے ساتھ بائن ہوتی ہے اور عدت اوسکی تین حیض ہوتی ہے اگر اوسکو حیض آتا ہو اور اگر حیض اوسکو نہ آتا ہو تو عدت اوسکی تین مہینے ہیں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ طلاق بھی عورتوں کی ساتھ ہے اور عدت بھی عورتوں کے ساتھ ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ يَقُولُ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الطَّلَاقُ بِالنِّسَاءِ وَالْعِدَّةُ فَبِهَذَا نَأْخُذُ نَقُولُ إِذَا كَانَتِ الْمَرْأَةُ حُرَّةً فَطَلَاقُهَا ثَلَاثُ تَطْلِيقَاتٍ وَعِدَّتُهَا ثَلَاثُ حِيَضٍ أَيْ كَانَ زَوْجُهَا حُرًّا أَوْ عَبْدًا وَإِنْ كَانَتْ أَمَةً فَطَلَاقُهَا اثْنَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ إِنْ كَانَ زَوْجُهَا حُرًّا أَوْ عَبْدًا ترجمہ عطا بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے کہا کہ طلاق اور عدت عورتوں کی

ساتھ ہی یعنے جب عورت آزاد ہو تو اوسکی طلاق تین طلاقین ہین اور اوسکی عدت تین حیض ہین خواہ
اوسکا خاوند آزاد ہو یا غلام اور لونڈی ہو تو اوسکی طلاق دو طلاقین ہین اور اسکی عدت دو حیض
ہین خواہ اوسکا خاوند آزاد ہو یا غلام **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْاَمَةَ فَتُعْتَقُ قَالَ تُخَيَّرُ فَاِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَهِيَ امْرَاَتُهٗ وَاِنِ اخْتَارَتْ
نَفْسَهَا فَلَيْسَ لَهٗ عَلَيْهَا سَبِيْلٌ وَاِنْ مَاتَ وَقَدِ اخْتَارَتْهُ فَعِدَّتُهَا اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا
وَلَهُ الْمِيْرَاثُ وَاِنْ مَاتَ وَقَدِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَعِدَّتُهَا ثَلٰثُ حِيَضٍ وَلَا مِيْرَاثَ لَهَا
قَالَ **مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہی اوس مرد
کے حق مین کہ نکاح کرے کسی لونڈی سے پھر وہ لونڈی آزاد کیجاوے تو ابراہیم نے کہا کہ وہ ختیار
دیجاوے سو اگر وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو وہ اسی کی عورت ہی اور اگر وہ اپنی جان کو اختیار
کرے تو اسکے خاوند کو اوسپر کوئی راہ نہین اور اگر اسکا خاوند مرجاوے اسحال مین کہ اوس نے اپنے
خاوند کو اختیار کر لیا ہو تو عدت اوسکی چار مہینے اور دس دن ہین اور اسکو میراث ملیگی اور اگر مر
جاوے اسحال مین کہ اوس نے اپنی جان اختیار کی ہو تو اوسکی عدت تین حیض ہین اور اسکو
میراث نہین ملے گی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا۔
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا اُعْتِقَتِ الْمَمْلُوْكَةُ
وَلَهَا زَوْجٌ خُيِّرَتْ فَاِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَهُمَا عَلٰى نِكَاحِهِمَا فَاِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا
فَلَهَا الصَّدَاقُ لِمَوْلَاهَا وَاِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَكُنْ
لَهَا صَدَاقٌ وَلَا لِمَوْلَاهَا لِاَنَّ الْفُرْقَةَ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِهَا وَلَمْ تَكُنْ فُرْقَتُهَا طَلَاقًا وَلَهَا
اَنْ يَتَزَوَّجَ مِنْ يَوْمِهَا اِنْ شَاءَتْ قَالَ **مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
ترجمہ حماد سے روایت ہی کہ ابراہیم نے کہا کہ جب لونڈی آزاد کی جاوے اور اسکا خاوند ہو تو اس
لونڈی کو اختیار دیا جاوے سو اگر وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو وہ دونوں اپنے اوسی نکاح
پر ثابت رہینگے اور اگر اوس نے اس سے صحبت کی ہو تو اسکے مالک کو اسکا مہر ملیگا اور اگر وہ
اپنی جان کو اختیار کرے اور خاوند نے اس سے صحبت نہ کی ہو تو انکے درمیان جدائی کیجاوے
اور نہ اسکو مہر ملیگا اور نہ اوسکے مالک کو اسواسطے کہ جدائی اسکیطرف سے واقع ہوئی اور اسکی

جدا ایسی طلاق نہین ہوگی اور جائز ہے اوس لونڈی کو نکاح کرنا اسکے بیٹے کو اگر چاہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم فی الامۃ یموت عنھا زوجھا فتعتق فی عدتھا انھا تعتد عدۃ الامۃ ولا ترث فان طلقھا تطلیقتین ثم اعتقت اعتدت عدۃ الامۃ قال محمد فی بعض ھذا کلہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس لونڈی کے حق مین کہ اسکا خاوند مرجاوے پھر وہ اپنی عدت مین آزاد کی جاوے کہ وہ لونڈی کی عدت بیٹھے اور خاوند کی میراث نہین ہوگی اور اگر خاوند نے اسکو دو طلاقین دی ہون پھر آزاد کی جاوے تو وہ لونڈی کی عدت بیٹھے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا محمد واسد قالا اخبرنا ابوحنیفۃ عن سلمۃ بن کھیل عن المستورد بن الاحنف عن عبد اللہ بن مسعود ان رجلا اتاہ فقال انی تزوجت ولیدۃ لعمی فولدت لی جاریۃ وان عمی یرید بیعھا فقال کذب لیس لہ ذلک قال محمد وبہ ناخذ لیس لہ ان یبیع من ملک ذا رحم محرم فھو حر ترجمہ مستورد سے روایت ہے کہ ایک مرد عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس آیا سو اوس نے کہا کہ مینے اپنے چچا کی لونڈی سے نکاح کیا تھا سو اس نے میرے لیے ایک لڑکی جنی اور وہ اسکے بیچنے کا ارادہ کرتا ہے ابن مسعودؓ نے کہا کہ اوس نے جھوٹ کہا کہ اوسکو اسکا بیچنا درست نہین امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ نہین جائز ہے اسکو بیچنا اسکا جو کسی ناتے دار کا مالک ہو تو وہ آزاد ہو جاتا ہے محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذا طلق الامۃ زوجھا طلاقا یملک الرجعۃ فاعتقت فعدتھا عدۃ الحرۃ وان کان الزوج لا یملک الرجعۃ فعتقت فعدتھا عدۃ الامۃ قال محمد وبھذا کلہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب لونڈی کو اسکا خاوند طلاق دیوے ایسی طلاق کہ اس مین رجوع کا مالک ہو پھر آزاد کی جاوے یعنی عدت مین تو عدت اسکی آزاد عورت کی ہے اور اگر اسکا خاوند رجوع کا مالک نہو اور آزاد کی جاوے تو اوسکی عدت لونڈی کی عدت ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا باب من تزوج فی حرمۃ حمل

اگر کوئی نکاح کرے پھر دو نوین سے ایک زنا کرے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا
ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم عن علی بن ابی طالب قال اذا تزوج الرجل المرأة و
لم یدخل بها ثم زنی جلد وامسک امرأته وان زنت هی ولم یدخل بها حتی یقام
علیه الحد فرق بینهما **قال محمد** واما فی قول ابی حنیفة وما علیه العامة فهی
امرأته علی کل حال ان شاء طلق وان شاء امسک وهو قولنا **ترجمہ** ابراہیم سے روایت
ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ جب کوئی مرد کسی عورت سے نکاح کرے اور اس سے صحبت نکرے پھر زنا
کرے تو اسکو کوڑے مارے جاوین اور اپنی عورت کو روک رکھے اور اگر عورت زنا کرے اور
اوسکے خاوند نے اس سے صحبت نکی ہو یہانتک کہ قائم کی جاوے اوس پر حد تو اون کے درمیان تفریق
کیجاوے امام محمد نے کہا کہ امام ابوحنیفہ اور عام علما کے قول مین تو ہر حال مین وہ اوسیکی عورت
ہے اگر چاہے تو طلاق دیوے اور چاہے تو روک رکھے اور یہی قول ہے ہمارا **محمد** قال اخبرنا
ابوحنیفة قال حدثنا حماد عن ابراهیم قال جاء رجل الی علقمة بن قیس فقال
رجل فجر بامرأة أله ان یتزوجها قال نعم ثم تلا هذه الآیة وهو الذی یقبل
التوبة عن عباده ویعفو عن السیئات ویعلم ما تفعلون **قال محمد** فبه نأخذ
وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ایک مرد علقمہ کے پاس آیا اور کہا کہ
ایک مرد نے ایک عورت سے زنا کیا تو کیا جائز ہے اوسکو نکاح کرنا اوس سے اوس نے کہا ہان پھر یہ
آیت پڑہی کہ اللہ وہ ہے کہ قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندون سے اور معاف کرتا ہے گناہون سے
اور جانتا ہے جو تم کرتے ہو امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب من تزوج المتعة

اگر کوئی نکاح متعہ کرے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال
اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم عن ابن مسعود فی متعة النساء قال انما
رخصت لاصحاب محمد صلی الله علیه وآله وسلم فی غزاة لهم شکوا الیه فیها العزبة
ثم نسختها آیة النکاح والمیراث والصداق **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن
مسعود نے نکاح متعہ کے حق مین فرمایا کہ سوائے اسکے نہین کہ اجازت دی گئی نکاح متعہ کی واسطے
اصحاب محمد کے ایک جہاد مین کہ اوس مین اونہون نے مجرد رہنے اور شہوت غالب آنیکی شکایت کی

پھر اوسکو نکاح اور میراث اور مہر کی آیت نے منسوخ کیا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة قال
حدثنا نافع عن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عام غزوة خيبر
عن لحوم الحمر الاهلية وعن متعة النساء وما كنا مسافحين **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے
کہ منع فرمایا حضرتؐ نے دن جنگ خیبر کے گوشت گدہے گہر کے پلے ہوؤں سے اور نفع اوٹھانے عورتوں کے
سے اور نہتے ہم زنا کرنے والے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن محمد بن شهاب
الزهري عن محمد بن عبيد الله عن سبرة الجهني عن النبي صلى الله عليه وآله و
سلم انه نهى عن متعة النساء يوم فتح مكة **ترجمہ** سبرہ سے روایت ہے کہ منع فرمایا حضرتؐ نے
متعہ عورتوں سے دن فتح مکہ کے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا يونس عن
ربيع بن سبرة الجهني عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم مثله في متعة
النساء **قال محمد** وبهذا كله نأخذ وهو قول ابي حنيفة رحمه الله تعالى **ترجمہ**
سبرہ سے روایت ہے کہ منع فرمایا حضرتؐ نے متعہ عورتوں سے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور
یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** نکاح متعہ اوسکو کہتے ہیں کہ کسی عورت سے کہے کہ میں صحبت کے
واسطے تجھ سے متعہ کرتا ہوں بدلے پانچ یا دس روپیہ کے دو روز یا چار روز یا سال بھر کے لیے سو اہل
سنت وجماعت کے چاروں مذہب میں نکاح متعہ حرام ہے اور علماء محدثین کی یہ تحقیق ہے کہ نکاح
متعہ دو بار حلال ہوا اور دو بار حرام ہوا پہلے چند روز مباح رہا تھا پھر جب خیبر فتح ہوا تو حرام ہو گیا
چنانچہ حضرت علی سے بخاری اور مسلم اور موطا وغیرہ میں روایت ہے دوسری بار جنگ اوطاس میں تین
دن متعہ مباح رہا پھر فتح مکے کے حضرتؐ نے اوسکو قیامت تک حرام کیا چنانچہ صحیح مسلم میں سلمہ بن اکوع
سے سبرة کی روایت موجود ہے اور حضرتؐ کے سب اصحاب کا متعہ کے حرام ہونے پر اجماع ہے صرف
عبد اللہ بن عباس پہلے اسکو جائز کہتے تھے آخر جب انکو حدیثیں پہونچیں تو وہ بھی حرمت کے قائل ہوئے
چنانچہ ترمذی میں ثابت ہے **باب** ما يحرم على الرجل من النكاح اس چیز کا بیان جو حرام
ہے مرد پر نکاح سے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا الحكم بن عتيبة
عن عراك بن مالك ان افلح بن ابي القعيس استأذن على عائشة فاحتجبت منه فقال
اتحتجبين مني وانا عمك قالت من اين قال ارضعتك بلبن بني اخي فلما دخل عليها

النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فذکرت ذٰلک لہ فقال یحرم من الرضاع ما یحرم من
النسب **قال محمد** وبھذا کلہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ عراق بن مالک سے روایت
ہے کہ افلح بن ابی قعیس نے عائشہ کے گھر میں آنے کی اجازت مانگی سو عائشہ نے اوس سے پردہ کیا سو
اس نے کہا کہ کیا تم مجھ سے پردہ کرتی ہو اور میں تمہارا چچا ہوں عائشہ نے کہا کہ کس وجہ سے اوس نے
کہا کہ تو نے میری بھتیجی کا دودھ پیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے گھر میں تشریف لائے
تو اوس نے یہ حال حضرت سے عرض کیا سو حضرت نے فرمایا کہ جو نسب کے سبب سے حرام ہے وہ دودھ
پینے کے سبب سے بھی حرام ہو جاتا ہے نکاح دودھ پینے سے جو نکاح کہ رشتہ داری سے حرام ہے
ف یعنے جیسے سگی ماں اور بہن اور خالہ سے نکاح درست نہیں ویسے ہی دودھ کے رشتے
سے بھی نکاح درست نہیں باقی تفصیل فقہ میں ہے) امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور
یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا ابراھیم
بن محمد بن المنتشر عن ابیہ عن مسروق قال بیعوا جاریتی ھذہ اما انی لم
اصب منھا الا ما یحرمھا علی ابنی من لمس او نظر **قال محمد** وبہ ناخذ الا
انا لا نری النظر شیئا الا ان ینظر الی الفرج بشھوۃ فان نظر الیہ بشھوۃ حرمت
علی ابیہ وابنہ وحرمت علیہ امھا وابنتھا وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ محمد بن منتشر سے
روایت ہے کہ مسروق نے کہا کہ میری یہ لونڈی بیچ ڈالو خبردار ہو مقرر میں نہیں پہونچا اوس سے مگر
اوس چیز کو کہ وہ حرام کرے اسکو میرے بیٹے پر ہاتھ لگانے سے یا نظر کرنے سے امام محمد
نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں مگر یہ کہ ہمارے نزدیک نظر کوئی چیز نہیں مگر کہ شہوت سے اوسکی شرم
گاہ کی طرف دیکھے سو اگر شہوت سے اوسکی شرمگاہ کو دیکھے تو حرام ہو جاویگی وہ اوسکے باپ پر
اور بیٹے پر اور حرام ہو جاویگی اوس پر ماں اوسکی اور بیٹی اوسکی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذا قبل الرجل
ام امرأتہ او لمسھا من شھوۃ حرمت علیہ امرأتہ **قال محمد** وبہ ناخذ و
ھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت
کی ماں یعنے ساس کو چومے یا اسکو شہوت سے ہاتھ لگاوے تو حرام ہو جاتی ہے اوسپر عورت

اوسکی امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **باب** تزویج السکران نشہ
والے کے نکاح کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم انه
قال فی السکران یتزوج قال یجوز علیه کل شیء صنعه **قال محمد** وبه ناخذ الا
فی خصلة واحدة اذا ذهب عقله من السکر فارتد عن الاسلام ثم صحی وذکر
ان ذلک کان منه بغیر عقل قبل منه ولم تبن منه امرأته وهو قول ابی حنیفة رحمه
الله تعالی **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا نشہ والے کے حق مین کہ نکاح کرے کہ اوسکو ہر چیز
کرنی درست ہے **امام محمد** نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین مگر ایک حکم مین کہ جب نشہ سے اوسکی عقل دور
ہوجاوے اور اسلام سے مرتد ہوجاوے پہر تندرست ہو اور ذکر کرے کہ یہ اوس سے بغیر عقل کے ہوا تو
قبول کیا جاوے اوس سے اور اوسکی عورت اوس سے بائن نہین ہوتی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔
باب من تزوج امرأة فلم یجدها عذراء اگر کوئی مرد کسی عورت سے نکاح کرے اور اسکو کواری
نہ پاوے تو اوسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن الهیثم بن ابی الهیثم عن
عائشة انها زوجت مولاة لها رجلا فلم یجدها عذراء فحزن الرجل لذلک حزنا
شدید الحزن حتی عرف ذلک فی وجهه فرفع ذلک الی عائشة فقالت وما یحزنه ان
العذرة لیذهبها الحیض والاصبع والوضوء والوثبة **ترجمہ** ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت
عائشہ نے اپنی لونڈی ایک مرد سے نکاح کردی سو اوس نے اوسکو کواری نہ پایا سو نکلا وہ مرد اوس
سبب سے اس حال مین کہ غمناک تہا سخت غمناک یہانتک کہ اوسکے چہرے مین یہ غم پہچانا گیا سو یہہ
بات عائشہ کو پہونچی اوس نے کہا کہ کیا چیز غمناک کرتی ہے اوسکو البتہ دور ہوجاتی ہے بکارت سے
حیض سے اور انگلی سے اور وضو سے اور کودنے سے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة
عن حماد عن ابراهیم انه قال اذا قال الرجل لامرأة قد تزوجتها لم اجدها عذراء
فلا حد علیه **قال محمد** وبهذا ناخذ وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے
کہ ابراہیم نے کہا جب کوئی مرد اس عورت سے کہے کہ اس سے نکاح کیا ہو کہ مین نے اوسکو کواری نہین
پایا تو اوسپر حد نہین **امام محمد** نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب**
تزویج الاکفاء وحق الزوج علی الزوجة ہم قوم سے نکاح کرنے کا بیان اور خاوند کا حق بیوی پر

کیا ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن رجل عن عمر بن الخطاب انه قال لامنعن فروج ذوات الاحساب الا من الاکفاء **قال محمد** وبهذا ناخذ اذا تزوجت المرأة غیر کفوء فرفعها ولیها الی الامام فرق بینهما وهو قول ابی حنیفة رحمه الله

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ البتہ میں منع کرونگا شرمگاہیں حسب والی عورتوں کی مگر ہم قوم سے یعنے جو عورت اشراف قوم اور اعلی خاندان کی ہو اسکا نکاح ہم قوم میں سے کیا جاوے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ جب نکاح کرے عورت غیر قوم سے اور اسکا ولی اوسکو حاکم کی طرف لیجاوے تو جدائی کیجاوے درمیان انکے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا الحکم بن زیاد یرفعه الی النبی صلی الله علیه وسلم ان امرأة خطبت الی ابیها فقالت ما انا بمتزوجة حتی القی النبی صلی الله علیه وسلم فاسأله ما حق الزوج علی زوجته قال ان خرجت من بیتها بغیر اذن منه لم یزل الله یلعنها والملئکة و الروح الامین خزنة الرحمة وخزنة العذاب حتی ترجع قالت یا رسول الله ما حق الزوج علی زوجته قال ان یسألها نفسها وهی علی ظهر قتب لم یکن لها ان تمنعه قالت یا رسول الله ما حق الزوج علی زوجته قال ان غضب فلترضه فقال رجل من القوم وان کان ظالما قالت ما انا بمتزوجة بعد ما اسمع

ترجمہ حکم بن زیاد سے روایت ہے کہ کسی نے ایک عورت کے باپ کیطرف نکاح کا پیغام کیا سو اس عورت نے کہا کہ میں نکاح نہیں کرونگی یہانتک کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملوں اور آپ سے پوچھوں کہ خاوند کا حق بیوی پر کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ اگر بدون اجازت خاوند کے اپنے گہر سے نکلے تو ہمیشہ لعنت کرتا ہے اوسکو اللہ اور فرشتے اور جبرئیل اور فرشتے رحمت اور عذاب کے یہانتک کہ پہر آوے پہر اوس نے کہا کہ یا حضرت خاوند کا حق بیوی پر کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خاوند اس سے صحبت کرنی چاہے اور وہ اونٹ کی پیٹھ پر سوار ہو تو نہیں جائز ہے اوسکو منع کرنا خاوند کا یعنے بغیر عذر شرعی کے خاوند کو جماع سے منع کرنا درست نہیں پہر اوس نے کہا کہ یا حضرت خاوند کا حق بیوی پر کیا ہے حضرت نے فرمایا اگر خاوند غصے ہووے تو چاہیے کہ راضی کرے اوسکو سو ایک مرد نے قوم میں سے کہا کہ اگرچہ ظالم ہو حضرت نے فرمایا کہ اگرچہ ظالم ہو تب بھی اوسکو راضی کرے پس عورت نے کہا کہ میں نکاح نہیں کرونگی بعد اسکے کہ میں نے سنا

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا ايوب بن عائذ الطائي عن مجاهد قال
اتت امرأة النبي صلى الله عليه وآله وسلم معها ابن رضيع وابن هي تأخذه بيده
وهي حبلى فلم تسأله شيئا الا اعطاها اياه رحمة لها فلما ادبرت قال حاملات
والدات مرضعات رحيمات باولادهن لولا ما ياتين الى ازواجهن دخلن مصليات
الجنة ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت کے پاس آئی کہ اوسکے پاس ایک لڑکا شیر خوار تھا
اور ایک لڑکی کا اوس نے ہاتھ پکڑا ہوا تھا اس حال میں کہ وہ حاملہ تھی سو اوس نے حضرت سے کوئی چیز نہ
مانگی مگر کہ آپ نے اوسکو دی واسطے رحم کرنیکے اوسکے لیے سو جب وہ چلی گئی تو حضرت نے فرمایا کہ حمل اٹھانے
جننے والی دودھ پلانیوالی عورتیں رحم کرنے والیں ساتھ اولاد اپنی کے اگر نہ ہوتی وہ چیز کہ آتی ہیں
طرف خاوندوں اپنی کے تو ان میں سے نماز پڑھنے والیں بہشت میں داخل ہوتیں ف اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ خاوند کا حق بیوی پر بڑا ہے باب من تزوج امرأة نعي اليها زوجها نکاح
کرے کسی عورت سے کہ اوسکے پہلے خاوند کے مرنیکی خبر اوسکو پہونچی ہو محمد قال اخبرنا
ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم عن عمر بن الخطاب في الرجل ينعى الى
امرأته فتتزوج ثم يقدم الاول قال يخير الاول فان شاء امرأته وان شاء
الصداق قال ابو حنيفة هي امرأة الاول على كل حال وقال محمد وبلغنا نحو
ذلك عن علي بن ابي طالب وبه نأخذ ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے اوس مرد کے حق
میں کہ اوسکے مرنیکی خبر اوسکی بیوی کو پہونچی سو وہ عورت عدت کے بعد کسی اور مرد سے نکاح
کرے پھر پہلا خاوند آوے حضرت عمر نے کہا کہ پہلے خاوند کو اختیار دیا جاوے کہ اگر چاہے تو اپنی
عورت کو رکھے اور چاہے تو مہر دیوے امام ابو حنیفہ نے کہا کہ وہ ہر حال میں پہلے کی عورت ہے اور
امام محمد نے کہا کہ پہونچی ہمکو روایت مانند اسکی حضرت علی سے بیچ اسکے اور اسکو ہم لیتے ہیں ۔
محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في المرأة يفقد زوجها قال
بلغنا الذي ذكر الناس اربع سنين والتربص احب الي قال محمد وبه
نأخذ وهو قول ابي حنيفة وكذلك بلغنا عن علي بن ابي طالب انه قال في المفقود
زوجها انها امرأة ابتليت فلتصبر حتى ياتيها موت او طلاق ترجمہ ابراہیم سے

روایت ہے اوس عورت کے حق مین کہ اپنا خاوند گم کرے ابراہیم نے کہا کہ پہونچی ہمکو وہ چیز کہ ذکر کیا لوگون نے
چار برس یعنے لوگ کہتے ہین کہ چار برس انتظار کرے پھر اوسکی بعد اوسکو اور خاوند سے نکاح کرنا درست
ہے اور انتظار کرنا میرے نزدیک بہت بہتر ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا اور اسیطرح روایت پہونچی ہمکو حضرت علی سے کہ اونھون نے فرمایا اس عورت کے حق مین کہ اسکا
خاوند غائب ہوجاوے کہ وہ ایک عورت ہے مبتلا کی گئی سو چاہیئے کہ صبر کرے یہانتک کہ اوسکو اسکی
موت یا طلاق کی خبر آوے **بَابُ الْعَزْلِ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ مِنْ إِتْيَانِ النِّسَاءِ** عزل کا بیان اور
عورتون سے کس چیز مین جماع کرنا منع ہے **ف** عزل اوسکو کہتے ہین کہ مرد عورت سے جماع کرے جب
منی نکلنے لگے تو اپنے ذکر کو عورت کی شرمگاہ سے باہر نکالکر انزال کرے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا
أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَا تَعْزِلْ عَنِ الْحُرَّةِ إِلَّا بِإِذْنِهَا وَأَمَّا الْأَمَةُ
فَاعْزِلْ عَنْهَا وَلَا تَسْتَأْمِرْهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ وَإِنْ كَانَتِ الْأَمَةُ زَوْجَةَ الرَّجُلِ فَلَا
تَعْزِلْ عَنْهَا إِلَّا بِإِذْنِ مَوْلَاهَا وَلَا تُسْتَأْمَرُ الْأَمَةُ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ آزاد عورت سے صحبت کرکے باہر انزال نہ کر مگر اوسکی
اجازت سے و لیکن تجھکو لونڈی سے صحبت کرکے باہر انزال کرنا درست ہے اور اسکی اجازت مانگنے
کی کچھ حاجت نہین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اگر تیری بیوی لونڈی ہو تو باہر انزال نہ کر
چاہیے مگر اوسکے مالک کی اجازت سے اور لونڈی سے کسی چیز کی اجازت نہ مانگی جاوے **مُحَمَّدٌ**
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ
الْعَزْلِ فَقَالَ لَوْ أَخَذَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِيثَاقَ نَسَمَةٍ فِي صُلْبِ رَجُلٍ فَصَبَّهَا عَلَى صَفَاةٍ
لَأَخْرَجَ اللهُ مِنْهَا النَّسَمَةَ الَّتِي أَخَذَ مِيثَاقَهَا فَإِنْ شِئْتَ فَاعْزِلْ وَإِنْ شِئْتَ فَدَعْ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ
بن مسعود سے عزل کا مسئلہ پوچھا اونھون نے کہا کہ اگر خدا نے کسی روح کا عہد کسی مرد کی پیٹھ
میں لیا ہے اور وہ اسکو پتھر پر بہاوے تو خدا اوس سے وہ روح پیدا کرے گا جس سے اوس نے عہد لیا
لیا ہے تو عزل کر اور اگر چاہے تو چھوڑ دے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین ......
.... اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** یعنے جتنی روحون کا پیدا

ہونا تقدیر میں مقرر ہو چکا ہے وہ اس عالم میں ضرور پیدا ہونگے ایسا ممکن نہیں کہ کوئی روح ادن میں سے بچ جائے پس عزل کرنا بے فائدہ ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا ابو الہیثم المکی عن یوسف بن ماھك عن حفصۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان امرأۃ اتت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقالت ان لھا زوجا یاتیھا وھی مدبرۃ فقال لا باس بہ اذا کان ذلك فی صمام واحد **قال محمد** وبہ ناخذ ورأینا یعنی بقولہ فی صمام واحد یقول اذا کان ذلك فی الفرج وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حضرت حفصہ رضی سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت کے پاس آئی سو اوس نے عرض کی کہ میرا خاوند مجھ سے پیچھے کی طرف سے صحبت کرتا ہے یعنے اگلی شرمگاہ میں سو حضرت نے فرمایا کہ اسکا کچھ ڈر نہیں جبکہ ایک سوراخ میں ہو یعنے اگلے سوراخ میں امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور ایک سوراخ سے مراد شرمگاہ ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن کثیر الاصم الرماح عن ابی ذراع عن ابن عمر قال سألتہ عن ھذہ الآیۃ نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم قال کیف شئت ان شئت عزلا وان شئت غیر عزل **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابی ذراع سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر رضی سے اس آیت کا حکم پوچھا کہ عورتیں تمہاری کھیتی ہیں سو جاؤ اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو ابن عمر نے کہا کہ جس طرح تو چاہے کر اگر تو چاہے تو عزل کر اور چاہے تو عزل نہ کر امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ عزل کرنا اور نہ کرنا دونوں برابر ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا محمد بن الاعرج عن رجل عن ابی ذر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن اتیان النساء فی المحاش **ترجمہ** ابی ذر سے روایت ہے کہ منع فرمایا حضرت نے عورتوں کے دبروں میں جماع کرنے سے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یباشر بعض ازواجہ وھی حائض وعلیھا ازار **قال محمد** وبہ ناخذ لا نری بہ باسا وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدن لگاتے اپنی بعض بی بیوں کے بدن کو حالانکہ وہ حائض ہوتیں اور ان پر تہبند ہوتا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ اس سے کچھ ڈر نہیں

کچھ خوف نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراھیم قال انی لالعب علی بطن المرأة حتی اقضی شھوتی وھی حائض ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ میں عورت کے پیٹ پر کھیلتا ہوں یہانتک کہ اپنی خواہش پوری کروں اس حال میں کہ وہ حائض ہے

باب ما یکرہ من وطی الاختین الامتین وغیر ذلک

اس چیز کا بیان کہ مکروہ ہے صحبت کرنا دو لونڈیوں سے کہ دونوں سگی بہنیں ہوں اور انکے غیر سے محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراھیم قال اذا کان عند الرجل اختان مملوکتان فوطی احدھما فلیس لہ ان یطأ الاخری حتی یملک فرج التی وطی غیرہ بنکاح او غیرہ وان کانتا اختین احدھما امرأتہ فوطی الامة منھما فلیعتزل امرأتہ حتی تعتد الامة من مائہ قال محمد وبھذا کلہ نأخذ الا فی خصلة واحدة لا ینبغی لہ ان یطأ امرأتہ اذا وطی اختھا حتی یملک فرج اختھا غیرہ بنکاح او ملک بعد ما تستبرأ بحیضة وھو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کسی مرد کے پاس دو لونڈیاں ہوں کہ دونوں سگی بہنیں ہوں اور وہ دونوں میں ایک کے ساتھ صحبت کرے تو نہیں جائز ہے اوسکو صحبت کرنی دوسری سے یہانتک کہ پہلی لونڈی کو جس سے صحبت کی کسی غیر کے ملک کردے نکاح سے ہو یا اور وجہ سے اور اگر وہ دونوں بہنیں ہوں کہ دونوں میں سے ایک اوسکی بیوی ہو اور دونوں میں سے لونڈی کے ساتھ صحبت کرے تو چاہیے کہ اپنی عورت سے علیحدہ رہے یہانتک کہ لونڈی اوسکی پانی سے عدت گذارے امام محمد نے کہا کہ انہیں سب احکام کو ہم لیتے ہیں لیکن ایک حکم میں کہ نہیں لائق ہے اسکو صحبت کرنی اپنی بیوی سے جبکہ صحبت کی ہو اوسکی بہن سے یہانتک کہ اوسکی بہن کی شرمگاہ کسی غیر کے ملک کردے نکاح کے ساتھ ہو یا ملک کے بعد اوسکی کہ ایک حیض عدت گذارے یعنے دوسری صورت میں محض عدت گذارنا کافی نہیں بلکہ اوسکی ساتھ یہی شرط ہے کہ اوسکو غیر کے ملک کردے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن العلاء عن ابن عمر انہ قال فی الامتین الاختین تکونان عند الرجل یطأ احدھما انہ لا یطأ الاخری حتی یملک فرج التی وطی غیرہ قال محمد و [illegible] ترجمہ [illegible] سے روایت ہے کہ ابن عمر نے کہا دو لونڈیوں کے حق میں

کہ آپس میں سگی بہنیں ہوں اور ایک مرد کے پاس ہوں اور وہ ایک سے صحبت کرے ابن عمر نے کہا کہ
نہ صحبت کرے دوسری سے یہانتک کہ صحبت کردہ شدہ کو غیر کے ملک کر دے امام محمد نے کہا کہ اسیکو
ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن
ابراهيم انه كان يكره ان يطأ الرجل امته وابنتها وامته واختها او عمتها او خالتها
وكان يكره من الاماء ما يكره من الحرائر **قال** محمد وبه نأخذ كل شيء يكره من
النكاح فانه يكره من ملك اليمين الا في خصلة واحدة يجمع من الاماء ما احب ولا
يتزوج فوق اربع حرائر واربع من الاماء وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت
ہے کہ تھے وہ مکروہ رکھتے یہ کہ صحبت کرے مرد اپنی لونڈی سے اور اسکی بیٹی سے اور لونڈی سے اور اسکی
کی بہن سے یا اوسکی پھوپھی سے یا اوسکی خالہ سے اور تھے مکروہ رکھتے وہ چیز کہ مکروہ ہے آزاد عورتوں سے
امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ جو چیز کہ نکاح سے مکروہ ہو سو ہاتھ کا مالک ہونے سے بھی مکروہ
ہے یعنے جیسے کہ اس اثر میں اسکا بیان موجود ہے کہ لونڈی اور اسکی بہن وغیرہ کو صحبت میں جمع کرنا
درست نہیں مگر ایک حکم میں کہ لونڈیاں جسقدر جمع کرے درست ہیں اور چار سے زیادہ عورتوں
سے نکاح کرنا درست نہیں خواہ آزاد ہوں یا لونڈیاں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب

الامة تباع او توهب ولها زوج اگر کوئی لونڈی بیچی جاوے یا بخشی جاوے اور اسکا
خاوند ہو تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن ابن
مسعود في المملوكة تباع ولها زوج قال بيعها طلاقها **قال** محمد ولسنا نأخذ
بهذا ولكنا نأخذ بحديث رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حين اشترت عائشة
بريرة فاعتقتها فخيرها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بين ان تقيم زوجها او
تختار نفسها فلو كان بيعها طلاقا لما خيرها وبلغنا عن عمر وعلي وعبد الرحمن بن
عوف وسعد بن ابي وقاص وحذيفة انهم لم يجعلوا بيعها طلاقا لها وهو قول ابي
حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے لونڈی کے حق میں کہ بیچی جاوے اور وہ خاوند والی ہو ابراہیم
نے کہا بیچنا اوسکا طلاق اوسکی ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے ولیکن ہم حضرت کی حدیث
کو لیتے ہیں جبکہ عائشہ نے بریرہ لونڈی خریدی اور اسکو آزاد کیا سو اسکو حضرت نے اختیار دیا [illegible]

خاوند پاس سے یا اپنی جان کو اختیار کرے سو اگر اوسکی بیع طلاق ہوئی تو اوسکو اختیار نہ دیتے اور ہمکو روایت پہنچی حضرت عمر سے اور علی اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور حذیفہ سے کہ انہوں نے اوسکی بیع کو طلاق نہیں گردانا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ قَالَ اُهْدِيَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ جَارِيَةٌ لَهَا زَوْجٌ عَامِلٌ لَهُ فَكَتَبَ اِلٰى صَاحِبِهَا بَعَثْتَ اِلَيَّ جَارِيَةً مَشْغُوْلَةً قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا يَكُوْنُ بَيْعُهَا وَلَا هَدِيَّتُهَا طَلَاقًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ ہدیہ بھیجے گئے حضرت علی کو ایک لونڈی خاوند والی کہ اوسکا خاوند اونکا عامل تھا سو حضرت علی نے اوسکے مالک کیطرف لکھا کہ تونے مجھکو ایسی لونڈی بھیجی کہ وہ مشغول ہے ساتھ غیر کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اسکا بیچنا اور ہدیہ کرنا طلاق نہیں ہوتا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعُطُوْفِ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ اشْتَرٰى جَارِيَةً مِنِ امْرَاَتِهٖ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ وَاشْتَرَطَتْ عَلَيْهِ اَنَّهٗ اِنِ اسْتَغْنٰى عَنْهَا فَهِيَ اَحَقُّ بِهَا بِالثَّمَنِ فَلَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ مَا يُعْجِبُنِيْ اَنْ تَقْرَبَهَا وَلَهَا شَرْطٌ فَرَجَعَ عَبْدُ اللّٰهِ فَرَدَّهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ كُلُّ شَرْطٍ كَانَ فِيْ بَيْعٍ لَيْسَ مِنَ الْبَيْعِ فِيْهِ مَنْفَعَةٌ لِلْبَائِعِ اَوِ الْمُشْتَرِيْ اَوِ الْجَارِيَةِ فَهُوَ يُفْسِدُ الْبَيْعَ مِثْلَ هٰذَا وَنَحْوِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ زہری سے روایت ہے کہ ابن مسعود نے اپنی عورت زینب سے ایک لونڈی خریدی اور زینب نے اوسپر شرط کی کہ اگر تو اس سے بے پرواہ ہوجاوے تو میں زیادہ ترحقدار ہوں ساتھ اسکے ساتھ مول اوسکے کے یعنے اگر تجکو اوسکی حاجت نرہے اور تو اسکو بیچے تو اسکو مول دیکر خریدلینے کی میں زیادہ ترحقدار ہوں سو ابن مسعود عمر سے ملا اور اس سے یہ قصہ ذکر کیا اونہوں نے کہا کہ مجکو خوش نہیں لگتا یہ کہ صحبت کرے تو اس سے اور اسکے لیے ہے اوسکی شرط یعنے سو اسطے کہ وہ بیع صحیح نہیں اور وہ لونڈی تیرے ملک میں نہیں آئی سو عبد اللہ بن مسعود پھرے اور وہ لونڈی پھیر دی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ جو شرط بیع میں کی جاوے اور وہ بیع میں سے نہو اور اوس میں بیچنے والے یا خریدار یا لونڈی کا نفع ہو تو وہ بیع کو فاسد کر دیتی ہے مثل اوسکی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب الطَّلَاقِ الْعِدَّةِ طلاق اور عدت کا بیان **ف** طلاق کے معنے لغت میں

کھولنے اور چھوڑنے کے ہین اور شرع مین چھوڑنا مرد کا عورت کو قید نکاح سے اور طلاق تین قسم ہے احسن
اور حسن اسکو سنی بھی کہتے ہین اور بدعی احسن یہ ہے کہ ایک طلاق دے اوس عورت کو اوس طہر مین
کہ جماع نہ کیا ہو اوس مین اور چھوڑ دے اسکو یہانتک کہ گذر جاوے عدت اوسکی نہ پھر طلاق دے
اور نہ صحبت کرے اس سے اور حسن یہ ہے کہ تین طلاقین دے تین طہرون مین کہ نہ جماع کیا ہو انمین
اگر ہو عورت مدخول بہا اور غیر مدخول بہا کے لیئے ایک طلاق حسن ہے اگرچہ حیض مین ہو اور آئسہ اور
صغیرہ اور حاملہ کی طلاق سنی یہ ہے کہ ہر مہینے مین ایک طلاق دیجاوے اور طلاق بدعی یہ ہے کہ
تین طلاقین دے یا دو ایک دفعہ یا ایک طہر مین کہ نہ رجعت ہو اوس مین اگر ہو مدخول بہا یا طلاق
دے اس طہر مین کہ جماع کیا ہو اس مین یا طلاق دے اسکو حیض مین اور واجب ہے رجوع کرنا ساتھ
اسکے اور عدت کے معنے لغت مین گننے کے ہین اور شرع مین عدت کہتے ہین عورت کے ٹھیرنے
کو بعد مرنے خاوند کے یا بعد دور ہونے نکاح کے کہ اسمین صحبت یا خلوت واقع ہوئی ہو ایام مقررہ تک
آزاد عورت کی عدت تین حیض ہین اور ام ولد جب آزاد کیجاوے یا اوسکا مالک مرجاوے تو اسکی
عدت تین حیض ہے اور اگر حیض نہ آتا ہو تو عدت اوسکی تین مہینے ہین اور لونڈی کی عدت دو
حیض ہین ورنہ ڈیڑہ مہینا اور خاوند مرجاوے تو دو مہینے اور پانچ دن ہین **محمد** قال
اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا اَرَادَ الرَّجُلُ اَنْ يُّطَلِّقَ اِمْرَاَتَهٗ
لِلسُّنَّةِ تَرَكَهَا حَتّٰى تَحِيْضَ وَتَطْهُرَ مِنْ حَيْضِهَا ثُمَّ يُطَلِّقُهَا تَطْلِيْقَةً مِّنْ غَيْرِ جِمَاعٍ ثُمَّ
يَدَعُهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَاِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ تَطْلِيْقَةً حَتّٰى يُطَلِّقَهَا
ثَلَاثًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے
کہا کہ جب کوئی اپنی عورت کو سنت کے طور پر طلاق دینے کا ارادہ کرے تو اوسکو چھوڑ دے یہانتک
کہ اوسکو حیض آوے اور وہ اپنے حیض سے پاک ہو پھر اوسکو ایک طلاق دیدے بدون جماع کے پھر
چھوڑ دیوے اوسکو یہانتک کہ گذر جاوے عدت اوسکی پھر اگر چاہے تو اوسکو تین طلاقین دے ہر
طہر مین ایک طلاق دیوے یہانتک کہ اسکو تین طلاقین دیوے امام محمد نے کہا کہ اسیکو
ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة قال حدثنا
حماد عن ابراهيم عن عبد الله [illegible]

ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَرَاجَعَهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا فِي طُهْرِهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَلَا نَرٰى اَنْ يُطَلِّقَهَا فِي طُهْرِهَا مِنَ الْحَيْضَةِ الَّتِي طَلَّقَهَا فِيْهَا وَلٰكِنَّهَا يُطَلِّقُهَا اِذَا طَهُرَتْ مِنْ حَيْضَةٍ اُخْرٰى

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ابن عمر نے اپنی عورت کو حیض میں طلاق دی پس معیوب سمجھا گیا اوس پر طلاق دینا حیض میں سو ابن عمر نے اس سے رجوع کیا یعنی طلاق کو باطل کر کے پھر اوس کو جورو بنایا پھر اوسکو طہر میں طلاق دی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور نہیں دیکھتے ہم یہ کہ طلاق دے اوسکو اوس حیض کے طہر میں کہ اوسمیں اسکو طلاق دی تھی ولیکن جب دوسرے حیض سے پاک ہو تو اسوقت اسکو طلاق دیوے محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا اَرَادَ الرَّجُلُ اَنْ يُطَلِّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَامِلٌ فَلْيُطَلِّقْهَا عِنْدَ كُلِّ غُرَّةِ هِلَالٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ كَانَ يَأْخُذُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَمَّا فِي قَوْلِنَا فَطَلَاقُ الْحَامِلِ لِلسُّنَّةِ تَطْلِيْقَةٌ وَاحِدَةٌ يُطَلِّقُهَا فِي غُرَّةِ الْهِلَالِ اَوْ مَتٰى شَاءَ ثُمَّ يَدَعُهَا حَتّٰى تَضَعَ حَمْلَهَا وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا ذٰلِكَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو حمل میں طلاق دینی چاہے تو اوسکو ہر چاند چڑھنے کے وقت طلاق دیوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ابو حنیفہ لیتے تھے لیکن ہمارے قول میں تو حاملہ کی طلاق بطور سنت کے یہ ہے کہ اوسکو ہر چاند کی ابتدا میں ایک طلاق دیوے یا جب چاہے پھر اوسکو چھوڑ دیوے یہانتک کہ وہ بچہ جنے اور اسیطرح روایت پہونچی ہمکو حسن بصری اور جابر بن عبداللہ سے اور عبداللہ بن مسعود سے

باب

مَنْ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَامِلٌ اگر کوئی مرد اپنی عورت کو حمل میں طلاق دیوے تو اسکا کیا حکم ہے محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْمُطَلَّقَةِ وَالْمُخْتَلِعَةِ وَالْمُوْلٰى مِنْهَا اِذَا كَانَتْ حُبْلٰى اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ اَنَّ لَهَا النَّفَقَةَ وَالسُّكْنٰى حَتّٰى تَضَعَ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ زَوْجُ الْمُخْتَلِعَةِ عِنْدَ الْخُلْعِ اَنْ لَا نَفَقَةَ لَهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے طلاق والی اور خلع والی اور ایلا والی کی عورت کے حق میں کہ اگر حاملہ ہو یا غیر حاملہ تو اوسکے لیے نفقہ ہے اور گھر ملنے کو یہانتک کہ بچہ جنے مگر یہ کہ خلع والی کا خاوند خلع کے وقت شرط کرے کہ اسکو نفقہ نہیں دونگا تو نفقہ نہیں ملیگا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے

ہین اور یہی قول ہو امام ابوحنیفہ کا **باب طلاق الجارية التي لم تحض وعدتها** جب لڑکی کو
حیض نہ آیا اوسکی طلاق اور عدت کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم
قال اذا طلق الرجل امرأته وهي جارية لم تحض فلتعتد بالشهور فان حاضت قبل
ان تنقضي الشهور لم تعتد بالشهور واعتدت بالحيض **قال محمد** وبه نأخذ باب
حماد سے روایت ہی کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دے اور وہ چھوٹی لڑکی ہو اوسکو
حیض نہ آتا ہو تو چاہیے کہ مہینوں کے ساتھ عدت گذارے سو اگر اسکو حیض آوے پہلے گذرنے مہینوں
کے سے تو مہینوں کے ساتھ عدت نہ بیٹھے بلکہ حیض کے ساتھ عدت گذارے امام محمد نے کہا کہ اسی کو
ہم لیتے ہین **باب من طلق ثم تزوجت امرأته ثم رجعت اليه** اگر کوئی مرد طلاق دیوے
پہر اوسکی عورت دوسرے سے نکاح کرے پہر اوسکی طرف پہر آوے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال
اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن سعيد بن جبير قال كنت جالسا عند عبد الله بن
عتبة بن مسعود اذ جاءه رجل اعرابي يسأله عن رجل طلق امرأته تطليقة او تطليقتين
ثم انقضت عدتها فتزوجت زوجا غيره فدخل بها ثم مات عنها او طلقها ثم
انقضت عدتها واراد الاول ان يتزوجها على كم هي عنده قال فقال لي اذهب به
ثم قال ما يقول ابن عباس فيها قال فقلت له يهدم الواحدة والثنتين والثلث
قال سمعت من ابن عمر فيها شيئا قال فقلت لا قال اذا لقيته فاسأله قال فلقيت
ابن عمر فسألته عنها فقال فيها مثل قول ابن عباس **قال محمد** وبهذا كان
يأخذ ابوحنيفة واما في قولنا فهو على ما بقي من طلاقها اذا بقي منه شيء فهو قول
عمر وعلي بن ابي طالب ومعاذ بن جبل وابي بن كعب وعمران بن حصين وابي هريرة
ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہی کہ مین عبد اللہ بن عتبہ کے پاس بیٹھا تہا کہ اچانک اونکے پاس ایک گنوار
آیا اس حال مین کہ پوچہتا تہا اوسکو حکم ایک مرد کا کہ اوس نے اپنی عورت کو طلاق دی ایک طلاق
یا دو طلاقین پہر اوسکی عدت گذر گئی سو اس عورت نے دوسرے خاوند سے نکاح کیا پہر اوس نے اس سے
صحبت کی پہر وہ مر گیا یا اوس نے طلاق دی پہر اوسکی عدت گذر گئی اور پہلے خاوند نے اوس سے نکاح
کا ارادہ کیا کہ وہ عورت کتنی طلاقون پر ہو نزدیک اوسکے یعنے پہر کتنی طلاقون سے حلال ہووے گی

ایک سے یا دو سے یا تین سے سو عبد اللہ بن عتبہ نے مجہسے کہا کہ اوسکو جواب دے پہر اوس نے کہا کہ ابن عباس
اس میں کیا کہتے ہیں سو میں نے اس سے کہا کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرنا ڈہا دیتا ہے ایک طلاق
کو اور دو کو اور تین کو یعنے پہر از سر نو تین طلاق کے بعد حلالہ پڑے گا اوس نے کہا کہ تو نے ابن عمر
سے اس میں کوئی چیز سنی ہے میں نے کہا نہیں اوس نے کہا جب تو اس سے ملے تو اوس سے پوچھیو اوس نے
کہا سو میں ابن عمر سے ملا اور میں نے اوس سے پوچھا سو اوس نے اوس میں ابن عباس کیطرح کہا امام
محمد نے کہا کہ اسی کو ابو حنیفہ لیتے تہے لیکن ہمارے قول میں تو وہ اسچیز پر ہے جو باقی رہے طلاق
اوسکی ہے جبکہ باقی ہو طلاق اوسکی سے کوئی چیز یعنے وہ صرف اوسے طلاق کا مالک ہے کہ تین میں
سے باقی ہو جب وہ دیگا حلالہ پڑ جاوے گا اور یہی قول ہے حضرت عمر اور علی اور معاذ بن جبل اور ابی
بن کعب اور عمران بن حصین اور ابی ہریرہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ ثُمَّ رَاجَعَهَا فَقَدِ انْهَدَمَ مَا مَضٰى مِنْ عِدَّتِهَا
وَاِنْ طَلَّقَهَا اسْتَانَفَتِ الْعِدَّةَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی بیوی کو طلاق دیوے پہر اوس سے رجوع کرے
تو ڈہہ جاتی ہے وہ چیز کہ گذری ہو عدت اوسکی سے اور اگر اسکو پہر طلاق دیوے تو ابتدا سے
عدت شروع کرے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب**
مَنْ طَلَّقَ ثُمَّ رَاجَعَ مَتٰى تَعْتَدُّ اگر کوئی عورت کو طلاق دیوے پہر اوس سے رجوع کرے
تو عورت کس وقت سے عدت بیٹہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
قَالَ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَلَمْ يُرَاجِعْ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيْقَةً اُخْرٰى فَعِدَّتُهَا مِنْ اَوَّلِ
التَّطْلِيْقَتَيْنِ وَاِنْ طَلَّقَ ثُمَّ رَاجَعَ ثُمَّ طَلَّقَ فَعِدَّتُهَا عِدَّةٌ مُؤْتَنَفَةٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا
نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت
کو طلاق دیوے اور نہ رجوع کرے پہر اوسکو اور طلاق دیوے یعنے پہلی طلاق کی عدت میں تو
عدت اوسکی پہلی طلاق سے ہے اور اگر طلاق دیوے پہر رجوع کرے عدت میں پہر طلاق دیوے
تو عدت اوسکی سر نو سے ہے یعنے عدت اوسکی دوسری طلاق سے شروع ہوگی امام محمد نے کہا کہ اسیکو
ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** مَنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا

اگر کوئی عورت کو پہلے تین طلاقین دیدے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ ثَلٰثًا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا جَمِيْعًا بَانَتْ بِهِنَّ جَمِيْعًا وَكَانَتْ حَرَامًا عَلَيْهِ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ فَاِذَا اَفْرَقَ بَانَتْ بِالْاُوْلٰى وَوَقَعَتِ الثَّانِيَةُ عَلٰى غَيْرِ امْرَاَتِهٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا جب کوئی مرد اپنی عورت کو صحبت سے پہلے تین طلاقین اکٹھی دیدے یعنے کہے کہ مین نے تجکو تین طلاق دین تو وہ سب طلاقون سے بائن ہو جاتی ہے یعنے سب طلاقین اسپر پڑ جاتی ہین اور وہ عورت اوسپر حرام ہو جاتی ہے یہانتک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور جب جدی جدی ہر طلاق دیوے تو وہ عورت پہلی طلاق سے بائن ہو جاتی ہے اور دوسری طلاق اوسکی عورت کے سوا اور پر واقع ہو گی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** مَنْ طَلَّقَ فِيْ مَرَضِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا اَوْ بَعْدَ مَا دَخَلَ بِهَا اگر کوئی مرد اپنی بیماری مین صحبت سے پہلے یا پیچھے طلاق دیوے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ مَرِيْضٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا اَنَّهَا تَرِثُهٗ وَتَعْتَدُّ عِدَّةَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا كَانَ طَلَاقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَاِنْ كَانَ الطَّلَاقُ بَائِنًا فَعَلَيْهَا مِنَ الْعِدَّةِ اَبْعَدُ الْاَجَلَيْنِ مِنْ ثَلٰثِ حِيَضٍ مِنْ يَوْمِ طَلَّقَ وَمِنْ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا مِنْ يَوْمِ مَاتَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس بیمار کے حق مین کہ اپنی عورت کو طلاق دیکے پھر عدت گذرنے سے پہلے مرجاوے تو وہ عورت اسکی وارث ہو گی وہ مری خاوند والی عورت کی عدت بیٹھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین جبکہ اوس نے ایسی طلاق دی ہو کہ اس مین رجعت کا مالک ہو اور اگر طلاق بائن ہو تو اوسکی عدت بعید تر دونون مدتون کی ہے تین حیض سے اسدن سے کہ طلاق دی ہو اور چار مہینے اور دس دن سے اوسدن سے کہ مرا ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** دونون مدتون سے بعید تر عدت چار مہینے اور دس دن ہین تو عدت چار مہینے اور دس دن عدت بیٹھے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ

إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَاحِدَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَهُوَ مَرِيضٌ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلَهَا
نِصْفُ الصَّدَاقِ وَلَا مِيرَاثَ لَهَا وَلَا عِدَّةَ عَلَيْهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو ایک طلاق
یا دو یا تین طلاقیں دیوے اس حال میں کہ بیمار ہو اور اس سے صحبت نہ کی ہو تو اوسکو آدھا مہر ملیگا اور
نہ اوسکے لیے میراث ہے اور نہ اوس پر عدت امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ
کا محمد قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ
وَاحِدَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ أَنَّهُمَا يَتَوَارَثَانِ مَا كَانَتْ فِي عِدَّتِهَا وَتَسْتَقْبِلُ عِدَّةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا
زَوْجُهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَإِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فِي الصِّحَّةِ ثُمَّ مَاتَ فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ
الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثُ حِيَضٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم
سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ اپنی عورت کو ایک یا دو طلاق دیوے کہا کہ وہ آپس میں ایک
دوسرے کے وارث ہوتے ہیں جبکہ وہ عورت عدت میں ہو اور مرے خاوند والی کی عدت چار مہینے
دس دن ابتدا سے شروع کرے اور اگر اوسکو صحت میں تین طلاقیں دی ہوں پھر وہ مرد مرجاوے
تو اوسکی عدت وہ طلاق دی گئی کی عدت ہے تین حیض امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور
یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي
رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَرَضٍ فَإِنْ مَاتَ مِنْ مَرَضِهِ ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا
وَرِثَتْ وَاعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَإِنِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ
لَمْ تَرِثْهُ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا عِدَّةٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ
إِذَا وَرِثَتْ اعْتَدَّتْ أَبْعَدَ الْأَجَلَيْنِ كَمَا وَصَفْتُ لَكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو بیماری میں تین طلاقیں دیوے سو
اگر وہ اسی بیماری سے مرجاوے اوسکی عدت گذرنے سے پہلے تو وہ عورت اوسکی وارث ہوگی اور مرے
خاوند والی کی عدت بیٹھے اور اگر اوسکے مرنے سے پہلے اوسکی عدت گذر جاوے تو وہ اوسکی وارث
نہیں ہوگی اور نہ اوس پر عدت ہے امام محمد نے کہا کہ انہیں سب احکام کو ہم لیتے ہیں مگر ایک صورت
میں کہ جب وارث ہووے تو دونو مدتوں سے بعید تر عدت بیٹھے جیسے کہ میں نے تیرے لیے بیان کیا

اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذا اختلعت المرأۃ من زوجھا وھو مریض ثم مات من مرضہ فلا میراث لھا قال **محمد** وبہ ناخذ لانھا ھی التی طلبت ذلک من زوجھا وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی عورت اپنے خاوند سے خلع کرے اس حال میں کہ وہ بیمار ہو اور وہ اسی بیماری سے مر جاوے تو اس عورت کو میراث نہیں ملیگی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اسواسطے کہ خود عورت ہی نے اپنے خاوند سے خلع چاہا ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

باب عدۃ المطلقۃ التی قد یئست من الحیض اگر طلاق دیگئی عورت حیض سے ناامید ہو تو اسکی عدت کیا ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذا طلق الرجل امرأتہ وقد یئست من الحیض اعتدت بالشھور فان ھی حاضت بعد ذلک احتسبت بما مضی من حیضھا الاول قال **محمد** وبھذا کلہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دیوے اور وہ حیض سے ناامید ہو چکی ہو تو مہینوں کے ساتھ عدت کاٹے اور اگر بعد اسکے اسکو حیض آوے تو جو عدت گذری ہو سو پہلے حیض سے شمار کرے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم اذا طلق الرجل امرأتہ فاعتدت شھرا او شھرین ثم حاضت حیضۃ او اثنتین ثم یئست استقبلت الشھور فان حاضت بعد ذلک اعتدت بما مضی من الحیض قال **محمد** وبھذا کلہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دیوے اور وہ ایک یا دو مہینے عدت کاٹے پھر اوسکو ایک یا دو حیض آوے پھر ناامید ہو جاوے تو سرے سے مہینوں کی عدت شروع کرے اور اگر اوسکی بعد اوسکو حیض آوے تو جو حیض گذرا ہو اوسکے ساتھ عدت میں ہے یعنے اوسکو شمار کرے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** عدۃ المطلقۃ التی قد ارتفع حیضھا جس عورت کو طلاق دی اور اسکا حیض بند ہو جاوے تو اوسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن علقمۃ انہ طلق امرأتہ تطلیقۃ

فحاضت حیضة ثم ارتفعت حیضتها ثمانیة عشر شهرا ثم ماتت فذکر ذلک لعبد
الله بن مسعود قال هذه امرأة حبس الله علیک میراثها فکله قال محمد وبه نأخذ
تعتد بالحیض ابدا حتی تیأس من الحیض وتعتد بالشهور ویرثها زوجها ما کانت فی
عدتها وهو قول ابی حنیفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ علقمہ نے اپنی عورت کو ایک طلاق دی
سو اسکو ایک حیض آیا پھر اٹھارہ مہینے تک اسکا حیض بند رہا پھر مر گئی پھر کسی نے یہ قصہ عبداللہ بن
مسعود سے کہا اونہوں نے کہا کہ خدا پاک نے اس عورت کی میراث تجھ پر بند کی امام محمد نے کہا کہ اسی
کو ہم لیتے ہیں کہ ہمیشہ حیض سے عدت کاٹے یہانتک کہ حیض سے ناامید ہو سو جب حیض سے ناامید ہو
تو مہینوں سے عدت کاٹے اور اسکا خاوند اوسکا وارث ہوگا جب تک کہ عدت میں ہو اور یہی قول
ہے امام ابوحنیفہ کا **باب عدة المطلقة الحامل** اگر مطلقہ عورت حاملہ ہو تو اوسکی عدت
کیا ہے **ف** حاملہ عورت کی عدت بچہ جننے تک ہے مطلق خواہ خاوند نے اوسکو طلاق دی ہو
یا اسکا خاوند مر گیا ہو آزاد ہو یا لونڈی جب جنے گی عدت سے نکل جاویگی **محمد** قال اخبرنا
ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم عن عبدالله بن مسعود انه قال نزلت سورة
النساء القصری بعد کل عدة فی القرآن واولات الاحمال اجلهن ان یضعن حملهن
قال محمد وبه نأخذ اذا طلقت او مات زوجها فولدت بعد ذلک بیوم او
اقل او اکثر انقضت عدتها وحلت للرجال من ساعتها وان کانت فی نفاسها
وهو قول ابی حنیفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ منسوخ کیا چھوٹی
سورہ نساء نے ہر عدت کو کہ قرآن میں ہے یعنے اس آیت نے کہ جنکے پیٹ میں بچہ ہے انکی عدت
یہ ہے کہ جنیں پیٹ کا بچہ امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی عورت
طلاق دیجاوے یا اسکا خاوند مر جاوے اور اسکے بعد ایک دن یا کم و بیش میں بچہ جنے تو اسکی
عدت گذر جاتی ہے اور اسی گھڑی سے مردوں کیلیے حلال ہو جاتی ہے اگرچہ وہ اپنے نفاس
میں ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد
عن ابراهیم قال اذا طلق الرجل امرأته ثم اسقطت فقد انقضت عدتها
قال محمد وبه نأخذ ولا یکون السقط عندنا سقطا حتی یستبین شیء من خلقه

شَعْرٍ اَوْ ظُفُرٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ فَاِذَا وَضَعَتْ شَيْئًا لَمْ يَسْتَبِنْ خَلْقُهٗ لَمْ تَنْقَضِ بِذٰلِكَ الْعِدَّةُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دیوے پھر کچا بچہ ڈالے تو اوسکی عدت گذر جاتی ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور بچہ کچا نزدیک ہمارے نہیں ہوتا ہے یہانتک کہ ظاہر ہو کوئی چیز پیدایش اوسکی سے بال سے یا ناخن وغیرہ سے اور اگر کوئی چیز جنے کہ اوسکی پیدایش ظاہر نہ ہوئی ہو تو اوس سے اوسکی عدت نہیں گذرتی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ عِدَّةِ الْمُسْتَحَاضَةِ خون استحاضہ والی عورت کی عدت کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِى الرَّجُلِ يُطَلِّقُ اِمْرَاَتَهٗ وَهِىَ مُسْتَحَاضَةٌ قَالَ تَعْتَدُّ بِاَيَّامِ اَقْرَائِهَا قَالَ وَكَذٰلِكَ اِذَا اسْتُحِيْضَتْ بَعْدَ مَا يُطَلِّقُهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دیوے اس حال میں کہ اسکو استحاضہ آتا ہو تو اپنے حیض کے دنوں کے ساتھ عدت گذارے اور اسیطرح اگر اسکو طلاق کے بعد استحاضہ آوے تو اوسکا بھی یہی حکم ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ تَعْتَدُّ الْمُسْتَحَاضَةُ اِذَا طُلِّقَتْ بِاَيَّامِ اَقْرَائِهَا فَاِذَا انْقَضَتْ حَلَّتْ لِلرِّجَالِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب استحاضہ والی کو طلاق ملے تو اپنے حیض کے دنوں سے عدت کاٹے سو جب عدت سے فارغ ہو تو حلال ہو جاتی ہے واسطے مردوں کے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ مَنْ طَلَّقَ ثُمَّ رَاجَعَ فِى الْعِدَّةِ اگر کوئی طلاق دیوے پھر عدت کے اندر رجوع کر لیوے تو اسکا کیا حکم ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ طَلَّقَنِىْ زَوْجِىْ فَحِضْتُ حَيْضَتَيْنِ وَدَخَلْتُ فِى الثَّالِثَةِ حَتّٰى انْقَطَعَ دَمِىْ وَدَخَلْتُ مُغْتَسَلِىْ وَوَضَعْتُ ثِيَابِىْ اَتَانِىْ فَقَالَ قَدْ رَاجَعْتُكِ قَبْلَ اَنْ اَغْتَسِلَ عَلٰى ثَلَاثٍ فَقَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قُلْ فِيْهَا فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَرَاهُ اَمْلَكَ بِرَجْعَتِهَا اِنَّمَا لَمْ يَحِلَّ لَهَا الصَّلٰوةُ قَالَ عُمَرُ وَاَنَا اَرٰى ذٰلِكَ فَرَدَّهَا عَلٰى زَوْجِهَا وَقَالَ بَيْتٌ مُلِئَ عِلْمًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِلَّا اَنَّ الرَّجُلَ اَحَقُّ بِهَا حَتّٰى تَغْتَسِلَ

حَيْضَتِهَا الثَّالِثَةِ فَإِنْ أَخَّرَتِ الْغُسْلَ حَتّٰى يَمْضِيَ وَقْتُ صَلٰوةٍ قَدْ كَانَتْ تَقْدِرُ فِيْهِ عَلَى الْغُسْلِ قَبْلَ أَنْ يَمْضِيَ فَقَدِ انْقَطَعَتِ الرَّجْعَةُ وَحَلَّتْ لِلرِّجَالِ وَوَجَبَتْ عَلَيْهَا الصَّلٰوةُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت عمرؓ پاس آئی سو اس نے کہا کہ میرے خاوند نے مجھکو طلاق دی اور میں دو حیض میں بیٹھی اور تیسرے میں داخل ہوئی یہاں تک کہ میرا خون بند ہوا اور میں اپنے غسل خانے میں گئی اور میں اپنے کپڑے اوتار رکھے تو میرا خاوند آیا سو اوس نے کہا کہ مینے تجھ سے رجوع کیا پہلے اس سے کہ میں اپنے بدن پر پانی ڈالوں سو عمرؓ نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا کہ اسکا حکم کہو اوس نے کہا کہ اے امیر المومنین میری رای یہ ہے کہ وہ اسکی رجعت کا مالک ہے اسواسطے کہ وہ ابھی حیض میں ہے اوسکو نماز پڑھنے درست نہیں ہوئی حضرت عمرؓ نے کہا کہ میری رائے بھی یہی ہے سو اُسکو اپنے خاوند پر پھیر دیا اور کہا کہ چھوٹا برتن علم سے کیا بھرا ہوا ہے امام محمدؒ نے کہا کہ ہم کو ہم لیتے ہیں کہ مرد خاوند ہے ساتھ رجعت عورت ابھی کے یہاں تک کہ وہ اپنے تیسرے حیض سے نہاوے اور اگر نہانے میں دیر کرے یہاں تک کہ نماز کا وقت گذر جاوے جسمیں کہ وہ غسل پر قادر ہے پہلے گذرنے کے تو رجعت قطع ہو جاتی ہے اور اور مردوں کے لیے حلال ہو جاتی ہے اور اسپر نماز واجب ہو جاتی ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

بَابٌ مَنْ طَلَّقَ وَرَاجَعَ وَلَمْ تَعْلَمْ حَتّٰى تَزَوَّجَتْ

اگر کوئی عورت کو طلاق دیوے پھر عدت کے اندر رجوع کرے اور عورت کو معلوم نہ ہو یہاں تک کہ وہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے تو اسکا کیا حکم ہے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ أَبَا كَنَفٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيْقَةً ثُمَّ غَابَ فَأَشْهَدَ عَلٰى رَجْعَتِهَا وَلَمْ يَبْلُغْهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَزَوَّجَتْ غَيْرَهُ وَقَدْ هُيِّئَتْ لِتُزَفَّ إِلٰى زَوْجِهَا فَأَتٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَكَتَبَ إِلٰى عَامِلِهِ إِنْ أَدْرَكْتَهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا وَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ دَخَلَ بِهَا فَهِيَ امْرَأَتُهُ قَالَ فَوَجَدَهَا لَيْلَةَ الْبِنَاءِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا وَغَدَا إِلَى الْعَامِلِ بِكِتَابِ عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ فَعَلِمَ أَنَّهُ جَاءَ بِأَمْرٍ بَيِّنٍ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ابو کنف نے اپنی عورت کو ایک طلاق دی پھر وہ غائب ہوا اور پھر اسنے کسیکو اسکی رجعت پر گواہ کیا اور اسکو رجوع کی خبر نہ پہنچی یہاں تک کہ اوس نے دوسرے خاوند سے نکاح کیا سو ابو کنف آیا اس حال میں کہ وہ عورت (اسکے خاوند کیطرف رخصت) تیار کیا گیا تھا سو وہ حضرت عمرؓ پاس آیا اور ان سے

یہ حال کہا سو حضرت عمرؓ نے اپنے عامل کی طرف لکھا کہ اگر تو اسکو اس حال میں پاوے کہ اوس نے اوس سے
صحبت نہ کی ہو تو پہلا خاوند زیادہ حقدار ہے ساتھ اوسکے اور اگر تو اوسکو پاوے اس حال میں کہ وہ
اس سے صحبت کر چکا ہو تو وہ اسی کی عورت ہے کہا کہ اوس نے اوسکو بنا کی رات میں پایا یعنے جس رات
میں کہ دلہن خاوند کے گھر بھیجی جاتی ہے سو دوسرے خاوند نے اس سے صحبت کی اور صبح کو وہ عمرؓ کے
عامل کی طرف گیا اور اسکو خبر دی سو اوس نے معلوم کیا کہ وہ امر میں لایا **محمد** قال اخبرنا
ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم عن علي بن ابي طالب رض انه كان يقول اذا
طلق الرجل امراته ثم اشهد على رجعتها قبل ان تنقضي عدتها ولم يعلمها ذلك
حتى انقضت عدتها وتزوجت فانه يفرق بينها وبين زوجها الاخر ولها الصداق
بما استحل من فرجها وهي امراة الاول ترد اليه ولا يقربها حتى تنقضي عدتها من
الاخر **قال محمد** وبقول علي رض ناخذ وهو احب الينا من القول الاول وهو قول ابي
حنيفة رحمه الله تعالى **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ کہتے کہ جب کوئی مرد اپنی عورت
کو طلاق دیوے پھر عدت گذرنے سے پہلے اوسکی رجعت پر گواہ کرے اور اوسکو اوسکی خبر نہ دی یہانتک کہ
اوسکی عدت گذر جاوے اور دوسرے خاوند سے نکاح کرے تو تحقیق شان یہ ہے کہ اوسکے اور دوسرے
خاوند کے درمیان جدائی کیجاوے اور واسطے اوسکے مہر ہے بسبب اس چیز کے کہ حلال کی اوس نے
شرمگاہ اوسکی سے اور وہ پہلے خاوند کی عورت ہے اوسکی طرف پھیری جاوے اور وہ اس سے صحبت
نہ کرے یہانتک کہ دوسرے خاوند کی عدت گذر جاوے امام محمدؒ نے کہا کہ حضرت علیؓ کے قول کو ہم لیتے
ہیں اور وہ ہمارے نزدیک بہت پسند ہے پہلے قول سے یعنے عمرؓ کے قول سے کہ اسمین وہ عورت صحبت
کی بعد پہلے خاوند کو نہیں ملتی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا کہ وہ ہر حال میں پہلے خاوند کی عورت
ہے خواہ دوسرے نے اوس سے صحبت کی ہو یا نہ کی ہو **باب** من طلق ثلثا او طلق واحدة
وهو يريد ثلثا اگر کوئی مرد تین طلاق دیوے یا ایک طلاق دیوے اور اس سے تین کی نیت
ہو تو اوسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن عبد الله بن عبد الرحمن
بن ابي حسين عن عمرو بن دينار عن عطاء عن ابن عباس رض قال اتاه رجل فقال اني
طلقت امراتي ثلثا قال يذهب احدكم فيتلطخ بالنتن ثم ياتينا اذهب فقد

عَصَيْتَ رَبَّكَ فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ امْرَأَتُكَ لَا تَحِلُّ لَكَ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَوْلُ الْعَامَّةِ لَا اخْتِلَافَ فِيهِ ترجمہ عطا سے روایت ہے کہ ایک مرد ابن عباس کے پاس آیا سو اوس نے کہا کہ مین نے اپنی عورت کو تین طلاقین دی ہین یعنے اسکا کیا حکم ہے اوس سے ابن عباس نے کہا کہ تم مین سے کوئی چاہتا ہے اور گندگی سے آلودہ ہوتا ہے پھر ہمارے پاس آتا ہے چلا جا کہ تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور عورت حرام ہوئی تجھپر عورت تیری نہین حلال ہے تجھکو یہانتک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور عام علماء کا نہین اختلاف اسمین **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ رح عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الَّذِي يُطَلِّقُ وَاحِدَةً وَهُوَ يَنْوِي ثَلَاثًا أَوْ يُطَلِّقُ ثَلَاثًا وَهُوَ يَنْوِي وَاحِدَةً قَالَ إِنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَلَيْسَتْ نِيَّتُهُ بِشَيْءٍ وَإِنْ تَكَلَّمَ بِثَلَاثٍ كَانَتْ ثَلَاثًا وَلَيْسَتْ نِيَّتُهُ بِشَيْءٍ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق مین کہ ایک طلاق دیوے اور اوسکی نیت تین طلاق کی ہو یا تین طلاقین دیوے اور اوسکی نیت ایک کی ہو ابراہیم نے کہا اگر زبان سے ایک طلاق کہے تو وہ ایک ہی ہوگی اور اوسکی نیت کوئی چیز نہین اور اگر زبان سے تین کہے تو تین ہی ہونگی اور اوسکی نیت کچھ چیز نہین یعنے اعتبار زبان سے ہے نیت کا کچھ اعتبار نہین امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

بَابُ الرَّجْعَةِ فِي الطَّلَاقِ طلاق مین رجوع کرنیکا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ طَلَاقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فِيهِ فَلَهَا أَنْ تَشَوَّفَ رَجَاءَ أَنْ يُرَاجِعَهَا وَإِنْ كَانَ لَا يَمْلِكُ رَجْعَتَهَا وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَشَوَّفَ وَلَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَتَتَّقِي الْكُحْلَ وَالطِّيبَ إِلَّا مِنْ أَذًى **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق رجعی دیوے کہ اوسمین رجوع کا مالک ہو تو جائز ہے عورت کو کہ زینت کرے اس امید سے کہ وہ اس سے رجوع کرے اور اگر اوسمین رجعت کا مالک نہو یعنے طلاق بائن ہو یا اوسکا خاوند مر گیا ہو تو نہین جائز ہے عورت کو یہ کہ زینت کرے اور کسم کا رنگا کپڑا نہ پہنے اور سرمہ اور خوشبو سے بچے مگر بیماری سے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ

اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا لَمَسَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ مِنْ شَهْوَةٍ فِیْ عِدَّتِهَا فَتِلْكَ مُرَاجَعَةٌ وَاِذَا قَبَّلَهَا فِیْ عِدَّتِهَا فَتِلْكَ مُرَاجَعَةٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب مرد اپنی عورت کو عدت میں شہوت سے ہاتھ لگا دے تو یہ رجوع ہے اور جب اسکو عدت میں چومے تو یہی رجوع ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب الرَّجُلِ یُطَلِّقُ الْاَمَةَ طَلَاقًا یَمْلِكُ الرَّجْعَةَ اگر کوئی مرد لونڈی کو طلاق رجعی دیوے تو اسکا کیا حکم ہے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا طَلَّقَ الْاَمَةَ زَوْجُهَا طَلَاقًا یَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَاُعْتِقَتْ فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْحُرَّةِ وَاِنْ كَانَ الزَّوْجُ لَا یَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْاَمَةِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا جب کوئی مرد لونڈی کو طلاق دیوے جس میں کہ رجعت کا مالک ہو پھر وہ آزاد کیجاوے تو اسکی عدت آزاد عورت کی عدت ہے اور اگر خاوند رجعت کا مالک نہ ہو تو اسکی عدت لونڈی کی عدت ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب الْخُلْعِ خلع کا بیان **ف** خلع شرع میں کہتے ہیں مال لیکے لینے کو عورت سے مقابلہ ملک نکاح کے ساتھ لفظ خلع کے اور اگر خاوند کیطرف سے زیادتی ہو تو مکروہ ہے خاوند کو لینا کسی چیز کا بدلے خلع کے اور اگر زیادتی عورت کی طرف سے ہو تو جو مہر اسکو دیا ہو اس سے زیادہ لینا مکروہ ہے اور خلع امام ابوحنیفہ کے نزدیک طلاق بائن اور امام شافعی کے نزدیک فسخ ہے پس امام ابوحنیفہ کے نزدیک خاوند دو طلاق کا مالک ہے اور شافعی کے نزدیک تین طلاق کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ كُلُّ طَلَاقٍ اُخِذَ عَلَیْهِ جُعْلٌ فَهُوَ بَائِنٌ لَا یَمْلِكُ الرَّجْعَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب طلاق پر کچھ مال لیا جاوے وہ طلاق بائن ہے آدمی رجعت کا مالک نہیں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ خلع طلاق بائن ہے

باب الْعِنِّیْنِ عنین کا بیان **ف** عنین نامرد آدمی کو کہتے ہیں

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعِنِّیْنِ اِذَا فُرِّقَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ امْرَاَتِهٖ فَهِیَ تَطْلِیْقَةٌ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے عنین کے حق میں کہا جبکہ جدائی کیجاوے درمیان عورت اوسکی کے کہ وہ طلاق بائن ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْهُ فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّ زَوْجَهَا لَا يَصِلُ اِلَيْهَا فَاَجَّلَهُ حَوْلًا فَلَمَّا انْقَضَى الْحَوْلُ وَلَمْ يَصِلْ اِلَيْهَا خَيَّرَهَا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا عُمَرُ رض وَجَعَلَهَا تَطْلِيْقَةً بَائِنَةً **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح **ترجمہ** حسن سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت عمر رض پاس آئے اور انکو خبر دی کہ اوسکا خاوند اس سے صحبت نہیں کرسکتا سو عمر رض نے اوسکو ایک سال مہلت دی کہ وہ اسمین اپنی دوا کراوے اور جب سال گذر گیا اور وہ اس سے صحبت نکر سکا تو حضرت عمر رض نے اس عورت کو اختیار دیا سو اوسنے اپنے تئین اختیار کیا اور حضرت عمر رض نے انکی درمیان جدائی کی اور اسکو طلاق بائن گردانا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو نامرد ہو اور اپنی عورت سے صحبت نکر سکے اوسکو ایک سال مہلت دیجاوے کہ وہ اس مین اپنی دوا کراوے پھر اگر سال تک اچھا ہووے تو انکے درمیان جدائی کیجاوے اور عورت کو اختیار ہے جس سے چاہے نکاح کرے

بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ ثُمَّ يَجْحَدُ

اگر کوئی مرد طلاق دیوے پھر انکار کرے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي امْرَاَةٍ سَمِعَتْ اَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلٰثًا قَالَ تُخَاصِمُهُ فَاِنْ هُوَ حَلَفَ مَا فَعَلَ افْتَدَتْ بِمَالِهَا فَاِنْ اَبٰى اَنْ يَقْبَلَ بِمَالِهَا هَرَبَتْ فَاِنْ قَدَرَ عَلَيْهَا لَمْ تَاْتِهِ اِلَّا مُكْرَهَةً مَقْهُوْرَةً وَتَسْتَدِلُّ فِيْهِ فَلَا تَشَوَّفُ وَلَا تَطَيَّبُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس عورت کے حق مین جو سنی کہ اوسکی خاوند نے اسکو تین طلاقین دیں تو ابراہیم نے کہا کہ وہ عورت اوس سے جھگڑے سو اگر وہ مرد قسم کھاوے کہ مین نے طلاق نہین دی تو اپنا مال بدلا دیکر چھوٹے سو اگر مرد مال لینے سے انکار کرے تو وہ عورت بھاگ جاوے سو اگر وہ اسپر قادر ہو تو وہ عورت نہ آوے مگر مغلوب اور جبر کی گئی اور پستہ قامت ہو اور نہ زینت کرے اور نہ خوشبو ملے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی طلاق دیکر انکار کرے تو وہ طلاق باطل نہین ہوتی اور اس سے وہ عورت اوسپر حلال نہین ہوتی

بَابُ مَنْ طَلَّقَ لَا جِنَبِيَّةٍ

اگر کوئی کہیلی یا بیگانی کی بابت سے

طلاق دیوے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اِنَّهٗ قَالَ لَعِبُ النِّکَاحِ وَجِدُّهٗ سَوَاءٌ کَمَا اَنَّ لَعِبَ الطَّلَاقِ وَجِدَّهٗ سَوَاءٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ اَرْبَعٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ الطَّلَاقُ وَالنِّکَاحُ وَالرَّجْعَةُ وَالْعِتَاقُ ترجمہ ابراہیم نخعی روایت ہے کہ ابن مسعود نے کہا کہ نکاح کی کھیل قصد برابر ہیں جیسے کہ طلاق کی کھیل اسکا قصد برابر ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا چار چیزیں ہیں کہ انکا قصد کرنا بھی قصد ہے اور ہنسی کی راہ سے کرنا بھی قصد ہے ایک طلاق دوسری نکاح تیسری رجعت چوتھی آزاد کرنا **ف** یعنی خواہ انکے معنے مراد رکھے یا نہ رکھے وقوع ہو جاتی ہے پس اگر ہنسی ہنسی میں مرد اور عورت کے درمیان نکاح ہو جاوے تو نکاح درست ہو جاتا ہے اسیطرح طلاق ہنسی سے واقع ہو جاتی ہے اسیطرح رجوع بھی ہنسی سے ثابت ہو جاتا ہے بخلاف بیع و شرا وغیرہ کے کہ وہ ہنسی سے لازم نہیں ہوتی اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی کھیل سے طلاق دیوے تو طلاق پڑجاتی ہے اگرچہ دل میں اسکا قصد نہ ہو **بَابُ الطَّلَاقِ الْبَتَّةِ** طلاق بتہ کا بیان یعنے کہے انت طالق البتہ **ف** بت کر معنے قطع کے ہیں یعنے یہ طلاق نکاح کو بالکل توڑ دیتی ہے پس طلاق بتہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک طلاق بائن ہے برابر ہے کہ نیت کرے ایک کی یا دو کی یا کچھ نیت نہ کرے اور اگر تین کی نیت ہو تو تین پڑ لی ہیں اور امام شافعی کے نزدیک ایک طلاق رجعی ہے اور اگر نیت کرے ساتھ اسکے دو کی یا تین کی تو موافق نیت کے ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْخَلِیَّةِ وَالْبَرِیَّةِ وَالْبَائِنِ وَالْبَتَّةِ اِنْ نَوٰی طَلَاقًا فَهُوَ مَا نَوٰی وَاِنْ نَوٰی ثَلٰثًا فَثَلٰثٌ وَاِنْ نَوٰی وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ بَائِنٌ وَهُوَ خَاطِبٌ وَاِنْ لَمْ یَنْوِ طَلَاقًا فَلَیْسَ بِشَیْءٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ خلیہ اور بریہ اور بائن اور بتہ کے حق میں کہ اگر طلاق کی نیت کرے تو وہ طلاق ہوگی اور اگر تین کی نیت کرے تو تین ہونگی اور اگر ایک کی نیت کرے تو ایک بائن ہوگی اور وہ پیام کرنے والا ہے اور اگر طلاق کی نیت نہ کرے تو کچھ چیز نہیں ہوگی یعنے کوئی طلاق نہ پڑیگی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی اپنی عورت کو طلاق بتہ دیوے یعنے کہے کہ میں نے تجھکو بت کیا اور اس سے طلاق کی نیت ہو تو طلاق پڑجاویگی

اور اگر طلاق کی نیت نہ ہو تو طلاق نہیں پڑے گی محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم ان عروۃ بن المغیرۃ ابتلی بھا وھو امیر الکوفۃ وارسل الی شریح وقال قل فی رجل قال لامرأتہ انت طالق البتۃ فقال قال فیھا عمر واحدۃ وھو املک بھا وقال قال علی بن ابی طالب ھی ثلث قال قل فیھا انت قال قد قالا فیھا قال اعزم علیک لاقلت فیھا قال شریح اری قولہ انت طالق طلاقا قد خرج وادی قولہ البتۃ بدعۃ نقف عند بدعتہ فان نوی ثلثا فثلث وان نوی واحدۃ فواحدۃ بائن وھو خاطب قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عروہ بن مغیرہ مبتلا کیا گیا ساتھ اوسکے یعنے اوسنے اپنی عورت کو طلاق بتہ دی اور وہ کوفے کا حاکم تہا سو اوسنے کوئی آدمی شریح کیطرف بھیجا اور کہا کہ اس مرد کے حق مین جو اپنی عورت سے کہے انت طالق البتۃ یعنے تجھکو بتہ طلاق ہے سو شریح نے کہا کہ حضرت عمر نے اسمین کہا کہ وہ ایک طلاق ہے اور وہ اسمین رجعت کا مالک ہے اور شریح نے کہا کہ حضرت علی نے کہا کہ وہ تین طلاقین ہین عروہ نے کہا کہ تو بھی اوسمین کچہ کہہ یعنے تیرے نزدیک اسکا کیا حکم ہے شریح نے کہا کہ شیخین اسکا حکم کہہ چکے ہین عروہ نے کہا کہ مین تجھکو قسم دیتا ہون مگر یہ کہ تو اوس مین اپنی رائے بیان کرے شریح نے کہا کہ میری رائے تو یہ ہے کہ اوسکی قول انت طالق مین ایک طلاق پڑتی ہے اور مین دیکھتا ہون کہ اوسکا بتہ کہنا بدعت ہے تو بدعت کے نزدیک ٹھہر جا یعنے اس سے دریافت کر سو اگر اوسنے تین طلاق کی نیت کی ہے تو تین پڑینگی اور سو اگر ایک کی نیت کی تو ایک بائن پڑے گی اور وہ نکاح کا پیغام کرنیوالا ہے یعنے اسکو اس عورت سے نکاح کرنا درست ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** اس سے یہی معلوم ہوا کہ اگر طلاق بتہ مین طلاق کی نیت ہو تو طلاق پڑے گی اور اگر طلاق کی نیت نہ ہو تو طلاق نہیں پڑے گی **باب** من کتب بطلاق امرأتہ اگر کوئی اپنی عورت کو طلاق لکھ بھیجے تو اسکا کیا حکم ہے محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذا کتب الیھا زوجھا بطلاقھا وھو ینوی الطلاق فھی طالق حین کتبہ قال محمد ان کان کتب الیھا اذا جاءک کتابی ھذا فانت طالق لم تطلق حتی یاتیھا الکتاب وان کان کتب اما بعد فانت طالق

فہی طالق حین کتب وہو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی
اپنی عورت کیطرف طلاق لکھے اور اسکی طلاق کی نیت ہو تو اوسکو طلاق پڑجاتی ہے جسوقت کہ
طلاق لکھے امام محمد نے کہا کہ اگر اوسکی طرف لکھے کہ جب میرا یہ خط تجکو پہونچے تو تجھکو طلاق ہے
تو نہین طلاق پڑتی ہیانتک کہ وہ خط اوسکے پاس پہونچے اور اگر یہ لکھے کہ حمد اور صلوۃ کے بعد حال تو
یہ ہے کہ تو طلاق والی ہے تو جسوقت لکھے اسیوقت سے طلاق پڑجاتی ہے اور یہی قول ہے امام ابو
حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم فی الرجل یکتب الی
امرأتہ اذا جاءک کتابی ہذا فانت طالق قال فان اتاہا الکتاب فہی طالق
یوم یاتیہا وان ضاع الکتاب او محی فلیس بشیء وان کتب اما بعد فانت طالق فان
الطلاق یوم کتبہ **قال محمد** وبہذا کلہ ناخذ وہو قول ابی حنیفۃ رح
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ اپنی عورت کی طرف لکھی کہ جب تجکو میرا خط
پہونچے تو تو طلاق والی ہے ابراہیم نے کہا کہ اگر وہ خط اوسکے پاس پہونچ جاوے تو جسدن اوسکو وہ خط
پہونچے اوسیدن اسکو طلاق پڑیگی اور اگر وہ خط راہ مین ضائع ہوجاوے یا لکھکر مٹا یا جاوے تو
اوسے کوئی طلاق نہین پڑتی اور اگر یہ لکھے کہ بعد حمد وصلوۃ کے حال تو یہ ہے کہ تو طلاق والی
ہے تو جسدن طلاق لکھی اوسیدن سے پڑجاویگی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا **باب** طلاق المبرسم والنشوان والنائم یعنی اونگنے والے اور سونے
والی کی طلاق کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن ابراہیم قال لیس طلاق
المبرسم بشیء حتی یفیق **قال محمد** وبہ ناخذ اذا کان لا یعقل وہو قول ابی
حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مبرسم کی طلاق کچھ چیز نہین ہیانتک کہ ہوش
مین آوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ اگر برسام والا ہے اور ایک بیماری مشہور ہے اپنی
عورت کو طلاق دیوے تو طلاق نہین پڑتی جبکہ عقل نہ رکھتا ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد**
قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال طلاق النشوان جائز ترجمہ حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نشے والی کی طلاق جائز ہے یعنے اگر نشے والا اپنی عورت کو طلاق
دیوے تو طلاق پڑجاتی ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا الہیثم عن

الشعبي عن شريح قال طلاق السكران جائز قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ
شعبی سے روایت ہے کہ شریح قاضی نے کہا کہ نشے والی کی طلاق جائز ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو
ہم لیتے ہین کہ نشے والی کی طلاق پڑجاتی ہے محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد
قال قال ابراهيم ليس طلاق النائم بشيء قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ سونیوالی کی طلاق کچھ چیز نہین امام محمد نے کہا کہ یہی
کو ہم لیتے ہین کہ اگر کوئی اپنی عورت کو نیند مین طلاق دیوے تو اس سے طلاق نہین پڑتی اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم انه قال
في السكران عتقه وطلاقه وبيعه جائز قال محمد وبهذا كله نأخذ وهو قول
ابي حنيفة ترجمہ حماد سو روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نشے والے کی طلاق اور بیع اور عتق درست
ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ نشے والی کی طلاق پڑجاتی ہے اور اسکا بیچنا اور آزاد
کرنا درست ہے اور جاری ہوتا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** من اجبره السلطان
على طلاق او عتاق اگر بادشاہ کسی کو طلاق دینے یا آزاد کرنے پر جبر کرے تو اسکا کیا حکم ہے۔

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يجبره السلطان
على الطلاق او العتاق فيطلق او يعتق وهو كاره قال هو جائز عليه ولو شاء الله
لابتلاه بما هو اشد من ذلك وقال يقع كيف ما كان قال محمد وبهذا كله
نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر بادشاہ کسی کو طلاق یا عتاق پر
جبر کرے سو وہ طلاق دیوے یا آزاد کرے اسحال مین کہ وہ اس سے ناخوش ہو تو اسپر جائز ہے اور
اگر اللہ چاہے تو مبتلا کرے اسکو ساتھ اس چیز کے کہ سخت تر ہو اس سے اور کہا کہ ہر طرح سے طلاق
واقع ہوگی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ف [illegible]
معلوم ہو کہ اگر کسی سے جبراً طلاق دلائی جاوے تو طلاق پڑجاتی ہے اور یہی حکم ہے عتاق کا
اور امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کہتے ہین مکرہ کی جائز نہین لیکن صحیح یہ ہے کہ اسکی طلاق
جائز ہے اور جو حدیث کہ عدم جواز مین آئی ہے وہ محمول ہے حالت کفر پر **باب** [illegible]
من الطلاق کونسی طلاق مکروہ ہے محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن

إبراهيم في قول الله تعالى ولا تمسكوهن ضرارا قال يطلق الرجل تطليقة ثم يدعها حتى إذا حاضت ثلث حيض قبل أن تغتسل من الثالثة ثم يقول لها قد راجعتك ثم يفعل مثل ذلك بها حتى يحبسها تسع حيض قبل أن تحل للرجال فهذا الضرار قال محمد لسنا نرى له أن يصنع هذا وأن يطول عليها العدة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر مین کہ مت بند کرو اون کے ستانیکو ابراہیم نے کہا کہ کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دیوے پہر اوسکو چھوڑ دیوے یہانتک کہ جب تین حیض گذر چکے پہلے اس سے کہ فارغ ہو تیسرے سے تو پہر اس کو کہے کہ مین نے تجہسے رجوع کیا پہر اسیطرح اوسکے ساتہ کرے یہانتک کہ اسکو نو حیض تک بند رکھے پہلے اس کے کہ حلال ہووے واسطے مردون کے پس یہ ضرر ہے امام محمد نے کہا کہ ہم کہتے ہین کہ اسطرح نکرے کہ اوسکی عدت دراز کرے محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا حماد عن إبراهيم قال ليس في شيء مما أحل الله أبغض إليه من الطلاق ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ حلال چیزون مین خدا کے نزدیک طلاق سے زیادہ تر دشمن کوئی چیز نہین ف اس سے معلوم ہوا کہ بعید طلاق نہ دیوے کہ وہ خدا کے نزدیک مبغوض تر ہے سب حلال چیزون سے

باب من قال إن تزوجت فلانة فهي طالق

اگر کوئی مرد کہے کہ اگر مین فلانی عورت سے نکاح کرون تو وہ طلاق والی ہے تو اوسکا کیا حکم ہے محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن محمد بن قيس عن إبراهيم وعامر عن الأسود بن يزيد أنه قال لامرأة ذكرت له إن تزوجتها فهي طالق فلم ير الأسود ذلك شيئا وسأل أهل الحجاز فلم يروا ذلك شيئا فتزوجها ودخل بها وذكر ذلك لعبد الله بن مسعود فأمره أن يخبرها أنها أملك بنفسها قال محمد ونقول بقول عبد الله بن مسعود يخيرها ونرى لها مثل صداق الذي تزوجها عليه وصداق مثلها بدخوله بها وهو قول أبي حنيفة ترجمہ ابراہیم اور عامر سے روایت ہے کہ اسود بن یزید نے ایک عورت سے کہا کہ کسی نے اوس کے پاس اوسکا ذکر کیا تہا کہ اگر مین اس سے نکاح کرون تو اوسکو طلاق ہے سو اسود نے اسمین کچھ چیز نہ دیکھی اور اہل حجاز سے یہ مسئلہ پوچھا سو اونہون نے بھی کہا کہ اسمین کوئی طلاق نہین پہر اسود نے اوس سے نکاح کیا اور اس سے صحبت کی سو کسی نے یہ حال عبداللہ بن مسعود سے کہا سو اونہون نے کہا کہ اوس عورت

قولنا فاذا قال لها امرك بيدك فان اختارت نفسها فهو ما نوى الزوج فان نوى واحدة فهي واحدة بائن وان نوى ثلثا فهي ثلث فان نوى اثنتين فهي واحدة بائن لا يكون ابدا الا واحدة بائنا او ثلثا ان نوى ذلك وان لم ينو طلاقا وكان ذلك في الغضب لم يصدق في القضاء وصدق فيما بينه وبين الله تعالى وان كان في غير غضب فهو مصدق في ذلك كله مع يمينه وهذا كله قول ابي حنيفة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہا ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے کہے کہ تیرا کام تیرے ہاتھ میں ہے یعنے اگر تو چاہے تو تجھ کو طلاق پڑ جاویگی اور نہ چاہے تو نہ پڑیگی تو نہیں جائز ہے عورت کو یہ کہ اختیار کرے مگر ایک طلاق کو اور اگر مرد کہے کہ میرے ہاتھ میں طلاق نہیں سو وہ تیرے ہاتھ میں ہے تو وہ عورت کے ہاتھ ہوگی حکم کرے عورت اپنی مجلس میں پہلے جدا ہونے سے سو اگر ایک طلاق کہے تو ایک طلاق پڑیگی اور اگر دو طلاقیں کہے تو جو چیز وہ کہے سو ہی پڑیگی امام محمد نے کہا کہ ہمارے قول میں تو یہ ہے کہ جب مرد اپنی عورت سے کہے کہ تیرا امر تیرے ہاتھ میں ہے اور وہ عورت اپنے تئیں اختیار کرے تو وہ وہ چیز ہے کہ خاوند نے نیت کی سو اگر ایک طلاق کی نیت کی تو ایک طلاق بائن پڑے گی اور اگر تین کی نیت کرے تو تین پڑیں گی اور اگر دو کی نیت کی تو وہ بھی ایک بائن ہوگی نہ ہوگا یہ کہنا اسکا کبھی مگر ایک طلاق بائن یا تین اگر طلاق کی نیت ہو اور اگر طلاق کی نیت نکی ہو یعنے کہے کہ میری نیت طلاق کی نہ تھی اور یہ غصے میں کہا ہو تو نہ تصدیق کیا جاوے گا قضا میں اور تصدیق کیا جاویگا نزدیک خدا کے اور اگر یہ کہنا اوسکا غصے میں نہ ہو تو اوسکے ان سب کلموں میں تصدیق کیجاوے ساتھ قسم کے اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يقول لامرأته اختاري او امرك بيدك قال هما سواء قال محمد ونحن نقول ان ذلك لها ما دامت في مجلسها ما لم تاخذ في عمل غير ذلك فان اخذت في عمل ذلك او قامت من مجلسها بطل خيارها فان اختارت نفسها افترق القولان اما قوله اختاري اذا اراد طلاقا فهي تطليقة بائنة على كل حال ان اراد ثلثا او غيرها وهذا كله قول ابي حنيفة

ترجمہ ابراہیم سے مروی ہے اوس مرد کے حق میں کہ اپنی عورت سے کہے کہ تو اپنے تئیں اختیار کر یا

تیرا امر تیرے ہاتھ مین ہے ابرہیم نے کہا کہ یہ دونون قول اختیار مین برابر ہین امام محمد نے کہا کہ ہم کہتے
ہین کہ یہ دونو برابر ہین اور یہ عورت کے ہاتھ مین ہے جبتک کہ اوس مجلس مین ہو اور اسکے سوا کسی
اور کام مین شروع نہ ہوئی ہو اور اگر کسی اور کام مین شروع ہوجاوے یا اوس مجلس سے اوٹھ کھڑی
ہووے تو اسکا اختیار باطل ہوجاتا ہے اور اگر وہ عورت اپنے تئین اختیار کرے تو دونو قول حکم مین
جدا ہونگے اسپر کہ کہتا اوسکا کہ اپنے تئین اختیار کر اگر اس سے طلاق کی نیت ہو تو ہرحال مین ایک
طلاق باین ہے خواہ تین طلاق کی نیت ہو یا ایک دو کی ایک طلاق باین ہی ہوگی اور یہی قول
ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا
خَيَّرَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهُ فَقَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَلَا خِيَارَ لَهَا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم
نے کہا کہ جب مرد اپنی عورت کو اختیار دیوے اور وہ اپنی اوس مجلس سے اوٹھ کھڑی ہو تو اسکو
کچھ اختیار نہین رہتا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اِذَا خَيَّرَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهُ
فَقَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَلَا خِيَارَ لَهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رحمہ
قَالَ مُحَمَّدٌ الَّذِيْ رَوَى عَنْهُ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ اَبُو الشَّعْثَاءِ ترجمہ عمرو بن دینار نے روایت کی ہے کہ جابر نے کہا کہ جب کوئی
مرد اپنی عورت کو اختیار دیوے اور وہ عورت اپنی مجلس سے اوٹھ کھڑی ہو تو اسکو کچھ اختیار نہین رہتا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول
امام ابوحنیفہ کا امام محمد نے کہا کہ جس جابر سے روایت کی ہے وہ ابن زید ابوشعثا ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ
حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَا يَقُوْلَانِ فِي الْمَرْاَةِ
اِذَا خَيَّرَهَا زَوْجُهَا فَاخْتَارَتْهُ فَهِيَ اِمْرَاَتُهُ وَاِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ تَطْلِيْقَةٌ وَزَوْجُهَا
اَمْلَكُ بِهَا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ کہتے تھے کہ جب کوئی
مرد اپنی عورت کو اختیار دیوے اور عورت اپنے خاوند کو اختیار کرے تو وہ اسکی عورت ہے
اور اگر وہ اپنے تئین اختیار کرے تو وہ طلاق ہے اور اسکا خاوند رجعت کا مالک ہے **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُوْلُ
اِذَا اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا شَيْءَ وَهِيَ اِمْرَاَتُهُ وَاِذَا اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ ثَلٰثٌ وَهِيَ عَلَيْهِ
[illegible] تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ اِذَا اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَهِيَ

واحدۃ والزوج املک بھا واذا اختارت نفسہا فھی واحدۃ وھی املک بنفسہا ترجمہ
ابراہیم سے روایت ہے کہ زید بن ثابت کہتے تھے کہ جب عورت اپنے خاوند کو اختیار کرے تو اوسکو کوئی
طلاق نہیں پڑتی اور وہ اسکی بی بی ہے اور اگر اپنے تئیں اختیار کرے تو وہ تین طلاقیں ہونگی
اور وہ حرام ہوجاویگی یہانتک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور حضرت علی کہتے تھے کہ جب
وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو وہ ایک طلاق ہے اور خاوند رجعت کا مالک ہے اور اگر اپنے تئیں
اختیار کرے تو تو بھی ایک طلاق ہے اور وہ اپنی جان کی مالک ہے یعنے اسمیں رجوع نہیں **محمد**
قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراہیم عن عائشۃ رض قالت خیرنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فاخترناہ فلم یعد ذلک علینا طلاقا **قال محمد** انا
ناخذ بقول عائشۃ التی روت عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ونقول عمر و
ابن مسعود انہا اذا اختارت زوجہا فلا شئ ونأخذ بقول علی اذا اختارت نفسہا
فھی واحدۃ وھی املک بنفسہا وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ ہم کو
حضرت نے اختیار دیا سو ہم نے آپ کو اختیار کیا سو یہ اختیار دینا ہمپر طلاق نگنی گئی امام محمد
نے کہا کہ ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو لیتے ہیں جو حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت
کی اور حضرت عمر اور عبداللہ بن مسعود کے قول کو لیتے ہیں کہ جب وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو کوئی
طلاق نہیں پڑتی اور ہم حضرت علی کے قول کو لیتے ہیں کہ جب اپنے تئیں اختیار کرے تو وہ ایک
طلاق ہے اور اس میں رجعت کا مالک نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب الایلاء**
ایلا کا بیان **ف** ایلا یہ ہے کہ مرد قسم کہاوے کہ میں اپنی عورت سے صحبت نہیں کرونگا چار مہینے
یا زیادہ اس سے پس اگر صحبت نکی اور چار مہینے گذر گئے تو نہیں پڑتی ہے طلاق بمجرد گذرجانے
چار مہینے کے نزدیک اکثر اصحاب کے بلکہ ایلا کرنیوالی کو ٹہیرایا جاوے یعنے حاکم اوسکو حبس کرے
اور کہے یا تو رجوع کر اپنی عورت سے اور کفارہ دے اپنی قسم کا یا طلاق دے یہ مذہب امام مالک
اور شافعی وغیرہ کا ہے اگر وہ طلاق نہ دے تو حاکم طلاق دیوے امام اعظم کے نزدیک اگر چار مہینے
کے اندر صحبت کرلیوے تو ایلا ساقط ہوجاتا ہے اور کفارہ قسم کا لازم آتا ہے اور اگر چار مہینے کے
اندر صحبت نکی تو ایک طلاق باین پڑتی ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا اٰلَى الرَّجُلُ مِنِ امْرَأَتِهٖ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فِي الْاَرْبَعَةِ الْاَشْهُرِ فَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَقَدْ بَطَلَ الْاِيْلَاءُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ایلا کرے اور چار مہینوں کی اندر اوس سے صحبت کر لیوے تو اوسپر کفارہ ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اسپر کفارہ آتا ہے اور ایلا باطل ہوا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اٰلَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَنَسٍ النَّخَعِيُّ مِنِ امْرَأَتِهٖ ثُمَّ غَابَ عَنْهَا خَمْسَةَ اَشْهُرٍ ثُمَّ قَدِمَ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَخَرَجَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ وَرَأْسُهٗ يَقْطُرُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالُوْا لَهٗ اَصَبْتَ مِنْ فُلَانَةٍ قَالَ نَعَمْ قَالُوْا اَوَلَمْ تَكُنْ اٰلَيْتَ مِنْهَا قَالَ بَلٰى قَالُوْا اِنَّا نَتَخَوَّفُ عَلَيْكَ اَنْ تَكُوْنَ قَدْ بَانَتْ مِنْكَ فَانْطَلَقُوْا بِهٖ اِلٰى عَلْقَمَةَ فَلَمْ يَجِدُوْا عِنْدَهٗ فِيْهَا شَيْئًا فَانْطَلَقَ بِهٖ عَلْقَمَةُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَذَكَرَ لَهٗ اَمْرَهٗ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّاْتِيَهَا فَيُخْبِرَهَا بِاَنَّهَا قَدْ بَانَتْ مِنْهُ وَيَخْطُبَهَا فَاَتَاهَا فَاَخْبَرَهَا ثُمَّ خَطَبَهَا عَلٰى مَا قِيْلَ بِغِشْيَةٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَنَرٰى عَلَيْهِ صَدَاقًا بِوُقُوْعِهٖ عَلَيْهَا قَبْلَ النِّكَاحِ الثَّانِيْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ وَحَمَّادِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن انس نے اپنی عورت سے ایلا کیا پہر پانچ مہینے اوس سے غائب رہا پہر آیا اور اوس سے صحبت کی سو اپنے یاروں کیطرف نکلا اس حال مین کہ اوسکے سر سے پانی ٹپکتا تہا غسل جنابت کے سبب سے سو اونہوں نے اوس سے کہا کہ کیا تو نے فلانی عورت سے صحبت کی ہے اوس نے کہا ہاں اونہوں نے کہا کہ کیا تو نے اوس سے ایلا نہیں کیا تہا اوس نے کہا کیون نہیں اونہوں نے کہا ہم ڈرتے ہین کہ وہ عورت تجہسے جدا ہوگئی ہو سو وہ اسکو علقمہ کے پاس لے گئے سو اونہوں نے اوسکے پاس اسمین کچھ چیز نہ پائی یعنے وہ اسکا حکم نہ بتلا سکا سو علقمہ اسکو عبداللہ بن مسعود کے پاس لے گیا اور اسکا قصہ اونسے کہا سو عبداللہ بن مسعود نے اسکو حکم کیا کہ اس عورت کے پاس جاوے اور اسکو اس قصے سے خبر دے کہ وہ اس سے بائن ہوگئی اور نکاح ٹوٹ گیا اور اسکو نکاح کا پیغام کرے پہر وہ اس عورت کے پاس آیا اور اسکو خبر دی پہر اوسکو نکاح کا پیغام کیا چاندی کی چند مثقالون پر امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور ہم دیکھتے ہین کہ نکاح ثانی سے پہلے صحبت کرنے کے بدلے اسپر مہر ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا اور ابراہیم نخعی اور حماد کا محمد

قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِذَا اٰلَى الرَّجُلُ مِنِ امْرَاَتِهٖ فَمَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ بَانَتْ بِتَطْلِيْقَةٍ وَّكَانَ خَاطِبًا يَّخْطُبُهَا فِي الْعِدَّةِ وَلَا يَخْطُبُهَا فِيْ عِدَّتِهَا غَيْرُهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ عَزِيْمَةُ الطَّلَاقِ اِنْقِضَاءُ الْاَرْبَعَةِ الْاَشْهُرِ وَالْفَيْءُ الْجِمَاعُ فِي الْاَرْبَعَةِ الْاَشْهُرِ لَا يُوْقَفُ بَعْدَهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ ابی عبیدہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ایلا کرے اور چار مہینے گذر جاویں تو وہ عورت ایک طلاق سے بائن ہو جاتی ہے اور اگر خاوند نکاح کا پیغام کرنیوالا ہو تو اسکو عدت میں پیغام کرے اور اوسکا غیر اوسکو عدت میں پیغام نہ کرے امام محمد نے کہا کہ وجوب طلاق کا گذرنا چار مہینوں کا ہے یعنے چار مہینے کے گذرنے کے بعد طلاق پڑجاتی ہے اور چار مہینے کے اندر جماع کرنا صفت کی غنیمت ہو اوسکے بعد ٹھہرانہ کیا جاوے اسواسطے کہ ایلا ساقط ہو جاتا ہے اور طلاق پڑجاتی ہے بمجرد گذرجانے چار مہینوں کے پھر حبس کرنیکی کوئی حاجت نہیں رہتی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ رَجُلًا وَّلَدَتِ امْرَاَتُهٗ فَقَالَتْ لِزَوْجِهَا لَا تَقْرَبْنِيْ حَتّٰى اَفْطِمَ ابْنِيْ هٰذَا فَاِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ اَحْمِلَ عَلَيْهِ فَحَلَفَ اَنْ لَّا يَقْرَبَهَا حَتّٰى تَفْطِمَهٗ قَالَ فَسَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَخَافُ اَنْ يَّكُوْنَ اِيْلَاءً وَّاَرْجُوْ اَنْ لَّا يَكُوْنَ اِيْلَاءً قَالَ مُحَمَّدٌ فَسَاَلْتُ اَبَا حَنِيْفَةَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ هُوَ اِيْلَاءٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ایک مرد کی عورت نے بچہ جنا سو اسنے اپنے خاوند سے کہا کہ نہ صحبت کر تو مجھ سے یہانتک کہ میں اپنے بیٹے کا دودھ چھوڑاؤں اسواسطے کہ میں حمل سے ڈرتی ہوں سو اس مرد نے قسم کی کہ میں اس سے صحبت نہ کرونگا یہانتک کہ اوسکا دودھ چھوڑاوے اوسنے کہا کہ میں نے ابراہیم سے اسکا حکم پوچھا اوسنے کہا میں ڈرتا ہوں یہ کہ ایلا ہو اور میں امید کرتا ہوں کہ ایلا نہ ہو امام محمد نے کہا کہ میں نے امام ابوحنیفہ سے اسکا حکم پوچھا اوسنے کہا کہ یہ ایلا ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعُطُوْفِ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اٰلٰى مِنْ نِّسَائِهٖ شَهْرًا فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ يَوْمًا اَرْسَلَ اِلٰى عَائِشَةَ اَنْ تَعَالَيْ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ اِنَّكَ اٰلَيْتَ مِنِّيْ

ولکن اذا اعتد الایام واللیالی فانہ بقی من الشہر یوم فارسل الیہا ان تعالی فان الشہر ثلثون وتسع وعشرون قال محمد وبہ ناخذ اذا کان بالاھلۃ واذا کان بغیر الاھلۃ فالشہر ثلثون وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ زہری سے روایت ہے کہ ایلاء کیا حضرت نے اپنی بیبیوں سے ایک مہینا سو جب انتیس دن گذرے تو کسی کو عائشہؓ پاس بھیجا کہ تو ہمارے پاس آ عائشہؓ نے انکو کہلا بھیجا کہ آپ نے مجھ سے ایک مہینا ایلا کیا ہے اور ہمیشہ میں دن اور راتیں گنتی ہوں اور تحقیق نشان یہ ہے کہ مہینے سے ایک دن باقی ہے سو حضرت نے انکو کہلا بھیجا کہ تو آجا کہ مہینا تیس دن کا بھی ہوتا ہے اور انتیس دن کا بھی ہوتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جبکہ ایلا چاندوں کے ساتھ ہو اور اگر چاندوں کے غیر کے ساتھ ہو تو مہینا تیس دن کا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراھیم فی الرجل یقول لامراتہ ان قربتک فانت طالق فترکہا اربعۃ اشہر قال بانت بالایلاء وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے کہے کہ اگر میں تجھ سے صحبت کروں تو تو طلاق والی ہے پھر اوسکو چار مہینے چھوڑ دیوے تو وہ عورت ایلا سو بائن ہو جاتی ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا باب من آلی ثم طلق اگر کوئی ایلا کرے پھر طلاق دیوے تو اسکا کیا حکم ہے محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذا آلی الرجل من امراتہ ثم طلقہا فالطلاق یھدم الایلاء قال محمد ولسنا ناخذ بھذا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ایلا کرے پھر اوسکو طلاق دیوے تو طلاق ایلا کو ڈھا دیتی ہے امام محمد نے کہا کہ ہم اسکو نہیں لیتے محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن الشعبی قال اذا آلی الرجل من امراتہ ثم طلقہا فھما کفرسی رھان ان جاءت الاربعۃ الاشہر وھی فی شیء من عدتہا وقعت تطلیقۃ الایلاء مع التطلیقۃ التی ملک وان انقضت العدۃ قبل ان تجیء وقت الاربعۃ الاشہر سقط الایلاء قال محمد فعلت لابی حنیفۃ بای القولین تاخذ قال بقول عامر الشعبی قال محمد وبہ ناخذ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ شعبی نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ایلا کرے پھر اوسکو طلاق دیوے تو وہ دونوں گھوڑدوڑ کے دو گھوڑوں کی طرح

ہین کہ ایک دوسرے کے آگے بڑہنا چاہتے ہین جو آگے بڑہے سو بار لیوے اگر وہ عورت چار مہینے سے آگے
بڑہجاوے اور اسکی کچہ عدت باقی رہتی ہو تو واقع ہوگی طلاق ایلا کے ساتہہ اوس طلاق کے کہ اوس نے
ایلا کے بعد دی یعنے دو طلاقین پڑینگی اور اگر چار مہینے کے آنے سے پہلے عدت گذر جاوے
تو ایلا ساقط ہوجاویگا اسواسطے کہ مہینے گذر گئے اور وہ اسکی بیبی نہین امام محمد نے کہا کہ مین نے
امام ابو حنیفہ سے کہا کہ تو کس قول کو لیتا ہے یعنے ابراہیم کے قول کو یا شعبی کے قول کو اوس نے کہا
شعبی کے قول کو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین گہڑ دوڑ کے گہوڑون کے ساتہہ انکو اسواسطے
تشبیہ دی کہ وہ دونو بہی گہوڑون کیطرح ہین ایک دوسرے سے حد کیطرف بڑہنا چاہتے ہین بَابُ
الظِّھَارِ ظہار کا بیان **ف** ظہار اسکو کہتے ہین کہ تشبیہ دیوے اپنی بیبی کو یا اوس کے اس عضو
کو کہ تعبیر کی جاتی ہو کل کیساتہہ اوس عضو کی یا تشبیہ دے اوسکی جزو شائع کو ساتہہ اس عضو محرم کے
کہ حرام ہے دیکہنا اوسکا جیسے کہے بیبی کو کہ تو مجہپر حرام ہے مانند پیٹہ ماں میری کی یا سر تیرا یا نصف
تیرا مانند پیٹہ یا پیٹ ماں میری کے ہے یا مانند ران ماں میری کے یا مانند پیٹہ بہن میری
کے ہے پس اگر کوئی اسطرح اپنی بیبی کو کہے تو اس سے صحبت کرنی
حرام ہوجاتی ہے یہانتک کہ کفارہ دے اور اگر کفارہ دینے سے پہلے صحبت کرے تو نہین
لازم آتا اوسپر کچہ سوائے استغفار اور پہلے کفارہ کے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ
حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا ظَاهَرَ الرَّجُلُ مِنْ اَرْبَعِ نِسْوَةٍ فَعَلَيْهِ اَرْبَعُ كَفَّارَاتٍ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی
مرد چار عورتون سے ظہار کرے تو اسپر چار کفارے ہین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی
قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي
الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِامْرَاَتِهٖ اَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ اُمِّيْ يُرِيْدُ التَّغْلِيْظَ اَنَّ عَلَيْهِ كَفَّارَتَيْنِ
قَالَ وَكَذٰلِكَ الْيَمِيْنَانِ فَاِذَا اَرَادَ الْاُوْلٰى فَهِيَ وَاحِدَةٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے کہے کہ
تو مجہپر مانند پیٹہ ماں میری کے ہے اور اوس سے مراد اوسکی طلاق کو مضبوط کرنا ہو تو اسپر دو کفارے
ہین اور اسیطرح دو قسمون کا بہی یہی حکم ہے اور اگر پہلے مراد ہو تو وہ ایک ہے امام محمد نے کہا کہ

اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُظَاهِرُ مِنِ امْرَاَتِهٖ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا بَعْدَ مَا تَنْقَضِي الْعِدَّةُ
قَالَ الظِّهَارُ كَمَا هُوَ لَا يَقْرَبُهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے پھر اوسکو طلاق دیوے
پھر عدت گذرنے کے بعد اوس سے نکاح کرے تو ظہار بدستور قائم ہے اوس سے صحبت نہ کرے یہاں
تک کہ کفارہ دیوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا ظَاهَرَ الرَّجُلُ مِنِ امْرَاَتِهٖ لَمْ يَقْرَبْهَا
حَتّٰى يُعْتِقَ رَقَبَةً فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ
مِسْكِيْنًا فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَلَا يَقْرَبُهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ بِبَعْضِ هٰذِهِ الْكَفَّارَاتِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَ
بِهٖ نَاْخُذُ وَلَا يَدْخُلُ فِيْ ذٰلِكَ اِيْلَاءٌ وَاِنْ طَالَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا جب کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے تو پھر اوس سے صحبت نہ کرے یہانتک
کہ ایک غلام آزاد کرے اور اگر غلام نہ پاوے تو روزے رکھے دو مہینے کے پے درپے اگر اس
سے یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاوے اگر یہ بھی نہ پاوے تو اوس سے صحبت
نہ کرے یہانتک کہ ان کفارون میں سے کوئی کفارہ ادا کرے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم
لیتے ہیں اور اسمیں ایلاء داخل نہیں ہوتا اگرچہ ظہار کی مدت دراز ہو جاوے اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُظَاهِرُ
مِنِ امْرَاَتِهٖ ثُمَّ يَقْرَبُهَا قَبْلَ اَنْ يُكَفِّرَ قَالَ قَدْ اَسَاءَ وَلَا يَعُوْدُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ
نَاْخُذُ لَا يَعُوْدَنَّ حَتّٰى يُكَفِّرَ وَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ اِلَّا كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے پھر کفارہ دینے
سے پہلے اوس سے صحبت کرلیوے تو گنہ گار ہوتا ہے اور پھر اوس سے صحبت نہ کرے امام محمد نے
کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ پھر اوس سے صحبت نہ کرے یہانتک کہ کفارہ دیوے اور نہیں
واجب ہے اوسپر مگر ایک کفارہ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ
حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا يَقَعُ الظِّهَارُ اِذَا ظَاهَرَ الرَّجُلُ مِنْ اَمَتِهٖ اِلَّا

بِذَاتِ مَحْرَمٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے
کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے تو ظہار نہیں واقع ہوتا مگر ساتھ محرم عورت کے امام محمد نے
کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ف صاحب حرمت کی وہ عورت ہے جسکو
ساتھ اوس مرد کا کبھی نکاح درست نہ ہووے جیسے ماں بیٹی بہن وغیرہ ہے اگر ایسی عورت کے ساتھ
اپنی عورت کو تشبیہ دیوے جس سے کہ اسکا نکاح کبھی درست نہیں تو اس سے ظہار واقع ہوتا ہے
اور اگر ایسی عورت کے ساتھ اوسکو تشبیہ دیوے جس سے اوسکا نکاح درست ہے تو اوس سے ظہار واقع
نہیں ہوتا اور نہ کفارہ دینا لازم آتا ہے محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ
یُظَاهِرُ مِنِ امْرَأَتِهٖ ثُمَّ یُجَامِعُهَا بِاللَّیْلِ وَهُوَ یَصُوْمُ قَالَ یَسْتَقْبِلُ الصَّوْمَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ
فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَاسَّا فَاِذَا مَسَّهَا وَهُوَ یَصُوْمُ فَسَدَ صَوْمُهٗ وَاسْتَقْبَلَ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے پھر رات
کو اوس سے صحبت کرے اور وہ روزے رکھتا ہو تو پھر ابتدا سے روزے شروع کرے اور جو روزے
کہ اس سے پہلے رکھے تھے وہ سب باطل ہوئے وہ اسکے کفارے میں شمار نہ ہونگے امام محمد نے کہا کہ
اسی کو ہم لیتے ہیں اسواسطے کہ خدا نے فرمایا کہ روزے رکھنے دو مہینے کے ہیں پے در پے لگاتار پہلے
اس سے کہ وہ دونو آپس میں چھوئیں سو جب اس سے چھووے اور وہ روزے رکھتا ہو تو اوسکے روزے فاسد
ہوجاتے ہیں اور پھر سرے سے دو مہینے کے روزے لگاتار رکھے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ
الرحمۃ کا محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِیْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهٖ
اِنْ قَرِبْتُكِ فَاَنْتِ عَلَیَّ كَظَهْرِ اُمِّیْ قَالَ اِنْ تَرَكَهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ بَانَتْ بِالْاِیْلَاءِ وَاِنْ
وَقَعَ عَلَیْهَا فِی الْاَرْبَعَةِ الْاَشْهُرِ وَقَعَتْ عَلَیْهِ كَفَّارَةُ الظِّهَارِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ
وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے کہے کہ اگر
میں تجھ سے صحبت کروں تو تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے پھر چار مہینے اس سے صحبت نہ کرے
تو وہ عورت ایلاء سے بائن ہوجاتی ہے اور اگر چار مہینے کے اندر اس سے صحبت کرلیوے تو اسپر
ظہار کا کفارہ دینا آتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ ظِهَارِ الْاَمَةِ لونڈی کی ظہار کا بیان

محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ الظِّهَارَ يَقَعُ عَلَى الْاَمَةِ اِذَا ظَاهَرَ مِنْهَا زَوْجُهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** يَقَعُ عَلَيْهَا الظِّهَارُ اِذَا ظَاهَرَ مِنْهَا زَوْجُهَا وَلَا يَقَعُ عَلَيْهَا الظِّهَارُ اِذَا ظَاهَرَ مِنْهَا مَوْلَاهَا لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ وَالَّذِيْنَ يُظَاهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِنْ نِسَائِهِمْ فَلَيْسَتِ الْاَمَةُ بِزَوْجَةٍ يَقَعُ عَلَيْهَا الظِّهَارُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَمُجَاهِدٍ وَعَامِرِ الشَّعْبِيِّ رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب لونڈی کا خاوند اس سے ظہار کرے تو اسپر ظہار واقع ہو جاتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ جب اُسکا خاوند اوس سے ظہار کرے تو ظہار واقع ہو جاتا ہے اور جب اوسکا مالک اوس سے ظہار کرے تو ظہار واقع نہین ہوتا اسواسطے کہ خدا فرماتا ہے کہ جو لوگ ماں کہہ بیٹھین تم مین سے اپنی عورتون کو سو لونڈی بی بی نہین کہ اوسپر ظہار واقع ہو اور یہی قول ہے ابوحنیفہ اور سعید اور مجاہد اور شعبی کا **ف** یعنے اس آیت مین اپنی بی بی کا ذکر ہے اور لونڈی کو بی بی نہین کہتے پس اس سے ظہار واقع نہ ہوگا

بَابُ الدِّيَاتِ وَمَا يَجِبُ عَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ وَالْمَعَاقِلِ

دیت کا بیان اور جو چیز کہ چاندی اور سونے والون پر واجب ہے **ف** دیت اوس مال کو کہتے ہین کہ دیا جاتا ہے بدل قتل کے نفس کے یا ہلاک کرنے کسی کے اعضا کے اور دیت دو طرح کی ہوتی ہے مغلظہ اور مخففہ مغلظہ یہ ہے کہ سو اونٹنیاں ہون چار طرح کی پچیس بنت مخاض اور پچیس بنت لبون اور پچیس حقہ اور پچیس جذعہ یہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہے اور امام محمد اور شافعی کے نزدیک تین قسم کی اونٹنیاں دینی آتی ہین تیس حقہ اور تیس جذعہ اور چالیس ثنیہ یعنے پنجسالہ کہ سب حاملہ ہون اور یہ دیت قتل شبہ عمد مین دینی آتی ہے اور دیت مخففہ یہ ہے کہ اگر سونے کی قسم سے دے تو ہزار دینار دے اور چاندی ہو تو دس ہزار درہم دے اور اونٹ دے تو پانچ طرح کی دے بیس ابن مخاض بیس بنت مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس حقہ اور بیس جذعہ اور یہ دیت لازم آتی ہے قتل خطا میں اور جاری مجری خطا وغیرہ

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض قَالَ عَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ مِنَ الدِّيَةِ عَشَرَةُ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَعَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفُ دِيْنَارٍ وَعَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَا بَقَرَةٍ وَعَلٰى اَهْلِ الْاِبِلِ مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ وَعَلٰى اَهْلِ الْغَنَمِ اَلْفَا شَاةٍ وَعَلٰى اَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَا حُلَّةٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَكَانَ اَبُوْحَنِيْفَةَ يَاْخُذُ مِنْ ذٰلِكَ

بالابل والله اعلم فی الذنانیر ترجمہ عبیدہ سلمانی سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے کہا کہ چاندی والوں پر دیت میں دس ہزار درہم دینے آتے ہیں اور سونے والوں پر ہزار دینار دینے آتے ہیں اور گائیں والوں پر دو سو گائیں دینی آتی ہیں اور اونٹ والوں پر سو اونٹ دینے آتے ہیں اور بکریوں والوں پر دو ہزار بکریاں دینی آتی ہیں اور حلوں والوں پر دو سو حلہ دینا آتا ہے امام محمد نے کہا کہ انہیں سب کو ہم لیتے ہیں اور ابو حنیفہ انہیں سے اونٹوں اور درہموں اور دیناروں کو لیتے تھے ف حلہ کہتے ہیں تہبند اور چادر کو

باب دیۃ ما کان فی الانسان منہ واحدًا جو عضو کہ آدمی کے بدن میں صرف ایک ایک ہے اوسکی دیت کا بیان ہے

محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال فی اللسان اذا قطع منہ شیء فامتنع من الکلام او قطع من اصلہ ففیہ الدیۃ **قال محمد** فبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد روایت کرتے ہیں ابراہیم سے کہ کہا کہ جب زبان کی کوئی چیز کاٹی جاوے اور کلام سے عاجز ہو جاوے یا جڑ سے کاٹی جاوے تو اوسمیں دیت دینی آتی ہے یعنے پوری امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال کل شیء من الانسان اذا لم یکن فیہ الا شیء واحد فاصیب خطأ ففیہ الدیۃ کاملۃ الانف والذکر واللسان والصلب وذہاب العقل واشباہہ وما کان فی الانسان اثنین ففی کل واحد منہما نصف الدیۃ الثدیین والرجلین والعینین واشباہ ذلک **قال محمد** وبہذا کلہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز کہ آدمی کے بدن میں صرف ایک ہی ہے اور وہ خطا سے کٹ جاوے تو اوسمیں پوری دیت ہے اور وہ چیزیں یہ ہیں ناک اور ذکر اور زبان اور پیٹھ اور عقل کا دور ہونا اور مانند انکے اور چیزیں کہ انسان کے بدن میں دو دو ہیں تو ہر ایک میں ان دونوں میں سے آدھی دیت ہو اور وہ چیزیں یہ ہیں دونوں پستان اور دونوں پاؤں اور دونوں آنکھیں اور مانند ان کے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال ما اصیب من ذلک من شیء عمدًا ففیہ القصاص فما لم یستطع فیہ القصاص ففیہ الدیۃ مغلظۃ ان کان خطأ فخمسۃ اسنان من الابل وان کان شبہ العمد فاربعۃ اسنان من الابل وشبہ العمد فی الجراحات کل شیء یتعمد ضربہ بسلاح او غیرہ ولم یستطع فیہ القصاص فیہ

الدِّيَةُ مُغَلَّظَةٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ كَانَ يَأْخُذُ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَأْخُذُ نَحْنُ اَيْضًا اِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَّاحِدَةٍ مَا كَانَ مِنْ شِبْهِ الْعَمَدِ فَثَلٰثَةُ اَسْنَانٍ مِّنَ الْاِبِلِ مِنَ الْحِقَاقِ سِنٌّ وَّمِنَ الْجِذَاعِ سِنٌّ وَّسِنٌّ ثَالِثٌ مَا بَيْنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ وَّكَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ يَقُوْلُ اَرْبَعَةُ اَسْنَانٍ مِّنَ الْاِبِلِ سِنٌّ مِّنْ بَنَاتِ الْمَخَاضِ وَسِنٌّ مِّنْ بَنَاتِ اللَّبُوْنِ وَسِنٌّ مِّنَ الْحِقَاقِ وَسِنٌّ مِّنَ الْجِذَاعِ وَاَمَّا الْخَطَاءُ فَقَوْلُنَا وَقَوْلُهٗ فِيْهِ وَاحِدٌ خَمْسَةُ اَسْنَانٍ مِّنَ الْاِبِلِ سِنٌّ مِّنْ بَنِي الْمَخَاضِ وَسِنٌّ مِّنْ بَنَاتِ الْمَخَاضِ وَسِنٌّ مِّنْ بَنَاتِ اللَّبُوْنِ وَسِنٌّ مِّنَ الْحِقَاقِ وَسِنٌّ مِّنَ الْجِذَاعِ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيْضًا مَا قُلْنَا فِيْ شِبْهِ الْعَمَدِ فَقَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اَلَا اِنَّ قَتِيْلَ خَطَاءِ الْعَمَدِ قَتِيْلُ السَّوْطِ وَالْعَصَا فِيْهِ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ ثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَّثَلٰثُوْنَ جَذَعَةً وَّاَرْبَعُوْنَ مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ بَلَغَنَا نَحْوُ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَرْفَعُ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا وَبَلَغَنَا نَحْوُ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَاَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّبِهٖ نَأْخُذُ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابرہیم نے کہا کہ اگر کوئی جان بوجھکر ان مین سے کوئی چیز کاٹے تو اس مین بدلا ہے یعنے اگر کوئی کسیکا پاؤن کاٹے تو اوسکے بدلا اوسکا پاؤن کاٹا جاوے اور اگر اسمین بدلا نہ لے سکے تو اوسمین دیت ہے یعنے خونبہا سو اگر قتل خطا ہو تو پانچ قسم کے اونٹ دینے آتے ہین اور اگر شبہ عمد ہو تو چار قسم کے اونٹ دینے آتے ہین اور شبہ عمد زعمون مین وہ چیز ہے کہ جان بوجھکر اوسکو ہتیار وغیرہ سے مارا ہو اور اسمین قصاص لینے کی طاقت نہ رکھتا ہو اسمین دیت مغلظ دینی آتی ہے امام محمد نے کہا کہ انہین سب احکام کو ابوحنیفہ لیتے تھے اور ہم بھی اسکو لیتے ہین مگر ایک صورت مین کہ اگر شبہ عمد ہو تو تین قسم کے اونٹ دینے آتے ہین ایک قسم تین تین برس کے اونٹنیون مین سے اور ایک قسم چار چار برس کی اونٹنیون مین سے اور تیسرے قسم ثنیہ جو پانچوین مین لگی ہون آٹھ برس تک سب حاملہ اونٹنیان اور امام ابوحنیفہ کہتے تھے کہ اسمین چار قسم کی اونٹنیان دینی آتی ہین ایک قسم ایک ایک برس کی اونٹنیون سے اور ایک قسم دو دو برس کی اونٹنیون سے اور ایک قسم تین تین برس کی اونٹنیون سے اور ایک قسم چار

چار برس کی اونٹنیون سے اور اسپر قتل خطا سو اونٹین ہمارا اور اسکا قول ایک ہے کہ پانچ قسم کی اونٹنیان دینی آتی ہین ایک قسم ایک ایک برس کی بوتون سے اور ایک قسم ایک ایک برسکی بوتیون سے اور ایک قسم دو دو برسکی بوتیون سے اور ایک قسم تین تین برسکی بوتیون سے اور ایک قسم چار چار برسکی بوتیون سے اور یہی قول ہے عبد اللہ بن مسعود کا اور حضرت سے بھی شبہ عمد مین یہی روایت ہے جو ہم نے کہا کہ حضرت نے فتح مکہ کے دن خطبہ مین فرمایا کہ خبردار ہو کہ مقتول خطا عمد کا مقتول کوڑے اور لاٹھی کا ہے اوسکی دیت سو اونٹنیان دینی آتی ہین تیس حقہ اور تیس جذعہ اور چالیس وہ اونٹ کہ ثنیہ یا پچوین برس مین لگے ہون آٹھ برس تک بازل کے درمیان ہو سب حاملہ اور اسیطرح پہونچی ہمکو روایت حضرت عمر سے کہ چالیس انمین سے زیادہ عمر کے ہون کہ انکے پیٹ مین بچے ہون اور اسیطرح روایت پہونچی ہمکو مغیرہ بن شعبہ اور ابی موسی اور زید بن ثابت سے اور اسیکو ہم لیتے ہین **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ فِي الرَّجُلِ يَحْلِقُ لِحْيَةَ الرَّجُلِ فَلَا تَنْبُتُ قَالَ عَلَيْهِ الدِّيَةُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد کسی مرد کی داڑھی مونڈ ڈالے اور پھر وہ نہ اوگے تو اوسپر دیت ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ دِيَةِ الْاَسْنَانِ وَالْاَشْفَارِ وَالْاَصَابِعِ دانتون اور پلکون اور اونگلیون کی دیت کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَصَابِعُ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ فِي كُلِّ اِصْبَعٍ عُشْرُ الدِّيَةِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ دونو ہاتھ اور پاؤن کی اونگلیان برابر ہین ہر اونگلی مین دیت کا دسوان حصہ دیا جاتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسیطرح ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ الْاَسْنَانُ سَوَاءٌ فِي كُلِّ سِنٍّ نِصْفُ عُشْرِ الدِّيَةِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ شریح نے کہا کہ دانت سب برابر ہین ہر دانت مین بیسوان حصہ دیا جاتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ

فِي السِّمْحَاقِ وَالْبَاضِعَةِ وَأَشْبَاهِ ذَلِكَ إِذَا كَانَ خَطَأً أَوْ عَمْدًا لَا يُسْتَطَاعُ فِيهِ الْقِصَاصُ فَفِيهِ
حُكُومَةُ عَدْلٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم
نے کہا کہ سمحاق اور باضعہ اور مانند انکے مین جبکہ خطا سے ہو یا عمد سے جسمین کہ قصاص کی طاقت
نہ رکھتا ہو تو معتبر اوس مین حکم کرنا عادل مرد کا ہے یعنے اوسکی دیت منصف آدمی پر موقوف ہے جو
وہ کہے سو ہی دیت دینی آویگی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ فِي الْجَائِفَةِ
ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْآمَّةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَإِذَا ذَهَبَ الْعَقْلُ فَالدِّيَةُ كَامِلَةٌ وَفِي الْمُنَقِّلَةِ
عُشْرٌ وَنِصْفُ عُشْرِ الدِّيَةِ وَفِي الْمُوضِحَةِ نِصْفُ عُشْرِ الدِّيَةِ وَفِي سَائِرِ ذَلِكَ مِنَ الْجِرَاحَاتِ
حُكْمُ عَدْلٍ وَلَا تَكُونُ الْمُوضِحَةُ إِلَّا فِي الْوَجْهِ وَالرَّأْسِ وَلَا تَكُونُ الْجَائِفَةُ إِلَّا فِي الْجَوْفِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْآمَّةُ مِنَ الشِّجَاجِ كُلُّ
شَجَّةٍ بَلَغَتِ الدِّمَاغَ وَالْمُنَقِّلَةُ مَا نُقِلَ مِنْهَا الْعِظَامُ وَالْمُوضِحَةُ مَا أَوْضَحَتْ مِنَ الْعَظْمِ
وَالْهَاشِمَةُ مَا هَشَمَتِ الْعَظْمَ وَحُكُومَتُهَا عُشْرُ الدِّيَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالسِّمْحَاقُ
دُونَ الْمُوضِحَةِ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمُوضِحَةِ جِلْدَةٌ رَقِيقَةٌ وَفِيهَا حُكْمُ عَدْلٍ بَلَغَنَا أَنَّ عَلِيَّ
بْنَ أَبِي طَالِبٍ حَكَمَ فِيهَا أَرْبَعًا مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَاضِعَةُ دُونَ السِّمْحَاقِ وَهِيَ الَّتِي تَبْضَعُ
اللَّحْمَ وَفِيهَا حُكْمُ عَدْلٍ وَالدَّامِيَةُ دُونَ الْبَاضِعَةِ وَهِيَ الَّتِي تَشُقُّ الْجِلْدَ وَفِيهَا حُكْمُ
عَدْلٍ وَالْمُتَلَاحِمَةُ وَهِيَ الَّتِي تَكُونُ مَوْضِعُهَا أَحْمَرَ وَلَا يَدْمَى وَلَا يَجْتَمِعُ فَفِيهَا حُكْمُ
عَدْلٍ وَفِي كُلِّ شَيْءٍ مَا كَانَ مِنْ ذَلِكَ دُونَ الْمُوضِحَةِ تَعْقِلُهُ الْعَاقِلَةُ وَهُوَ فِي مَالِ
الرَّجُلِ وَإِنْ كَانَ خَطَأً ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ شریح نے کہا کہ جائفہ یعنے پیٹ کا زخم مین تہائی
دیت کی دینی آتی ہے اور آمہ یعنے پوست مغز سر کے زخم مین بھی تہائی دیت کی دینی آتی ہے اور
اگر سر کے زخم سے عقل دور ہو جاوے تو پوری دیت دینی آتی ہے اور منقلہ یعنے اوس زخم مین کہ ہڈی
سرک گئی ہو دسوان اور بیسوان حصہ دیت کا دینا آتا ہے اور موضحہ یعنے اوس زخم مین کہ ہڈی کھل
گئی ہو بیسوان حصہ دیت کا دینا آتا ہے اور ان سب زخمون مین تجویز کرنا مرد عادل کا ہے اور نہین ہوتا
زخم موضحہ مگر مونہہ اور سر مین اور نہین ہوتا زخم جائفہ مگر پیٹ مین امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم

لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور آمّہ وہ زخم ہے کہ دماغ تک پہونچی اور منقلہ وہ زخم ہے کہ
اس سے ہڈیاں سرک جاوین اور موضحہ وہ زخم ہے جو ہڈی کھولدیوے اور ہاشمہ وہ زخم ہے جو ہڈی
توڑدیوے اور حکم اوسکا دسواں حصہ دیت کا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور سمحاق موضحہ
سے کم ہے اوسکی اور اسموضحہ کے درمیان ایک پتلی سی کھال ہے اور معتبر اوسمین حکم عادل مرد کا ہے
اور پہونچی ہمکو روایت کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسمین چالیس اونٹون کا حکم کیا اور باضعہ سمحاق
سے کم ہے اور وہ وہ ہے کہ پوست اور گوشت توڑدیوے اور خون نہ نکلے اور اسمین حکم کرنا معتبر
مرد کا ہے اور دامیہ باضعہ سے کم ہے اور وہ وہ ہے کہ کھال کو پھاڑدیوے اور معتبر اوسمین حکم کرنا عادل
مرد کا ہے اور متلاحمہ وہ زخم ہے کہ اوس سے جگہہ سیاہ یا سرخ ہوجاوے اور خون نہ نکلے اور نہ گوشت
کھلے تو معتبر اوسمین حکم کرنا معتبر مرد کا ہے اور ہماری رائے یہ ہے کہ ان زخمون مین سے جو زخم کہ موضحہ
سے کم ہوجسے اوسکی دیت ندیوین اور وہ اوس مرد کے مال مین ہے اگرچہ خطا سے ہو **محمد**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ فِیْ اَشْفَارِ الْعَیْنَیْنِ الدِّیَةُ کَامِلَةً اِذَا لَمْ
تَنْبُتْ وَفِیْ کُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ رُبُعُ الدِّیَةِ وَفِی الْجُفُوْنِ الدِّیَةُ وَفِیْ کُلِّ جَفْنٍ مِّنْهَا
رُبُعُ الدِّیَةِ وَفِی الشَّفَتَیْنِ الدِّیَةُ وَفِیْ کُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا نِصْفُ الدِّیَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَبِهٰذَا کُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ آنکھون کی
پلکون مین پوری دیت دینی آتی ہے جبکہ نہ اوگین اور ہر ایک مین انمین سے چوتھائی دیت کی دینی
آتی ہے اور جفون مین یعنے آنکھ کی پوشش مین پوری دیت ہے اور ہر ایک جفن مین انمین سے
چوتھائی دیت کی دینی آتی ہے اور دونون ہونٹون مین دیت دینی آتی ہے اور ہر ایک مین اون
دونون مین سے آدھی دیت دینی آتی ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو
حنیفہ کا **باب مَالَا یُسْتَطَاعُ فِیْهِ الْقِصَاصُ** جس زخم مین قصاص کی طاقت نہ ہو اسمین کیا
کرے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْاَعْمٰی یَفْقَاُ عَیْنَ
الصَّحِیْحِ قَالَ عَلَیْهِ الدِّیَةُ فِیْ مَالِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لِاَنَّهٗ لَا یُسْتَطَاعُ الْقِصَاصُ
فِیْ ذٰلِكَ وَاِنَّمَا هِیَ الْعَمَدُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
کہ اگر کوئی اندھا درست آنکھ والے کی آنکھ پھوڑدیوے تو اوسپر دیت دینی آتی ہے اوسکے مال

عمد ہے اور قتل کی پہلی چار قسموں سو قاتل محروم ہوتا ہے میراث مقتول سے نہ اخیر مین محمدؒ قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن الھیثم بن ابی الھیثم عن رجل عن ابی بکر الصدیق فی رجل رمی رجلا بسھم فانفذہ فجعل فیہ ثلثی الدیۃ قال محمد وبھذا کلہ ناخذ فی الجائفۃ ثلث الدیۃ فان نفذت الی الجانب الاخر ففیھا ثلثا الدیۃ وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ حضرت ابوبکر سے روایت ہے ایک مرد کے حق مین کہ اوس نے کسی مرد کو تیر مارا اور اسکو زخم کیا سو حضرت ابوبکر نے اسکو دو تہائی دیت دینے کا حکم فرمایا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ جائفہ زخم مین تہائی دیت کی دینے آتی ہے اور اگر دوسری طرف نفوذ کر جاوے تو اسمین بھی تہائی دیت کی دینی آتی ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمدؒ قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال کل شیء کان دون النفس یتعمد الانسان ضربہ بحدیدۃ او بعصا او بید او بقصبۃ او بغیر ذلک فھو عمد وفیہ القصاص وان کان لا یستطاع فیہ القصاص فھو علی الذی جنی فی مالہ فان ذھبت منہ النفس فکان بحدیدۃ او بسلاح ففیہ القصاص وان کان بغیر ذلک ففیہ الدیۃ علی العاقلۃ قال محمد وبھذا کلہ کان یاخذ ابوحنیفۃ وبہ ناخذ نحن ایضا الا فی خصلۃ واحدۃ اذا ضربہ بغیر سلاح یقع موقع السلاح ففیہ القود وھو فی قول ابی یوسف وھو قولنا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ جو زخم کہ جان مارنے سے کم ہو کہ آدمی اوسکو لوہے یا لاٹھی یا ہاتھ یا کھپانچ وغیرہ سے مارے سو وہ عمد ہین داخل ہے اور اسمین بدلا آتا ہے اور اگر اسمین قصاص ممکن نہ ہو تو دیت جنایت کرنیوالے کے مال پر ہے اور اگر اس سے جان تلف ہو جاوے اور وہ لوہے یا ہتیار سے ہو تو اوس مین قصاص آتا ہے اور اگر لوہے اور ہتیار کے بغیر سے ہو تو اوسمین عاقلہ پر دیت آتی ہے امام محمد نے کہا کہ امام ابوحنیفہ اسیکو لیتے تھے اور ہم بھی اسیکو لیتے ہین مگر ایک صورت مین کہ جب اوسکو بغیر ہتیار سے مارے کہ وہ ہتیار کی جگہ واقع ہو تو اوسمین بدلا ہے اور یہ ابو یوسف کے قول مین ہے اور یہی ہمارا قول ہے باب دیۃ الخطا وما تعقل العاقلۃ خطا کی دیت کیا ہے اور عاقلہ پر کیا واجب ہے محمدؒ قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم فی دیۃ الخطا وشبہ العمد فی النفس علی العاقلۃ علی اھل الورق فی ثلثۃ اعوام لکل عام

الثُّلُثُ وَمَا كَانَ مِنَ الْجِرَاحَاتِ الْخَطَاءِ فَعَلَى الْعَاقِلَةِ عَلٰى اَهْلِ الدِّيْوَانِ اِنْ بَلَغَتِ
الْجِرَاحَةُ ثُلُثَيِ الدِّيَةِ فَفِيْ عَامَيْنِ وَاِنْ كَانَ النِّصْفُ فَفِيْ عَامَيْنِ وَاِنْ كَانَ الثُّلُثُ فَفِيْ
عَامٍ وَذٰلِكَ كُلُّهٗ عَلٰى اَهْلِ الدِّيْوَانِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَذٰلِكَ فِيْ اُعْطِيَاتِ الْمُقَاتِلَةِ
دُوْنَ اُعْطِيَاتِ الذُّرِّيَّةِ وَالنِّسَاءِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے حکم دیت خطا
اور شبہ عمد کے جان مارنے میں عاقلہ پر چاندی والوں پر تین برس میں ہے ہر برس میں ایک تہائی دیت
کی دینی آتی ہے اور وہ چیز کہ ہو جراحات خطا سے تو اوسکی دیت عاقلہ پر ہے اہل دیوان پر اگر ہو پہنچے
جراحت دو تہائی دیت کو تو اوسکی دیت دو برس میں دینی آتی ہے اور اگر آدھی دیت ہو تو بھی دو
برس میں دیوے اور اگر تہائی ہو تو ایک برس میں دینی آتی ہے اور یہ سب اہل دیوان پر ہے
امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہ دیت اوسکی عصبوں بالغوں پہ دینی آتی ہے سوائے
چھوٹے بچوں اور عورتوں کے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ فِيْ اَقَلَّ مِنَ الْمُوْضِحَةِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ
نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں آتی دیت عاقلہ پر
کم زخم میں موضحہ سے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ عَمْدًا وَلَا صُلْحًا وَلَا
اعْتِرَافًا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ نہیں دیت آتی عاقلہ پر قتل عمد میں اور صلح میں اور نہ اقرار
میں **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا كَانَ مِنْ صُلْحٍ اَوْ
اِعْتِرَافٍ اَوْ عَمْدٍ فَهُوَ فِيْ مَالِ الرَّجُلِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز کہ ہو صلح سے یا اقرار سے یا عمد سے تو آدمی کے مال پر
ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا شَهِدُوْا اَنَّهٗ ضَرَبَهٗ وَهُوَ صَحِيْحٌ فَلَمْ يَزَلْ
صَاحِبَ فِرَاشٍ حَتّٰى مَاتَ جَازَتْ شَهَادَتُهُمْ وَلَمْ يُكَلَّفُوْا غَيْرَ ذٰلِكَ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ فِي
الرَّجُلِ يُضْرَبُ فَيَمُوْتُ فَيَشْهَدُ الشُّهُوْدُ اَنَّهٗ لَمْ يَزَلْ صَاحِبَ فِرَاشٍ حَتّٰى مَاتَ قَالَ
اُقِيْدَ مِنْهُ وَاُخِذَ لَهٗ مِنَ الْعَاقِلَةِ الدِّيَةُ اِنْ كَانَ خَطَاً **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ

ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب لوگ گواہی دیوین کہ اوس نے اوسکو مارا اسی
حال مین کہ وہ تندرست تھا سو ہمیشہ وہ بچھونے پر بیمار رہا یہانتک کہ مرگیا تو انکی گواہی جائز ہے اور انکو
اسکے سوای اور تکلیف نہ دیجاوی اور ابراہیم نے کہا اوس مردکے حق مین کہ مارا جاوے پس مرجاوے
اور گواہ گواہی دین کہ ہمیشہ وہ بچھونے پر بیمار رہا یہانتک کہ مرگیا کہا کہ اوس سے فدیہ لیا جاوے اور اسکی
عاقلہ سے دیت لی جاوی اگر قتل خطا ہو امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ الْخَطَاءَ كُلَّهُ
اِلَّا مَا كَانَ دُوْنَ الْمُوْضِحَةِ وَالسِّنِّ مِمَّا لَيْسَ فِيْهِ اَرْشٌ مَعْلُوْمٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ
نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ سب زخمونکی دیت عاقلہ دیوے مگر
جو موضحہ اور دانت سے کم ہون جنمین کہ کوئی دیت معلوم نہین امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور
یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ
اِبْرَاهِيْمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْقَلِيْبُ جُبَارٌ وَالرِّجْلُ
جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْجُبَارُ الْهَدَرُ اِذَا سَارَ الرَّجُلُ عَلَى الدَّابَّةِ فَنَفَحَتْ بِرِجْلِهَا وَهِيَ تَسِيْرُ
فَقَتَلَتْ رَجُلًا اَوْ جَرَحَتْهُ فَذٰلِكَ هَدَرٌ وَلَا يَجِبُ عَلٰى عَاقِلَتِهٖ وَلَا غَيْرِهَا وَالْعَجْمَاءُ الدَّابَّةُ
الْمُنْفَلِتَةُ لَيْسَ لَهَا سَائِقٌ وَلَا رَاكِبٌ تُوْطِئُ رَجُلًا فَتَقْتُلُهٗ فَذٰلِكَ هَدَرٌ وَالْمَعْدِنُ
وَالْقَلِيْبُ الرَّجُلُ يَسْتَاْجِرُ الرَّجُلَ يَحْفِرُ لَهٗ بِئْرًا اَوْ مَعْدِنًا فَيَسْقُطُ عَلَيْهِ فَيَمُوْتُ فَذٰلِكَ
هَدَرٌ وَلَا شَيْءَ عَلَى الْمُسْتَاْجِرِ وَلَا عَلٰى عَاقِلَتِهٖ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے
فرمایا کہ جانورون کی مار کا بدلا نہین اور کنوان کھودنے مین اگر مزدور مرجاوے تو بدلا نہین اور
جانور کے پاؤن کا بدلا نہین اور اگر کان کھودنے مین مزدور مرجاوے تو بدلا نہین اور کافرونکی گڑے
خزانے پانے مین پانچوان حصہ خدا کے لیے ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا اور جبار کے معنے ہدر ہین یعنے معاف ہے جب کوئی مرد جانور پر سوار ہو اچلا جاتا
ہو اور وہ جانور چلنے کی حالت مین اپنا پاؤن مارے اور مرد کو مار ڈالے یا زخمی کرے تو وہ معاف
ہے نہ عصبہ پر تاوان ہے اور نہ غیرون پر اور عجماء چھوٹا ہوا جانور ہے جسکا نہ کوئی سوار ہو اور نہ

ہانکنے والا اگر کسیکو روند کر مار ڈالے تو یہ معاف ہے اور سکے مالک پر ڈانڈ نہیں اور کان اور کنوئیں کا یہ حکم ہے کہ اگر کوئی مرد کسی کو کنواں کھودنے یا کان کھودنے میں مزدور بنا دے اور وہ اسمین گر کر مرجاوے تو یہی معاف ہے اور نہیں کوئی چیز مزدور پکڑنیوالی پر اور نہ اوسکے عصبہ پر **بَابُ** قَوْمٍ حَفَرُوْا حَائِطًا فَوَقَعَ عَلَيْهِمْ اگر کچھ لوگ دیوار کھودیں اور وہ انپر گر پڑے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ**

قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْقَوْمِ يَحْفِرُوْنَ جِدَارًا فَوَقَعَ الْجِدَارُ عَلَيْهِمْ قَالَ عَلَيْهِمُ الدِّيَةُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَأْخُذُ إِلَّا أَنَّهُ يُرْفَعُ مِنْ دِيَةِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ حِصَّتُهُ فَإِنْ كَانُوْا أَرْبَعَةً بَطَلَ رُبُعُ الدِّيَةِ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ وَإِنْ كَانُوْا ثَلٰثَةً بَطَلَ ثُلُثُ الدِّيَةِ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** امام ابوحنیفہ سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی قوم دیوار کھودے اور دیوار گر پڑے تو انپر دیت دینی آتی ہے بعض کی بعض پر امام محمد نے کہا کہ اوسی کو ہم لیتے ہیں مگر یہ کہ ہر ایک کی دیت میں سے اوسکا حصہ دور کیا جاوے پس اگر چار آدمی ہوں تو ہر ایک سے چوتھائی دیت کی باطل ہوگی اور اگر تین آدمی ہوں تو ہر ایک سے تہائی دیت کی باطل ہوئی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** دِيَةِ الْمَرْأَةِ وَجِرَاحَاتِهَا عورت کی دیت اور اسکے زخموں کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَوْلُ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ قَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَشُرَيْحٍ فِيْ جِرَاحَاتِ النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِقَوْلِ عَلِيٍّ وَإِبْرَاهِيْمَ نَأْخُذُ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ جِرَاحَاتُ النِّسَاءِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ جِرَاحَاتِ الرِّجَالِ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَشُرَيْحٌ يَقُوْلَانِ تَسْتَوِيْ فِي السِّنِّ وَالْمُوْضِحَةِ ثُمَّ عَلَى النِّصْفِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ وَكَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَقُوْلُ يَسْتَوِيَانِ إِلَى ثُلُثِ الدِّيَةِ ثُمَّ عَلَى النِّصْفِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَقَوْلُ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَلَى النِّصْفِ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْنَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ حضرت علی کا قول میرے نزدیک بہتر ہے عبداللہ بن مسعود اور زید بن ثابت اور شریح کے قول سے عورتوں اور مردوں کے زخموں میں امام محمد نے کہا کہ حضرت علی اور ابراہیم کے قول کو ہم لیتے ہیں حضرت علی کہتے تھے کہ عورتوں کے زخم مردوں کے نصف سے آدھے ہیں ہر چیز میں اور عبداللہ بن مسعود اور

شریح کہتے تھے کہ دانت اور موضحہ میں عورت مرد کے برابر ہے پھر اوسکے سوا اور زخموں میں آدھوں
آدھ ہے اور زید بن ثابت کہتے تھے کہ تہائی دیت تک دونوں برابر ہیں یعنی جن زخموں میں تہائی
دیت دینی آتی ہے ان میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں اور اسکے سوا میں آدھوں آدھ ہے یعنی مثلاً مرد کے جس زخم میں تہائی دیت آوے
عورت کو اس زخم میں چھٹا حصہ دیت دینی آویگی سو حضرت علی کا قول جس میں آدھا ہو آدھ ہے ہمارے نزدیک بہتر ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا
ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم قال في حلمتي ثدي المرأة نصف الدية وفي الحلمتين الدية قال
محمد وبه نأخذ وفي حلمتي الرجل حكومة عدل وهذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله ترجمہ
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ عورت کے پستان کی نوک میں آدھی دیت دینی آتی ہے اور دونو نوکوں
میں پوری دیت دینی آتی ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور مرد کی دونوں نوکوں میں حکم
کرنا مرد عادل کا ہے اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا

باب جراحات العبيد

غلاموں کے زخموں کا بیان محمد قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم قال في سن
العبد نصف عشر قيمته وقال جراحات العبد قال محمد أظنه قال على جراحات
الحر من قيمته قال محمد فبهذا كان يأخذ ابوحنيفة وأما في قولنا فذلك كله
على ما نقص العبد من قيمته ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ غلام کے دانت میں اسکی قیمت
کا بیسواں حصہ دینا آتا ہے اور کہا کہ غلام کے زخم آزاد کے زخموں کی طرح ہیں اوسکی قیمت سے یعنی
جیسے کہ مثلاً آزاد کے موضحہ میں تہائی دیت کی دینی آتی ہے تو غلام کے موضحہ میں تہائی اوسکی قیمت
کی دینی آویگی اور اسیطرح سب کو قیاس کرنا چاہیے کہ آزاد کے زخموں میں دیت کی نصف یا ثلث و
غیرہ کا لحاظ کیا جاویگا اور غلام کے زخموں میں اسکی قیمت کا نصف یا ثلث وغیرہ ملحوظ رکھا جاوے
گا امام محمد نے کہا کہ امام ابوحنیفہ اسیکو لیتے تھے اور اپنے ہمارے قول میں یہ سب وہ چیز ہے کہ کم ہو
قیمت اوسکی سے یعنی جسقدر اوسکی قیمت کم ہو وہ لی جاوے محمد قال اخبرنا ابو
حنيفة عن حماد عن ابراهيم في العبد يقتل عمدا قال فيه القود فإن قتل خطأ
ففيه قيمته ما بلغت غير أنه لا يجعل مثل دية الحر وينقص منه عشرة دراهم وان أصيب
من العبد شيء يبلغ ثمنه دفع العبد الى صاحبه وغرم ثمنه كاملا قال محمد و
بهذا كله كان يأخذ ابوحنيفة فيه ونأخذ الا في خصلة واحدة اذا أصيب من العبد

مَا يَبْلُغُ ثَمَنُهُ مِثْلَ الْعَيْنَيْنِ وَالْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ فَسَيِّدُهُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَسْلَمَهُ بِرُمَّتِهِ وَأَخَذَ قِيمَتَهُ وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهُ وَأَخَذَ مَا نَقَصَهُ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس غلام کے حق مین کہ قتل کیا جاوے جان بوجھکر کہا کہ اسمین بدلا ہے اور اگر خطا سے مارے تو اوسکی قیمت دیجاوے گی جہانتک کہ پہونچی لیکن وہ آزاد کی دیت کی مثل نہ کیجاوے بلکہ اوس سے دس درہم کم کیے جاوین اور اگر غلام کا کوئی ایسا عضو تلف ہو کہ اوسکی مول کو پہونچے تو غلام اپنے مالک کو دیا جاوے اور مارنے والے پر اوسکا پورا مول ڈانڈ لگایا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین مگر ایک حکم مین کہ جب غلام کا کوئی ایسا عضو تلف کرے کہ اسکی قیمت کو پہونچے مثل دونو آنکھوں اور دونو ہاتھ پاؤن کے سو اوسکے مالک کو اختیار ہے اگر چاہے تو اوسکو جانیکے سپرد کرے اور اس سے اوسکی قیمت بھر لیوے اور اگر چاہے تو اوسکو اپنے پاس رکھے اور جو قیمت کم ہوئی ہو وہ اس سے لے لیوے **محمد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا قَتَلَ الْعَبْدُ رَجُلًا حُرًّا عَمْدًا دُفِعَ الْعَبْدُ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ وَإِنْ شَاءُوا عَفَوْا وَإِنْ شَاءُوا قَتَلُوا فَإِنْ عَفَوْا رُدَّ الْعَبْدُ إِلَى مَوْلَاهُ لِأَنَّهُ إِنَّمَا كَانَ لَهُمُ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ لَهُمُ الدِّيَةُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا جب غلام آزاد آدمی کو قصداً مار ڈالے غلام (مارنیوالا) مقتول کے وارثون کو دیا جاوے چاہے معاف کرین چاہیں اسے قتل کرین اگر معاف کرین تو غلام مالک کو دیا جاوے کیونکہ انکو لیئے قصاص تھا نہ دیت

باب جِنَايَةِ الْمُكَاتَبِ وَالْمُدَبَّرِ وَأُمِّ الْوَلَدِ مکاتب اور مدبر اور ام الولد کا بیان

محمد قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ جِنَايَةَ الْمُكَاتَبِ وَالْمُدَبَّرِ وَأُمِّ الْوَلَدِ عَلَى الْمَوْلَى **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ إِلَّا أَنَّا نَرَى جِنَايَةَ الْمُكَاتَبِ عَلَيْهِ فِي قِيمَتِهِ يَكُونُ عَلَيْهِ الْأَقَلُّ مِنْ أَرْشِ الْجِنَايَةِ وَمِنْ قِيمَتِهِ وَأَمَّا الْمُدَبَّرُ وَأُمُّ الْوَلَدِ فَعَلَى الْمَوْلَى الْأَقَلُّ مِنْ أَرْشِ جِنَايَتِهِمَا وَمِنْ قِيمَتِهِمَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مکاتب اور مدبر اور ام ولد کی جنایت مالک پر ہے یعنے اگر کوئی قصور کرین تو اونکا ڈانڈ انکے مالک پر آویگا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین لیکن ہماری راے یہ ہے کہ جنایت مکاتب کی اوس پر اوسکی قیمت مین ہے کہ اوسپر جو کم دیت جنایت سے اور اسکی قیمت سے یعنے اوسکی دیت اور قیمت دونو

سے جو کم ہو سو بچاؤ اور اسپر مدبر اور ام ولد پس انکا واسطہ مالک پر ہے کم دیت جنایت اور قیمت اوسکی سے
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم
في ام الولد والمعتقة عن دبر يجنيان قال يضمن سيدهما جنايتهما لان العتاقة قد
جرت فيهما فلا يستطيع ان يدفعهما ولا تعقل عنهما العاقلة لانهما مملوكان قال
محمد وبهذا نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے ام ولد اور مدبرہ کے
بیان میں کہ دونو جنایت کریں کہا کہ انکی جنایت کا ضامن مالک ہوگا اسواسطے کہ آزادی یا دونو
میں جاری ہو چکی ہے پس نہیں طاقت رکھتا یہ کہ دفع کرے انکو طرف ولی مقتول کے اور نہیں ادا کرتے
دیت انکی عاقلہ اسواسطے کہ وہ دونو غلام ہیں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ابوحنیفہ کا
ہے **محمد** عن ابي حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن شريح قال المكاتب في الحدود
والشهادة عبد ما بقي عليه درهم **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة رحمه
الله تعالى **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے شریح سے کہا کہ مکاتب حدود اور شہادت میں غلام ہے جبتک کہ اسپر ایک درہم
باقی ہو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب دية المعاهد

عہد والے کافر کی دیت کا بیان **ف** معاہد عام ہے خواہ ذمی ہو یا حربی مستامن اور ذمی وہ کافر ہے
کہ مطیع اسلام ہو کر جزیہ دینا قبول کرے اور امام اسکو پناہ دے اور حربی مستامن وہ ہے جو عرض دیا
کرے امام سے امن لیکر تجارت وغیرہ کے لیے دار الاسلام میں آوے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة
عن الهيثم بن ابي الهيثم ان النبي صلى الله عليه وسلم وابا بكر وعمر وعثمان رض قالوا
دية المعاهد دية الحر المسلم **ترجمہ** ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت نے اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رض
نے فرمایا عہد والے کافر کی دیت آزاد مسلمان کی دیت کے برابر ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة
قال اخبرنا حماد عن ابراهيم انه قال دية المعاهد دية الحر المسلم
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ عہد والے کافر کی دیت آزاد مسلمان کی دیت ہے **محمد**
قال اخبرنا ابو حنيفة عن ابي العطوف عن الزهري عن ابي بكر وعمر وعثمان انهم
جعلوا دية النصراني ودية اليهودي مثل دية الحر المسلم **قال محمد** وبهذا
نأخذ وكذلك المجوسي عندنا وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** زہری سے روایت ہے کہ ابوبکر

اور عمر اور عثمان گردانی دیت نصرانی اور یہودی کی مانند دیت آزاد مسلمان کے۔ امام محمد نے کہا کہ اسی
کو ہم لیتے ہیں اور یہی حکم ہے مجوسی کا نزدیک ہمارے اوسکی دیت بھی مسلمان کی دیت کے برابر ہے اور یہی
قول ہے ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم ان رجلا
من بکر بن وائل قتل رجلا من اهل الحیرة فکتب فیه عمر بن الخطاب ان یدفع الی
اولیاء القتیل فان شاؤا قتلوا وان شاؤا عفوا فدفع الرجل الی ولی المقتول الی رجل
یقال له حنین من اهل الحیرة فقتله فکتب فیه عمر بعد ذلک ان کان الرجل لم یقتل
فلا تقتلوه فرأوا ان عمر اراد ان یرضیهم بالدیة قال **محمد** وبه نأخذ اذا قتل
المسلم المعاهد عمدا قتل به وهو قول ابی حنیفة وکذلک بلغنا عن النبی صلی الله علیه
وآله وسلم انه قتل مسلما بمعاهد وقال انا احق من وفی بذمته **ترجمہ** ابراہیم سے
روایت ہے کہ ایک مرد نے قبیلہ بکر بن وائل سے قتل کیا ایک مرد کو اہل حیرہ سے ایک قبیلہ کا نام ہے سو
حضرت عمر نے اسمین لکھا یہ کہ دفع کیا جاوے قاتل طرف وارثوں مقتول کی سو اگر چاہیں تو اوسکو قتل
کریں اور چاہیں تو معاف کر دیویں سو دفع کیا گیا قاتل طرف ولی مقتول کے کہ اسکا نام حنین تھا اہل
حیرہ سے سو وہ لے اسکو مار ڈالا سو حضرت عمر نے بعد اسکے اسمین لکھا کہ اگر قاتل کو نہیں مارا گیا تو
اوسکو نہ مارو سو اونھون نے سمجھا کہ حضرت عمر کا یہ ارادہ تھا کہ انکو دیت دیکر راضی کر دیں امام محمد نے
کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان کسی عہد والے کافر کو مار ڈالے تو اوسکے بدلے اوسکو
قتل کیا جاوے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اسیطرح ہم کو پہنچی ہے روایت حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے کہ آپ نے قتل کیا مسلمان کو بدلے عہد والے کافر کے اور فرمایا کہ میں عہد پورا کرنے والوں
میں سے زیادہ حقدار ہوں ساتھ پورا کرنے عہد کے **باب** ارتداد المرأة عن الاسلام
اگر کوئی عورت اسلام سے مرتد ہو جاوے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن
عاصم بن ابی النجود عن ابی رزین عن ابن عباس قال لا یقتل النساء اذا هن ارتددن
عن الاسلام ویجبرن علیه قال **محمد** وبه نأخذ ولکنا نحبسها فی السجن حتی
تموت او تتوب الی الاسلام وان کان اهلها محتاجین الی خدمتها اجبرناها علی
الاسلام فان ابت دفعناها الی اهلها فاستخدموها واجبروها علی الاسلام وکان

قَتَلَ الْمُرْتَدَّةَ قَاتِلٌ وَهِيَ حُرَّةٌ أَوْ أَمَةٌ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ مِنْ دِيَةٍ وَلَا قِيمَةٍ وَلٰكِنَّا نَكْرَهُ ذٰلِكَ
لَهُ فَإِنْ رَأَى الْإِمَامُ أَنْ يُؤَدِّبَهُ أَدَّبَهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابی رزین سے روایت ہے کہ ابن
عباس نے کہا کہ اگر عورتیں اسلام سے مرتد ہو جاوین تو انکو قتل نہ کیا جاوے اور پر اسلام کے قبول کرنے مین
جبر کیا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین لیکن ہم اوسکو قید خانے مین قید رکھین گے یہان
تک کہ مرجاوے یا توبہ کرے مگر لونڈی کو سو اگر اوسکے مالک اوسکی خدمت کے محتاج ہون تو اوسپر اسلام
کے قبول کرنے مین جبر کیا جاوے سو اگر انکار کرے تو ہم اسکو اوسکے مالکون کیطرف پھیر دینگے سو اوس سے
وہ خدمت لیوین اور اسکو اسلام کے قبول کرنے پر جبر کرین اور مرتدہ کو کوئی مارنیوالا مار ڈالے تو نہ
اوسپر کچھ دیت آتی ہے اور نہ قیمت برابر ہے کہ وہ عورت آزاد ہو یا لونڈی ولیکن ہم مکروہ رکھتے ہین
مارنا اوسکا اوسا اگر امام کی رائے یہہ ہے کہ اوسکو ادب دیوے تو ادب دیوے یعنے اگر امام اوسکو بطور
تادیب کے کچھ تعزیر یا سزا دے تو درست ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ يُقْتَلُ الْمَرْأَةُ إِذَا ارْتَدَّتْ عَنِ الْإِسْلَامِ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر عورت اسلام سے مرتد ہو جاوے
یعنے اسلام سے پھر کر کافر ہو جاوے تو اوسکو قتل کیا جاوے امام محمد نے کہا کہ اوسکو ہم نہین لیتے

بَابُ مَنْ قَتَلَ فَعَفَا بَعْضُ الْأَوْلِيَاءِ اگر کوئی کسیکو قتل کرے اور مقتول کے بعض ولی قصاص
معاف کر دیوین تو اوسکا کیا حکم ہے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ قَتَلَ عَمْدًا فَأَمَرَ بِقَتْلِهِ فَعَفَا بَعْضُ الْأَوْلِيَاءِ فَأَمَرَ
بِقَتْلِهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ كَانَتِ النَّفْسُ لَهُمْ جَمِيعًا فَلَمَّا عَفَا هٰذَا أَحْيَا
النَّفْسَ فَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَأْخُذَ حَقَّهُ يَعْنِي الَّذِي لَمْ يَعْفُ حَتّٰى يَأْخُذَ حَقَّ غَيْرِهِ قَالَ
فَمَا تَرَى قَالَ أَرَى أَنْ تَجْعَلَ الدِّيَةَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ وَتَرْفَعَ عَنْهُ حِصَّةَ الَّذِي عَفَا قَالَ عُمَرُ
وَأَنَا أَرَى ذٰلِكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَرَى ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت
ہے کہ ایک مرد حضرت عمر کے پاس لایا گیا جس نے کہ جان بوجھ کر کسی کو مار ڈالا تھا سو عمر نے اوسکے مارنیکا حکم
کیا سو مقتول کے بعض ولیون نے اپنا حصہ خون معاف کیا سو عمر نے مارنیکا حکم کیا سو عبداللہ بن مسعود
نے کہا کہ قاتل کی جان ان سبکے ہاتھ مین تھی سو جب اس نے معاف کی اوسکی جان زندہ کی اور اپنا حق

معاف کیا تو جس نے معاف نہیں کیا وہ اپنا حق نہیں لے سکتا چہ جائیکہ غیر کا حق لیوے حضرت عمرؓ نے کہا
کہ تیری رائے کیا ہے عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ میری رای یہ ہے کہ تو اوسکے مال میں اوسپر دیت
ٹھیراوے اور جس نے اپنا حق معاف کیا ہے اوسکا حصہ اوس میں سے دور کیا جاوے عمرؓ نے کہا کہ میری رائے
بھی یہی ہے امام محمد نے کہا کہ ہماری رائے بھی یہی ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف**
اس سے معلوم ہوا کہ اگر بعض ولی اپنا حق معاف کر دیوے تو اوسوقت قصاص نہیں آتا بلکہ دیت آتی
ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَنْ عَفَا مِنْ ذِيْ سَهْمٍ
فَعَفْوُهٗ عَفْوٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَمَنْ عَفَا مِنْ زَوْجَةٍ اَوْ زَوْجٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ مِنْ اُمٍّ
اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ فَعَفْوُهٗ جَائِزٌ وَقَدْ حُقِنَ الدَّمُ وَلِلْبَقِيَّةِ حِصَّتُهُمْ مِنَ الدِّيَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ
حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی حصہ دار اپنا حصہ معاف کر دیوے تو معاف
کرنا اوسکا جائز ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور جو کوئی معاف کر دے حصہ اپنا بیوی
ہو یا خاوند ہو یا ماں ہو یا ماں کیطرف سے بھائی ہو یا کوئی غیر ہو تو اوسکا معاف کرنا جائز ہے
اور خون بند ہو جاتا ہے یعنے قصاص باطل ہو جاتا ہے اور باقی وارثوں کے لیے دیت سے حصہ
آتا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ اَوْ ذَا قَرَابَتِهٖ اگر کوئی اپنے
غلام یا رشتہ دار کو قتل کر ڈالے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اَنَّ اَعْرَابِيًّا قَالَ لِاُمِّ وَلَدٍ اِنْطَلِقِيْ
فَارْعِيْ هٰذَا الْبَهْمَ فَقَالَ اِنَّهَا اِذَا ذَهَبَ فَاحْسِبْهَا فَاِنِّيْ اَسْتَحِيْ اَنْ تُطِيْفَ بِهَا عِبَادُ
النَّاسِ قَالَ اِنَّكَ لَهٰهُنَا فَحَذَفَ بِسَيْفٍ بِيَدِهٖ فَقَطَعَ رِجْلَهٗ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ فَاَمَرَ بِقَتْلِهٖ فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَ الْاَبِ وَبَيْنَ الْاِبْنِ قِصَاصٌ
وَلٰكِنَّ الدِّيَةَ فِيْ مَالِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ مَنْ قَتَلَ ابْنَهٗ عَمْدًا لَمْ يُقْتَلْ بِهٖ وَ
لٰكِنَّ الدِّيَةَ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهٖ فِيْ ثَلٰثِ سِنِيْنَ يُؤَدِّيْ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ الثُّلُثَ مِنَ الدِّيَةِ وَ
لَا يَرِثُ مِنَ الدِّيَةِ وَلَا مِنْ مَالِ ابْنِهٖ شَيْئًا وَيَرِثُهٗ اَقْرَبُ النَّاسِ مِنَ الْاِبْنِ بَعْدَ الْاَبِ
وَلَا يَحْجُبُ الْاَبُ عَنِ الْمِيْرَاثِ اَحَدًا وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ بِمَنْزِلَةِ الْمَيِّتِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
ترجمہ عبدالکریم سے روایت ہے کہ ایک گنوار نے اپنی لونڈی ام ولد سے کہا کہ تو جا اور یہ چارپایہ چرا اسکو

بیٹے نے کہا کہ مین جاتا ہون اور اسکو روک کر کہتا ہون پس مقرر مین ڈرتا ہون کہ لوگون کے غلام
اوسکی گرد کھو مین بیٹھے اسکو چھیڑین اوس نے کہا کہ تو اوسی جگہ ٹھیر رہا اوسکو قتل کرنیکے لیے تلوار ماری
اور اسکا پاؤن کاٹ ڈالا سو یہ مقدمہ حضرت عمر کیطرف اوٹھایا گیا حضرت عمر نے اوسکے مارنے کا
حکم کیا سو معاذ بن جبل نے کہا کہ باپ اور بیٹے مین قصاص نہین یعنے اگر باپ اپنے بیٹے کو مار ڈالے
تو اسکو اوسکے بدلہ نہ مارا جاوے لیکن اوسکے مال مین دیت آتی ہے کہ تین برس مین ادا کرے ہر سال
مین دیت کی تہائی ادا کرے اور نہ وہ وراثت سے کسی چیز کا مالک ہوتا ہے اور نہ اپنے بیٹے کے مال سے کسی چیز
کا مالک ہوتا ہے اور وارث ہوتا ہے اسکا وہ شخص کہ باپ کے بعد سب لوگون سے اوسکو قریب تر ہو اور
باپ میراث سے کسی کو محروم نہین کرتا اور وہ بجای مردے کے ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ عَبْدَهٗ
عَمَدًا قَالَ يُدْفَعُ اِلٰى اَوْلِيَآئِهٖ فَاِنْ شَآءُوْا قَتَلُوْا وَاِنْ شَآءُوْا عَفَوْا قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا
نَاْخُذُ بِهٰذَا لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ سَيِّدِهٖ قِصَاصٌ وَّلٰكِنَّ السُّلْطَانَ يُوْجِعُ ضَرْبًا وَّ
يُسْتَوْدَعُ السِّجْنَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد جان بوجھکر
اپنے غلام کو مار ڈالے تو اوسکو اوسکے ولیون کے حوالے کیا جاوے اگر چاہین تو قتل کرین اور اگر چاہین
تو معاف کرین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہین لیتے کہ مالک اور اوسکے غلام کے درمیان بدلا نہین
ولیکن مالک کو مار سے تکلیف دیجاوے اور قیدخانے مین قید کیا جاوے اور یہی قول ہے امام ابو
حنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران کا

بَابُ مَنْ وُّجِدَ فِيْ دَارِهٖ قَتِيْلٌ

اگر کسی کے گھر مین مقتول
پایا جاوے تو اوسکا کیا حکم ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
فِي الرَّجُلِ يَطْرُقُ الرَّجُلَ فِيْ دَارِهٖ فَيُصْبِحُ مَيِّتًا فَيَدَّعِيْ صَاحِبُ الدَّارِ اَنَّهٗ قَاتَلَهٗ وَاَنَّهٗ
كَابَرَهٗ فَلِذٰلِكَ قَتَلَهٗ قَالَ يُنْظَرُ فِي الْمَقْتُوْلِ فَاِنْ كَانَ دَاعِرًا يُتَّهَمُ بِالسَّرِقَةِ بَطَلَ دَمُهٗ
وَكَانَتْ عَلَيْهِ الدِّيَةُ وَاِنْ كَانَ لَا يُتَّهَمُ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ وَلَا يُعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا
قُتِلَ بِهٖ وَاِنْ اَدَّعٰى صَاحِبُ الدَّارِ اَنَّهٗ وَجَدَهٗ عَلٰى بَطْنِ امْرَاَتِهٖ فَلِذٰلِكَ قَتَلَهٗ
قَالَ يُنْظَرُ فَاِنْ كَانَ دَاعِرًا يُتَّهَمُ بِالزِّنَا بَطَلَ الْقِصَاصُ وَكَانَتْ عَلَيْهِ الدِّيَةُ وَاِنْ كَانَ
لَا يُتَّهَمُ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ وَلَا يُعْلَمُ فِيْهِ اِلَّا خَيْرًا قُتِلَ هٰكَذَا بِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا

كُلِّهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ فِی السَّرِقَةِ وَاَمَّا الْفُجُوْرُ فَلَا اَحْفَظُ ذٰلِكَ عَنْهُ ترجمہ
ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ رات کو کسی مرد کے گھر میں جاوے اور صبح کو مرا ہوا اور گھر والا
دعویٰ کرے کہ وہ اس کے گھر آیا تھا اور اس سے زبردستی کی تھی اسواسطے اوس نے اوسکو قتل کیا ابراہیم نے
کہا کہ مقتول میں دیکھا جاوے پس اگر فاسق ہو کہ چوری کے ساتھ تہمت لگایا جاتا ہو تو اسکا خون
باطل ہو جاتا ہے اور اسپر دیت آتی ہے اور اگر کسی چیز کے ساتھ تہمت نہ لگایا جاتا ہو اور نہ معلوم
ہو اوس سے مگر بہتری تو اوسکے بدلے قتل کیا جاوے اور اگر گھر والا یہ دعویٰ کرے کہ اوس نے اوسکو اپنی
عورت کے پیٹ پر پایا اسواسطے اوسکو قتل کیا تو اوسکو دیکھا جاوے پس اگر فاسق ہو کہ زنا کی تہمت
لگایا جاتا ہے تو بدلا باطل ہو جاتا ہے اور اسپر دیت آتی ہے اور اگر اس سے کسی چیز کے ساتھ
متہم نہ ہو اور اس سے بہتری کے سوا کچھ معلوم نہ ہو تو اوسکو اوسکے بدلے قتل کیا جاوے امام محمد
نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا چوری میں اور بدکاری سو اس سے معلوم
نہیں

بَابُ اللِّعَانِ وَالْاِنْتِفَاءِ مِنَ الْوَلَدِ لعان اور بچہ سے انکار کرنیکا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ فِیْ رَجُلٍ اِنْتَفٰی مِنْ وَلَدِهٖ وَلَاعَنَ
فَفُرِّقَ بَیْنَهُمَا فَقَذَفَهٗ اَبُوْهُ الَّذِیْ اِنْتَفٰی مِنْهُ اَوْ قَذَفَ اُمَّهٗ قَالَ اِنْ قَذَفَهٗ اَبُوْهُ
الَّذِیْ اِنْتَفٰی مِنْهُ اَوْ غَیْرُهٗ مِنَ النَّاسِ کُلِّهِمْ اَوْ قَذَفَ اُمَّهٗ فَاِنَّهٗ یُجْلَدُ وَقَالَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ
لَا یُجْلَدُ فِیْ قَذْفِ الْاُمِّ مَنْ قَذَفَهَا لِاَنَّ مَعَهَا وَلَدًا لَا نَسَبَ لَهٗ وَمَنْ قَذَفَ الْوَلَدَ
فِیْ نَفْسِهٖ خَاصَّةً فَقَالَ لَهٗ یَا زَانِیْ ضُرِبَ الْحَدَّ وَكَذٰلِكَ قَالَ مُحَمَّدٌ ترجمہ ابراہیم سے روایت
ہے ایک مرد کے حق میں کہ اپنے بچہ سے انکار کرے اور اپنی عورت سے لعان کرے اور انکو درمیان
جدائی کیجاوے پھر اوسکے بچے کو حرامکاری کی تہمت لگاوے جس سے کہ اوس نے انکار کیا تھا یا اوسکی
ماں کو زنا کی تہمت دے تو ابراہیم نے کہا کہ اگر اوسکا باپ اوسکو تہمت لگاوے جس سے کہ اوس نے انکار
کیا تھا یا کوئی غیر اور دیگر لوگوں میں سے یا اوسکی ماں کو زنا کی تہمت لگاوے تو اوسکو کوڑے مارے جاویں
اور امام ابو حنیفہ نے کہا کہ اگر کوئی اسکی ماں کو حرامکاری کی تہمت لگاوے تو اوسکو کوڑے نہ مارے
جاویں اسواسطے کہ اوسکے ساتھ بچہ ہے اور اسکی نسبت اپنے باپ سے ثابت نہیں اور اگر کوئی خاص کر
اوس لڑکے کو زنا کی تہمت لگاوے اور اسکو کہے کہ اے زانی تو اوسکو کوڑے مارے جاویں اور اسیطرح

کہا امام محمد نے محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا قذف
الرجل امرأته وقد حد جلدته حدًّا او قذفها وقد جلدت حدًّا فلا لعان بينهما
ولا حد عليه وقال من لا شهادة له فلا لعان له وهذا قول ابی حنيفة ومحمد ترجمہ
حماد روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا اگر کوئی مرد اپنی عورت کو حرامکاری کی تہمت لگادے اور حد میں کوڑے مارا جا چکا ہو یا اسکو تہمت لگادے اور وہ
مار ہو چکی تو انکے درمیان لعان نہیں اور نہ مرد پر حد ہے اور کہا جسکی شہادت مقبول نہیں اوسکے
لیے لعان بھی نہیں اور یہ قول امام ابوحنیفہ کا ہے محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال
حدثنا حماد عن ابراهيم قال اذا قذف الرجل امرأته ثم توفيت قبل ان يلاعنها
فانه يرثها ولا حد ولا لعان وكذلك اذا قذف الرجل غير امرأته فلا حد عليه لانه
لا يدري لعل الذي قذفه يصدقه واذا قذفت زوجها ثم مات ورثته لانه لم
يكن لاعن وهذا كله قول ابی حنيفة ومحمد ترجمہ حماد روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر
کوئی مرد اپنی عورت کو حرامکاری کی تہمت لگادے پھر لعان سے پہلے وہ عورت مرجاوے تو وہ مرد اوسکا وارث
ہوگا اور نہ حد آتی ہے اور نہ لعان اور اسیطرح اگر کوئی کسی غیر عورت کو حرامکاری کی تہمت لگادے
تو اسپر بھی حد نہیں آتی اس واسطے کہ وہ نہیں جانتا کہ شاید جسکو اوسنے تہمت لگائی وہ اسکی تصدیق کرے
اور اگر اسکا خاوند اوسکو زنا کی تہمت لگادے پھر مرجاوے تو وہ عورت اوسکی وارث ہوگی اس واسطے کہ اوسنے
لعان نہیں کیا تھا اور یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن مجالد
بن سعيد عن عامر الشعبي عن عمر بن الخطاب قال اذا اقر الرجل بولده طرفة عين
فليس له ان ينفيه وهو قول ابی حنيفة ومحمد ترجمہ عامر سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے
فرمایا کہ جب کوئی مرد اپنے بیٹے کا اقرار کرے تو نہیں جائز ہے اوسکو یہ کہ انکار کرے اوس سے
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم
عن شريح قال اذا انتفى الرجل من ولده بعد ادعائه لزمه ذلك ويلحقه الولد قال محمد
وهذا قول ابی حنيفة وبه ناخذ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ شریح نے کہا کہ جب کوئی
مرد اپنے بچے سے انکار کرے کہ میرا نہیں ہے اور اسکا دعوی کر چکا ہو کہ میرا ہے تو اوسکو دعوی لازم رہیگا اور اوسکی نسب
اوس سے ثابت ہو جاتی ہے اور وہ بچہ اوسکے ساتھ لگا لیا جاوے امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے ہمارا

اور ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يقر
بابنه ثم ينفيه قال يلاعنها ويلزم الولد امه فان كان قد طلقها ضرب حدا وان
كانت قد ماتت امه **قال محمد** وهذا كله قول ابي حنيفة وقولنا الا في خصلة واحدة
اذا اقر بابنه ثم نفاه وهي امرأته لاعنها ولزم الولد اباه اذا اقر به مرة لم يكن
له ان ينفيه كما قال عمر رضي الله عنه ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کو حق ہیں کہ اپنے بیٹے کا اقرار
کرے پھر انکار کرے کہا کہ وہ اس سے لعان کرے اور بچہ اپنی ماں کو ساتھ لگایا جاوے اور اگر وہ اسکو
طلاق دے چکا تھا تو اوسکو حد ماری جاوے اگرچہ اوسکی ماں مر گئی ہو امام محمد نے کہا کہ یہ سب قول امام
ابو حنیفہ کا ہے اور قول ہمارا مگر ایک صورت میں کہ جب اپنے بیٹے کا اقرار کرے پھر انکار کرے اور وہ
اوسکی عورت ہو تو اوس سے لعان کرے اور بچہ باپ کے ساتھ لگایا جاوے کہ جب ایکبار اوسکا اقرار
کرے تو پھر اوسکو اوس سے انکار کرنا جائز نہیں جیسے کہ حضرت عمر نے کہا **باب** من قذف قوما
جميعا وحد الحر والعبد اگر کوئی مرد ساری قوم کو حرامکاری کی تہمت لگاوے تو اوسکا کیا
حکم ہے اور آزاد اور غلام کی حد کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن
ابراهيم قال اذا افتريت على قوم فقلت يا زناة كان عليك حد واحد **قال محمد**
هذا قول ابي حنيفة وقولنا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو ساری قوم کو
زنا کی تہمت لگاوے اور تو کہے کہ اے زانیوں تو تجھ پر صرف ایک حد آویگی امام محمد نے کہا کہ یہی
ہے قول ہمارا اور ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم
في رجل قذف رجلا ثم قذف آخر قال لو قذف اهل الجمعة فقذفهم جميعا
لم يكن عليه الا حد واحد **قال محمد** وهذا كله قول ابي حنيفة وقولنا ليس
عليه الا حد واحد حتى يكمل الحد فان قذف انسانا بعد كمال الحد ضرب حدا
مستقبلا الا انه يحبس حتى يبرأ عن الاول ثم يضرب الآخر قال يفرق الحد في
اعضائه اذا جلد **قال محمد** وهذا قول ابي حنيفة وقولنا في الحدود كلها
الا انا لا نضرب الرأس والوجه والفرج وكذلك في التعزير فانه لا يفرق في الاعضاء
كما يفرق في الحدود ولكنه يضرب في مكان واحد وهو اشد الضرب ولا يجرد في

حَدٍّ وَلَا تَعْزِيْرٍ وَلَا غَيْرِ ذٰلِكَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد ایک مرد کو زنا کے
تہمت لگا دے پھر دوسرے کو تہمت لگا دے اگر سب جمع والون کو تہمت لگا دے تو نہین ہے اوسپر مگر ایک حد
امام محمد نے کہا کہ یہ سب قول ہمارا ہے اور قول ابوحنیفہ کا کہ نہین ہے اوسپر مگر ایک حد یہانتک کہ حد
پوری ہو سو اگر حد پوری ہونے کے بعد کسی کو تہمت لگا دے تو پھر سرے سے حد مارا جاوے لیکن اسکو
قید رکھا جاوے یہانتک کہ پہلی حد سے تندرست ہو پھر دوسری حد ماری جاوے اور کہا کہ حد اوسکی اعضا
مین متفرق کیجاوے امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا اور قول ہمارا سب جگہ مار
مین مگر سر اور منہ اور ستر کو نہین مارتے اور تعزیر مین اعضا مین تفریق نہ کیجاوے جیسے کہ حد مین
کیجاتی ہے لیکن ایک جگہ مین ماریجاوے اور وہ سخت مار ہی اور ننگا نہ کیا جاوے نہ حد مین
اور نہ تعزیر مین اور ایسے غیر مین مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ
اَلزَّانِيْ يُجْلَدُ يُقْعَدُ وَضِعَتْ عَنْهُ ثِيَابُهُ ضَرْبًا مُبَرِّحًا وَالْقَاذِفُ يُضْرَبُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ
وَشَارِبُ الْخَمْرِ يُضْرَبُ مِثْلَ مَا يُضْرَبُ الْقَاذِفُ وَضَرْبُهُمَا دُوْنَ ضَرْبِ الزَّانِيْ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ إِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَكَانَ يُجَرِّدُ الشَّارِبَ كَمَا
يُجَرِّدُ الزَّانِيْ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ زنا کرنیوالی کو کوڑے مارے جاوین ایسی
مار کہ ہلاک کرنیوالی ہو اور اسکے کپڑے اوس سے اتارے جاوین اور تہمت لگانیوالے کو حد ماری جاوے
اسحال مین کہ اوسکے کپڑے اوسپر ہوں اور شراب پینیوالے کو بھی قاذف کی طرح حد ماری جاوے
اور انکی مار زانی کی مار سے کم ہے امام محمد نے کہا کہ یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے مگر ایک حکم سے
کہ شارب الخمر کو بھی زانی کیطرح ننگا کیا جاوے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ
حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا قَذَفَ الْعَبْدُ أَوِ الْأَمَةُ الْحُرَّ فَعَلَيْهِمَا نِصْفُ حَدِّ الْحُرِّ
أَرْبَعِيْنَ أَرْبَعِيْنَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ
ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی غلام یا لونڈی کسی آزاد کو حرامکاری کی تہمت لگاوے تو انکی حد آزاد
کی حد سے آدھی ہے چالیس چالیس کوڑے امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے ہمارا اور امام ابوحنیفہ کا
مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْأَمَةِ [illegible]
[illegible]

مُحَمَّدٌ هٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ لَا یَرٰی عَلٰی مَنْ قَذَفَهَا حَدًّا لِاَنَّهَا عِنْدَہٗ بِمَنْزِلَةِ الْاَمَةِ
مَا دَامَتْ تَسْعٰی وَاَمَّا فِیْ قَوْلِنَا فَهِیَ حُرَّةٌ اِذَا عَتَقَ بَعْضُهَا عَتَقَ كُلُّهَا وَعَلٰی قَاذِفِهَا الْحَدُّ
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس لونڈی کے حق مین کہ اوسکی ایک تہائی یا دو تہائی آزاد
کیجاوے پھر سعی کروائے اوسپر نہین کہ باقی ہو پھر کوئی مرد اوسکو حرامکاری کی تہمت لگاوے تو
ابراہیم نے کہا کہ اوسپر کچھ چیز نہین جب تک کہ سعی کرتے رہے امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام
ابوحنیفہ کا کہ جو اسکو تہمت لگادی اوسپر حد نہین اسواسطے کہ وہ اوسکے نزدیک بجائے لونڈی کے
ہے جبتک کہ وہ محنت کرتے رہے اور ایسے ہمارے قول مین سو وہ آزاد ہے کہ جب اوسکا بعض آزاد
ہوجاوے تو سب آزاد ہوجاتی ہے اور اسکے قاذف پر حد آتی ہے **ف** زانی کی حد اگر کنوارا ہو
تو سو کوڑے ہین اور اگر بیاہا ہو تو سنگسار کیا جاوے اور زنا کی تہمت لگانیوالے کی حد اور
شراب پینیوالے کی حد اسی کوڑے ہین معنے سعی کروانے کے یہ ہین کہ غلام یا لونڈی کو تکلیف
دیجاوے ساتھ کمانی مال کے اور حاصل کرنے قیمت کے واسطے شریک کے

بَابُ التَّعْزِیْرِ

تعزیر کا بیان **ف** حد اوسکو کہتے ہین کہ شارع کیطرف سے مقرر ہو اور تعزیر اوسکو کہ شارع
کیطرف سے مقرر نہ ہو امام جہان جیسے مناسب دیکھے تعزیر لگاوے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ
حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَیْثَمُ بْنُ اَبِی الْهَیْثَمِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِیِّ قَالَ لَا یُبْلَغُ بِالتَّعْزِیْرِ
اَرْبَعُوْنَ جَلْدَةً **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَقَوْلُنَا ترجمہ شعبی نے کہا کہ تعزیر
میں چالیس کوڑوں کو نہ پہونچے امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا اور قول ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِی الْوَلِیْدُ بْنُ عُثْمَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَلَغَ حَدًّا فِیْ غَیْرِ حَدٍّ فَهُوَ مِنَ الْمُعْتَدِیْنَ
قَالَ مُحَمَّدٌ فَاَدْنَی الْحَدِّ وَذٰلِكَ اَرْبَعُوْنَ فَلَا یُبْلَغُ بِالتَّعْزِیْرِ اَرْبَعُوْنَ جَلْدَةً ترجمہ ضحاک
سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی پہونچے حد کو بغیر حد مین تو وہ حد سے بڑھ
جانیوالوں مین سے ہے امام محمد نے کہا کہ ادنے درجہ حد کا چالیس کوڑے ہین سو نہ پہونچے ساتھ تعزیر
کے چالیس کوڑوں کو

بَابُ الْحُدُوْدِ اِذَا اجْتَمَعَتْ فِیْهَا الْقَتْلُ

جب کئی حدین جمع ہوجاوین
اور قتل کیا جاوے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ جُمِعَتْ

عَلَى الرَّجُلِ الْحُدُوْدُ فِيْهَا الْقَتْلُ دُرِئَتِ الْحُدُوْدُ وَأُخِذَ بِالْقَتْلِ وَإِذَا اجْتَمَعَتِ الْحُدُوْدُ
وَقَدْ قَتَلَ قُتِلَ وَدُفِعَ مَا سِوَى ذٰلِكَ لِأَنَّ الْقَتْلَ قَدْ أَحَاطَ بِذٰلِكَ كُلِّهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ
هٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا إِلَّا حَدَّ الْقَذْفِ فَإِنَّهُ مِنْ حُقُوْقِ النَّاسِ فَيُضْرَبُ
حَدَّ الْقَذْفِ ثُمَّ يُقْتَلُ وَإِنَّمَا الَّذِيْ يُدْرَأُ عَنْهُ الْحُدُوْدُ الَّتِيْ لِلّٰهِ تَعَالٰى ترجمہ حماد سے روایت ہے
کہ ابراہیم نے کہا کہ جب ایک مرد پر کئی حدیں جمع ہو جاویں جن میں کہ قتل ہو تو قتل کر لیا جاوے اور
باقی سب حدوں کو ساقط کیا جاوے اور جب کئی حدیں جمع ہو جاویں اور ان میں قتل ہو تو قتل کیا
جاوے اور اسکے سوائے سب حدیں دفع کی جاویں اسواسطے کہ قتل سب کو گھیر لیتی ہے امام
محمد نے کہا کہ یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور قول ہمارا اگر حد قذف میں کہ وہ آدمیوں کے حقوق
میں سے ہے سو پہلے اسکو قذف کی حد ماری جاوے پھر قتل کیا جاوے اور ساقط تو صرف خدا پاک
کی حدیں ہوتی ہیں **بَابُ مَنْ غَصَبَ امْرَأَةً نَفْسَهَا** اگر کوئی زبردستی کسی عورت سے زنا
کرے تو اسکا کیا حکم ہے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ
مَنْ كَانَ مِنَ النَّاسِ حُرًّا أَوْ مَمْلُوْكًا غَصَبَ امْرَأَةً نَفْسَهَا فَعَلَيْهِ الْحَدُّ وَلَا صَدَاقَ عَلَيْهِ
قَالَ وَإِذَا وَجَبَ الصَّدَاقُ دُرِئَ الْحَدُّ وَإِذَا ضُرِبَ الْحَدُّ بَطَلَ الصَّدَاقُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا كُلُّهُ
قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد آزاد یا غلام کسی عورت سے
جبر زنا کرے تو اسپر حد آتی ہے اور مہر نہیں اور جب مہر واجب ہو تو حد ساقط ہو جاتی ہے اور
جب حد ماری جاوے تو مہر باطل ہو جاتا ہے امام محمد نے کہا کہ یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے
اور قول ہمارا **بَابُ الشُّهُوْدِ عَلَى الْمَرْأَةِ بِالزِّنَا أَحَدُهُمْ زَوْجُهَا** اگر کئی گواہ عورت
کے زنا کی گواہی دیں جن میں کہ اسکا خاوند بھی ہو تو اسکا کیا حکم ہے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا
أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا شَهِدَ أَرْبَعَةٌ بِالزِّنَا أَحَدُهُمْ زَوْجُهَا
أُقِيْمَ عَلَيْهَا الْحَدُّ وَإِذَا شَهِدُوْا وَأَحَدُهُمْ زَوْجُهَا رُجِمَتْ إِنْ كَانَ زَوْجُهَا دَخَلَ بِهَا
جَازَتْ شَهَادَتُهُمْ إِذَا كَانُوْا عُدُوْلًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا
فَإِنْ كَانَ الزَّوْجُ دَخَلَ بِهَا رُجِمَتْ وَإِنْ كَانَ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا ضُرِبَتِ الْحَدَّ مِائَةَ جَلْدَةٍ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر چار مرد عورت کے زنا کی گواہی دیویں کہ ان میں سے

ایک اوسکا خاوند ہو تو اوسپر حد قائم کیجاوے اور جب گواہی دیوین اور ایک اسکا خاوند ہو تو اوسکو
سنگسار کیا جاوے اگر خاوند نے اوس سے صحبت کی ہو انکی گواہی جائز ہے جبکہ معتبر ہون امام محمد نے
کہا کہ یہی ہے قول ہمارا اور ابو حنیفہ کا کہ اگر خاوند نے اوس سے صحبت کی ہو تو اس عورت کو سنگسار کیا
جاوے اور اگر اس سے صحبت نکی ہو تو اسکو سو کوڑے مارے جاوین **بَابُ الْبِكْرِ يَفْجُرُ بِالْبِكْرِ**
اگر کوارا اکواری سے زنا کرے تو اوسکی کیا حد ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فِي الْبِكْرِ يَفْجُرُ بِالْبِكْرِ اَنَّهُمَا يُجْلَدَانِ وَيُنْفَيَانِ
سَنَةً وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَفْيُهُمَا مِنَ الْفِتْنَةِ ترجمہ ابراہیم سے روایت
ہے کہ ابن مسعود نے کہا کہ اگر کوارا اکواری سے زنا کرے تو دونو کو کوڑے مارے جاوین اور ایک سال
وطن سے نکالے جاوین اور حضرت علی نے کہا کہ وطن سے نکالنا فتنہ ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَفٰى بِالنَّفْيِ فِتْنَةً **قَالَ مُحَمَّدٌ** فَقُلْتُ لِاَبِيْ حَنِيْفَةَ
مَا يَعْنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بِقَوْلِهٖ كَفٰى بِالنَّفْيِ فِتْنَةً اَيْ لَا يُنْفٰى قَالَ نَعَمْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا قَوْلُ
اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا نَاْخُذُ بِقَوْلِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رض ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے
کہا کہ وطن سے نکالنا کافی ہے از روئے فتنہ کی یعنے اسمین بڑا فتنہ ہے امام محمد نے کہا کہ مین نے
امام ابو حنیفہ سے کہا کہ ابراہیم اس قول سے کیا مراد ہے کیا وطن سے نہ نکالا جاوے اوس نے کہا
ہان امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا اور ابو حنیفہ کا کہ ہم علی کے قول کو لیتے مین **بَابُ
حَدِّ اللُّوْطِيِّ** مرد سے زنا کرنے والے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اللُّوْطِيُّ بِمَنْزِلَةِ الزَّانِيْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا قَوْلُنَا اِنْ كَانَ
مُحْصَنًا رُجِمَ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ مُحْصَنٍ ضُرِبَ الْحَدَّ مِائَةً ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم
نے کہا کہ لوطی بجائے زنا کرنیوالے کے ہے امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا کہ اگر بیاہا ہوا ہو تو
سنگسار کیا جاوے اور اگر بیاہا ہوا نہ ہو تو سو کوڑے حد مارا جاوے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ مَنْ قَذَفَ بِاللُّوْطِيَّةِ جُلِدَ الْحَدَّ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهُوَ قَوْلُنَا
اِذَا بَيَّنَ فَلَمْ يَكُنْ فَاَمَّا اِذَا قَالَ يَا لُوْطِيُّ فَهٰذِهٖ لَهَا مَسِيْدٌ عَنِ الْقَذْفِ فَلَا نَجْلِدُهٗ
حَتّٰى يُبَيِّنَ ترجمہ ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ حماد نے کہا کہ جو کوئی کسی کو مرد سے زنا کرنے کی تہمت

لگادی اوسکو حد ماری جاوے امام محمدؒ نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا جبکہ کھول کر کہے کنایت نہ کرے
اور اگر وطی کی تہمت لگادی تو یہ لوطیہ کی مصدر ہے سوائے قذف کے سو ہم اوسکو حد نہ مارینگے یہانتک
کہ کھولکر کہے

باب حد الامة اذا زنت

اگر لونڈی زنا کرے تو اوسکی حد کیا ہے

محمدؒ قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم ان معقل بن مقرن المزني اتى عبد الله
بن مسعودؓ بامة له زنت قال اجلدها خمسين جلدة فقال انها لم تحصن قال
عبد الله اسلامها احصانها قال فان عبدا لي سرق من عبد لي آخر قال ليس
عليه قطع مالك بعضه في بعض قال اني حلفت ان لا انام على فراشي ابدا يريد
العبادة قال ابن مسعودؓ يا ايها الذين آمنوا لا تحرموا طيبات ما احل الله لكم ولا
تعتدوا ان الله لا يحب المعتدين فقال الرجل لولا هذه الآية لم اسألك فامره
ان يكفر بعتق رقبة وكان موسرا وان ينام على فراشه **قال محمد** وهذا كله
قول ابي حنيفة وقولنا الا في خصلة واحدة الحد لا يقيمه الا السلطان فاذا زنت
الامة او العبد كان السلطان هو الذي يجلد دون المولى۔

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ معقل بن مقرن اپنی ایک لونڈی عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس لایا جس نے کہ زنا کیا تھا عبداللہ بن
مسعودؓ نے کہا کہ اسکو پچاس کوڑے مار اوس نے کہا کہ یہ بیاہی ہوئی نہیں عبداللہ نے کہا کہ اوسکا اسلام
لانا بجائے بیاہ کے ہے معقل نے کہا کہ اگر میرا ایک غلام میرے دوسرے غلام سے کچھ چرا لاوے تو اس کا
کیا حکم ہے عبداللہ نے کہا کہ اوسپر ہاتھ کاٹنا نہیں آتا سب تیرا مال ہے بعض اسکا بعض میں یعنی
خواہ اوس کے پاس ہے اور اسکے سب تیرا مال ہے معقل نے کہا کہ میں نے قسم کھائی ہے کہ بچھونے پر
کبھی نہ سوؤنگا مراد اس سے عبادت کرنا ہے ابن مسعودؓ نے یہ آیت پڑھی اے لوگو۔ ایمان لائے
ہو نہ حرام کرو ستھری چیزیں جو کہ حلال کیں اللہ پاک نے واسطے تمہارے اور نہ زیادتی کرو کہ
مقرر خدا نہیں دوست رکھتا زیادتی کرنے والوں کو سو اوس مرد نے کہا کہ اگر یہ آیت نہ ہوتی تو میں
تجھ سے نہ پوچھتا سو حکم کیا اوسکو آزاد کرنے ایک بردہ کا اور تھا وہ مالدار اور یہ کہ سووے بچھونے پر
امام محمدؒ نے کہا کہ یہ سب قول امام ابو حنیفہؒ کا ہے اور قول ہمارا مگر ایک صورت میں کہ نہ قائم کرے
کوئی حد کو مگر بادشاہ سو اگر غلام یا لونڈی زنا کرے تو فقط بادشاہ ہی اوسکو حد مارے نہ کہ مالک

باب من اتی جاریۃ بشبہۃ اگر کوئی شبہ ہی کسی کے ساتھ زنا کرے تو اوسکا کیا حکم ہے **محمد**

قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن علقمۃ انہ سئل عن جاریۃ امراتہ فقال ما ابالی ایاھا اتیت او جاریۃ عوسجۃ قال وعوسجۃ منکب حینئذ قال **محمد** وھذا قول ابی حنیفۃ وقولنا جاریۃ امراتہ وغیرھا سواء الا انہ اذا اتاھا علی وجہ الشبہۃ درا عنہ الحد وکذلک بلغنا عن علی بن ابی طالب وابن مسعود رحمہ

ابراہیم سے روایت ہے کہ کسی نے علقمہ سے اپنی عورت کی لونڈی کا حکم پوچھا کہ اوس سے صحبت کرنی درست ہے یا نہیں اوس نے کہا کہ میں نہیں پرواہ کرتا اوسکی کہ اپنی عورت کی لونڈی سے صحبت کروں یا لونڈی عوسجہ سے کہا اور عوسجہ سنکب سے ہے امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا اور قول ہمارا کہ اپنی عورت کی لونڈی اور غیر کی برابر ہے لیکن اگر شبہ کے ساتھ اوس سے صحبت کری تو ہم اوس سے حد ساقط کر دینگے اور اسیطرح سے پہنچی ہمکو روایت حضرت علی اور ابن مسعود سے **محمد** قال

اخبرنا سفیان الثوری عن المغیرۃ الضبی عن الھیثم بن بدر عن حرقوص ......

عن علی بن ابی طالب ان امراۃ اتت علیا فقالت ان زوجی وقع علی امتی فقال صدقت ھی وما لھا لی قال اذھب فلا تعد قال **محمد** یدرا عنہ الحد لانھا شبھۃ ترجمہ حرقوص سے روایت ہے کہ حضرت علی کے پاس ایک عورت آئی سو اوس نے کہا کہ میرے خاوند نے میری لونڈی سے صحبت کی اوسکے خاوند نے کہا کہ اوس نے سچ کہا وہ اور اسکا مال سب میرا ہے حضرت علی نے کہا کہ جا اور پھر ایسا نہ کرنا امام محمد نے کہا کہ ساقط کیا جاوے اوس سے حد اسواسطے کہ وہ شبہ ہے **باب** درء الحد دفع حدود کو دفع کرنے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن عمر بن الخطاب انہ قال ادرؤا الحدود عن المسلمین ما استطعتم فان الامام ان یخطی فی العفو خیر من ان یخطی فی العقوبۃ واذا وجدتم للمسلم مخرجا فادرؤا عنہ قال **محمد** وھذا قول ابی حنیفۃ وقولنا

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے کہا کہ دفع کرو حدود کو مسلمانوں سے جب تک کہ تم سے ہو سکے امام کا [illegible] تا اوسکے معاف کرنے میں بہتر ہے خطا کرنے اوسکے سے سزا دینے میں سو اگر پاؤ تم واسطے مسلمانوں کے جگہ خلاصی کی تو دفع کرو اوس سے حد کو امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول

ہمارا اور قول ابوحنیفہ کا **ف** یہ خطاب حاکموں کو ہے کہ جب تک ہو سکے حدوں کو دفع کریں مسلمانوں کو چاہیے سا ابتداً بتعین کرنے عذر وں کے کہ دیوانہ ہو گیا ہے تو یا شراب پی ہے تو نے یا بوسہ لیا ہے تو نے یا ہاتھ لگایا ہے تو نے جیسے کہ وقوع ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ قصہ ماعز وغیرہ کے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِامْرَأَتِهِ أَنَّهُ قَدْ تَزَوَّجَهَا لَمْ أَجِدْهَا عَذْرَاءَ فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَهُوَ قَوْلُنَا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد کسی عورت سے نکاح کرے اور کہے کہ میں نے اوسکو کواری نہیں پایا تو اوس پر حد نہیں امام محمد نے کہا یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا اور قول ہمارا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ وَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ لَسْتَ لِفُلَانَةَ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَوْلُنَا لِأَنَّهُ لَمْ يَنْفِهِ مِنْ أَبِيهِ إِنَّمَا قَالَ لَمْ تَلِدْهُ أُمُّهُ وَإِنَّمَا النَّفْيُ الَّذِي يَجِبُ فِيهِ الَّذِي يَقُولُ لَسْتَ لِأَبِيكَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد کسی مرد سے کہے کہ تو فلانے عورت کا بیٹا نہیں تو اوس پر حد نہیں امام محمد نے کہا یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا اور قول ہمارا کہ اوس پر کچھ حد نہیں ہے اس لئے کہ اوس نے اوسکے باپ سے اوسکی نفی نہیں کی صرف اوس نے یہ کہا کہ اوسکی ماں نے اوسکو نہیں جنا اور جس انکار میں حد ماری جاتی ہے وہ یہ ہے کہ کہے کہ تو اپنے باپ کا نہیں **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي الْهَيْثَمِ رَفَعَهُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ أُتِيَ بِرَجُلٍ وَقَعَ عَلَى بَهِيمَةٍ فَلَمْ يَحُدَّهُ وَأَمَرَ بِالْبَهِيمَةِ فَأُحْرِقَتْ ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ پاس ایک مرد لایا گیا جس نے کہ چارپائے سے زنا کیا تھا سو اوس سے اوس سے حد ساقط کر دی اور حکم کیا ساتھ چارپائے کے پس جلایا گیا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ أَتَى بَهِيمَةً فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ فَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَوْلُنَا وَقَالَ أَبُوحَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٌ إِذَا كَانَتِ الْبَهِيمَةُ لَهُ ذُبِحَتْ وَأُحْرِقَتْ وَلَمْ يَنْتَفِعْ بِهَا فَإِنَّهَا مُثْلَةٌ ترجمہ ابی رزین سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ جو چارپائے سے زنا کرے اوس پر حد نہیں امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا اور ابوحنیفہ کا اور اگر وہ چا

اوسکا اپنا ہو تو ذبح کرکے جلایا جاوے بدون ذبح کے نہ جلایا جاوے کہ وہ مثلہ ہے جو منع ہے **باب**
حد السکران نشے والے کی حد کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا
عبد الکریم بن ابی المخارق یرفع الحدیث الی النبی صلعم انه اتی بسکران فامرهم ان یضربوه بنعالهم
وهم یومئذ اربعون رجلا تضرب کل احد بنعلیه فلما ولی ابو بکر اتی بسکران فامرهم فضربوه بنعالهم
فلما ولی عمرؓ استخرج الناس ضربا بالسوط قال محمد وبهذا ناخذ نری الحد على السکران من نبیذ کان او
غیره ثمانین جلدة بالسوط یحبس حتی یصحوا ویذهب عنه السکر ثم یضرب
الحد ویفرق على الاعضاء ویجرد الا انه لا یضرب الفرج ولا الوجه ولا الراس
وضربه اشد من ضرب القاذف وهو قول ابی حنیفة ترجمه عبد الکریم سے روایت ہے
کہ حضرتؐ کے پاس ایک نشے والا لایا گیا سو حکم کیا انکو یہ کہ ماریں اسکو اپنے جوتوں سے اور وہ اسدن
چالیس آدمی تھے سو ہر ایک نے اوسکو اپنے دونوں جوتوں سے مارا سو جب حضرت ابوبکر صدیق رضی
اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے تو اونکے پاس ایک نشے والا لایا گیا سو حکم کیا انکو ابوبکرؓ نے سو اونہوں نے
اسکو اپنے جوتوں سے مارا اور جب حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے اور لوگوں کو نکالا تو کوڑے سے مارا امام
محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ نشے والے کو اسی کوڑے مارے جاویں برابر ہے کہ نبیذ کے
نشے سے نشہ ہو یا اوسکے غیر سے اور قید رکھا جاوے یہانتک کہ ہوش میں آوے اور اس سے
نشہ دور ہو جاوے پھر حد مارا جاوے اور اور حد اوسکے اعضا پر متفرق کی جاوے اور ننگا
کیا جاوے مگر ستر اور منہ اور سر کو نہ مارا جاوے اور اسکی مار سخت تر ہے قاذف کی مار سے اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال
لو ان رجلا شرب حسوة من خمر ضرب قال واخاف ان تکون السکر مثل ذلك
قال محمد یضرب الحد فی الحسوة من الخمر فاما من السکر فلا یحد حتی یسکر
ولکنه یعزر وهو قول ابی حنیفة رح ترجمه حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی
مرد شراب کا بقدر ایک بار کے پیوے تو مارا جاوے اور میں ڈرتا ہوں کہ سکر یعنے شربت
خرما کا بھی گاڑھا ہو جاوے اور کیف بھی لاوی اسیکی مانند ہوا امام محمد نے کہا کہ حد مارا جاوے
شراب کی حسوہ میں لیکن سکر سے حد نہ مارا جاوے یہانتک کہ نشہ لاوے ولیکن کہ وہ تعزیر دیا جاوے

اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر کے زمانے مین شراب
پینے والے کی حد چالیس کوڑے تھے اور حضرت عمر کی ابتدا خلافت مین یہی یہی دستور تھا پھر حضرت عمر
نے اسی کوڑے مارے اور اسپر سب اصحاب کا اجماع ہوا پس اب کسیکو اوسکی مخالفت کرنی جائز نہین ۔

بَابُ حَدِّ مَنْ قَطَعَ الطَّرِيقَ اَوْ سَرَقَ جو کوئی راہ زنی کرے یا چوری کرے اوسکی حد کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ اَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ **قَالَ مُحَمَّدٌ**
وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ عبد الرحمن سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ
نہ کاٹا جاوے چور کا ہاتھ کم مین دس درہم سے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام
ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا تُقْطَعُ يَدُ
السَّارِقِ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْحَجَفَةِ وَكَانَ ثَمَنُهَا عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَقَالَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ اَيْضًا لَا
يُقْطَعُ السَّارِقُ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَكَانَ ثَمَنُهُ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَلَا يُقْطَعُ فِيْ
اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہ کاٹا جاوے چور کا ہاتھ کم مین ڈہال کے
مول سے اور اسکا مول اسوقت دس درہم تھے اور اس سے کم مین نہ کاٹا جاوے **ف** امام شافعی اور
امام مالک کے نزدیک حسب تین درہم چاندی کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے
اور امام احمد کے نزدیک حسب درہم کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو ہاتھ کاٹا جاوے اس سے کم مین نہین
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ ابْنِ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنِ الشَّعْبِيِّ يَرْفَعُهُ
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ فِيْ ثَمَرٍ وَلَا فِيْ كَثَرٍ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَالثَّمَرُ مَا كَانَ فِيْ رُؤُوْسِ النَّخْلِ وَالنَّخِيْلِ لَمْ يُحْرَزْ فِي الْبُيُوْتِ فَلَا قَطْعَ
عَلٰى مَنْ سَرَقَهُ وَالْكَثَرُ الْجُمَّارُ جُمَّارُ النَّخْلِ فَلَا قَطْعَ عَلٰى مَنْ سَرَقَهُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
ترجمہ شعبی سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کاٹا جاوے چور کا ہاتھ بیچ چرانے
میوے کے کہ درخت پر ہو اور نہ بیچ چرانے گابہے سفید کہجور کے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے
ہین اور ثمر وہ میوہ ہے کہ کہجور اور درخت کے سر پر ہو گہرون مین نہ رکہا گیا ہو ایسے مین نہین کاٹا ہاتھ
کاٹنا اوس میوہ کو اوسکو چرا لیوے اور کثر کہتے ہین کہجور کے گابہے کو اگر کوئی اوسکو چرا لیوے تو نہین

ہاتھ کاٹنا نہیں آتا ف امام اعظم کا یہی مذہب ہے کہ کسی میوے تر و تازے کے چرانے میں ہاتھ کاٹنا
نہیں آتا برابر ہے کہ محرز ہو یا غیر محرز اور اسیطرح میوہ خشک کہ درخت پر ہو اور زراعت کہ کاٹ کر خرمن
میں جمع نہ کیا ہو اور امام شافعی اور مالک کے نزدیک ان سب چیزوں میں ہاتھ کاٹنا آتا ہے اگر ہوں
محرز اور جو چیزیں حقیر ہیں مانند لکڑی گھانس رسی مچھلی وغیرہ کی انہیں بھی امام اعظم کے نزدیک ہاتھ
کاٹنا نہیں آتا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ
اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اِذَا سَرَقَ الرَّجُلُ قُطِعَتْ يَدُهُ الْيُمْنٰى فَاِنْ
عَادَ قُطِعَتْ رِجْلُهُ الْيُسْرٰى فَاِنْ عَادَ ضُمِّنَ السِّجْنَ حَتّٰى يُحْدِثَ خَيْرًا اِنِّيْ لَاَسْتَحْيِيْ
مِنَ اللّٰهِ اَنْ اَدَعَهُ لَيْسَتْ لَهُ يَدٌ يَاْكُلُ بِهَا وَيَسْتَنْجِيْ بِهَا وَرِجْلٌ يَمْشِيْ عَلَيْهَا قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاْخُذُ وَلَا يُقْطَعُ مِنَ السَّارِقِ اِلَّا يَدُهُ الْيُمْنٰى وَرِجْلُهُ الْيُسْرٰى لَا يُزَادُ عَلٰى
ذٰلِكَ شَيْئًا اِذَا كَثُرَ السَّرِقَةُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ وَلٰكِنَّهُ يُعَزَّرُ وَيُحْبَسُ حَتّٰى يُحْدِثَ خَيْرًا
وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ عمرو بن مرہ سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ جب کوئی مرد چوری کرے
تو اسکا داہنا ہاتھ کاٹا جاوے پھر اگر چوری کرے تو اسکا بایاں پاؤں کاٹا جاوے پھر اگر چوری
کرے تو قید خانے میں قید کیا جاوے یہانتک کہ بہتر بات کہے سو قسم میں خدا سے شرم کرتا ہوں کہ
اوسکو چھوڑوں اس حال میں کہ نہ اوسکا ہاتھ ہو جس سے وہ کھاوے اور استنجا کرے اور پاؤں کہ اس سے
چلے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نہ کاٹا جاوے چور کا مگر داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں
اس سے زیادہ کچھ نہ کاٹا [illegible] جبکہ بہت بار چوری کرے ولیکن اسکو تعزیر دیجاوے یہانتک کہ
بہتر بات کہے یعنی توبہ کرے اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا ف پہلے داہنا ہاتھ کاٹنا پھر بایاں پاؤں
کاٹنا تو سب کے نزدیک ہے اور تیسری اور چوتھی بار میں بایاں ہاتھ اور داہنا پاؤں کاٹنے میں اختلاف
ہے امام شافعی کے نزدیک درست ہے اور امام اعظم کے نزدیک تیسری اور چوتھی بار میں کاٹنا درست نہیں
بلکہ قید کیا جاوے یہانتک کہ توبہ کرے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يُقْطَعُ السَّارِقُ وَيَضْمَنُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا اِذَا قُطِعَ السَّارِقُ
بَطَلَ عَنْهُ ضَمَانُ السَّرِقَةِ اِلَّا اَنْ تُوْجَدَ السَّرِقَةُ بِعَيْنِهَا فَتُرَدُّ عَلٰى صَاحِبِهَا وَهُوَ قَوْلُ
عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ وَاَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہا ابراہیم نے کہا کہ چور کا ہاتھ کاٹا جاوے

اور مال کا بدلا دیوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے جب چور کا ہاتھ کاٹا جاوے تو چوری
کا بدلا باطل ہوجاتا ہے مگر یہ کہ اگر چوری کا مال بعینہ پایا جاوے تو اوسکے مالک کو پھیر دیا
جاوے اور یہی قول ہے شعبی اور ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ كَبْشَةَ قَالَ اُتِیَ اَبُو
الدَّرْدَاءِ بِجَارِیَةٍ سَوْدَاءَ قَدْ سَرَقَتْ وَهُوَ عَلٰی دِمَشْقَ فَقَالَ یَا سَلَامَةُ اَسَرَقْتِ قُوْلِیْ
لَا فَقَالَتْ لَا فَقَالُوْا اَتُلَقِّنُهَا یَا اَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ اَتَیْتُمُوْنِیْ بِامْرَاَةٍ لَا تَدْرِیْ مَا
یُرَادُ بِهَا لِتَعْتَرِفَ فَاَقْطَعَهَا ترجمہ یزید بن کبشہ سے روایت ہے کہ ابو درداء کے پاس ایک سیاہ
لونڈی لائی گئی کہ اوس نے چوری کی تھی اور وہ دمشق پر حاکم تھے سو ابو درداء نے کہا کہ کیا
تو نے چوری کی ہے تو کہہ نہیں اوس نے کہا نہیں سو لوگوں نے کہا کہ کیا تو اوسکو سکھاتا ہے
اے ابا درداء اوس نے کہا کہ تم میرے پاس ایک عورت لائے ہو جو نہیں جانتے کہ اوس سے
کیا مراد ہے تاکہ اقرار کرے اور میں اسکا ہاتھ کاٹوں مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اُتِیَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیُّ بِسَارِقٍ فَقَالَ اَسَرَقْتَ قُلْ
لَا فَقَالَ لَا فَخَلّٰی سَبِیْلَهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَمَّا نَحْنُ فَنَقُوْلُ لَا یَنْبَغِیْ لِلْحَاكِمِ اَنْ
یَقُوْلَ لَهٗ اَسَرَقْتَ وَلٰكِنْ یَسْكُتُ عَنْهُ حَتّٰی یُقِرَّ اَوْ یَدَعَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَاِنَّمَا اَرَاهُمَا قَالَا لِلسَّارِقَیْنِ قُوْلَا لَا لِقَوْلِهِمَا اَسَرَقْتُمَا مَخَافَةَ اَنْ یُجِیْبَا
هُمَا بِشَیْءٍ بِمَسْاَلَتِهِمَا اِیَّاهُمَا وَلَمْ یَفْعَلَا وَكَذٰلِكَ قَالَ اَبُوْحَنِیْفَةَ فِی الشَّاهِدِ یَشْهَدُ
عِنْدَ الْحَاكِمِ لَا یَنْبَغِیْ لِلْحَاكِمِ اَنْ یَقُوْلَ لَهٗ اَتَشْهَدُ بِكَذَا وَكَذَا مَخَافَةَ
اَنْ یَقُوْلَ نَعَمْ وَلٰكِنْ یَسْكُتُ حَتّٰی یَاْتِیَ بِمَا عِنْدَهٗ مِنَ الشَّهَادَةِ فَاِنْ كَانَتْ شَهَادَةً
قَاطِعَةً اَنْفَذَهَا وَاِنْ كَانَتْ غَیْرَ قَاطِعَةٍ یَرُدُّهَا وَكَذٰلِكَ الْحُدُوْدُ ترجمہ ابراہیم
سے روایت ہے کہ ابو مسعود کے پاس ایک چور لایا گیا اوس نے کہا کہ کیا تو نے چوری کی کہہ نہیں اوس
نے کہا نہیں سو اوس نے اسکو چھوڑ دیا امام محمد نے کہا کہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ نہیں لائق ہے
حاکم کو کہ اوسکو کہے کہ کیا تو نے چوری کی ولیکن اس سے چپ رہے یہاں تک کہ اقرار کرے
یا انکار اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا امام محمد نے کہا کہ میری رائے

یہہ ہے کہ ابودردا اور ابو مسعود نے چور.. انکو کہا کہ کہو نہیں جب کہ اوس نے کہا کہ کیا تم نے چوری کی ہے تو
اس ڈر سے کہا کہ شاید وہ انکے سوال کے جواب مین ہان کہہ بیٹھین اور چوری نہ کی ہو اور اسیطرح کہا
ہے ابوحنیفہؒ نے گواہ کے حق مین کہ حاکم کے نزدیک گواہی دیوے کہ حاکم کو لائق نہین کہ اوسکو کہے کہ
کیا تو گواہی دیتا ہے اسیطرح اسی ڈر سے کہ ہان کہہ بیٹھے ولیکن اوسکو چھوڑ دیوے یہانتک
کہ جو اوسکے پاس گواہی ہو بیان کرے سو اگر گواہی قاطعہ ہو تو اوسکو جاری کرے ورنہ رد کرے
اور یہی حکم ہے حدون کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ
اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ فَقَطَعَ الطَّرِيْقَ فَاَخَذَ الْمَالَ وَقَتَلَ فَلِلْوَالِيْ اَنْ يَقْتُلَهٗ اَيَّةَ قِتْلَةٍ شَاءَ
اِنْ شَاءَ قَتَلَهٗ صَلْبًا وَاِنْ شَاءَ قَتَلَهٗ بِغَيْرِ قَطْعٍ وَلَا صَلْبٍ وَاِنْ شَاءَ قَطَعَ يَدَهٗ وَرِجْلَهٗ
مِنْ خِلَافٍ ثُمَّ قَتَلَهٗ وَاِنْ اَخَذَ الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ قَطَعَ يَدَهٗ وَرِجْلَهٗ مِنْ خِلَافٍ فَاِنْ
لَمْ يَاْخُذِ الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ اُوْجِعَ عُقُوْبَةً وَحُبِسَ حَتّٰى يُحْدِثَ خَيْرًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَ
هٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ اِنْ قَتَلَ وَاَخَذَ الْمَالَ
قُتِلَ صَلْبًا وَلَمْ يُقْطَعْ يَدُهٗ وَلَا رِجْلُهٗ وَاِذَا اجْتَمَعَ حَدَّانِ اَحَدُهُمَا يَاْتِيْ عَلٰى صَاحِبِهٖ
بُدِئَ بِالَّذِيْ يَاْتِيْ عَلٰى صَاحِبِهٖ وَتُرِكَ الْاٰخَرُ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
کہ جب کوئی مرد نکلے اور راہزنی کرے یعنے ڈاکہ مارے اور مال چھین لیوے اور قتل کر ڈالے
تو جائز ہے وارث مقتول کو قتل کرنا اوسکا جسطرح سے چاہے اگر چاہے تو سولی چڑھا کر مارے اور
اگر چاہے تو بدون قطع اور سولی کے قتل کرے اور اگر چاہے تو اوسکا ہاتھ اور پاؤن مقابل کا
کاٹ کے پہر اوسکو مار ڈالے اور اگر راہزن فقط مال لیوے اور کسیکو ماری نہین تو اوسکا ہاتھ اور پاؤ
مقابل کا کاٹا جاوے اور اگر نہ مال لیوے اور نہ قتل کرے تو تکلیف دیا جاوے مارے اور قید
کیا جاوے یہانتک کہ نیک صاحب ہووے امام محمد نے کہا کہ یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور اسکو
ہم لیتے ہین لیکن ایک صورت مین کہ اگر قتل کرے اور مال لیوے تو اوسکو سولی چڑھا کر مار ڈالے اور
اوسکا ہاتھ پاؤن نہ کاٹا جاوے اور اگر دو حدین جمع ہو جاوین ایک دوسرے کے پیچھے آتے
ہوئی تو پچھلی کے ساتھ ابتدا کی جاوے اور دوسری دفع کی جاوے جیسے ہاتھ کاٹنا دو بار جب
ہو تو پچھلی بار لیجاوے اور پہلی ساقط کی جاوے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ ح

عن حماد عن ابراهيم في سارق سرق فاخذ فانفلت ثم سرق فاخذ الثانية قال يقطع قال محمد وبه نأخذ ولا نرى عليه الا قطعا واحدا وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک چور کے حق مین کہ چوری کی اور پکڑا گیا پھر چھوٹ گیا پھر چوری کی اور دوسری بار پکڑا گیا تو ابراہیم نے کہا کہ اسکا ہاتھ کاٹا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ اوسپر فقط ایک بار کاٹنا آتا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنيفة قال حدثنا رجل عن الحسن البصري عن علي بن ابي طالب قال لا يقطع مختلس قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة رح ترجمہ حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ اوچکے کا ہاتھ نہ کاٹا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ف اوچکے کا ہاتھ کاٹنا اسواسطے نہین آتا کہ وہ خفیہ نہین لیتا اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا

باب حد النباش کفن چور کی حد کا بیان

محمد قال اخبرنا ابوحنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم انه قال في النباش اذا نبش عن الموتى فسلبهم انه يقطع وقال ابوحنيفة لا يقطع لانه متاع غير محرز ولكنه يوجع ضربا ويحبس حتى يحدث خيرا قال محمد وبلغنا عن ابن عباس انه افتى مروان بن الحكم ان لا يقطعه وهو قولنا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کفن چور کے حق مین کہا کہ جب کوئی مردون کی قبرین کھودے اور انکا کفن چرا اوے تو اسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ نے کہا کہ اسکا ہاتھ نہ کاٹا جاوے اسواسطے کہ وہ اسباب غیر محرز ہے یعنے حفاظت مین نہین لیکن اسکو مار کر تکلیف دیجاوے اور قید کیا جاوے یہانتک کہ توبہ کرے امام محمد نے کہا کہ پہونچی ہمکو روایت ابن عباس سے کہ اونہون نے مروان کو فتوی دیا کہ اسکا ہاتھ نہ کاٹے اور یہی ہے قول ہمارا ف امام ابوحنیفہ کے نزدیک کفن چور کا ہاتھ کاٹنا نہین آتا اور ابو یوسف اور تینون اماموں کے نزدیک اسکا ہاتھ کاٹنا آتا ہے

باب شهادة اهل الذمة على المسلمين اہل ذمہ کی گواہی مسلمانون پر درست ہے یا نہین

محمد قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم في قوله تعالى شهادة بينكم اذا حضر احدكم الموت حين الوصية اثنان ذوا عدل منكم او آخران من غيركم الى آخرها قال [illegible]

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاِنَّمَا یَعْنِیْ بِهٰذِهِ الشَّهَادَةِ فِی السَّفَرِ عِنْدَ حَضْرَةِ الْمَوْتِ عَلَی الْوَصِیَّةِ اِذَا لَمْ یَکُنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ جَازَتْ شَهَادَةُ اَهْلِ الذِّمَّةِ عَلٰی وَصِیَّةِ الْمُسْلِمِ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِکَ فَلَا یَجُوْزُ عَلٰی وَصِیَّةِ الْمُسْلِمِ وَلَا غَیْرِ ذٰلِکَ مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس آیت میں کہ اے ایمان والو گواہ تمہارے اندر جب پہنچے تم میں سے کسی کو موت جب لگو وصیت کرنے دو شخص معتبر چاہییں تم میں سے یا دو اور ہوں آخر تک کہا کہ منسوخ ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا اور سوای اسکے نہیں کہ مراد اس سے گواہی سفر میں ہے وقت حاضر ہونے موت کے وصیت پر جبکہ کوئی مسلمان نہو تو اہل ذمہ کی شہادت مسلمان کی وصیت پر درست ہے پھر حکم منسوخ ہو گیا ہے پس نہیں جائز ہے مسلمان کی وصیت پر اور نہ اوسکی کسی اور کام پر مگر گواہی مسلمانوں کی

بَابُ شَهَادَةِ الْمَحْدُوْدِ جسکو حد ماری جاوے اوسکی شہادت کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ ...... قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِیْ نَصْرَانِیٍّ قَذَفَ مُسْلِمَةً فَضُرِبَ الْحَدَّ ثُمَّ اَسْلَمَ اَنَّهٗ جَائِزُ الشَّهَادَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ لِاَنَّهٗ لَمْ یُضْرَبْ حَدًّا فِی الْاِسْلَامِ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک نصرانی کے حق میں کہ مسلمان عورت کو حرامکاری کی تہمت لگادی اور حد مارا جاوے پھر مسلمان ہو کہ اسکی گواہی درست ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا اسواسطے کہ وہ اسلام میں حد مارا نہیں گیا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ...... عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا جُلِدَ الْقَاذِفُ لَمْ تَجُزْ شَهَادَتُهٗ اَبَدًا وَقَالَ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِکَ وَاَصْلَحُوْا قَالَ یُرْفَعُ عَنْهُ اسْمُ الْفِسْقِ فَاَمَّا الشَّهَادَةُ فَلَا تَجُوْزُ اَبَدًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تہمت لگانیوالے کو حد ماری جاوے تو اوسکی گواہی کبھی درست نہیں اور کہا اس آیت کی تفسیر میں مگر جنہوں نے توبہ کی اوسکے پیچھے اور سنوار پکڑی کہا کہ دور کیا جاوے اون سے نام گناہ کا اور اپنی شہادت سو وہ کبھی جائز نہیں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ

قال حدثنا الهيثم بن ابي الهيثم عن عامر الشعبي قال اجيز
شهادة القاذف اذا تاب قال محمد ولسنا ناخذ بهذا
ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ عامر شعبی نے کہا کہ جب قاذف توبہ کرے تو میں اوسکی گواہی ست رکہتا ہون
امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے ہین محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا الهيثم عن
عامر الشعبي عن شريح قال اتاه اقطع بني اسد فقال اتقبل شهادتي وكان من
خيارهم فقال نعم واراك لذلك اهلا قال محمد وبه ناخذ كل محدود في
سرقة او زنا او غير ذلك اذا تاب قبلت شهادته الا المحدود في القذف خاصة
لقول الله تعالى ولا تقبلوا لهم شهادة ابدا ترجمہ عامر شعبی سے روایت ہے کہ ایک مرد ہاتہ
کٹا قبیلے بنی اسد کا شریح کے پاس آیا اور وہ اون کے برگزیدہ لوگون میں سے تہا سو اوس نے کہا
کہ کیا تو میری گواہی قبول کرتا ہے اوس نے کہا ہان اور میں تجہکو اسکے لائق دیکہتا ہون امام
محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ جو آدمی کہ چوری یا زنا یا کسی اور امر میں حد مارا جاوے پہر
توبہ کرے تو اوسکی گواہی قبول ہے مگر جو خاص قذف میں حد مارا جاوے اوسکی گواہی نہ قبول کیجاوے اسواسطے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے
کہ نہ مانو اونکی گواہی کبہی

باب شهادة الزور جہوٹی گواہی کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن الهيثم بن ابي الهيثم عمن حدثه عن شريح قال اما شاهد الزور
فان كان من اهل السوق قال للرسول قل لهم ان شريحا يقرئكم السلام و
يقول انا اخذنا هذا شاهد زور فاحذروه وان كان من العرب ارسل به الى
مسجد قومه اجمع ما كانوا فقال للرسول مثل ما قال في الاول قال محمد
وبهذا كان ياخذ ابو حنيفة ولا يرى عليه ضربا واما في قولنا فانا نرى عليه مع
ذلك التعزير ولا يبلغ به اربعين سوطا ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ جب کوئی جہوٹا گواہ
پکڑا جاتا اور اہل بازار سے ہوتا تو شریح ایلچی کو کہتے کہ انسے کہہ کہ شریح تمکو سلام کہتا ہے اور کہتا
ہے کہ ہمنے یہ جہوٹا گواہ پکڑا سو تم اس سے بچو اور اگر عرب سے ہوتا تو اوسکو اوسکی قوم کی مسجد میں
بہیجتا جبکہ لوگ بہت جمع ہوتے بہ نسبت سابق کے اور کہتے ایلچی کو مثل اوسکی کہ پہلی بار کہا
امام محمد نے کہا کہ اسکو امام ابو حنیفہ لیتے تہے اور اوسپر مار نہیں دیکہتے تہے [illegible]

لوگوں میں مشہور کرنا کافی سمجھتے تھے لیکن ہمارے نزدیک تو اوسکے ساتھ اوسپر تعزیر بھی آتی ہے اور نہ پہونچے
ساتھ اوسکو چالیس کوڑوں کو **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ عَنْ عَامِرِ
الشَّعْبِيِّ اَنَّهُ كَانَ يَضْرِبُ شَاهِدَ الزُّوْرِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَرْبَعِيْنَ سَوْطًا قَالَ مُحَمَّدٌ
وَبِهٖ نَاْخُذُ ترجمہ عامر شعبی سے روایت ہے کہ وہ مارتے تھے جھوٹے گواہ کو وہ مار کہ اوسکی اور چالیس
کوڑوں کی درمیان ہے یعنے چالیس کوڑوں سے کم مارتے تھے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں

بَابُ شَهَادَةِ النِّسَاءِ مَا يَجُوْزُ مِنْهَا وَمَا لَا يَجُوْزُ عورتوں کی کیا گواہی درست ہے اور کیا درست نہیں

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ شَهَادَةُ
النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ جَائِزَةٌ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ مَا خَلَا الْحُدُوْدِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَحْنُ نَقُوْلُ مَا
خَلَا الْحُدُوْدِ وَالْقِصَاصِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
کہ عورتوں کی گواہی جائز ہے ساتھ مردوں کے ہر چیز میں سوای حدود کے امام محمدؒ نے کہا کہ ہم کہتے
ہیں کہ سوا حدود اور قصاص کے اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہؒ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ كَانَ يُجِيْزُ شَهَادَةَ الْمَرْاَةِ عَلَى
الْاِسْتِهْلَالِ فِي الصَّبِيِّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا كَانَتْ عَدْلَةً مُسْلِمَةً وَكَانَ اَبُوْ
حَنِيْفَةَ يَقُوْلُ لَا تُقْبَلُ عَلَى الْاِسْتِهْلَالِ اِلَّا شَهَادَةُ رَجُلَيْنِ اَوْ رَجُلٍ وَامْرَاَتَيْنِ فَاَمَّا
الْوِلَادَةُ مِنَ الزَّوْجَةِ فَتُقْبَلُ فِيْهَا شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ اِذَا كَانَتْ عَدْلَةً مُسْلِمَةً فَهٰذَا عِنْدَنَا
سَوَاءٌ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ تھے ابراہیم جائز رکھتے گواہی عورت کی بچے کے آواز کرنے پر
امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں جبکہ ہو عورت معتبر مسلمان اور ابو حنیفہ کہتے تھے کہ نہ قبول
کیجاوے گواہی بچے کے آواز کرنے پر مگر گواہی دو مردوں کی یا ایک مرد اور دو عورتوں کی لیکن
اپنی بی بی کی ولادت پر ایک عورت کی گواہی قبول ہے جبکہ ہو معتبر مسلمان پس یہ ہمارے نزدیک
برابر ہے یعنے اگر دعوی کرے عورت کہ میرا بیٹا ہے اور ایک عورت آزاد مسلمان اوسکی
گواہی دے تو اوسکی گواہی قبول ہے نزدیک ہمارے اور ابو حنیفہؒ کے

بَابُ مَنْ لَا تُقْبَلُ شَهَادَتُهٗ لِلْقَرَابَةِ وَغَيْرِهَا کس شخص کی گواہی قرابت وغیرہ کے لیے درست نہیں

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ اَرْبَعَةٌ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ بَعْضِهِمْ

لبعض المرأة لزوجها والزوج لامرأته والاب لابنه والابن لابيه والشريك لشريكه والمحدود حدا في قذف قال محمدؒ وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة الا انا نقول تجوز شهادة الشريك لشريكه في غير شركتهما **ترجمہ** شریح سے روایت ہے کہ شریح نے کہا کہ چار آدمی ہیں جنکی گواہی ایک دوسرے کے لیے درست نہیں عورت کی گواہی خاوند کے لیے درست نہیں اور خاوند کی گواہی عورت کے لیے درست نہیں اور باپ کی بیٹے کے لیے درست نہیں اور بیٹے کی باپ کے لیے درست نہیں اور شریک کے شریک کے لیے درست ہے اور جو قذف میں حد مارا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا لیکن ہم کہتے ہیں کہ شریک کے شریک کے لیے گواہی درست ہے انکی شرکت کے غیر امر میں

محمدؒ قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا الهيثم عن عامر الشعبي انه قال لا تجوز شهادة المرأة لزوجها والزوج لامرأته ولا الاب لابنه ولا الابن لابيه ولا الشريك لشريكه والله اعلم **ترجمہ** ہیثم سے روایت ہے کہ عامر شعبی نے کہا کہ نہیں جائز ہے گواہی عورت کی اپنے خاوند کے لیے اور نہ خاوند کی اپنی عورت کے لیے اور نہ باپ کی بیٹے کے لیے اور نہ بیٹے کی باپ کے لیے اور نہ شریک کی شریک کے لیے

باب شهادة الصبيان نابالغ لڑکوں کی گواہی کا بیان

محمدؒ قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن شريح قال كتب هشام الى ابن هبيرة يسأله عن خمس عن شهادات الصبيان وعن جراحات النساء والرجال وعن دية الاصابع وعن عين الدابة والرجل يقر بولد وعند الموت فكتب اليه ان شهادة الصبيان بعضهم على بعض جائزة اذا اتفقوا وجراحات النساء والرجال يستويان في السن والموضحة ويختلفان فيما سوى ذلك ودية اصابع اليدين والرجلين سواء وفي عين الدابة ربع ثمنها والرجل يقر بولده عند الموت انه اصدق ما يكون عند الموت قال محمدؒ وبهذا كله ناخذ الا في خصلتين احدهما شهادة الصبيان عندنا باطل اتفقوا او اختلفوا لان الله تعالى يقول في كتابه واشهدوا ذوي عدل منكم واستشهدوا شهيدين من رجالكم فان لم يكونا رجلين فرجل وامرأتان ممن ترضون من الشهداء والصبيان ليسوا ممن يوصف ان

یکونوا عدولا ولا ممن یرضا به من الشهداء والخصلة الاخری جراحات النساء
علی النصف من جراحات الرجال فی السن والموضحة وغیر ذلک وهو قول ابی حنیفة
ترجمہ شریح سے روایت ہی کہ ہشام نے پانچ چیزون کے لیے ابن ہبیرہ کو لکھا ایک لڑکون کی گواہی
سے دوسرے عورتون اور مردون کے زخمون سے تیسرے انگلیون کی دیت سے چوتھے چارپای کے
آنکھ سے پانچوین اس مردکی کہ موت کے وقت اپنے بیٹے کا اقرار کرے سو ابن ہبیرہ نے اسکی طرف
لکھا کہ لڑکون کی گواہی آپس مین ایک دوسرے پر درست ہے جبکہ متفق ہون اور عورتون اور
مردون کے زخم اور دانت اور موضحہ مین برابر ہین یعنے جو مرد کے دانت کی دیت ہی سو ہی عورت
کے دانت کی دیت ہی اور انکے سوای اور زخمون مین مختلف ہین اور ہاتھ پاؤن کی انگلیون
کی دیت برابر ہے اور اگر کوئی چارپایے کی آنکھ پھوڑ دیوے تو اسکے مول کی چوتھائی دینے
آتی ہے اور جو مرد موت کے وقت اپنے بیٹے کا اقرار کرے اوسکا اقرار صحیح ہے کہ وہ موت کے
وقت زیادہ ترسچ کہتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین مگر دو حکمون مین ایک یہ
کہ لڑکون کی گواہی ہمارے نزدیک باطل ہے خواہ متفق ہون یا مختلف ہون اسلیے کہ خدا تعالیٰ
اپنی کتاب مین فرماتا ہے کہ گواہ کرو دو مرد معتبر اپنے مین سے اور گواہ کرو دو گواہ اپنے مردون مین
سے پھر اگر دو مرد نہ ہون تو ایک مرد اور دو عورتین جنکو تم پسند کرتے ہو گواہون مین سے سو
لڑکے نہین اون لوگون مین سے کہ اونکو عادل کہا جاوے اور نہ اون لوگون مین سے
کہ انکو گواہون سے پسند کیا جاوے اور دوسرا حکم یہ ہے کہ عورتون کے زخمون کی آدھی دیت
ہے مردون کے زخمون سے دانت اور موضحہ وغیرہ مین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد
قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا حماد عن ابراهیم قال اربعة لا یجوز فیها
شهادة النساء الزنا والقذف وشرب الخمر والسکر قال محمد وبه ناخذ
وهو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد سے روایت ہی کہ ابراہیم نے کہا کہ چار چیزین ہین جن
مین عورتون کی گواہی درست نہین زنا اور قذف اور شراب کا پینا اور نشے کا ہونا امام
محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب ما یجوز من
الوصیة** یہ بیان اوس چیز کا کہ جائز ہے وصیت سے **ف** وصیت اوسکو کہتے ہین کہ کوئی

[illegible] إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ
[illegible] یا آنا قیامت - یعنے اللہ تعالے [illegible]
[illegible] دیکھیں وہ چیز جس سے ڈرائے گئے تھے یا دنیا میں [illegible]
[illegible] فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا
وَّأَضْعَفُ جُندًا [illegible] جان لینگے وہ کہ بدتر ہے [illegible] اور کسکی
فوج کمزور ہے - یعنے اون لوگون کو معلوم ہوجائیگا کہ کون بدتر ہے اون دونون گروہون
مین سے درجے مین اور کسکے دوست اور مددگار کم ہین کیونکہ ایمان والون کے لیے جنتون
مین بڑے بڑے درجے ہونگے اور کافرون کے لیے دوزخ کے طبقے اور ایذا اذیت ان
کو اللہ تعالے اور ملائکہ اور انبیا علیہم السلام کی طرف سے پہونچیگی اور مشرکون کا کوئی یار
اور مددگار نہوگا - وَيَزِيدُ اللّٰهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى اور بڑھاتا جاتا ہے
اللہ سوجھے ہوؤن کو سوجھ - یعنے اللہ تعالے اون لوگون کو زیادہ ہدایت کرتا ہے جو اوسکے
کلام پاک پر ایمان لاتے ہین اور اوسکے احکام کو سچے دل سے ادا کرتے ہین - وَالْبٰقِيٰتُ
الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ○ اور رہنے والی نیکیان
بہتر رکھتی ہین تیرے رب کے یہان بدلا اور بہتر پھر جانے کو جگہ - یعنے نیک کام ایماندارون
کے لیے بہت اچھے ہین تیرے پروردگار کے نزدیک ازروے ثواب کے اور بہتر ہین
ازروے بازگشت کے - اور دنیا کی رونق خداے تعالے کے یہان کچھ کام نہ آویگی ان
نیکیان سب باقی رہینگی اور اونکے عوض مین اللہ تعالے بڑے بڑے درجے عنایت کریگا
اور جاے بازگشت یعنے آخرت نیک کام کرنے والون کے لیے بہتر ہے - لکھا ہے کہ حضرت
ابن حارث رضی اللہ عنہ کا کچھ قرض عاص بن وائل کے ذمے تھا - جب آپنے اوس سے
تقاضا کیا تو اوسنے جواب دیا کہ جب تک آپ دین اسلام ترک کرکے میرا دین نہ اختیار کرینگے
ہرگز ہرگز آپکا قرض نہ دونگا آپنے جواب دیا کہ خدا کی قسم مین دین محمدی کو ہرگز نہ ترک کرونگا

ہم لیتے ہیں کہ تو سے پہلے وارثوں کا وصیت کو جائز رکھنا کچھ چیز نہیں اور اگر مرنے کے بعد اسکو جائز رکھیں
اور وہ تہائی ہو یا تہائی سے زیادہ تو یہ جائز ہے اور نہیں جائز ان کو رجوع کرنا بیچ اسکے اور یہی
قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ** الرَّجُلِ يُوصِي بِالْوَصَايَا أَوْ بِالْعِتْقِ اگر کوئی مرد کئی وصیتیں
کرے یا غلام آزاد کرنے کی وصیت کرے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ فِي الْوَصِيَّةِ فُلَانٌ حُرٌّ وَأَعْطُوا فُلَانًا أَلْفَ دِرْهَمٍ
بُدِئَ بِالْعِتْقِ وَإِذَا قَالَ أَعْتِقُوا فُلَانًا وَأَعْطُوا فُلَانًا كَذَا وَكَذَا فَبِالْحِصَصِ فَإِذَا قَالَ أَعْطُوا
فُلَانًا هٰذَا الْعَبْدَ بِعَيْنِهِ وَأَعْطُوا فُلَانًا كَذَا وَكَذَا بُدِئَ بِهٰذَا الَّذِي بِعَيْنِهِ مِنَ الثُّلُثِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ فِيمَا وَصَفَ مِنَ الْعِتْقِ فَأَمَّا إِذَا قَالَ أَعْطُوا فُلَانًا هٰذَا الْعَبْدَ بِعَيْنِهِ
وَأَعْطُوا فُلَانًا كَذَا وَكَذَا تَحَاصَّا فِي الثُّلُثِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ
ابراہیم نے کہا کہ جب کہے کوئی شخص وصیت میں کہ فلان غلام آزاد ہے اور فلانے کو ہزار درہم دو تو پہلے غلام
آزاد کیا جاوے اور اگر کہے کہ فلانے کو آزاد کر دو اور فلانے کو ایسا ایسا مال دو تو پہلے مال دیا جاوے
اور اگر کہے کہ فلانے کو یہ غلام دیدو اور فلانے کو ایسا ایسا مال دو تو پہلے تہائی میں سے غلام
دیا جاوے **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور بیچ میں کہ بیان کی آزاد کرنے سے یعنی
پہلے غلام آزاد کیا جاوے پھر اوسکے بعد اگر کچھ تہائی سے بچے تو دوسری وصیت جاری کی
جاوے ورنہ خیر اور اگر کہے کہ فلانے کو بعینہ یہ غلام دیدو اور فلانے کو اتنا اتنا مال دو تو دونو
تہائی میں خاص ہونگی یعنی فقط تہائی میں سے دونو کو حصہ دیا جاوے تہائی سے زیادہ دینا
درست نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يُوصِي لِلرَّجُلِ لِعَبْدٍ بِعَيْنِهِ وَيُوصِي لِلْآخَرِ بِثُلُثِ مَالِهِ قَالَ
يُعْطَى هٰذَا الْعَبْدَ وَيُعْطَى هٰذَا مَا بَقِيَ إِنْ بَقِيَ شَيْءٌ فَإِنْ أَوْصَى لِهٰذَا بِمِائَةِ دِرْهَمٍ
وَلِهٰذَا بِثُلُثِ مَالِهِ أُعْطِيَ هٰذَا مِائَةً وَلِلْآخَرِ مَا بَقِيَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَسْنَا
نَأْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّ صَاحِبَيِ الْوَصِيَّةِ يَتَحَاصَّانِ فِي الثُّلُثِ بِوَصِيَّتِهِمَا وَلَا يَكُونُ
وَاحِدٌ مِنْهُمَا أَحَقَّ بِالثُّلُثِ مِنْ صَاحِبِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے
روایت ہے کہ ایک مرد کہ جس نے وصیت کرے واسطے کسی مرد کے ساتھ معین غلام کے اور دوسرے کے لیے

تہائی مال کی وصیت کرے کہا کہ پہلے غلام دیا جاوے اور جو تہائی سے باقی رہے سو دوسرے کو دیا جاوے
اگر کوئی چیز باقی رہے اور اگر ایک نے سو درم کی وصیت کی اور ایک کے لیے تہائی مال کے
وصیت کی تو پہلے کو سو درہم دیا جاوے اور جو باقی رہے سو دوسرے کو دیا جاوے امام محمد نے
کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے لیکن وصیت والے دونوں تہائی مین خاص ہونگے اور ان مین سے کوئی
تہائی کا اپنے ساتھی سے زیادہ حقدار نہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** یعنی بلکہ
تہائی مین دونون شریک ہین آپس مین دونون کو حصہ دیا جاوے اور تہائی سے زیادہ دینا
درست نہین **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ ثُلُثَ عَبْدِهٖ عِنْدَ الْمَوْتِ وَقَدْ اَوْصٰى بِوَصَايَا قَالَ اُبْدَأُ بِعِتْقِ
ثُلُثِ غُلَامِهٖ وَلَا يُعْتَقُ مِنْهُ اِلَّا مَا اُعْتِقَ وَيُسْتَسْعٰى فِيْمَا لَمْ يُعْتَقْ مِنْهُ فَاِذَا
اَوْصٰى مَعَ عِتْقِ ثُلُثِهٖ بِوَصَايَا وَلَهٗ مَالٌ جَعَلَ ثُلُثَا سِعَايَتِهٖ فِيْمَا اَوْصٰى بِهٖ وَلَا
اَجْعَلُ ذٰلِكَ لِلْوَرَثَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَاِذَا عَتَقَ
ثُلُثُهٗ عَتَقَ كُلُّهٗ وَيُبْدَأُ بِهٖ مِنْ ثُلُثِ مَالِ الْمَيِّتِ قَبْلَ الْوَصَايَا فَاِنْ بَقِيَ
شَيْءٌ كَانَ لِاَصْحَابِ الْوَصَايَا بِالْحِصَصِ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق
مین کہ موت کے وقت اپنے غلام کی تہائی آزاد کرے اور کئی چیزون کی وصیت کی ہو کہا
کہ پہلے اوسکے غلام کی تہائی آزاد کیا جاوے اور نہین آزاد ہوتا اس سے مگر جو کہ آزاد ہوا
اور سعی کرایا جاوے غلام اوس چیز مین کہ نہین آزاد ہوئی اوس سے یعنے باقی دو حصون کا سعی کما کر
ادا کرے اور اگر اوسکی تہائی آزاد کرنے کی ساتھ اور کئی وصیتین کرے اور اسکے پاس مال ہو تو کی
جاوینگے دو تہائیان اوسکی سعی کی اوس چیز مین کہ وصیت کے ساتھ اوسکی اور مین اوسکو وارثون کے
لیے نہین ٹھیراتا یعنے وہ مال خیرات کیا جاوے گا وارثون کو نہین ملیگا امام محمد نے کہا کہ یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور ہمارے قول مین تو جب اوسکی تہائی آزاد ہو جاوے تو کل
آزاد ہو جاتا ہے اور ابتدا کی جاوے ساتھ اوسکی میت کی تہائی مال مین سے پہلے اور وصیتون
کے سوا اگر کوئی چیز باقی رہے تو اور وصیت والون کو دیجاوے ساتھ حصون کے **محمد**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ عَبْدَهٗ عِنْدَ

الْمَوْتِ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ قَالَ يُسْتَسْعٰى فِيْ قِيْمَتِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ
نَاْخُذُ اِذَا كَانَ الدَّيْنُ مِثْلَ الْقِيْمَةِ اَوْ اَكْثَرَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ
غَيْرُهٗ فَاِنْ كَانَ الدَّيْنُ اَقَلَّ مِنَ الْقِيْمَةِ سَعٰى فِيْ مِقْدَارِ الدَّيْنِ مِنْ قِيْمَتِهٖ
لِلْغُرَمَاءِ وَفِيْ ثُلُثَيْ مَا بَقِيَ لِلْوَرَثَةِ وَكَانَ لَهُ الثُّلُثُ وَصِيَّةً وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابرہیم
سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ موت کے وقت اپنا غلام آزاد کرے اور اوسپر قرض ہو کہا کہ
اپنی قیمت مین غلام سے سعی کرائی جاوے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین جبکہ قرض اسکی
قیمت کے برابر ہو یا زیادہ اور اسکے سوای اوسکا کچھ مال نہ ہو اور اگر قرض اوسکی قیمت سے کم ہو تو قرض
کے مقدار اوس سے سعی کرائی جاوے واسطے قرضخواہون کے اور دو تہائی مین کہ باقی ہون واسطے
وارثون کے اور تہائی مین اوسکی وصیت جاری ہوگی یعنی تہائی خیرات کی جاویگی اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْكَفَنِ
مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ يُبْدَاُ بِهٖ قَبْلَ الدَّيْنِ وَالْوَصِيَّةِ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ کفن تمام مال مین سے ہے امام محمد
نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ قرض اور وصیت سے پہلے کفن دیا جاوے پھر باقی سے قرض ادا
کیا جاوے پھر وصیت اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا اَوْصٰى بِهِ الْمَيِّتُ مِنْ وَصِيَّةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ اَوْ صَوْمًا
اَوْ نَذْرًا اَوْ كَفَّارَةَ يَمِيْنٍ فَهُوَ مِنَ الثُّلُثِ اِلَّا اَنْ تَشَاءَ الْوَرَثَةُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ
نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَكَذٰلِكَ مَا اَوْصٰى بِهٖ مِنْ حَجَّةٍ فَرِيْضَةٍ اَوْ زَكٰوةٍ
اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ فَهُوَ مِنَ الثُّلُثِ اِلَّا اَنْ تُجِيْزَ الْوَرَثَةُ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ فَيَجُوْزُ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر میت کسی چیز کی وصیت کرے
جو اوسپر لازم ہو یا روزہ ہو یا نذر یا کفارہ قسم کا تو وہ تہائی مال مین سے جاری ہوگی مگر وارث
چاہین تو زیادہ مین بھی جاری ہو جاوے گی امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسیطرح وہ چیز کہ وصیت کرے ساتھ اوسکی حج فرض سے یا زکوۃ

یا اون کے غیر سے تو بھی تہائی مال میں سے جاری ہوگی مگر یہ کہ اگر وارث تمام مال میں سے جائز کہیں تو جائز ہوگی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال یبدأ بالعتق من الوصیة فان فضل شیء من الثلث قسم بین اهل الوصیة قال محمد وبه ناخذ فی عتق البات فی المرض والتدبیر وهو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ وصیت میں سے پہلے غلام آزاد کیا جاوے پھر اگر تہائی میں سے کوئی چیز باقی رہے تو اہل وصیت میں تقسیم کیجاوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں عتق اور مدبر کرنے کے باب میں جو بیماری میں واقع ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال ما اوصی به المیت من نذر او رقبة فمن ثلثه قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز کہ وصیت کرے ساتھ اوس کے میت نذر سے یا غلام آزاد کرنے تو وہ تہائی مال میں سے جاری ہوگی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال الحبلی اذا اوصت وهی تطلق ثم ماتت فوصیتها من الثلث قال محمد وبه ناخذ وانما یعنی بقوله وصیتها من الثلث یقول ما وهبت او تصدقت به فی تلك الحال فهو من الثلث وهو قول ابی حنیفة رح ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے حاملہ عورت کے حق میں کہا کہ جب وصیت کرے اور وہ جننے کے درد میں مبتلا ہو پھر مر جاوے تو وصیت اسکی تہائی سے جاری ہوگی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور مراد تہائی مال سے وصیت جاری کرنے سے یہ ہے جو کہ ہبہ کرے یا خیرات کرے اس حال میں تو تہائی مال میں سے جاری ہوگی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم فی الرجل یعتق ابنه عند الموت بالف درهم اخذه ان بلغ الذی لم یعط فهو الثلث ورث وان كان قیمته دون الثلث ورث وان كان اكثر من الثلث استسعی فی ذلك ولم یرث قال محمد وهذا كله قول ابی حنیفة واما فی قولنا فانه یرث فی ذلك كله وقیمته دین علیه یحاسب بها من میراثه فی ذلك فان كان علیه كان ما خرج

فضلا إن كان له لأنه وارث ورقبته وصية له ولا يكون لوارث وصية ترجمہ حماد سے روایت ہے
کہ ابراہیم نے اس مرد کے حق میں کہ موت کے وقت میں اپنے بیٹے کو ہزار درہم سے خریدے کہا کہ اگر
اوسکی قیمت تہائی کو پہونچے تو تو وارث ہوگا اور اگر اسکا مول تہائی سے کم ہو تو تو بھی وارث ہوگا
اور اگر تہائی سے زیادہ ہو اور کسی چیز میں سعی کرایا جاوے تو وارث نہیں ہوگا امام محمد
علیہ الرحمت نے کہا کہ یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے اور ہمارے قول میں تو وہ ان سب صورتوں
میں وارث ہوگا اور اسکی قیمت اسپر قرض سے حساب کیا جاوے قرض ساتھ میراث اوسکی کے اور اگر اوسپر
کچھ آتا ہو تو ادا کرے اور اگر اسکا کچھ آتا ہو تو وہ لے لیوے اسواسطے کہ وہ وارث ہے اور رقبہ اسکا اسکی
لیے وصیت ہے اور وارث کے لیے وصیت درست نہیں **باب فضل العتق** بردہ آزاد کرنے
کی فضیلت کا بیان **ف** شرط آزاد کرنے کی یہ ہے کہ آزاد کرنے والا آزاد اور بالغ اور عاقل اور
مالک ہو اور غلام کا آزاد کرنا مستحب ہے اور کبھی گناہ ہوتا ہے جبکہ ظن غالب ہو کہ اگر آزاد کروں گا
تو دار الحرب میں چلا جاویگا یا مرتد ہو جاویگا اور کبھی آزاد کرنا واجب ہوتا ہے مانند کفارہ کے اور
کبھی مباح اور عبادت وہ آزاد کرنا ہے کہ ہو خالصاً لله **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة
رحمه الله عن عمران ابن عمير عن ابيه عن عبد الله بن مسعود انه اعتق مملوكا
له فقال له اما ان مالك لي ولكني سادعه لك **قال محمد** وبهذا ناخذ من
اعتق مملوكا او كاتبه فماله لمولاه وهو قول ابي حنيفة رح ترجمہ عمیر سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن
مسعود نے اپنا ایک غلام آزاد کیا سو اسکو کہا کہ خبردار رہو کہ تیرا مال میرا ہے لیکن میں اوسکو تیرے لیے چھوڑ
دیتا ہوں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی غلام آزاد کرے یا اسکو مکاتب
کرے تو اسکا مال اوسکے مالک کا ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا
ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال من اعتق نسمة اعتق الله بكل عضو منها عضوا
منه من النار حتى الفرج وكان الرجل ليستحب ان يعتق الرجل لكمال اعضائه والمرأة يعتق المرأة
لكمال اعضائها **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو کوئی غلام آزاد کرے
تو آزاد کرے گا اللہ یعنی نجات دیگا بدلے ہر عضو غلام کے عضو آزاد کرنے والے کا آگ دوزخ سے
یہانتک کہ فرج کو اور مرد مستحب کہتے تھے کہ آزاد کرے مرد کامل اعضا والے کو اور آزاد کرے عورت

کامل اعضا والی کو کہ اوسکا کوئی عضو ناقص نہو **بَابُ عِتْقِ الْمُدَبَّرِ وَاُمِّ الْوَلَدِ** مدبر اور ام
ولد کے آزاد کرنے کا بیان **ف** مدبر اوس غلام کو کہتے ہین کہ کوئی شخص اپنے غلام کو کہے کہ میرے
مرنے کے بعد یہ آزاد ہے پس ایسے غلام کا بیچنا امام شافعی اور احمد کے نزدیک جائز ہے اور امام
اعظم کے نزدیک مدبر دو قسم کا ہوتا ہے ایک مدبر مطلق اور ایک مدبر مقید مدبر مطلق وہ غلام ہے
کہ اسکا مالک اوسکو کہے کہ میرے مرنے کے بعد یہ آزاد ہے اور مدبر مقید وہ غلام ہے کہ اوسکا مالک
کہے کہ اگر مین اس بیماری مین مر گیا تو یہ آزاد ہے پس مدبر مطلق کا بیچنا اور ہبہ کرنا درست نہین لیکن
آزاد کرنا اسکا درست ہے اور جائز ہے خدمت کروانی اس سے اور اگر لونڈی ہو تو جائز ہے مالک کو صحبت کرنی اس سے اور نکاح کر دینا
اسکا بغیر رضا اسکی کے اور جب مالک مر جاوے تو وہ آزاد ہو جاتی ہے مالک کی تہائی مال مین سے اور اگر نہ نکلے اسکی تہائی تو تہائی کے حساب سے
آزاد ہوگا اور مدبر مقید کا بیچنا درست ہے بعد اگر وہ اسی بیماری مین مر جاوے تو وہ آزاد ہو جاتا ہے اور ام ولد اوس
لونڈی کو کہتے ہین کہ اپنے مالک سے بچہ جنے اوسکا بیچنا اور ہبہ کرنا بھی درست نہین اور اسپر
اجماع ہو چکا اور جو روایت کہ اوس کے برخلاف آئی ہے وہ منسوخ ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِيْ وَلَدِ الْمُدَبَّرَةِ الْمَوْلُوْدِ فِيْ حَالِ تَدْبِيْرِهَا
مَنْزِلَتُهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے
کہ ابراہیم نے کہا کہ ام ولد کا بچہ جو اوسکے مدبر ہونے کی حالت مین پیدا ہوا ہو بجائے اوسکے
ہے یعنے وہ بھی مدبر ہے مالک کے مرنیکے بعد وہ بھی آزاد ہو جاوے گا امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم
لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ وَلَدُ اُمِّ الْوَلَدِ مِنْ غَيْرِ سَيِّدِهَا اِذَا وَلَدَتْهُ وَهِيَ اُمُّ وَلَدٍ بِمَنْزِلَتِهَا
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
کہ ام ولد کا بچہ جو اوسکے مالک کے سوای اور کسی کے نطفے سے ہو بجائے اوسکے ہے یعنے اوسکا
بیچنا اور ہبہ کرنا بھی درست نہین جبکہ جنے اوسکو اسحال مین کہ وہ ام ولد ہو امام **محمد** رحمہ اللہ نے
کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يُنَادِيْ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْعِ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ اَنَّهٗ حَرَامٌ اِذَا مَلَكْتَ اِلَّا مَنْ اَحَلَّهَا

حَقِيقَتْ وَلَيْسَ عَلَيْهَا بَعْدَ ذٰلِكَ رِقٌّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ اِلَّا اَنَّهَا مُتْعَةٌ لَهٗ يَطَأُهَا مَادَامَ حَيًّا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر ام ولدون کی بیچنے کے باب مین پکارتے تھے کہ وہ حرام ہے جب کوئی لونڈی اپنے مالک سے بچہ جنے تو آزاد ہوجاتی ہے اور اسکی بعد اوسپر غلامی نہین امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین لیکن وہ جگہہ نفع اوٹھانیکی ہے مالک کے لیے جب تک زندہ ہو اوس سے صحبت کرنی اوسکو درست ہے محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي السِّقْطِ مِنَ الْاَمَةِ اَنَّهٗ مَا كَانَ لَا يَسْتَبِيْنُ لَهٗ اِصْبَعٌ اَوْ عَيْنٌ اَوْ شَيْءٌ فَاِنَّهَا لَا تُعْتَقُ وَلَا تَكُوْنُ بِهٖ اُمَّ وَلَدٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ اِذَا لَمْ يَسْتَبِنْ مِنَ السِّقْطِ شَيْءٌ يُعْرَفُ اَنَّهٗ وَلَدٌ لَمْ تَكُنْ بِهٖ اُمَّ وَلَدٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کچے بچے کے بیان مین کہ لونڈی کے پیٹ سی گرے جب تک کہ نظاہر ہو اوسکے لیے اونگلی یا آنکھہ یا سر تب تک وہ آزاد نہین ہوتی اور اوس سے ام ولد نہین ہوتے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ جب تک کچے بچے سی کوئی چیز ظاہر نہ ہو جس سے پہچانا جاوے کہ وہ بچہ ہے تب تک اوسکی مان اسکے ساتھ ام ولد نہین ہوتی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ اُمِّ وَلَدٍ تَفْجُرُ قَالَ لَا تُبَاعُ عَلٰى حَالٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ام ولد کے حق مین کہ زنا کرے کہا کہ کسی حال مین اوسکا بیچنا درست نہین امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُزَوِّجُ اُمَّ وَلَدِهٖ عَبْدًا فَتَلِدُ اَوْلَادًا ثُمَّ يَمُوْتُ قَالَ فَهِيَ حُرَّةٌ وَاَوْلَادُهَا اَحْرَارٌ وَهِيَ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَتْ كَانَتْ مَعَ الْعَبْدِ وَاِنْ شَاءَتْ لَمْ تَكُنْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق مین کہ اپنے ام ولد کو کسی غلام سے نکاح کردیوے پھر وہ بچے جنے پھر مالک مرجاوے ابراہیم نے کہا کہ وہ آزاد ہے اور اسکی اولاد بھی آزاد ہے اور اسکو اختیار ہے اگر چاہے تو غلام کے ساتھہ رہے اور اگر چاہے تو نہ رہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کا باب

العبد یکون بین الرجلین فیعتق احدھما نصیبہ اگر کوئی غلام دو مردون کے درمیان
مشترک ہو اور دونون مین سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دیوے تو اوسکا کیا حکم ہے ف اگر ایک
غلام دو آدمیون کے درمیان مشترک ہو اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دیوے تو اوس مین
اختلاف ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کہتے ہین کہ آزاد کرنا متجزی ہوتا ہے جیسے کہ آدھا آزاد ہو
اور آدھا غلام رہے اور صاحبین کہتے ہین کہ متجزی نہین ہوتا پہر امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کہتے ہین
کہ اگر معتق غنی ہو تو حصہ شریک بہ دیوے یا استسعا کرے شریک غلام سے یا آزاد کرے غلام
کو اور اگر مفلس ہو تو اوسکو شریک کا حصہ دینا نہین آتا لیکن شریک استسعا کرے یا آزاد کرے
اور صاحبین کہتے ہین کہ اگر معتق غنی ہو تو شریک کا حصہ بہ دیوے اور حالت مفلس مین استسعا
کرے شریک غلام سے اور امام شافعی علیہ الرحمۃ کہتے ہین کہ اگر معتق غنی ہو تو شریک کا حصہ
پہیر دیوے اور غلام اوسپر آزاد ہو جاویگا اور اگر مفلس ہے تو جسقدر آزاد ہوا سو آزاد ہے اور
جو کچھ آزاد نہین ہوا سو غلام ہے اور نہ تکلیف دیا جاوے شریک ساتہ آزاد کرنے حصے اپنے
کے اور نہ استسعا کیا جاوے غلام محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا
یزید بن عبد الرحمن عن الاسود انہ اعتق مملوکا بینہ وبین اخوۃ لہ صغار
فذکر ذلک لعمر بن الخطاب فامرہ ان یقومہ ویرجئہ حتی تدرک الصبیۃ
فان شاؤا اعتقوا وان شاؤا ضمنوا قال محمد وھو قول ابی حنیفۃ اذا کان
المعتق موسرا واما فی قولنا فاذا اعتق احدھم فقد صار العبد حرا کلہ
ولا سبیل للباقین علی العبد بعد ذلک فان کان المعتق موسرا ضمن حصص
اصحابہ وان کان معسرا استسعی العبد لاصحابہ فی حصصھم من قیمتہ ترجمہ
یزید بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ اسود نے ایک غلام آزاد کیا جو کہ اوسکے اور اسکے چہوٹے
بہائیون کے درمیان مشترک تہا سو کسی نے یہ حال حضرت عمرؓ سے کہا سو عمرؓ نے اوسکو حکم کیا اسکی
قیمت دام لگا اور اوسکے منتظر رہنے کا یہانتک کہ وہ لڑکے بالغ ہون پہر چاہین تو آزاد کرین
حصہ اپنا اور چاہین تو آزاد کرنے والے سے اپنے حصے کا مول لیوین امام محمد علیہ الرحمۃ نے
کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا جبکہ آزاد کرنے والا غنی ہو لیکن ہمارے قول مین تو جب ایک

شریک اپنا حصہ آزاد کردے تو سب غلام آزاد ہوجاتا ہے اور باقیون کو اوسکے آزاد کرنے کیطرف
کوئی راہ نہین سو اگر معتق مالدار ہو تو اپنے شریکون کے حصون کا ضامن ہوگا اور مفلس ہو تو سعی
کرے غلام واسطے شریکون اوسکے کے انکے حصون مین قیمت اپنی سے **محمدؒ** قال اخبرنا
ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم فی العبد بین اثنین فیعتق احدهما قال الآخر
ان شاء اعتق وکان الولاء بینهما او یضمنه ویکون الولاء للضامن وان کان
معسرا استسعاه وکان الولاء بینهما **قال محمدؒ** وهذا قول ابی حنیفة واما
فی قولنا فلا سبیل له علی عتقه بعد عتق صاحبه وقد صار حرا حین اعتقه
صاحبه وان کان المعتق موسرا ضمن حصة صاحبه فان کان معسرا سعی العبد
فی حصة صاحبه لیس له غیر ذلک والولاء فی الوجهین جمیعا للمولی المعتق
الاول **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے ایک غلام کے حق مین کہ وہ دو شخصون کے درمیان مشترک
ہو سو ایک اپنا حصہ آزاد کردیوے ابراہیم نے کہا کہ دوسرا شریک اگر چاہے تو اپنا حصہ آزاد
کرے اور حق ورثہ اوسکے کا دونون کے درمیان ہوگا یا اوسکو ضامن ٹھیرادے اور اس سے
اپنا حصہ بھر لیوے اور حق ولاء کا ضامن کے لیے ہوگا اور اگر مفلس ہو تو غلام سے استسعا کرے
اور حق ولا کا دونون کے درمیان ہوگا امام محمد نے کہا کہ یہ قول امام ابو حنیفہ کا ہے اور ہمارے
قول مین سو اوسکو اوسکے آزاد کرنے کی طرف کوئی راہ نہین بعد آزاد کرنے شریک اوسکے
کے اور تحقیق وہ آزاد ہوچکا جبکہ اوسکے ساتھی نے اوسکو آزاد کیا اور اگر معتق مالدار ہو تو
اپنے شریک کے حصے کا ضامن ہوگا اور اگر مفلس ہو تو سعی کرے غلام اوسکے شریک کے حصے
مین اوسکے سوا اوسکے لیے اور کچھ نہین آتا اور حق آزادی کا دونون صورتون مین پہلے
آزاد کرنے والے مالک کے لیے ہوگا **باب** من اعتق نصف عبده اگر کوئی اپنے
غلام کا آدہا حصہ آزاد کردے تو اسکا کیا حکم ہے **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنیفة
عن حماد عن ابراهیم قال اذا اعتق الرجل نصف عبده فی صحته لم یعتق
الا ما اعتق منه ویسعی فیما لم یعتق منه **قال محمدؒ** وهذا قول ابی حنیفة واما
فی قولنا فاذا اعتق منه جزءا قل او کثر عتق کله ولم یسع له فی شیء والله

سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی صحت مین اپنے غلام کا آدھا حصہ آزاد کرے تو نہین آزاد ہوتا اوس سے مگر جو آزاد ہوا یعنے آدھا غلام آزاد ہوگا اور آدھا غلام رہے گا اور سعی کرایا جاوے غلام اوس چیز مین کہ نہین آزاد ہوئی اوس سے امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور لیکن ہمارے نزدیک تو جب غلام کی ایک جزو آزاد ہو جاوے خواہ تھوڑی ہو یا بہت تو تمام غلام آزاد ہو جاتا ہے اور نہ سعی کیجاوے اوسکے لیے کسی چیز مین **بَابُ مَمْلُوْكٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَاتَبَ اَحَدُهُمَا نَصِيْبَهُ** اگر کوئی غلام دو آدمیون کے درمیان مشترک ہو اور ایک اپنا حصہ مکاتب کر دیوے تو اوسکا کیا حکم ہے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ فِيْ مَمْلُوْكٍ بَيْنَ شَرِيْكَيْنِ قَالَ لَا يَجُوْزُ مُكَاتَبَةُ اَحَدِهِمَا اِلَّا بِاِذْنِ شَرِيْكِهٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا اوس غلام کے حق مین کہ دو شریکون کے درمیان ہو کہا نہین جائز ہے مکاتبت ایک کی دونون مین سے مگر ساتھ اجازت شریک اپنے کے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَبْدِ يَكُوْنُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَيُكَاتِبُ اَحَدُهُمَا نَصِيْبَهُ قَالَ لِشَرِيْكِهٖ اَنْ يَرُدَّ الْمُكَاتَبَةَ اِذَا عَلِمَ وَاِذَا كَانَ الْمَمْلُوْكُ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَاَرَادَ اَحَدُهُمَا اَنْ يُكَاتِبَهُ عَلٰى نَصِيْبِهٖ قَالَ لَا يَجُوْزُ مُكَاتَبَتُهُ عَلٰى نَصِيْبِهٖ اِلَّا بِاِذْنِ صَاحِبِهٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس غلام کے حق مین جو دو شخصون کے درمیان مشترک ہو اور ایک اپنے حصے کی مکاتبت کر دیوے کہا کہ ہے اسکو شریک کو پھیر دینا مکاتبت اسکی کا جب جانے اور جب غلام دو کے درمیان مشترک ہو اور ایک اپنے حصے کی مکاتبت کرنی چاہے تو نہین جائز ہے اوسکو مکاتبت حصے اپنے کی مگر ساتھ اجازت شریک اپنے کے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ مُكَاتَبَةِ الْمُكَاتَبِ** مکاتب کی کتابت کا بیان **ف** مکاتب اوس غلام کو کہتے ہین کہ اوسکا مالک اوسکو لکھدیوے کہ جب تو اسقدر روپیہ ادا کریگا تو تو آزاد ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فِي الْمُكَاتَبِ

قَالَ يُعتَقُ مِنهُ بِقَدرِ مَا أَدّٰى وَيُرَقُّ مِنهُ بِقَدرِ مَا عَجِزَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت علی نے مکاتب کو حق مین کہا کہ جسقدر بدل کتابت ادا کرے اوسقدر آزاد ہوگا اور جسقدر کے آزاد کرنے سے عاجز ہو اوسقدر غلام رہیگا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَن حَمَّادٍ عَن إِبرَاهِيمَ عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ مَسعُودٍ فِي المُكَاتَبِ قَالَ إِذَا أَدّٰى قِيمَةَ رَقَبَتِهٖ فَهُوَ غَرِيمٌ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے مکاتب کے حق مین کہا کہ جب وہ اپنی گردن کی قیمت ادا کرے یعنے کچھ قیمت تو وہ قرضدار ہے یعنے بعض بدل کتابت کے ادا کرنے سے آزاد ہوجاتا ہے اور باقی قیمت اوسکی ذمہ قرض ہے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَن حَمَّادٍ عَن إِبرَاهِيمَ عَن زَيدِ بنِ ثَابِتٍ فِي المُكَاتَبِ قَالَ هُوَ مَملُوكٌ مَا بَقِيَ عَلَيهِ شَيءٌ مِن مُكَاتَبَتِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَولُ زَيدٍ رض أَحَبُّ إِلَينَا قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ فِي المُكَاتَبِ مِن قَولِ عَلِيٍّ رض وَعَبدِ اللّٰهِ وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَقَولُ عَائِشَةَ رض فِيمَا بَلَغَنَا وَبِهٖ نَأخُذُ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ زید بن ثابت نے مکاتب کے حق مین کہا کہ وہ غلام ہے جب تک کہ بدل کتابت سے اوسپر کوئی چیز باقی رہے گی یعنے جب روپیہ ادا کریگا تب آزاد ہوگا یہ نہین کہ جسقدر بدل کتابت مین سے روپیہ ادا کرے اوسقدر آزاد ہوجاوے امام محمد نے کہا کہ زید کا قول ہمارے اور ابوحنیفہ کے نزدیک سب بہتر ہے علی اور عبداللہ کے قول سے یعنے جسقدر بدل کتابت ادا کریگا اوسقدر آزاد ہوگا اور جسقدر ادا نکرے اوسقدر غلام رہے گا اور یہی روایت ہوچکی ہمکو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور یہی کو ہم لیتے ہین مُحَمَّدٌ قَالَ أَخبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَن حَمَّادٍ عَن إِبرَاهِيمَ عَن عَلِيِّ بنِ أَبِي طَالِبٍ رض وَعَبدِ اللّٰهِ بنِ مَسعُودٍ رض وَشُرَيحٍ أَنَّهُم كَانُوا يَقُولُونَ إِذَا مَاتَ المُكَاتَبُ وَتَرَكَ وَفَاءً أُخِذَ مِمَّا تَرَكَ مَا بَقِيَ عَلَيهِ مِن مُكَاتَبَتِهٖ فَدُفِعَ إِلَى مَولَاهُ وَصَارَ مَا بَقِيَ بَعدَهٗ لِوَرَثَةِ المُكَاتَبِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأخُذُ وَهُوَ قَولُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود اور شریح کہتے تھے کہ جب غلام مکاتب مرجاوے اور بدل کتابت کے ادا ہونیکے موافق مال چھوڑے تو اوس کے مال ترکہ سے باقی بدل کتابت لیا جاوے اور اوسکے مالک کو دیا جاوے اور جو باقی رہے وہ مکاتب

کے وارثون کو ملیگا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم فی قول الله تعالی فکاتبوهم ان علمتم فیهم خیرا قال علمتم ان فیهم اداء

ابراہیم سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر مین پس مکاتبت کرو اون سے اگر جانو تم اونمین بہتری کہا جانو تم کہ وہ ادا کردین گے یعنے اس آیت مین خیر سے مراد ادا کرنا اوسکا ہے

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال اذا کاتب الرجل عبدین له علی الف درهم مکاتبة واحدة وجعل نجومها واحدة قال ان ادیا فهما حران وان عجزا فهما ردا فی الرق قال ابراهیم لا یعتقان حتی یؤدیا جمیع الالف قال **محمد** وبه نأخذ وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ**

حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنے دو غلامون کو ہزار درہم پر مکاتب کرے ایک مکاتبت یعنی دونون کو ہزار درہم پر اکٹھی کتابت کرے علیحدہ علیحدہ نہ کرے اور دونو کے ایک قسط ٹھیراوے ابراہیم نے کہا کہ اگر دونو بدل کتابت ادا کرین تو دونو آزاد ہوجاوینگے اور اگر ادا کرنے سے عاجز ہون تو پھر غلامی مین پھیرے جاوین ابراہیم نے کہا کہ نہین آزاد ہونگے وہ یہانتک کہ سارا ہزار ادا کرین امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم انه قال فی رجل کاتب غلامین علی الف درهم ثم مات احدهما انه ان کان قال اذا ادیتما الالف فانتما حران والا فانتما مملوکان ثم مات احدهما فانه یأخذ الحی بالالف کلها فان کاتبهما علی الالف ولم یشترط فانه لا یأخذ الا بالحصة بنصف الاول بقیمة الباقی قال **محمد** وبه نأخذ فی جمیع الحدیث اذا لم یشترط شیئا فمات احدهما قسمت المکاتبة علی قیمتهما فبطل من المکاتبة حصة قیمة المیت ووجبت علی الحی الآخر قیمته وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ**

حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا ایک مرد کے حق مین کہ اوس نے دو غلامون سے ہزار درہم پر کتابت کی پھر دونون مین سے ایک مرگیا کہ اگر اوس نے اون سے یہ کہا تھا کہ اگر تم دونو ہزار درہم ادا کرو تو تم دونو آزاد ہو اور نہین تو تم دونو غلام ہو پھر دونون مین سے ایک مرگیا تو وہ اپنا سا

زندہ سو لیوی اور اگر دو نو سے ہزار پر کتابت کی اور شرط نہ کی تو وہ نہ لیوی مگر نصف حصہ پہلے کا اور قیمت باقی کی امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین تمام حدیث مین جبکہ کوئی چیز شرط نہ کی ہو اور ایک مرجاوے تو تقسیم کیجاوے دونون کی قیمت پر سو کتابت سو میت کی قیمت کا حصہ باطل ہوگا اور دوسرے زندہ کو اپنی قیمت دینی آویگی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** الْمُكَاتَبِ يُؤْخَذُ مِنْهُ الْكَفِيْلُ اگر مکاتب سے ضامن لیا جاوے تو اوسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِي الْكِفَالَةِ فِي الْمُكَاتَبَةِ لَيْسَتْ بِشَيْءٍ اِنَّمَا هُوَ مَالُكَ كَفَلَ لَكَ بِهِ وَكَذٰلِكَ اَنَّهُ لَوْ عَجَزَ وَقَدْ اَخَذْتَ مِنَ الْكَفَالَةِ بَعْضَ مُكَاتَبَتِهِ رُدَّ الْمُكَاتَبُ فِي الرِّقِّ وَلَمْ يَكُنْ لَكَ مَا اَخَذْتَ لِاَنَّ مَا اَخَذْتَ مِنْهُمْ فَهُوَ مِلْكٌ لَهُمْ وَفِي رَقَبَةِ عَبْدِكَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا كَفَلَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ بِمَالِهِ عَلٰى مُكَاتَبِهٖ وَالْكِفَالَةُ بَاطِلٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مکاتبت مین ضامن ہونا کچھ چیز نہین کہ وہ تو تیرا ہی مال ہے کہ تیرے لیے اسکا ضامن ہوا اور اسیطرح اگر عاجز ہو اور ضامنی سے کچھ بدل کتابت لیا ہو تو مکاتب کو غلامی مین پھیرا جاوے اور جو تو نے لیا وہ تجھکو جائز نہین اسواسطے کہ جو تو نے اون سے لیا وہ اونکی ملک ہے اور تیرے غلام کی گردن مین امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ جب کوئی کسی کے مکاتب پر بدل کتابت کا ضامن ہو تو کفالہ باطل ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** مِيْرَاثُ الْقَاتِلِ قاتل کی میراث کا بیان **ف** ارث سے مانع وہ قتل ہے کہ موجب ہوتا ہے اوسمین قصاص یا کفارہ یعنے قتل عمد اور شبہ عمد اور قتل خطا اور جاری مجری خطا اور قتل بالتسبیب **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا يَرِثُ قَاتِلٌ مَنْ قَتَلَ خَطَاً اَوْ عَمَدًا وَلٰكِنَّهُ يَرِثُهُ اَوْلَى النَّاسِ بِهٖ بَعْدَهُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا يَرِثُ مَنْ قَتَلَ خَطَاً اَوْ عَمَدًا مِنَ الدِّيَةِ وَلَا مِنْ غَيْرِهَا شَيْئًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہین وارث ہوتا مارڈالنے والا قتل خطا سے یا عمد سے ولیکن وارث ہوتا ہے اسکا جو کہ اوسکے بعد سب لوگون میں میت کی طرف نزدیکتر ہو یعنے جو شخص اپنے مورث کو مار ڈالے وہ اوسکی میراث سے محروم رہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ

نہیں وارث ہوتا قاتل کسی چیز کا مقتول سے خواہ قتل عمد ہو یا خطا روایت ہے اور نہ اوسکے سوا ہے اور مال سے
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ وَارِثًا مُسْلِمًا اگر کوئی مر جاوے
اور کوئی وارث نہ چھوڑے تو اوسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ الْمُشْرِكُونَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ لَا نَرِثُهُمْ
وَلَا يَرِثُونَنَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ وَالْكُفْرُ مِلَّةٌ وَاحِدَةٌ يَتَوَارَثُونَ عَلَيْهَا وَإِنِ اخْتَلَفَ
أَدْيَانُهُمْ يَرِثُ النَّصْرَانِيُّ الْيَهُودِيَّ وَالْيَهُودِيُّ الْمَجُوسِيَّ وَلَا يَرِثُهُمُ الْمُسْلِمُونَ وَلَا يَرِثُونَهُمْ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے کہا کہ مشرکین آپس میں زیادہ
ترحقدار ہیں ایک دوسرے کے نہ ہم اونکو وارث ہوتے ہیں اور نہ وہ ہمارے وارث ہوتے ہیں امام محمد
نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا
اور کفر سب ایک مذہب ہے وہ آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں اگرچہ مختلف ہوں دین انکے
نصرانی یہودی کا وارث ہوتا ہے اور یہودی مجوسی کا اور نہ وہ مسلمانوں کے وارث ہوتے ہیں اور نہ
مسلمان انکے وارث ہوتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اجماع ہے سب مسلمانوں کا اسپر
کہ کافر مسلمان کا وارث نہیں اور اسیطرح مسلمان بھی جمہور کے نزدیک کافر کا وارث نہیں ہوتا اور
بعضے اصحاب اور تابعین کہتے ہیں کہ وارث ہوتا ہے اور یہی حکم ہے مرتد کا لیکن امام ابوحنیفہ
کے نزدیک جو حالت اسلام میں کمایا ہو وہ اوسکے وارثوں مسلمانوں کا ہے اور جو حالت کفر میں کمایا
ہو وہ بیت المال ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي النَّصْرَانِيِّ
يَمُوتُ وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ قَالَ مِيرَاثُهُ لِبَيْتِ الْمَالِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے نصرانی کے حق میں کہ مر جاوے اور اسکا کوئی وارث نہ ہو
کہا اوسکی میراث بیت المال کا حق ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام
ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْوَلَدِ الصَّغِيرِ
يَمُوتُ وَأَحَدُ أَبَوَيْهِ كَافِرٌ وَالْآخَرُ مُسْلِمٌ أَنَّهُ يَرِثُهُ الْمُسْلِمُ أَيُّهُمَا كَانَ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے چھوٹے لڑکے کے حق
میں کہ مر جاوے اور اسکے ماں باپ سے ایک کافر ہو اور ایک مسلمان کہا اوسکا وارث مسلمان ہوگا جونسا

دونون مین سے ہو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال
اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم فی الولد یکون احد والدیہ مسلما والآخر
مشرکا قال ہو للمسلم منہما قال محمد وبہ ناخذ ہو علی دین المسلم منہما ایہما
کان فان کانا کافرین جمیعا احدہما من اہل الکتاب فالولد علی دین الذی من
اہل الکتاب منہما تحل لہ مناکحتہ واکل ذبیحتہ وہو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم
سے روایت ہے اوس لڑکے کے حق مین کہ اوسکے ماں باپ مین سے ایک مسلمان ہو اور دوسرا مشرک کہا
وہ دونون مین سے مسلمان کیلیے ہوگا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ وہ اون دونون مین سے مسلمان
کے دین پر ہے جو بنا انمین سے ہو اور اگر دونو کافر ہون اور اون مین سے ایک اہل کتاب ہو تو بچہ اوس
کے دین پر ہوگا جو دونون مین سے اہل کتاب ہو حلال ہوگا اوسکا نکاح کرنا اوس سے اور کھانا حلال
کیے ہوئے جانور اوسکا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ ح
قال حدثنا الہیثم عن عامر الشعبی عن عبد اللہ بن مسعود رض انہ قال یا معشر
ہمدان انہ یموت الرجل منکم ولا یترک وارثا فلیضع مالہ حیث احب قال
محمد وبہ ناخذ اذا لم یدع وارثا فاوصی بمالہ کلہ جاز ذلک وہو قول ابی
حنیفۃ ترجمہ عامر شعبی سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ اے ہمدان کے گروہ
کوئی مرد تم مین سے مرتا ہے اور کوئی وارث نہین چھوڑتا تو چاہیے کہ رکھے مال اسکا جس جگہہ چاہے
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ جب کوئی وارث نہ چھوڑ سکے اور اپنے سب مال کی خیرات کرنے
کی وصیت کر جاوے تو جائز ہے اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا

باب الرجل یموت ویترک امرأتہ فیختلفان فی المتاع اگر کوئی مرد مر جاوے اور اپنی عورت چھوڑے اور دونون
اسباب مین جھگڑین تو اوسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن
ابراہیم قال اذا مات الرجل وترک امرأتہ فما کان فی البیت من متاع النساء
فہو للنساء وما کان فی البیت من متاع الرجال فہو للرجال وما کان من متاع
یکون للرجال والنساء فہو لہما لانہا ہی الباقیۃ واذا ماتت المرأۃ فما کان
فی البیت من متاع الرجال فہو للرجل وما کان من متاع النساء فہو لہا وما کان

لهما جميعا فهو للرجل لانه الباقي واذا طلقها فما كان من متاع الرجال والنساء فهو للرجل لانه الباقي وهي الخارجة الا ان تقيم على شيء بينة فتاخذه ؛ قال محمد وبهذا كله ياخذ ابو حنيفة قال محمد ولسنا ناخذ بهذا ولكن ما كان من متاع الرجال فهو للرجل وما كان من متاع النساء فهو للمرأة وما كان يكون لهما جميعا فهو للرجل على كل حال ان مات او طلق او لم يطلق وقال ابن ابي ليلى المتاع كله متاع الرجل ما كان يكون للرجال والنساء وغير ذلك الا لباسها وقال غيره من الفقهاء ما كان يكون للرجال فهو للرجل وما يكون للنساء فهو للمرأة وما كان يكون لهما جميعا فهو بينهما نصفان وقد قال ذلك زفر وقد يروى من ابراهيم النخعي وقال بعض الفقهاء ايضا جميع ما في البيت من متاع الرجال والنساء وغير ذلك بينهما نصفين وقال بعض الفقهاء ايضا البيت بيت المرأة فما كان من متاع الرجال والنساء فهو للمرأة وقال بعض الفقهاء انما تعطى المرأة من متاع النساء ما يجهز به مثلها وجميع ما بقي في البيت فهو كله للرجل ان مات او ماتت ترجمہ

حماد نے روایت کی کہ ابراہیم نے کہا جب کوئی مرد مرجاوے اور عورت جیتی جاوے تو گھر کا جو اسباب عورتوں کا ہو جیسے اوس نے خرید کیا ہو یا عرف میں اوسکی استعمال میں آتا ہو سو عورتوں کا ہے اور جو اسباب مردوں کا ہو سو مردوں کا ہے اور جو اسباب کہ مرد اور عورت دونوں کا ہو سو وہ عورت کیلئے ہے اسواسطے کہ وہی باقی ہے اور جب کوئی عورت مرجاوے تو جو اسباب گھر کا مردوں کا ہو سو مردوں کا ہے اور جو عورتوں کا اسباب ہو سو عورتوں کا ہے اور جو دونوں کا ہو سو مرد کا ہے اسواسطے کہ وہی باقی ہے اور عورت نکلنے والی ہے مگر یہ کہ کسی چیز پر گواہ قائم کرے تو اوسکو لیوے امام محمد نے کہا کہ یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے اور ہم اوسکو نہیں لیتے لیکن جو مردوں کا اسباب ہو وہ مردوں کا ہے اور جو عورتوں کا اسباب ہو سو عورتوں کا ہے اور جو دونوں کا ہو تو وہ ہر حال میں مرد کا ہوگا اگر مرجاوے یا طلاق دیوے یا نہ طلاق دیوے اور ابن ابی لیلے نے کہا کہ اسباب سب مرد کا ہے خواہ مرد کا ہو یا عورت کا یا کسی غیر کا مگر عورت کا لباس اور اسکے غیر نے فقہا میں سے کہا کہ جو مردوں کا ہو سو مردوں کا ہے اور جو عورتوں کا ہو سو عورتوں کا ہے اور جو دونوں کا ہو تو اوسکو دونوں کے درمیان آدہوں آدہ تقسیم کیا جاوے اور یہی

کہاہے زفرنے اور یہی مروی ہے ابراہیم نخعی سے اور بعض فقہا کہتے ہین کہ گھر کا سب اسباب مردون اور عورتون وغیرہ کا اون کے درمیان آدہون آدہ تقسیم کیا جاوے اور بعضے کہتے ہین کہ گھر عورت کا ہے سو جو اسباب کہ گھر مین ہو مرد اور عورت وغیرہ کے اسباب ہے سو سب عورت کا ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ جو اسباب ایسا ہو کہ اوسکی مانند سے عورت کو جہیز دیا جاتا ہو تو وہ عورت کو دیا جاوے اور باقی تمام اسباب کہ گھر مین ہو سو وہ سب مرد کا ہے اگر مرد مرجاوے یا عورت **بَابُ مِيرَاثِ الْمَوَالِي** آزاد شدہ غلامون کی میراث کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ يَخْتَصِمَا اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ مَوْلًى لِصَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ذم مَاتَ فَقَالَ الزُّبَيْرُ اُمِّيْ وَاَنَا اَرِثُهَا وَاَرِثُ مَوَالِيْهَا وَقَالَ عَلِيٌّ عَمَّتِيْ وَاَنَا اَعْقِلُ عَنْهَا فَجَعَلَ عُمَرُ الْمِيْرَاثَ لِلزُّبَيْرِ وَجَعَلَ الْعَقْلَ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ علی اور زبیر دونو حضرت عمرؓ پاس جھگڑتے گئے بیچ باب غلام آزاد کردہ صفیہ بنت عبد المطلب کے کہ مرگیا تہا زبیر نے کہا کہ وہ ماں میری ہے مین اوسکا وارث ہون گا اور اوسکے غلامون آزاد کردہ کا بہی وارث ہون گا اور حضرت علی نے کہا کہ وہ پہوپہی میری ہے اور مین اوسے دیت دیتا ہون سو حضرت عمر نے میراث زبیر کے لیے گردانی اور دیت حضرت علی پر امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْوَلَاءُ لِلْبَنِيْنَ الذُّكُوْرِ دُوْنَ الْاِنَاثِ فَاِذَا دَرَجُوْا وَذَهَبُوْا رَجَعَ الْوَلَاءُ اِلَى الْعَصَبَةِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ حق آزادی کا واسطے مذکر بیٹون کے ہے نہ عورتون کے **ف** سو جب وے مر جاوین یا چلے جاوین تو ولا عصبہ کیطرف پہر آویگا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** ولا کہتے ہین حق آزادی کو یعنے جس نے لونڈی یا غلام کو آزاد کیا اگر غلام کچہ چہوڑکر مرجاوے تو اوسکا وارث آزاد کرنے والا ہے اور اگر آزاد کرنیوالا پہلے مرگیا ہو تو اوسکا بیٹا اوس غلام کے مال کا وارث ہوگا اور آزاد کرنے والی کی بیٹی اوسکی وارث نہین ہوگی اسواسطے کہ عصبہ مرد ہی ہوتے ہین عورتین نہین ہوتین اگر بیٹیون تو ولاء اصحاب فروض کیطرف پہر آوے گا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا

ابو حنيفة قال حدثنا محمد بن قيس الهمداني قال أقبل رجل من أهل الذمة فأسلم
على يدي ابن عم مسروق وتولاه فمات وترك مالا فانطلق مسروق فسأل عبد الله
بن مسعود عن ميراثه فأمره بأكله ترجمہ محمد بن قیس سے روایت ہے کہ ایک مرد اہل ذمہ میں سے
آیا اور ساتھ ابن عم مسروق کے ہاتھ پر اسلام لایا اور اسکو اپنے ولی بنایا پھر وہ مر گیا اور مال چھوڑا سو مسروق
چلا اور عبداللہ بن مسعود سے اوسکی میراث کا حکم پوچھا سو حکم کیا اوسکو ساتھ کھانے اوسکے یعنے
اوسکی میراث کا کھانا درست ہے **محمد** قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم
قال إذا والاك الرجل من أهل الذمة فعليك عقله ولك ميراثه وله أن يتحول
بولائه ما لم يعقل عنه فإذا عقلت عنه فليس له أن يتحول بولائه **قال محمد**
وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی کافر
ذمی تجھکو اپنا والی ٹھیراوے تو تجھپر دیت اوسکی اور تیرے لیے ہے میراث اوسکی اور جائز ہے
اوسکو پھیرنا ولایت اپنی سے جب تک کہ اوسکی دیت نہ دیجاوے اور جب تو نے اوسکی دیت دی تو
نہیں جائز ہے اوسکو پھیرنا ولایت اپنی سے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا **باب ميراث المتلاعنين وابن الملاعنة** دو لعان کرنے والوں
کی میراث اور لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کی میراث کا بیان **محمد** قال أخبرنا أبو حنيفة
عن حماد عن إبراهيم قال إذا قذف الرجل امرأته فالتعن أحدهما توارثا ما لم
يلتعن الآخر قال محمد وبه نأخذ يتوارثان ما لم يتلاعنا جميعا ويفرق القاضي
بينهما وهو قول أبي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت
کو حرامکاری کی تہمت لگاوے اور دونوں میں ایک لعان کرے تو وہ دونوں آپس میں وارث ہونگے
جب تک کہ دوسرا لعان نہ کرے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ وہ دونوں ایک دوسرے
کے مالک ہونگے جب تک کہ دونوں نہ لعان کریں اور حاکم اونکے درمیان تفریق کرے اور یہی ہے قول
امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في
ميراث ابن الملاعنة إذا كانت الأم وولدها ورثته فعلى الميراث وإن كانت الأم وحدها
فلها الميراث كله وإن ماتت أمه ثم مات بعد ذلك فاجعل ميراثه لقرابته من أمه

كأنهم وارثوا أمه كأنها هي التي ماتت إن كان أخا فله المال كله وإن كانت أختا فلها النصف وإن كان أخا وأختا فالثلثان للأخ وللأخت الثلث وإن كانت أختين فلهما الثلثان قال محمد وبه نأخذ في قوله إذا ورثته أمه وولدها وفي قوله إذا ورثته الأم خاصة وأما ما سوى ذلك فلسنا نأخذ به ولكنا نقول إذا ماتت الأم نظر إلى أقربهم من ابن الملاعنة فجعلنا له المال فإن كانت القرابة واحدة فعلى القرابة وإن ترك أخا وأختا فهو بمنزلة رجل غير ابن الملاعنة وإن ترك أخاه لأمه وأخته لأمه ولم يترك ولدا غيرهما ولا عصبة فالمال بينهما نصفان وهذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کی میراث کی حق میں کہا کہ جب ماں اور اسکا بیٹا ہو تو دو تہائی مال کی وارث ہوگی اور اگر فقط ماں ہے ہو تو سب مال کی وارث ہوگی اور اگر اوسکی ماں مرجاوے پھر اوسکے بعد وہ بھی مرجاوے تو گروان تو ماں کی قرابت والوں کو گویا کہ اوسکی ماں کے وارث ہیں گویا کہ وہی مری ہے اگر بھائی ہو تو اوسکو کل مال ملے گا اور اگر بہن ہو تو اوسکو آدہا مال ملیگا اور اگر ایک بھائی اور ایک بہن ہو تو دو تہائی بھائی کو ملے گی اور ایک تہائی بہن کو اور اگر دو بہنیں ہیں تو دونوں کو دو تہائی ملے گی امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں جبکہ وارث ہو اوسکو ماں اوسکی اور لڑکا اوسکا اور جبکہ صرف اوسکی ماں اوسکے وارث ہو اور اسکے سوای اور حکم کو ہم نہیں لیتے ولیکن ہم کہتے ہیں کہ اگر ماں مرجاوے بعد اوسکے بعد ابن ملاعنہ مرجاوے تو دیکھا جاوے گا جو ابن ملاعنہ کے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ قریب ہو اوسکو سب مال دیا جاویگا اور اگر صرف قرابت ایک ہو تو قرابت کے موافق اوسکو دیا جاوے اور اگر ایک بھائی اور ایک بہن چھوڑے تو وہ بجای مرد غیر ابن ملاعنہ کے ہے اور اگر بہائی اور ایک بہائی اور ایک بہن چھوڑ گئے جو اوسکی ماں میں شریک ہوں اور اونکے سوا نہ کوئی وارث چھوڑے اور نہ عصبہ تو سب مال دونوں کے درمیان آدہوں آدہ تقسیم ہوگا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في ابن المتلاعنين يموت ويترك أمه وأخاه وأخته لأمه قال إبراهيم لهما الثلث وما بقي لأمه قال

محمد ولسنا نأخذ بهذا ولكن لهما وللأم السدس وما بقي فهو رد على ثلاثة أسهم على قدر مواريثهم وهذا قياس قول عبد الله بن مسعود لأنه كان لا يرد على الإخوة من الأم مع الأم وكان علي يرد عليهم على مواريثهم فبقول علي بن أبي طالب نأخذ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مرد اور عورت لعان کرنے والوں کے بیٹے کو حقیقیں جو مر جاوے اور اپنی ماں اور بھائی اور بہن اخیافی چھوڑے ابراہیم نے کہا کہ بھائی اور بہن کو دو تہائی مال کی ہے اور جو باقی رہے سو ماں کا ہے امام محمد نے کہا کہ ہم اوسکو نہیں لیتے ولیکن دونوں کو ایک تہائی ملیگی اور ماں کو چھٹا حصہ ملیگا اور جو باقی رہے سو انکو حصوں کے موافق اونپر رد کیا جاویگا اور یہی قیاس عبد اللہ بن مسعود کا ہے اسلیے کہ وہ اخیافی بھائیوں پر ماں کے ساتھہ رد نکرتے تہے اور حضرت علی اونکو حصوں کے موافق اونپر رد کرتے تہے سو ہم حضرت علی کے قول کو لیتے ہیں محمد قال الأم عصبة من لا عصبة له إذا ترك ابن الملاعنة أمه كان المال لها فإذا لم يترك أمه نظر إلى من يرث أمه فهو يرثه قال محمد وأما في قولنا فإذا ترك أمه لم يترك غيرها ممن يرث ممن له سهم فالمال لها وإن لم تكن له أم حية ولا ذو سهم فالمال لأقرب الناس من ابن الملاعنة ولا ينظر في هذا إلى من كان يرث أمه وهذا كله قول أبي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ماں عصبہ ہے اوسکی جسکا کوئی عصبہ نہیں جب ملاعنہ کا بیٹا اپنی ماں چھوڑ مرے تو سب مال اوسکو ملیگا اور اگر ماں نہ ہو تو جو ماں کے وارث ہیں وہ اوسکے وارث ہونگے امام محمد نے کہا کہ لیکن ہماری قول میں تو جب ماں کو چھوڑے اور اسکے سوا اور کوئی وارث حصہ دار نہ چھوڑے تو سب مال ماں کو ملیگا اور اگر اوسکی ماں بھی زندہ نہ ہو اور نہ کوئی اصحاب فروض میں سے ہو تو مال اسکو ملیگا جو ابن ملاعنہ کے نزدیک سب لوگوں سے قریب ہو بقدر قرابت ملاعنہ کے اور اسمیں ماں کے وارثوں کی طرف خیال نکیا جاویگا اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال ابن الملاعنة عصبته عصبة أمه إذا ترك أمه كان لها المال قال محمد يكون لها المال إذا لم يترك وارثا غيرها وإنما تفسير قوله عصبته عصبة أمه في العقل هم الذين يعقلون عنه فأما الميراث فيرثه أقرب الناس منه على قدر القرابة من الملاعنة وهو قول أبي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ابن ملاعنہ کا عصبہ وہ ہے جو

اوسکی ماں کا عصبہ ہے جب اپنی ماں چھوڑکر مرے تو سب مال اوسکو ملیگا امام محمدؒ نے کہا کہ سب مال ماں
کو ملیگا جبکہ اوسکے سوا اور کوئی وارث نہ ہو اور ماں کے عصبے سے مراد وہ ہے جو کہ اوسکی دیت
دے یعنے اوسکی ماں کے عصبے اوسکی دیت دینگے اور ایسے میراث سو وارث ہوگا ابن ملاعنہ کا وہ شخص کہ
سب لوگون سے اوسکو قریب ہو موافق قرابت کے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب العمرےٰ**
عمرے کا بیان **ف** عمریٰ اوسکو کہتے ہین کہ ایک شخص اپنا مکان کسیکو دے اس طرح سے
کہ مین نے تجھکو یہ مکان تیری عمر تک دیا یہ جائز ہے اور جب تک وہ زندہ رہے یہ اوس سے لے نہین سکتا
رہا یہ کہ بعد اوسکے اسکے وارثون کو پہونچتا ہے یا نہین اسمین اختلاف ہے اور تفصیل اوسکی یہ ہے
کہ یہ کہنا تین طرح پر ہوتا ہے ایک یہ کہ مالک کہے یہ مکان تیرا ہے اور مین نے تجھکو دیا جب تک کہ
تو زندہ رہے اور جب تو مریگا تو تیرے وارثون اور اولاد کا ہوگا اوسمین سب علما کا اتفاق ہے
کہ یہ ہبہ ہے اور مالک کی ملک سے وہ مکان نکل جاتا ہے اور جسکو دیا اوسکے ملک مین آجاتا ہے
اور اسکے بعد اوسکے وارث مالک ہوتے ہین اور دوسری یہ کہ مطلق کہے کہ یہ مکان تیرا ہے تیری مدت
عمر تک جمہور کے نزدیک اوسکا حکم بھی پہلے کا سا ہے اور بعض کے نزدیک اسکو مرنے کے بعد اوسکے
وارثون کو نہین پہونچتا ہے بلکہ اصل مالک کیطرف رجوع کر جاتا ہے اور تیسرے یہ کہ کہے کہ یہ مکان
تیرے لیے ہے تیری مدت عمر تک لیکن اگر تو مرے تو میرے ملک اور میرے وارثون کے ملک مین
ہوگا صحیح یہ ہے کہ یہ بھی پہلے کا حکم رکھتا ہے اور یہ شرط فاسد ہے نزدیک حنفیہ کے اور امام احمد کے
نزدیک اسطرحکا عمریٰ فاسد ہے اور امام مالک کے نزدیک عمریٰ سب صورتون مین مالک کرنا
منافع کا ہے نہ اصل چیز کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
قَالَ مَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ حَيَاتَهٗ وَلِعَقِبِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ وَلَا يَكُوْنُ مِنْ ثُلُثِهٖ قَالَ **مُحَمَّدٌ**
يَعْنِيْ وَلَا يَكُوْنُ مِنْ ثُلُثِ الْمُعْمِرِ الْاَوَّلِ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو شخص کیا
گیا عمریٰ تو وہ واسطے اوسکے ہے اوسکے جینے تک اور واسطے وارثون اوسکے کے ہے بعد اوسکے
اور نہ ہوگا ثلث اول عمریٰ کرنیوالی کی سے یعنے اوسکی تہائی سے شمار نہ ہوگا **مُحَمَّدٌ** قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِلَالُ بْنُ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ فَشَتِ الْعُمْرٰى فِي الْمَدِيْنَةِ فَصَعِدَ النَّبِيُّ

صلى الله عليه وسلم المنبر فقال أيها الناس احبسوا عليكم أموالكم ولا تهلكوها
فإنه من أعمر شيئا في حياته فهو للذي أعمر بعد موته قال محمد وبه نأخذ
وهو قول أبي حنيفة ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عمری کرنا مدینے میں عام ہوا تو حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر چڑھے اور فرمایا کہ اے لوگو روک رکھو اپنے مال پاس اپنے اور نہ خراب
کرو اون کو پس تحقیق شان یہ ہے کہ جو شخص عمری دیا گیا کوئی چیز زندگی اپنی مین تو وہ چیز اوسکی
ہوئی جسکو عمری دیا گیا بعد مرنے اوسکے کے یعنی مرنے کے بعد اوسی کے وارثون کو ملیگی امام
محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال أخبرنا أبو حنيفة
قال حدثنا حبيب بن أبي ثابت عن عبد الله بن عمر قال كنت عنده قاعدا إذ
جاءه أعرابي فسأله عن العمرى فأخبره أنها ميراث للذي عمر فيه ترجمہ
حبیب سے روایت ہے کہ مین عبد اللہ بن عمر پاس بیٹھا تھا کہ ناگاہ اوسکے پاس ایک گنوار آیا اور اس نے
عمری کا حکم پوچھا سو خبر دی اوسکو عبد اللہ نے کہ وہ میراث ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین رہے جسکو عمری
ملا اور اوسکے وارث اوسکے مالک ہونگے باب ميراث الحميل والولد الذي يدعيه
رجلان اوٹھائے لڑکے کی میراث کا بیان اور اوس لڑکے کی میراث کا بیان جسکا دو آدمی دعوے
کرین محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن المجالد بن سعيد عن عامر الشعبي قال
كتب عمر بن الخطاب أن لا يورث الحميل إلا أن تقيم بينة وبه نأخذ قال محمد
والحميل امرأة تسبى معها صبي تحمله فتقول هو ابني فلا يكون ابنها بقولها
إلا ببينة وتقبل على ولادتها شهادة امرأة حرة مسلمة وهو قول أبي حنيفة ترجمہ
شعبی سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے لکھا کہ نہ وارث کیا جاوے اوٹھایا ہوا لڑکا مگر یہ کہ عورت گواہ قائم
کرے اوسی پر اسیکو ہم لیتے ہین امام محمد نے کہا کہ حمیل ایک عورت ہے کہ قیدی پکڑی آوے اور ساتھ
اوسکا ایک لڑکا ہو جسکو وہ اوٹھائے ہوئے ہو سو وہ عورت کہے کہ یہ میرا بیٹا ہے سو وہ اسکا بیٹا نہ
ہوگا مگر ساتھ گواہ کے اور قبول کی جاوے اوسکی ولادت پر گواہی ایک عورت آزاد مسلمان کی
اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد
عن إبراهيم أنه قال في رجلين يدعيان الولد أنه ابنهما يرثانه ويرثهما هو

لِلْبَاقِيْ يَرِثُهُمَا مِنْهُمَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے
روایت ہی کہ ابرہیم نے دو مردون کو حق مین کہا جو ایک لڑکے کا دعوی کرین کہ وہ اون کا بیٹا ہے اور
وہ اوندونو کا وارث ہوگا اور وہ اوسکے وارث ہون گے اور وہ وسطی اوسکے ہے جو دونو مین سے
باقی رہی اور وہ اسکا وارث ہوگا ان مین سے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول
ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** مَنْ اَحَقُّ بِالْوَلَدِ وَمَنْ يُجْبَرُ عَلَى النَّفَقَةِ کون زیادہ حقدار
ہے ساتھہ بچے کے اور کون جبر کیا جاوے کہانے کپڑے مین مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْوَلَدُ لِاُمِّهٖ حَتّٰى يَسْتَغْنِيَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِذَا اسْتَغْنٰى
الصَّبِيُّ عَنْ اُمِّهٖ فِي الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ فَالْاَبُ اَحَقُّ بِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ
اَمَّا الذَّكَرُ فَهِيَ اَحَقُّ بِهٖ حَتّٰى يَاْكُلَ وَحْدَهٗ وَيَشْرَبَ وَحْدَهٗ وَيَلْبَسَ وَحْدَهٗ ثُمَّ
اَبُوْهُ اَحَقُّ بِهٖ وَاَمَّا الْجَارِيَةُ فَاُمُّهَا اَحَقُّ بِهَا حَتّٰى تَحِيْضَ ثُمَّ اَبُوْهَا اَحَقُّ بِهَا وَلَا خِيَارَ
فِيْ ذٰلِكَ لِوَاحِدٍ مِّنْهُمَا فَاِنْ تَزَوَّجَتِ الْاُمُّ فَلَا حَقَّ لَهَا فِي الْوَلَدِ وَالْجَدَّةُ اُمُّ الْاُمِّ
تَقُوْمُ مَقَامَهَا فَاِنْ كَانَ لِلْجَدَّةِ زَوْجٌ فَكَانَ هُوَ الْجَدُّ لَمْ تُحْرَمِ الْوَلَدَ لِمَكَانِ زَوْجِهَا
فَاِنْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ غَيْرُ الْجَدِّ فَلَا حَقَّ لَهَا فِي الْوَلَدِ وَالْجَدَّةُ اُمُّ الْاَبِ اَحَقُّ مِنْهَا
اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهَا زَوْجٌ وَهُوَ الْجَدُّ لَمْ تُحْرَمْ اَيْضًا الْوَلَدَ لِمَكَانِ زَوْجِهَا وَاِنْ كَانَ زَوْجُهَا
غَيْرَ الْجَدِّ فَلَا حَقَّ لَهَا فِي الْوَلَدِ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہی کہ ابرہیم
نے کہا کہ لڑکا مان کا ہے یہانتک کہ بے پرواہ ہو اپنی مان سے کہانے پینے مین سو اسکا باپ اوسکا
زیادہ حقدار ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور بچہ اگر نر ہو تو اوسکی بہت حقدار ہی مان اوسکے
یہانتک کہ اکیلا کہانے لگے اور اکیلا پہنے پیوے اسکا باپ زیادہ حقدار ہے ساتھہ اوسکے اور اگر لڑکی ہو تو اوسکی مان زیادہ حقدار ہوگی یہانتک کہ
باپ اوسکا زیادہ حقدار ہے اور نہین حق اختیار کا ہی واسطے کسی کے اون دونو مین سے اور اگر مان نکاح
کرلے تو اوسکو بچے کا حق نہین ہوتا اور نانی کی مان کی مان قائم مقام ہے مان کے سو اگر نانی کا خاوند
ہو اور وہ نانا ہو تو نہ محروم ہوگی بچے سے واسطے سبب خاوند اپنے کے اور اگر ہو اوسکا خاوند سوا
نانے کے یعنی نانا حقیقی مر گیا پہر دوسرے خاوند سے نکاح کیا تو اوسکو بچے کا حق نہین اور دادی
باپ کی مان اوسکی زیادہ حقدار ہے اگر اسکا خاوند نہ ہو اور اگر اسکا خاوند ہو اور وہ دادا ہو تو

تو بھی بچے سے محروم نہ ہوگی واسطے سبب جدا ہونے کے اور اگر اسکا خاوند دادا کا غیر ہو تو اسکو بچے کا حق نہیں اور یہ سب قول ابو حنیفہ کا ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اُجْبِرَ عَلَى النَّفَقَةِ كُلُّ ذِيْ رَحِمٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ہر ناتیدار کہانے کپڑے پر جبر کیا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں بَابُ هِبَةِ الْمَرْاَةِ لِزَوْجِهَا وَالزَّوْجِ لِامْرَاَتِهٖ اگر کوئی عورت اپنے خاوند کو کوئی چیز ہبہ کر دیوے یا خاوند اپنی عورت کو تو اسکا کیا حکم ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الزَّوْجُ وَالْمَرْاَةُ بِمَنْزِلَةِ الْقَرَابَةِ اَيُّهُمَا وَهَبَ لِصَاحِبِهٖ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ خاوند اور عورت دونو بجای قرابت کے ہیں جو کوئی ان میں سے کوئی چیز اپنے ساتھی کو ہبہ کرے تو نہیں جائز ہے اسکو رجوع کرنا بیچ اوسکے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا بَابُ الْاَيْمَانِ وَالْكَفَّارَاتِ فِيْهَا قسموں اور کفاروں کا بیان ف قسم تین قسم ہے ایک غموس کہلاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ قسم کہاوے امر گذشتہ پر یا حال پر جہوٹ قصداً جیسے کہے قسم ہے کہ مینے یہ کام کیا تہا یا نہ کیا تہا یا فلانے کے مجہ پر ہزار درہم ہین یا نہیں اور واقع مین وہ کہنا اسکا جہوٹ ہو اور حکم اس قسم کا یہ ہے کہ قسم کہانیوالا گنہگار ہوتا ہے توبہ کرے اور اسمین کفارہ نہیں اور دوسری لغو ہے اور وہ یہ ہے کہ قسم کہاوی امر ماضی یا حال پر اوس حال مین کہ وہ گمان کرے کہ وہ اسطرح ہے اور واقع مین ایسا نہ ہو جیسے کہے واللہ مین نے اسطرح ..... اور حالانکہ نہ کیا تہا اور حکم اسکا یہ ہے کہ امید ہے کہ قسم کہانے والا ماخوذ نہ ہوگا تیسری منعقدہ ہے اور وہ یہ ہے کہ قسم کہاوے ایک کام کے کرنے پر یا نہ کرنے پر زمانے آیندہ مین اور حکم اسکا یہ ہے کہ اوسمین کفارہ واجب ہوتا ہے اگر خلاف قسم کرے اور منعقدہ مین بعضے قسم ایسے ہین کہ اون کا پورا کرنا واجب ہے جیسے قسم کہاوے کہ مین ظہر کی نماز نہیں پڑہوں گا یا زنا کرونگا تو اون کا پورا کرنا واجب ہے اور خلاف کرنا درست نہین اور کفارہ قسم کا یہ ہے کہ بردہ آزاد کرے یا دس مسکینوں کو کہانا کہلاوے یا اونکو لباس دیوے اور اگر تینوں مین سے ایک بہی ادا نہ ہو سکے تو تین روزے رکہے پے در پے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اُقْسِمُ وَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ وَاَشْهَدُ وَاَشْهَدُ بِاللّٰهِ وَاَحْلِفُ وَاَحْلِفُ بِاللّٰهِ وَعَلَىَّ عَهْدُ اللّٰهِ وَعَلَىَّ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَعَلَىَّ نَذْرٌ وَعَلَىَّ نَذْرُ اللّٰهِ وَهُوَ يَهُوْدِيٌّ وَهُوَ نَصْرَانِيٌّ وَهُوَ مَجُوْسِيٌّ وَهُوَ بَرِيٌّ مِنَ الْاِسْلَامِ كُلُّ هٰذَا اَيْمَانٌ يُكَفِّرُهَا اِذَا حَنِثَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی کہے کہ میں قسم کھاتا ہوں یا اللہ کی قسم کھاتا ہوں یا گواہی دیتا ہوں یا اللہ پاک کے ساتھ گواہی دیتا ہوں یا قسم کھاتا ہوں یا اللہ کی قسم کھاتا ہوں یا کہے کہ مجھپر اللہ کا عہد ہے یا اللہ کا ذمہ ہے یا مجھپر نذر ہے یا اللہ کی نذر ہے اور وہ یہودی ہے یا نصرانی ہے یا مجوسی ہے یا دین اسلام سے بیزار ہے تو یہ سب قسم ہے اگر توڑے تو کفارہ دیوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ وَالْكِسْوَةُ وَهُوَ ثَوْبٌ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَالْاَيَّامُ الثَّلٰثَةُ مُتَتَابِعَاتٌ لَا يُجْزِئُهٗ اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُنَّ لِاَنَّهَا فِيْ قِرَاءَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مُتَتَابِعَاتٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے قسم کے کفارے میں کہ دس مسکینوں کو کھانا کھلاوے ہر مسکین کو دو سیر گیہوں دیوے یا لباس یعنی اور وہ کپڑا ہے یا ایک گردن آزاد کرے اور جو نہ پاوے تو تین روزے رکھے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور تین دن پے درپے ہیں انکو درمیان جدائی کرنی درست نہیں اسواسطے کہ ابن مسعود کی قرارت میں متتابعات کا لفظ آیا ہے اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تُطْعِمَ فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ فَغَدِّ اَوْ عَشِّ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو قسم کے کفارے میں کھانا کھلانا چاہے تو صبح و شام دونوں وقت کھلا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب مَا يُجْزِئُ فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ مِنَ التَّحْرِيْرِ

قسم کے کفارے میں کس غلام کا آزاد کرنا کافی ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

قَالَ لَا يُجْزِئُ الْمُكَاتَبُ وَلَا أُمُّ الْوَلَدِ وَلَا الْمُدَبَّرُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْكَفَّارَاتِ وَيُجْزِئُ الصَّبِيُّ وَالْكَافِرُ فِي الظِّهَارِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ الْمُكَاتَبُ إِذَا لَمْ يُؤَدِّ شَيْئًا مِنْ مُكَاتَبَتِهِ حَتّٰى يُعْتِقَهُ مَوْلَاهُ عَنْ كَفَّارَتِهِ أَجْزَأَهُ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں جائز ہے آزاد کرنا مکاتب کا اور نہ ام ولد کا اور نہ مدبر کا کسی چیز مین کفارون سے اور کافی ہے آزاد کرنا لڑکے کا اور کافر کا ظہار کے کفارے مین امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین مگر ایک حکم مین کہ اگر مکاتب نے بدل کتابت مین سے کوئی چیز ادا نکی ہو اور سکا مالک اسکو کفارے مین آزاد کردیوے تو درست ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِيْنِ

قسم مین انشاءاللہ کہنے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنٰى ترجمہ عبدالرحمن سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ جو کوئی قسم کھاوے کسی چیز پر اور کہے انشاءاللہ تو گویا اسنے متصل قسم کے اسکو مستثنا کیا یعنی ایسی قسم منعقد نہیں ہوتی

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدْ خَرَجَ مِنْ يَمِيْنِهِ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو قسم کھاوے کسی چیز پر اور کہے انشاءاللہ تو وہ اپنی قسم سے نکلا

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ فِي الْأَيْمَانِ كُلِّهَا إِذَا كَانَ قَوْلُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَوْصُوْلًا بِكَلَامِهِ قِيْلَ كَلَامِهِ الْعَبْدُ كَلَامِهِ ترجمہ سعید بن جبیل سے روایت ہے کہ ابن عمر نے کہا کہ جو کوئی قسم کھاوے کسی چیز پر پس کہے انشاءاللہ تو اسپر حنث نہیں یعنی اگر انشاءاللہ قسم کے متصل کہے تو نہ وہ قسم ہوتی ہے اور نہ اوسکے توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا سب قسمون مین جبکہ انشاءاللہ اوسکی کلام یعنے قسم کے ساتھ متصل ہو قسم سے پہلے ہو یا پیچھے

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْاِسْتِثْنَاءُ جَائِزٌ إِذَا كَانَ مَوْصُوْلًا وَإِلَّا فَلَا شَيْءَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَذٰلِكَ يُجْزِئُهُ وَإِنْ لَمْ يُسْمِعْهُ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر انشاء اللہ قسم کے متصل ہو تو کوئی چیز نہیں یعنی وہ قسم نہیں پڑ
ہوئی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اسکو انشاء اللہ کہنا
کافی ہے اگرچہ اپنی آواز اوسکے ساتھ بلند نہ کرے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ
حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ اِذَا حَرَّكَ شَفَتَیْهِ بِالْاِسْتِثْنَاءِ فَقَدِ اسْتَثْنٰی **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِھٰذَا
نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب اپنی دونوں لبین انشاء اللہ
کے ساتھ ہلا دے تو اوس نے انشاء اللہ کہا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِیْ رَجُلٍ
قَالَ لِامْرَاَتِهٖ اَنْتِ طَالِقٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ لَیْسَ بِشَیْءٍ وَلَا یَقَعُ عَلَیْھَا الطَّلَاقُ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَا نَاْخُذُ اِذَا كَانَ اِسْتِثْنَاؤُهٗ مَوْصُوْلًا بِیَمِیْنِهٖ قَدَّمَهٗ اَوْ اَخَّرَهٗ وَھُوَ قَوْلُ
اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ اپنی عورت سے کہا کہ تو طلاق والی
ہے انشاء اللہ ابراہیم نے کہا کہ یہ کچھ چیز نہیں اور اوسپر طلاق نہیں پڑتی امام محمد نے کہا
کہ اسکو ہم لیتے ہیں جب کہ انشاء اللہ قسم کے متصل ہو اوس سے پہلے ہو یا پیچھے اور یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ کا **ف** اور اسیطرح انشاء اللہ متصل کہنا مانع ہوتا ہے منعقد ہونے تمام عقود
کے سے اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ کا اور اکثر علما کا اور حد متصل کی یہ ہے کہ اور کلام میں
مشغول نہ ہو جب قسم کے بعد اور کلام میں مشغول ہوا تو متصل نہ ہوا یہ منفصل ہے

بَابُ النَّذْرِ فِی الْمَعْصِیَۃِ گناہ کی نذر ماننے کا بیان

ف نذر اوسکو کہتے ہیں کہ واجب کرے اپنے
نفس پر اوس چیز کو کہ نہیں واجب بعض علما نے لکھا ہے کہ اجماع ہے سب مسلمانوں کا اوسپر
کہ صحیح ہے ماننا نذر کا اور واجب ہے پورا کرنا اوسکا اگر ہو نذر طاعت اور اگر نذر گناہ ہو تو منعقد
نہیں ہوتی نزدیک جمہور علما کے لیکن امام اعظم کے نزدیک لازم آتا ہے اسمین کفارہ قسم کا
اور خدا کے سوا اور کسی کی نذر ماننی درست نہیں نہ کسی نبی کی نہ ولی نہ فرشتے کی نہ اور کسی کی
جیسے بحر الرائق میں لکھا ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ الزُّبَیْرِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ
اَنَّهٗ قَالَ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَۃٍ وَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَۃُ یَمِیْنٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَ

هُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
نہین جائز پورا کرنا نذر کا گناہ مین اور اسکا کفارہ قسم کا کفارہ ہے یعنے اگر نذر مانے کہ اگر میرا
یہ کام ہو تو مین مثلاً نماز نہ پڑہون گا یا مان باپ سے کلام نہ کرون گا تو اوسکا پورا کرنا درست نہین
اور لازم آتا ہے اسمین کفارہ قسم کا جو کہ پہلے مذکور ہوا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ الشَّعْبِیَّ
یَقُوْلُ لَانَذْرَ فِیْ مَعْصِیَۃٍ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنِ مَعْصِیَۃٍ فَلْیَرْجِعْ وَلَا کَفَّارَۃَ عَلَیْہِ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِھٰذَا وَلٰکِنَّا نَاْخُذُ بِالْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ وَمِنْ ذٰلِکَ اَنْ یَّحْلِفَ الرَّجُلُ
اَنْ لَّا یُکَلِّمَ اَبَاہُ اَوْ اُمَّہٗ اَوْ اَنْ لَّا یَحُجَّ وَلَا یَتَصَدَّقَ وَنَحْوُ ذٰلِکَ مِنْ اَنْوَاعِ الْبِرِّ فَلْیَفْعَلِ
الَّذِیْ حَلَفَ اَنْ لَّا یَفْعَلَ وَلْیُکَفِّرْ یَمِیْنَہٗ اَلَا تَرٰی اَنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی جَعَلَ
الظِّھَارَ مُنْکَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا وَّجَعَلَ فِیْہِ الْکَفَّارَۃَ فَکَذٰلِکَ ھٰھُنَا وَھٰذَا کُلُّہٗ قَوْلُ
اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ ابوحنیفہ سے روایت ہے کہ عامر شعبی نے کہا کہ نہین جائز پورا کرنا نذر کا بیچ گناہ
کے جو کوئی گناہ کی چیز پر قسم کہاوے تو چاہیے کہ پہر جاوے اور اوسپر کفارہ نہین امام محمد
نے کہا کہ اوسکو ہم نہین لیتے لیکن ہم پہلی حدیث کو لیتے ہین کہ لازم آتا ہے اوسمین کفارہ
قسم کا اور اسی قبیل سے ہے کہ قسم کہاوے مرد اسکی کہ اپنی مان یا باپ سے کلام نہ کرون گا یا نہ
حج کرون گا اور نہ خیرات کرون گا اور مانند اسکے اقسام نیکی سے تو چاہیے کہ کرے جسکی نہ کرنے
کی قسم کہائے اور اپنی قسم کا کفارہ دے کیا نہین دیکہتا تو کہ خدا تعالیٰ نے ظہار کو بری بات
اور جہوٹ ٹہیرایا اور اسمین کفارہ گردانا پس اسیطرح گناہ کی قسم اور نذر مین بہی کفارہ دینا لازم
ہے اور یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے

بَابُ الْخِیَارِ فِی الْکَفَّارَۃِ وَالَّذِیْ یَجْعَلُ مَالَہٗ فِی الْمَسَاکِیْنِ

کفارہ مین اختیار کا بیان اور وہ شخص کہ اپنا مال مسکینون مین کر دینے
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ مَا کَانَ فِی الْقُرْاٰنِ
مِنْ قَوْلِہٖ اَوْ فَصَاحِبُہٗ فِیْہِ بِالْخِیَارِ اَیَّ ذٰلِکَ شَاءَ فَعَلَ یَعْنِیْ فِی الْکَفَّارَۃِ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَبِہٖ نَاْخُذُ وَمِنْ ذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی فِیْ کَفَّارَۃِ الْیَمِیْنِ اِطْعَامُ عَشَرَۃِ مَسَاکِیْنَ مِنْ
اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَھْلِیْکُمْ اَوْ کِسْوَتُھُمْ اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَۃٍ فَاَیُّ ھٰذِہِ الْکَفَّارَاتِ

كَفَّرَ بِهَا يَمِيْنَهُ اَجْزَاهُ ذٰلِكَ وَلَا يُجْزِئُهُ الصَّوْمُ مَا دَامَ يَجِدُ بَعْضَ هٰذِهِ الْكَفَّارَاتِ لِاَنَّ
اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَلَمْ يُخَيِّرْهُ فِي الصَّوْمِ كَمَا خَيَّرَهُ
فِيْ غَيْرِهٖ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جس جگہہ قرآن مین
کفارے مین اَوْ کا لفظ آیا ہے تو اوسکے صاحب کو اختیار ہے جونسا کفارہ چاہے دیوے امام محمد نے
کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور اسی قبیل سے ہے خدا کا قسم کے کفارے مین فرمانا کہ کھلانا دس محتاجون
کو بیچ کا کھانا جو دیتے ہو تم اپنے گھر والون کو یا اون کو کپڑا دینا یا گردن آزاد کرنی سو ان کفارون مین
سے جونسا کفارہ اپنی قسم سے دے اوسکو کافی ہوگا اور نہین کافی اوسکو روزہ رکھنا جب تک
کہ ان کفارون مین سے کسی کی طاقت رکھتا ہو اسواسطے کہ خدا تعالی فرماتا کہ جو نہ پاوے تو روزہ
تین دن کا ہے اور جیسے کہ اوسکو ان کفارون مین اختیار دیا اور ویسے روزے مین جب اختیار نہین
دیا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
قَالَ اِذَا جَعَلَ الرَّجُلُ مَالَهُ فِي الْمَسَاكِيْنِ صَدَقَةً فَلْيَنْظُرْ مَا يَسَعُهُ وَيَسَعُ عِيَالَهُ فَلْيُمْسِكْهُ
وَيَتَصَدَّقُ بِالْفَضْلِ فَاِذَا اَيْسَرَ تَصَدَّقَ بِمِثْلِ مَا اَمْسَكَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كُلِّهٖ
نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنا سب مال
مسکینون مین خیرات کردیوے تو چاہیے کہ نظر کرے اس چیز کو کہ اسمین اسکا اور اسکے بال بچون
کا گذارہ ہو بس چاہیے کہ اسقدر مال روک رکھے اور جو زیادہ ہو اوسکو خیرات کرے پھر جب میسر ہو
تو اسقدر مال روکا تھا اسقدر خیرات کرے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا **باب** مَنْ جَعَلَ عَلٰى نَفْسِهِ الْمَشْيَ جو کوئی اپنی جان پر پیادہ چلنا واجب
کرے یعنے نذر مانے کہ پیادہ پا خانے کعبے کو چلونگا اوسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ فِيْمَنْ جَعَلَ عَلٰى نَفْسِهِ الْمَشْيَ فَمَشٰى بَعْضًا
وَرَكِبَ بَعْضًا قَالَ يَعُوْدُ فَيَمْشِيْ مَا رَكِبَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَاْخُذُ
بِقَوْلِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اِذَا رَكِبَ اَهْدٰى هَدْيًا اَوْ شَاةً تُجْزِئُهُ يَذْبَحُهَا وَيَتَصَدَّقُ
بِهَا وَلَا يَاْكُلُ مِنْهَا شَيْئًا وَيَعْتَمِرُ عُمْرَةً اَوْ حَجَّةً وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ
حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی اپنی جان پر پیادہ چلنا واجب کرے

یعنے نذر مانے پھر کچھ مسافت پیادہ چلے اور کچھ سوار ہو کر تو پھر آوے سال دیگر جسقدر سوار ہو کر چلا ہو اوسقدر پیادہ چلے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے ولیکن ہم حضرت علی کے قول کو لیتے ہین کہ حسب آثر پہونچے تو قربانی بھیجے یا بکری کافی ہے اسکو ذبح کر کے خیرات کرے اور اس سے آپ کچھ نہ کھاوے اور عمرہ ادا کرے یا حج یعنے جسکی نیت ہو سو ادا کرے اوسکو سوای اوسپر اور کوئی چیز واجب نہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ مَنْ جَعَلَ عَلٰى نَفْسِهٖ نَحْرَ ابْنِهٖ اَوْ نَحْرَ نَفْسِهٖ** اگر کوئی اپنے بیٹے یا اپنی جان کی قربانی کرنے کی نذر مانے تو اوسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ عَلَيْهِ اَنْ يَّنْحَرَ ابْنَهٗ اَنَّ عَلَيْهِ مِائَةَ نَاقَةٍ يَنْحَرُهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَاْخُذُ بِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَسْرُوْقِ بْنِ الْاَجْدَعِ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ اپنے بیٹے کے ذبح کرنے کی نذر مانے کہا کہ واجب اوسپر ہے سو اونٹنی کہ ذبح کرے اوسکو امام محمد نے کہا کہ اوسکو ہم نہین لیتے لیکن ہم ابن عباس اور مسروق کے قول کو لیتے ہین اور وہ یہ ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنِّيْ جَعَلْتُ ابْنِيْ نَحِيْرًا وَمَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهٗ ابْنُ عَبَّاسٍ اذْهَبْ اِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ فَاسْاَلْهُ ثُمَّ تَعَالَ فَاَخْبِرْنِيْ بِمَا يَقُوْلُ فَاَتَاهُ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ مَسْرُوْقٌ اِنْ كَانَتْ نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ تَعَجَّلْتَ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَتْ كَافِرَةً عَجَّلْتَهَا اِلَى النَّارِ اِذْبَحْ كَبْشًا فَاِنَّهٗ يُجْزِئُكَ فَاَتٰى ابْنَ عَبَّاسٍ فَحَدَّثَهٗ بِمَا قَالَ مَسْرُوْقٌ قَالَ وَاَنَا اٰمُرُكَ بِمَا اَمَرَكَ بِهٖ مَسْرُوْقٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ محمد بن منتشر سے روایت ہے کہ ایک مرد ابن عباس کے پاس آیا اور کہا کہ مین نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے کی نذر مانی ہے اور مسروق بن اجدع مسجد مین بیٹھے تھے سو ابن عباس نے اوسکو کہا کہ اس شیخ کے پاس جا کر اوس سے پوچھ پھر آ اور خبر دے مجھکو ساتھ اس چیز کے کہ وہ کہے سو وہ مرد مسروق کے پاس آیا اور اس سے پوچھا سو مسروق نے کہا کہ اگر مسلمان جان ہے اور تو نے اوسکو قتل کیا تو اوس نے بہشت کیطرف جلدی کی اور اگر جان کافر ہے تو تو نے اوسکو دوزخ مین جلدی بھیجا ایک دنبہ ذبح کر کہ وہ تجھکو کافی ہے سو وہ ابن عباس کے پاس آیا اور جو کچھ اوس نے کہا تھا اوس سے بیان کیا سو

ابن عباس نے کہا کہ جو تجھکو مسروق نے حکم کیا سو وہ میں کرتا ہوں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ واجب ہے اوسمیں ذبح کرنا ایک دنبہ یا بکری کا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** ایک حدیث میں آیا ہے کہ اگر تو مسلمان ہے تو تو نے مسلمان جان کو قتل کیا یعنے اپنے تئیں قتل کرنا ہر حال میں گناہ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ متن کی حدیث کے الفاظ غلط ہیں **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة قال حدثنا سماك بن حرب عن محمد بن المنتشر عن ابن عباس رضی فی الرجل یجعل علیه ان ینحر نفسه قال کبشا او شاة **قال محمد** وبه ناخذ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ اپنے آپکے ذبح کرنے کی نذر مانے کہا دنبہ یا بکری ذبح کرے

باب من حلف وهو مظلوم اگر کوئی قسم کھاوے اور وہ مظلوم ہو تو وہ کس طرح قسم کھاوے

محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم قال اذا استحلف الرجل وهو مظلوم فالیمین علی ما نوی وعلی ما ورّی واذا کان ظالما فالیمین علی نیة من استحلفه **قال محمد** وبه ناخذ الیمین فیما بینه وبین ربه علی ذلك وهو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا جب قسم کھلاوے کسی مرد سے اور وہ مظلوم ہو تو قسم اوس چیز پر ہے کہ نیت کی اوس نے اور توریہ کیا اوس نے کہ جب قسم کھانیوالا ظالم ہو تو قسم کا اعتبار قسم لینے والے کی نیت پر ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ قسم اسکے اور خدا کے درمیان میں ہو کہ اگر خدا کی قسم کھاوے تو مظلوم کہاو کو اسی نیت پر اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** یعنے قسم کے سچ ہونے میں نیت معتبر اوس شخص کی ہے کہ قسم دے سکے اور ارادہ رکھے اور اسمیں قسم کھانیوالے کی نیت کا اعتبار نہیں جیسے مثلاً زید کا روپیہ چاہتا تھا اور عمر منکر ہے اور زید کے پاس گواہ نہیں زید نے عمر کو قسم دی اور عمر نے قسم کھائی کہ تیرا روپیہ میرے پاس موجود نہیں لیکن زید کی تو یہ مراد تھی کہ تو قسم کھا کہ تیرے ذمہ میرا روپیہ نہیں عمرو نے اس قسم کھانے میں یہ مراد رکھی کہ بالفعل تیرا روپیہ میرے پاس نہیں ہے اسکو توریہ اور تاویل کہتے ہیں اسمیں نیت زید کی معتبر ہے عمرو کی لیکن اگر قسم کھانیوالا مظلوم ہو تو بموقع قسم کھانیوالے کی نیت کا البتہ اعتبار ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم قال الیمین یمینان یمین تکفر ویمین لیس فیها الا الاستغفار فالیمین التی تکفر فالرجل یقول والله لا افعلن ثم یفعل والتی لیس فیها الا الاستغفار

فالذی یقول واللہ لقد فعلت قال محمد وبھذا نأخذ وھو قول ابی حنیفۃ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ قسم دو قسم ہے ایک میں کفارہ آتا ہے اور ایک میں استغفار
سو جس قسم میں کفارہ آتا ہے وہ یہ ہے کہ مرد کہے قسم ہے کہ البتہ میں کروں گا اور جس میں استغفار ہے
وہ یہ ہے کہ کہے قسم ہے اللہ کی البتہ میں نے کیا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول
ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن
عائشۃ ام المؤمنین رض فی اللغو قالت ھو کل شیء یصل بہ الرجل کلامہ لا
یرید یمینا لا واللہ وبلی واللہ وما لا یعقد علیہ قلبہ قال محمد وبہ نأخذ
ومن اللغو ایضا الرجل یحلف علی الشیء یری انہ علی ما حلف علیہ فیکون علی
غیر ذلک فھذا ایضا من اللغو وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے
کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قسم لغو وہ ہے کہ آدمی اسکو اپنی
کلام کے ساتھ ملا دے اور قسم کا ارادہ نہ ہو جیسے کہے قسم ہے اللہ کی میں نے یہ کام نہیں کیا اور قسم ہے اللہ
کی میں نے یہ کام کیا اور جس پر دل کو گرہ نہ دیوے یعنی دل میں قصد نہ ہوئے عرب کی عادت ہے کہ اکثر اوقات
آپس میں کلام کرنیکے وقت یہ لفظ بولتے ہیں اور اسکے کہنے میں ارادہ قسم کا نہیں کرتے بلکہ
بقصد تاکید کلام کے انکی زبان پر ہوتا ہے پس اس سے قسم منعقد نہیں ہوتی امام محمد نے کہا کہ
اسی کو ہم لیتے ہیں اور لغو کے قبیل سے ہے یہ بھی کہ مرد قسم کھاوے کسی چیز پر گمان کرے کہ وہ حق
ہے اور واقع میں ایسا نہ ہو سو یہ بھی لغو قسم ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا امام شافعی کے نزدیک
قسم لغو وہ ہے کہ بلا قصد صادر ہو **باب التجارۃ والشرط فی البیع** تجارت اور بیع میں شرط
کرنے کا بیان محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا یحیی بن عامر عن رجل
عن عتاب بن اسید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لہ انطلق الی اھل اللہ
یعنی اھل مکۃ فانھھم عن اربعۃ خصال عن بیع ما لم یقبضوا وعن ربح ما لم یضمنوا
وعن شرطین فی بیع وعن سلف وبیع قال محمد وبھذا کلہ نأخذ واما قولہ سلف
وبیع فالرجل یقول للرجل ابیعک عبدی ھذا بکذا وکذا علی ان تقرضنی کذا و
کذا ویقول تقرضنی علی ان ابیعک فلا ینبغی ھذا وقولہ شرطین فی بیع فالرجل

يبيع الشيء في الحال بألف درهم وإلى شهر بألفين فيقع عقدة البيع على هذا
فهذا لا يجوز وأما قوله عن ربح ما لم يضمنوا فالرجل يشتري الشيء فيبيعه قبل أن
يقبضه يربح فليس ينبغي له ذلك وكذلك لا ينبغي له أن يبيع شيئا اشتراه حتى
يقبضه وهذا كله قول أبي حنيفة إلا في خصلة واحدة العقار من الدور والأرضين
قال لا بأس أن يبيعها الذي اشتراها قبل أن يقبضها لأنها لا تحول عن موضعها
قال محمد وهذا عندنا لا يجوز وهو كغيره من الأشياء **ترجمہ** عتاب بن اسید سے
روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو فرمایا کہ مکے والون کے پاس جا سو منع کر اونکو چار
چیز سے ایک بیچنے اوس چیز کے سے کہ نہ قبض کی ہو یعنے قبض سے پہلے کسی چیز کا بیچنا درست نہین
دوسرے نفع اوٹھانے اوس چیز کے سے کہ ضمان مین نہین آئے تیسرے دو شرطین کرنے سے بیع
مین چوتھی قرض اور بیع سے امام محمد نے کہا کہ انہین سب احکام کو ہم لیتے ہین اور قرض اور
بیع تو یہ ہے کہ ایک مرد دوسرے کو کہے کہ مین اپنا یہ غلام تیرے ہاتھ اتنے کو بیچتا ہون اس
شرط پر کہ تو مجھکو اسقدر روپیہ قرض دیوے یا کہے کہ تو مجھکو قرض دے اس شرط پر کہ مین تیرے
ہاتھ اوسکو بیچون پس یہ درست نہین اور بیع مین دو شرطین کرنی یہ ہین کہ ایک شخص بیچے کوئی
چیز ہزار درہم کو ہاتھون ہاتھ اور دو ہزار کو مہینے تک پس عقد بیع اسپر واقع ہو پس یہ بھی جائز نہین
یعنے اسواسطے کہ یہ بیع واقع ہوئی ہے ساتھ مول مجہول کے کہ خریدار دونون مین سے جو مول چاہے
دیوے اور جو چیز ضمان مین نہ آئی ہو اوس سے نفع اوٹھانا یہ ہے کہ ایک شخص ایک چیز مول
لیوے پھر اوسکو قبض کرنے سے پہلے بیچے اور نفع اوٹھاوے پس یہ بھی جائز نہین یعنے اسواسطے
کہ اگر وہ مال تلف ہوتی تو بیچنے والے کی ہوتی پس نفع یعنے کرایہ وغیرہ بھی اسیکو ملیگا اور اسیطرح
نہین جائز ہے اوسکو بیچنا کسی چیز کا کہ مول لیوے اوسکو یہانتک کہ قبض کرے اوسکو اور یہ سب
قول امام ابو حنیفہ کا ہے مگر ایک خصلت مین غیر منقول چیز مین یعنے گہرون اور زمینون مین کہا کہ
قبض سے پہلے اوسکو بیچنا درست ہے اسواسطے کہ وہ اپنی جگہہ سے ہٹ نہین سکتے امام محمد نے کہا
کہ ہمارے نزدیک درست نہین اور وہ اور سب چیزون کیطرح ہے یعنے قبض سے پہلے کسی چیز کا
بیچنا درست نہین خواہ منقول ہو یا غیر منقول اور امام صاحب کے نزدیک غیر منقول کا ہونا درست

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يشتري الجارية
ويشترط عليه ان لا يبيع فكرهه وقال ليست بامرأة تزوجتها ولا بملك يمين
تصنع بها ما تصنع بملك يمينك قال محمد وبهذا كله نأخذ كل شرط اشترط
في البيع ليس من البيع فيه منفعة للبائع او للمبيع او للمشتري له فالبيع فيه فاسد
وما كان من شرط لا منفعة فيه لواحد منهم فالبيع فيه جائز والشرط فيه باطل
وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک شخص کے حق میں کہ ایک لونڈی خریدی اور
اوسپر شرط کی جاوے کہ اوسکو بیچے نہیں اور کہا کہ نہ وہ عورت ہی جس سے تو نکاح کرے اور نہ وہ لونڈی
ہے کہ کرے تو ساتھ اوسکے جو اپنی لونڈی سے کرتا ہے یعنے نہ وہ منکوحہ ہے اور نہ لونڈی امام محمد
نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ جو شرط کہ بیع میں کیجاوے اور بیع میں سے نہ ہو اور اوسمیں بائع یا مشتری
یا مبیع کا نفع ہو جیسے کہ بیچنے والا ایک مہینہ تک گھر میں رہنے کی شرط کرے یا خریدار شرط کرے کہ بائع
اس کپڑے کی پوشاک سی دے یا یہ شرط کرے کہ غلام کو خریدار آزاد کرے تو وہ بیع فاسد ہے
یعنے اسلیے کہ پہلی صورت میں بائع کا نفع ہے اور دوسری میں خریدار کا اور تیسری میں مبیع کا
اور اگر ایسی شرط ہو کہ اسمیں کسیکا نفع نہ ہو تو وہ بیع درست ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد
قال اخبرنا ابو حنيفة قال سمعت عطاء ابن ابي رباح وسئل عن ثمن الهر فلم ير به
بأسا قال محمد وبهذا نأخذ وهو قول ابي حنيفة لا بأس ببيع السباع كلها اذا كان
لها قيمة ترجمہ ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ میں نے عطا سے سنا کہ وہ بلی کے مول سے پوچھے گئے کہا اسمیں
ڈر نہیں امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا کہ سب درندے چار پایوں
کا بیچنا درست ہے جبکہ اون کی قیمت پڑتی ہو **باب من باع نخلا حاملا او عبدا وله
مال** اگر کوئی کھجور کا درخت پیوند کیا ہوا بیچے یا غلام بیچے اور اوسکو پاس مال ہو تو اوسکا کیا حکم
ہے محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن ابي الزبير عن جابر بن عبد الله الانصاري
عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه قال من باع نخلا مؤبرا او عبدا له مال
فالثمرة والمال للبائع الا ان يشترط المشتري قال محمد وبه نأخذ اذا علم الثمر
في النخل او كان في الارض زرع نابت فطلعها ما لحصادها الاول فهو للبائع الا ان

يشترط ذلك المشتري قال محمد وبه نأخذ وكذلك العبد اذا كان له مال وهو قول ابي حنيفة ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی کھجور کا درست پیوند کیا ہوا بیچے یا غلام بیچے اور اسکے پاس مال ہو تو اوسکا پھل اور مال بیچنے والے کے لیے ہے مگر یہ کہ مول لینے والا پھل کی بھی شرط کر لیوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ جب کھجور کے درخت میں میوہ لگے یا زمین میں کھیتی جمے اور مالک اوسکو بیچ ڈالے تو پھل اور کھیتی بیچنے والے کے لیے ہے مگر یہ کہ خریدار پھل کی بھی شرط کر لیوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی ہے حکم غلام کا جبکہ ہو اوسکے لیے مال اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** تابیر اوسکو کہتے ہیں کہ کھجور کا درخت نر اور مادہ ہوتا ہے مادہ کی بالی چیر کے نر کی بالی اوسمیں پیوند کرتے ہیں تو بہت پھلتا ہے حکم الہی سے امام شافعی اور احمد کا یہی مذہب ہے کہ پیوند کے بعد پھل کا مالک درخت کا بیچنے والا ہے اور اگر شرط کر لے ہو تو مول لینے والا مالک ہو اور امام اعظم کے نزدیک جب درخت کا پھل ظاہر ہو جاوے تو درخت کے بکنے سے پھل نہیں بکتا پیوند ہوا ہو یا نہ ہو بلکہ اوسکا مالک ہر حال میں بیچنے والا ہے

باب من اشترى سلعة فوجد بها عيبا او حبلا

اگر کوئی شخص اسباب خریدے اور اسمیں کوئی عیب یا حمل پاوے تو اوسکا کیا حکم ہے

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن الهيثم عن ابن سيرين عن علي بن ابي طالب في الرجل يشتري الجارية فيطأها ثم يجد بها عيبا قال لا يستطيع ردها ولكنه يرجع بنقصان العيب قال محمد وبهذا نأخذ وكذلك ان لم يطأها و حدث بها عيب عنده ثم وجد بها عيبا دلسه له البائع فانه لا يستطيع ردها ولكنه يرجع بحصة العيب الاول من الثمن الا ان يشاء البائع ان يأخذ بالعيب الذي حدث عند المشتري ولا يأخذ للعيب شيئا ولا للوطي عقرا فان شاء ذلك اخذها واعطى الثمن كله وهذا كله قول ابي حنيفة ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ اگر کوئی شخص لونڈی خریدے اور اس سے صحبت کرے پھر اوسمیں عیب پاوے تو وہ اسکو پھیر نہیں سکتا ولیکن رجوع کرے ساتھ نقصان عیب کے یعنے عیب کے موافق اوس سے قیمت پھیر لیوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور اسیطرح

اگر خریدار نے اوس سے صحبت نہ کی اور اسکے نزدیک اوسمین کوئی عیب پیدا ہوا ہیراوس نے اوسمین
اور عیب پایا جسکو بیچنے والے اوسکے لیے چھپایا تہا تو وہ اسکو پہیر نہین سکتا لیکن پہلے عیب کے حصے
کے موافق اوس سے قیمت پہیر لیوے مگر یہ کہ بیچنے والا چاہے کہ اوسکو لیوے ساتہ اس عیب کے کہ خریدار
کے پاس پیدا ہوا اور نہ عیب کی دیت ہے اور نہ صحبت کے بدلے مہر سو اگر چاہے تو لونڈی کو لیوے اور اسکی
سب قیمت پہیر دیوے اور یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ بَاعَ جَارِیَةً حُبْلٰی ثُمَّ ادَّعَی الْوَلَدَ الْمُشْتَرِیْ وَ
الْبَائِعُ جَمِیْعًا فَهُوَ لِلْمُشْتَرِیْ فَاِنِ ادَّعَاهُ الْبَائِعُ وَنَفَاهُ الْمُشْتَرِیْ فَهُوَ وَلَدُهٗ وَاِنْ
نَفَیَاهُ جَمِیْعًا فَهُوَ عَبْدٌ لِلْمُشْتَرِیْ وَاِنْ شَكَّا فِیْهِ فَهُوَ بَیْنَهُمَا یَرِثَانِهٖ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَقُوْلُ اِنْ جَاءَتْ بِهٖ عِنْدَ الْمُشْتَرِیْ لِاَقَلَّ مِنْ سِتَّةِ
اَشْهُرٍ فَادَّعَیَاهُ جَمِیْعًا مَعًا فَهُوَ ابْنُ الْبَائِعِ وَیُنْتَقَضُ الْبَیْعُ فِیْهِ وَفِیْ اُمِّهٖ وَاِنْ
جَاءَتْ بِهٖ لِاَكْثَرَ مِنْ سِتَّةِ اَشْهُرٍ مُنْذُ وَقَعَ الشِّرَاءُ فَهُوَ ابْنُ الْمُشْتَرِیْ وَلَا دَعْوَةَ
لِلْبَائِعِ فِیْهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ وَاِنْ شَكَّا فِیْهِ اَوْ جَحَدَاهُ فَهُوَ عَبْدٌ لِلْمُشْتَرِیْ وَ
هٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو کوئی حاملہ لونڈی
بیچے پہر بائع اور مشتری دونوں بچے کا دعوی کرین تو بچہ خریدار کا ہوگا اور اگر بائع اوسکا دعوے
کرے اور مشتری انکار کرے تو وہ بائع کا بیٹا ہوگا اور اگر دونون اوس سے انکار کرین تو وہ مشتری
کا غلام ہوگا اور اگر دونون اوسمین شک کرین تو وہ دونون کے درمیان مشترک ہوگا امام محمد
نے کہا ہم اوسکو نہین لیتے ولیکن ہم کہتے ہین کہ اگر لونڈی خریدار کے پاس چہ مہینے سے کم مین
بچہ جنے اور دونو اوسکا دعوی کرین تو وہ بائع کا بیٹا ہوگا اور اوسکی اور اوسکی ماں کی بیع ٹوٹ
جاویگی اور اگر چہ مہینے سے زیادہ مین بچہ جنے اوس دن سے کہ خرید واقع ہوئی تو وہ خریدار کا بیٹا ہے
اور اوس مین بائع کا کسی حال مین کچھ دعوی نہین اور اگر دونون اوس مین شک کرین یا دونون
انکار کرین تو وہ خریدار کا بیٹا ہوگا اور یہ قول ابوحنیفہ کا ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا وَطِئَ الْمَمْلُوْكَةَ ثَلٰثَةٌ فِیْ طُهْرٍ وَّاحِدٍ
فَادَّعَوْهُ جَمِیْعًا فَهُوَ لِلْاٰخِرِ وَاِنْ نَكَرُوْهُ جَمِیْعًا فَهُوَ عَبْدٌ لِلْاٰخِرِ اِنْ قَالُوْا لَا نَدْرِیْ

ورثوه ورثهم جميعا قال محمد ولسنا ناخذ بهذا ولكنهم ان ادعوه جميعا معا
نظر فان كانت جاءت به منذ ملكه الآخر فان كانت جاءت به لاكثر من ستة اشهر
فهو ابن المشتري الآخر وان كانت جاءت به لاقل من ستة اشهر منذ باعها الاول
فهو ابن الاول وان نفوه جميعا او شكوا فيه فهو عبد للآخر ولا يلزم النسب بالشك
حتى ياتي اليقين وهذا كله قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر تین
آدمی ایک لونڈی سے ایک طہر میں جماع کریں اور سب بچے کا دعوی کریں تو وہ پچھلے کا ہے اور اگر اوس سے
سب انکار کریں تو پچھلے کا غلام ہے اور اگر کہیں کہ ہم نہیں جانتے تو وہ سب اسکے وارث ہونگے
اور وہ ان سب کا وارث ہوگا امام محمد نے کہا کہ ہم اوسکو نہیں لیتے لیکن اگر
سب اوسکا دعوی نکریں تو ہم دیکھینگے کہ وہ کتنی مدت میں بچہ جنے جسدن سے کہ پچھلا آدمی اوسکا مالک
ہوا سو اگر چھ مہینے سے زیادہ میں بچہ جنے ہو تو وہ پچھلے خریدار کا بیٹا ہے اور اگر چھ مہینے سے کم میں بچہ
جنے ہو جسدن سے کہ پہلے نے اوسکو بیچا تو وہ پہلے کا بیٹا ہے اور اگر سب اوس سے انکار کریں یا سب
شک کریں تو وہ پچھلے کا غلام ہے اور شک سے نسب لازم نہیں آتی یہانتک کہ یقین حاصل ہو اور یہ
سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے

باب الفرقة بين الامة وزوجها وولدها

لونڈی اور اسکے خاوند اور بیٹے کو درمیان جدائی کرنیکا بیان محمد قال اخبرنا ابوحنيفة قال
حدثنا عبد الله بن الحسن قال اقبل زيد بن حارثة برقيق من اليمن فاحتاج الى
نفقة ينفق عليهم فباع غلاما من الرقيق كان معه امه فلما قدم على النبي
صلى الله عليه وسلم فتصفح الرقيق فيصفح بالام قال مالي ارى هذه والهة قال
احتجنا الى نفقة فبعنا ابنا لها فامره ان يرجع فيرده قال محمد وبهذا ناخذ
نكره ان تفرق بين الوالدة والمولود وولدها اذا كان صغيرا وكذلك الاخوان و
كل ذي رحم محرم اذا كانا صغيرين او كان احدهما صغيرا ولا ينبغي ان يفرق
بينهما في البيع فاما اذا كانوا كبارا كلهم فلا باس بالفرقة بينهم وهذا
كله قول ابي حنيفة ترجمہ عبداللہ بن حسن سے روایت ہے کہ زید بن حارثہ یمن سے کئی غلام لائے اور
اونکو خرچ کا محتاج ہوا کہ اونپر خرچ کرے سو غلاموں میں سے ایک غلام بیچا جسکی ماں اوسکے ساتھ

تھے سو جب وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے غلامون کا حال دریافت کیا اور ایک لونڈی دیکھی
فرمایا کیا ہے مجھکو کہ مین اوسکو بیقرار دیکھتا ہون زید نے کہا کہ ہم خرچ کے محتاج ہوئے تھے سو ہم نے اوسکا
بیٹا بیچ ڈالا سو حکم کیا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر لینے کا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین
مکروہ رکھتے ہین ہم یہ کہ جدائی کی جاوے درمیان مان یا باپ اور بچہ کے جبکہ چھوٹا ہو اور اسیطرح بھائیون
اور ہر ناتیدار کا جدا کرنا ہے مکروہ ہے جبکہ دونو چھوٹے ہون یا دونون مین سے ایک چھوٹا ہو نہین لائق
ہے تفریق کرنی درمیان اندونو کے بیع مین اور اگر یہ سب بڑے ہون تو انکو جدا کرکے بیچنے مین
کچھ ڈر نہین اور یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِی الْمَمْلُوْکَةِ تُبَاعُ وَلَهَا زَوْجٌ قَالَ بَیْعُهَا طَلَاقُهَا قَالَ
مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا هِیَ امْرَاَتُهٗ وَاِنْ بِیْعَتْ قَالَ بَلَغَنَا ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رض وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رض وَحُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ رض
ذٰلِكَ لَا بَاْسَ اَنْ یُّفَرَّقَ بَیْنَهُمَا فِی الْبَیْعِ وَهِیَ امْرَاَتُهٗ عَلٰی حَالِهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ
ابن مسعود سے روایت ہے اوس لونڈی کے حق مین کہ بیچی جاوے اور اوسکا خاوند موجود ہو کہا کہ اوسکا بیچنا اوس
کی طلاق ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہین لیتے بلکہ وہ اوسکی عورت ہے اگرچہ بیچی جاوے کہا پہونچی
ہمکو یہ روایت حضرت عمر اور علی اور عبدالرحمن بن عوف اور حذیفہ سے ولیکن انکو جدا کرکے بیچنا
درست ہے اور وہ بحال اپنے اوسکی عورت ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب السلم فیما**
یکال ویوزن کیل اور وزن کی چیزون مین بیع سلم کرنیکا بیان **ف** بیع سلم اوس بیع کو کہتے ہین کہ بالفعل
مول روپیہ یا اشرفی دے اور بیع بیچنے والا ایک خاص میعاد ٹھہرا لے کہ اتنی مدت مین لونگا ایک مہینے مین یا دو
مہینے مین مثلاً ایک شخص کو سو روپیہ دے اور ٹھہرا لے کہ دو مہینے مین سو من گیہون فلان قسم کا تجھ
سے لونگا اسکو عربی مین بیع سلم کہتے ہین اور ہندی مین بدھنی بیچنا کہتے ہین اور بیع سلم اکثر چیزون مین بشرطیکہ جنس و
تول اور ناپ یا مدت مقرر ہو گئی ہو درست ہے علماء [illegible] اسکی ہوئے ہین اور تفصیل انکی فقہ مین مذکور ہے **محمد**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَسْلِمْ مَا یُکَالُ فِیْمَا یُوْزَنُ وَمَا یُوْزَنُ
فِیْمَا یُکَالُ وَلَا تُسْلِمْ مَا یُکَالُ فِیْمَا یُکَالُ وَلَا مَا یُوْزَنُ فِیْمَا یُوْزَنُ وَاِذَا اخْتَلَفَ النَّوْعَانِ
فِیْ مَا لَا یُکَالُ وَلَا یُوْزَنُ فَلَا بَاْسَ [illegible] یَدًا بِیَدٍ وَنَسِیْئَةً

مِن نَوعٍ وَاحِدٍ فَمَا لَا يُكَالُ وَلَا يُوزَنُ فَلَا بَأسَ بِاثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ يَدًا بِيَدٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأخُذُ وَهُوَ قَولُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ بیع سلم کرکیلی چیز کی وزنی چیز میں اور وزنی چیز کی کیلی چیز میں یعنے مثلاً کیلی چیز بالفعل دیدیوے اور اسکے عوض میں وزنی چیز کا لینا ایک مدت تک ٹھیرالیوے یا بالعکس اسکی تو یہ درست ہے اور نہ بیع سلم کرکیلی چیز کی کیلی چیزوں میں اور نہ وزنی چیز کے وزنی میں اور جب دونوں جنسیں جدی جدی ہوں غیر کیلی اور وزنی چیز میں مانند کپڑے وغیرہ کی تو درست ہے بیچنا دو کو بدلے ایک کے ہاتھوں ہاتھ بھی اور ادہار بھی اگرچہ بیع اور ثمن دونوں کپڑے کے قسم سے ہوں اور جب دونوں ایک قسم سے ہوں غیر کیلی اور وزنی چیز میں تو دو کو ایک کے بدلے ہاتھوں ہاتھ بیچنا درست ہے یعنے اور ادہار بیچنا درست نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَن حَمَّادٍ عَن إِبرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ عَلَى الرَّجُلِ الدَّينُ فَيَجعَلُهُ فِي السَّلَمِ قَالَ لَا خَيرَ فِيهِ حَتّٰى يَقبِضَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأخُذُ لِأَنَّ ذٰلِكَ بَيعُ الدَّينِ بِالدَّينِ وَهُوَ قَولُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق میں کہ اسکا قرض کسی شخص پر آتا ہو اور اسکو بیع سلم میں گردانے کہا اوسمیں بہتری نہیں جبتک کہ اوسکو قبض نکرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اسلئے کہ یہ بیع قرض کے ساتھہ قرض کے ہے اور یہی قول امام ابوحنیفہ کا **ف** اور صورت اوسکی یہ ہے کہ مثلاً زید کی عمرو پر دس روپے آتی تھے اور زید بکر کو کہے کہ جو دس روپے کہ میرے عمرو پر آتے ہیں وہ میں نے تجھکو دیے اور اسکے بدلے میں تجھسے اتنی مدت میں اس قسم کی اتنی گیہوں لونگا سو یہ درست نہیں

بَابُ السَّلَمِ إِلَى العَطَاءِ وَغَيرِهٖ

میووں میں عطا وغیرہ تک بیع سلم کرنے کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ أَخبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَن حَمَّادٍ عَن إِبرَاهِيمَ قَالَ يُكرَهُ السَّلَمُ إِلَى الحَصَادِ وَإِلَى العَطَاءِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأخُذُ لِأَنَّهُ أَجَلٌ مَجهُولٌ يَتَقَدَّمُ وَيَتَأَخَّرُ وَهُوَ قَولُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مکروہ ہے بیع سلم کرنی میوہ کے کٹنے اور خیرات ملنے تک یعنے جب میوہ کٹے گا یا خیرات ملیگا اسوقت دونگا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اسواسطے کہ وہ مدت مجہول ہے معلوم اور معین نہیں کبھی مقدم ہوتی ہے اور کبھی موخر اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَن حَمَّادٍ عَن إِبرَاهِيمَ

فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ فِي الْفَاكِهَةِ إِلَى الْعَطَاءِ يَأْخُذُ قَفِيزًا قَفِيزًا قَالَ لَا خَيْرَ فِيهِ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس شخص کی حق میں کہ بیع
کرے میوون میں خیرات ملنے تک پکڑے قفیز قفیز کہا اوسمین بہتری نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم
لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ فِي الثَّمَرِ قَالَ لَا حَتَّى يُطْعِمَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي
أَنْ يُسْلِمَ فِي ثَمَرَةٍ لَيْسَتْ فِي أَيْدِي النَّاسِ إِلَّا فِي زَمَانِهَا بَعْدَ بُلُوغِهَا وَيَجْعَلَ أَجَلَ السَّلَمِ
قَبْلَ انْقِطَاعِهَا فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَهُوَ جَائِزٌ وَإِلَّا فَلَا خَيْرَ فِيهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ
ابراہیم سے روایت ہے اوس شخص کے حق میں کہ میوے میں بیع سلم کرے کہا نہیں درست یہانتک کہ کہایا
جاوے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں نہیں لائق ہے بیع سلم کرنی ایسے میوے کی کہ آدمی کے
ہاتھ میں نہ ہو مگر اوسکے وقت میں بعد پکنے اوسکے اور گردانے مدت بیع سلم پہلے منقطع ہونے اور
موقوف ہونے اوسکے کے عالم میں سے یعنے وقت عقد سے لیتے وقت تک وہ موجود ہو سو جب ایسا
کرے تو جائز ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو درست نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ف اس کا معلوم ہوا
کہ جو میوہ آدمیوں کی ہاتھ میں موجود نہ ہو اوس میں بیع سلم کرنی درست نہیں مگر اوسکے زمانے میں بعد پکنے
اوسکے یہانتک کہ کہایا جاوے بَابُ السَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ حیوان میں سلم کرنیکا بیان یعنے
قیمت پہلے دینی اور حیوان ایک مدت کے بعد لینا درست ہے یا نہیں مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو
حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ دَفَعَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ إِلَى زَيْدِ بْنِ خُوَيْلِدٍ
الْبَكْرِيِّ مَالًا مُضَارَبَةً فَأَسْلَمَ زَيْدٌ إِلَى عِتْرِيسِ بْنِ عُرْقُوبٍ الشَّيْبَانِيِّ فِي قَلَائِصَ فَلَمَّا
حَلَّتْ أَخَذَ بَعْضًا وَبَقِيَ بَعْضٌ فَأَعْسَرَ عِتْرِيسٌ وَبَلَغَهُ أَنَّ الْمَالَ لِعَبْدِ اللهِ فَأَتَاهُ يَسْتَرْفِقُهُ
فَقَالَ عَبْدُ اللهِ أَفَعَلَ زَيْدٌ قَالَ نَعَمْ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ ارْدُدْ مَا
أَخَذْتَ وَخُذْ رَأْسَ مَالِكَ وَلَا تُسْلِمَنَّ مَا لَنَا فِي شَيْءٍ مِنَ الْحَيَوَانِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا
كُلِّهِ نَأْخُذُ لَا يَجُوزُ السَّلَمُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْحَيَوَانِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت
ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے مال مضاربت کے لیے زید بن خلیدہ کو دیا سو زید نے عتریس کے ساتھ اونٹوں
میں بیع سلم کی سو جب وقت آیا اوس نے بعض اونٹ لیے اور بعض باقی رہے اور عتریس مفلس ہو گیا

اور پہونچی اوسکو یہ خبر کہ یہ مال عبد اللہ کا ہی سو وہ اسکے پاس آیا اور اس سے مہلت چاہی اور عبد اللہ نے کہا کہ کیا
زید نے یہ کام کیا ہی اوس نے کہا ہان سو کسی کو اوسکی طرف بھیجکر بلایا اور اس سے پوچھا سو عبد اللہ نے اوس کو
کہا کہ جو تو نے لیا سو پھیر دے اور اپنا اصل مال اوس سے لے اور نہ بیع سلم کر ہمارے مال کو کسی چیز مین حیوان
سے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ نہین جائز ہے بیع سلم کرنی کسی حیوان مین اور یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ کا **باب** الکفیل والرهن فی السلم بیع سلم مین ضامن اور گرو رکھنے کا بیان
محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا حماد عن ابراهیم قال لا باس بالرهن
والکفیل فی السلم **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت
ہے کہ بیع سلم مین رہن اور ضامن کا کچھ ڈر نہین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو
حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم فی السلم فی الفلوس یاخذ
الکفیل قال لا باس به **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** ابراہیم سے
روایت ہی بیع سلم کرنے مین فلوس مین پس ضامن لے کچھ ڈر نہین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین
اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** السلم یاخذ بعضه وبعض راس ماله بیع سلم مین
کچھ مال لینا اور کچھ راس المال لینا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا ابو عمرو
عن سعید بن جبیر عن ابن عباس فی السلم یحل فیاخذ بعضه ویاخذ بعض راس
ماله فیما بقی قال هذا المعروف الحسن الجمیل **قال محمد** وبه ناخذ وهو
قول ابی حنیفة **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ بیع سلم مین کہ اوسکا وقت آپہونچے لیں کچھ بیع
سو ے اور کچھ اصل مال پھیر لیوے کہا یہ عمدہ اور بہتر بات ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور
یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** السلم فی الثیاب کپڑون مین بیع سلم کرنے کا بیان **محمد**
قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال اذا اسلم فی الثیاب ثم کان معروفا
عرضه ورقعته فهو جائز وهو قول ابی حنیفة **قال محمد** وبه ناخذ اذا سمی الطول
والعرض والرقعة والجدی والاجل ونقد الثمن قبل ان یتفرقا فهو جائز **ترجمہ** حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی کپڑون مین بیع سلم کرے اور اسکا عرض اور رقعہ مشہور ہو تو جائز ہے
اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ جب اسکا طول اور عرض اور قسم اور

جنس اور مدت معین ہو اور مول نقد دینے کے پہلے جدا ہو گئے مجلس عقد سے تو جائز ہے **محمد** قال
اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يسلم الثياب في الثياب قال اذا
اختلفت انواعه فلا بأس به **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة رحمه
ابراہیم سے روایت ہے اوس شخص کو جو معین کپڑے کی کپڑے سے بیع سلم کرے کہا جب اوسکی قسمیں مختلف ہوں
تو جائز ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** السوم على
سوم اخيه یعنے بھائی مسلمان کے چکانے پر چکانا یعنے اگر بائع اور مشتری ایک مول پر راضی ہو گئے ہوں
اور دوسرا آدمی آوے اور زیادہ مول لگا کر اون کا معاملہ بگاڑے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة
عن حماد عن ابراهيم عن ابي سعيد الخدري او ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال لا يستام الرجل على سوم اخيه ولا يخطب على خطبته ولا تناجشوا ولا تبايعوا بالقاء
الحجر ومن استأجر اجيرا فليعلمه اجره ولا تزوج المرأة على عمتها ولا على خالتها ولا
تسأل طلاق اختها لتكفأ ما في صحفتها فان الله هو رازقها **قال محمد** وبه نأخذ
وهو قول ابي حنيفة واما قوله ولا تناجشوا فالرجل يبيع الشيء فيزيد الرجل الآخر
في الثمن وهو لا يريد ان يشتري ليسمع بذلك غيره فيشتري على سومه فهذا هو
النجش فلا ينبغي واما قوله لا تبايعوا بالقاء الحجر فهذا كان بيعا في الجاهلية
يقول احدهم اذا القيت الحجر فقد وجب البيع فهذا مكروه فلا ينبغي ان البيع فيه
فاسد **ترجمہ** ابی سعید خدری اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ مول
چکاوے آدمی اوپر بیع بھائی مسلمان اپنے کے اور نہ بھیجے پیغام نکاح کا اوپر پیغام نکاح اپنے کے اور
نہ نجش کرو یعنے اگر ایک شخص کچھ چیز بیچتا ہو اور دوسرا آکر اوس چیز کی تعریف کرے یا زیادہ مول لگاوے
اور لینا منظور نہ ہو بلکہ منظور یہی ہو کہ لینے والا دیکھا دیکھی زیادہ رغبت کرے تو یہ درست نہیں اور نہ
بیع کرو آپس میں ساتھ ڈالنے پتھر کے یعنے بائع مشتری کو کہے کہ میرے اسباب میں سے جس چیز پر تیری
کنکری پڑے وہ چیز بیچی تیرے ہاتھ یہ بھی درست نہیں اور جو کوئی مزدور رکھے تو اوسکی اجرت
اسکو بتلا دے کہ مثلاً روزینہ دو آنے دونگا اور نہ نکاح کیا جاوے عورت اپنی پھوپھی پر اور نہ اپنی
خالہ پر اور نہ چاہے طلاق سوکن یا بہن کی تاکہ اوسکا حصہ [illegible] اوسکے پیالہ میں ہے یعنے اسکو [illegible]

اپنا حق سمیت لیوے اسواسطے کہ اسکا رازق خدا ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا اور نجش کی تفسیر اوپر گذر چکی ہے اور بیچ ڈالنے کی تفسیر بھی اوپر گذر چکی ہے اور یہ بیع فاسد ہے

بَابُ حَمْلِ التِّجَارَةِ اِلٰی اَرْضِ الْحَرْبِ دار الحرب کیطرف تجارت کا مال لیجانا جائز ہے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي التَّاجِرِ يَخْتَلِفُ اِلٰی اَرْضِ الْحَرْبِ اَنَّهٗ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ مَا لَمْ يَحْمِلْ اِلَيْهِمْ سِلَاحًا اَوْ كُرَاعًا اَوْ سَلَبًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے تجارت کرنیوالے کے حق مین کہا کہ دار الحرب کیطرف تجارت کا مال لیجاوے کہا کہ اسمین کچھ ڈر نہین جب تک نہ لیجاوے طرف انکی ہتیار یا گھوڑے یا اسباب جنگ کا **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ التِّجَارَةِ فِي الْعَصِيْرِ وَالْخَمْرِ انگور کے نچوڑ اور شراب مین تجارت کرنیکا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَصِيْرِ قَالَ لَا بَاْسَ بِاَنْ تَبِيْعَهٗ مِمَّنْ يَّصْنَعُهٗ خَمْرًا وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا انگور کے نچوڑ مین کہ جائز ہے بیچنا اوسکا اوس شخص سے کہ بناوے اوس سے شراب اور اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَاَلَهٗ رَفِيْقٌ لَّهٗ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَعَنْ اَكْلِ ثَمَنِهَا قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ اَنْ يَّاْكُلُوْهَا فَاسْتَحَلُّوْا بَيْعَهَا وَاَكْلَ ثَمَنِهَا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ فَحَرَامٌ بَيْعُهَا وَاَكْلُ ثَمَنِهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** محمد بن قیس سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر کے ایک ساتھی نے انسے شراب بیچنے کا اور اسکے مول کھانیکا حکم پوچھا ابن عمر نے کہا کہ خدا لعنت کرے یہود پر کہ حرام کی گئین اوپر چربیان یہ کہ کھاوین انکو اور حلال جانا اونھون نے بیچنا اوسکا اور کھانا مول اوسکے کا خدا نے حرام کیا شراب کو سو حرام ہے بیچنا اسکا اور کھانا مول اسکے کا **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ ثَقِيْفٍ يُّكْنٰى اَبَا عَامِرٍ كَانَ يُهْدِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ عَامٍ رَاوِيَةً مِّنْ خَمْرٍ فَاَهْدٰی اِلَيْهِ فِي الْعَامِ الَّذِيْ

خَمْرٍ مُحَدِّلُوِيَهٗ كَمَا كَانَ يُهْدِيْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَا اَبَا عَامِرٍ اِنَّ
اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ الْخَمْرَ فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيْ خَمْرِكَ قَالَ فَخُذْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبِعْهَا وَاسْتَعِنْ بِثَمَنِهَا
عَلٰى حَاجَتِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا عَامِرٍ اِنَّ الَّذِيْ حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ
بَيْعَهَا وَاَكْلَ ثَمَنِهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمه محمد بن قیس سے روایت
ہے کہ ایک مرد ثقیف کا ہر سال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مشک کا شراب کا ہدیہ بھیجا کرتا تھا سو ہدیہ بھیجا
اوس نے مشک اپنا طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جس سال مین کہ شراب حرام ہوئی سو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوسکو فرمایا کہ اے ابا عامر مقرر خدا تعالے نے شراب حرام کی سو ہمکو تیری شراب کی حاجت نہین
اوس نے کہا کہ یا حضرت آپ لیوین اور اوسکو بیچکر اوسکا مول اپنے کام مین لاوین سو حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اوسکو فرمایا کہ اے عامر کہ جس نے اوسکا پینا حرام کیا اوس نے اسکا بیچنا اور اوسکا مول کھانا بھی حرام
کیا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** بَيْعِ الْاٰجَامِ
وَالسَّمَكِ وَالْقَصَبِ جنگل اور بانس اور مچھلی کے بیچنے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ
حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ بَيْعَ صَيْدِ الْاٰجَامِ وَقَصَبِهَا
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمه ابراہیم سے روایت ہے کہ وہ مکروہ رکھتے
تھے بیع جنگل کے شکار اور اوسکی بانس کی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام
ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ طَلَبْتُ اِلٰى
عَبْدِ الْحَمِيْدِ اَنْ يَكْتُبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَنْ يَسْاَلَهٗ عَنْ صَيْدِ الْاٰجَامِ وَقَصَبِهَا
فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ اَنَّهُ الْحَبْسُ لَا بَاْسَ بِهٖ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا الْخَبَرِ بَيْعُ الْقَصَبِ اِذَا بَاعَهٗ
خَالِصَةً فَاَمَّا الصَّيْدُ فَلَا يَجُوْزُ بَيْعُهٗ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ يُؤْخَذُ بِغَيْرِ صَيْدٍ فَيَجُوْزُ الْبَيْعُ فِيْهِ
وَيَكُوْنُ صَاحِبُهٗ بِالْخِيَارِ اِذَا رَاٰهُ اِنْ شَاءَ اَخَذَهٗ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
ترجمه حماد سے روایت ہے کہ مینے عبد الحمید سے طلب کی یہ بات کہ وہ عمر بن عبد العزیز کیطرف خط لکھے اور
اسی اجام کے شکار اور اوسکے بانس کا حکم پوچھے سو عمر نے اوسکیطرف لکھا کہ وہ ایک حبس ہے اوسکا
کچھ ڈر نہین اور ہم اوسکو نہین لیتے لیکن اگر بیع بانس کی ہو تو اوسکو ہم جائز رکھتے ہین اور شکار
کی بیع کو ہم جائز نہین کہتے مگر یہ کہ بغیر شکار کئے ہاتھ آوے تو قیاس مین بیع جائز ہے اور مالک لینے والے

کو اختیار ہے جبکہ دیکھے اسکو اگر چاہے تو اسکو رکھے اور چاہے تو چھوڑ دے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب شِرَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ تَكُونُ فِي السَّيْفِ وَالْجَوْهَرِ سونا اور چاندی کہ سبز اور جوہر میں ہو اور اسکے خریدنے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا كَانَ الْخَاتَمُ فِضَّةً وَفِيهِ فَصٌّ فَاشْتَرِهِ بِمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ قَلِيلًا وَإِنْ شِئْتَ كَثِيرًا وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا وَلَا نُجِيزُ الْبَيْعَ حَتّٰى يُعْلَمَ أَنَّ الثَّمَنَ أَكْثَرُ مِنَ الْفِضَّةِ الَّتِي فِي الْخَاتَمِ فَيَكُونُ فَضْلُ الثَّمَنِ بِالْفَصِّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب انگوٹھی چاندی کی ہو اور اسمیں نگینہ ہو تو تو اسکو جسطرح خریدے درست ہے خواہ تھوڑے مول سے خواہ بہت سے اور ہم اسکو نہیں لیتے نہیں جائز کہتے ہم بیع یہاں تک کہ معلوم کیا جاوے کہ مول چاندی سے زیادہ ہے جو کہ انگوٹھی میں ہے پس زیادہ مول نگینہ کا بدلا ہو جاوے گا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ سَرِيعٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بُعِثَ إِلٰى عُمَرَ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ خُسْرُوَانِيٍّ قَدْ أُحْكِمَتْ صَنْعَتُهُ فَأَمَرَ الرَّسُولَ أَنْ يَبِيعَهُ فَرَجَعَ الرَّسُولُ فَقَالَ إِنِّي أُزَادُ عَلٰى وَزْنِهِ قَالَ عُمَرُ رض لَا إِنَّ الْفَضْلَ رِبًا وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ خسروانی چاندی کا ایک برتن عمر کے پاس بھیجا گیا جسکی صنعت مضبوط کی گئی تھی سو حضرت عمر نے ایلچی کو اسکے بیچنے کا حکم کیا سو ایلچی پھر آیا اور کہا کہ مجھکو اسکے تول سے زیادہ قیمت ملتی ہے عمر نے کہا کہ زیادہ قیمت نہ لے کہ زیادتی بیاج ہے اور اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** شِرَاءِ الدَّرَاهِمِ الثِّقَالِ بِالْخِفَافِ وَالرِّبٰو ہلکے درہموں سے بھاری درہموں کو خریدنا اور بیاج کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْزُوقٌ عَنْ أَبِي لَيْلَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنَّا نَقْدَمُ الْأَرْضَ بِهَا الْوَرِقُ الثِّقَالُ الْكَاسِدَةُ وَمَعَنَا وَرِقٌ خِفَافٌ نَافِقَةٌ أَفَنَبِيعُ وَرِقَنَا بِوَرِقِهِمْ قَالَ لَا وَلٰكِنْ بِعْ وَرِقَكَ بِالدَّنَانِيرِ وَاشْتَرِ وَرِقَهُمْ بِالدَّنَانِيرِ وَلَا يُفَارِقْ صَاحِبَكَ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَ مِنْهُ فَإِنْ صَعِدَ فَوْقَ الْبَيْتِ فَاصْعَدْ مَعَهُ وَإِنْ وَثَبَ فَثِبْ مَعَهُ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** ابی لیلہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر سے کہا کہ مقرر ہم ایک زمین آتے ہیں جس میں چاندی بھاری کھوٹی ہے اور ہمارے ساتھ چاندی ہلکی

کھری ہے کہا ہم اپنی چاندی سے انکی چاندی خریدیں ابن عمر نے کہا کہ نہ خریدو لیکن اپنی چاندی دیناروں کے ساتھ بیچ ڈال پھر دیناروں سے انکی چاندی خرید اور نہ جدا ہو وے تجھ سے ساتھی تیرا یہانتک کہ پورا اسکے تو اس سے حق اپنا یعنی قبض کرے اور اگر وہ گھر پر چڑھ جاوے تو تو بھی اوسکے ساتھ گھر پر چڑھ جا اور اگر کھڑا ہو وے تو تو بھی اوسکے ساتھ کھڑا ہو اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ چاندی کو چاندی سے کم و بیش کر کے بیچنا درست نہیں اگرچہ ایک طرف کھری ہو اور ایک طرف کھوٹی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قبض کرنے سے پہلے کسی چیز کا بیچنا درست نہیں **محمد**

قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ الْعَوْفِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبًا وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبًا وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبًا وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبًا وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبًا وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبًا وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ

ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونا بدلے سونے کے برابر ساتھ برابر کے چاہیے اور زیادہ لینا بیاج ہے اور چاندی بدلے چاندی کے برابر چاہیے اور زیادہ لینا بیاج ہے اور گیہوں ساتھ گیہوں کے برابر ساتھ برابر کے درست ہے اور زیادتی بیاج ہے اور جو ساتھ جو کے برابر ساتھ برابر کے اور زیادتی بیاج ہے اور کھجور بدلے کھجور کے برابر برابر چاہیے اور زیادہ لینا بیاج ہے اور نمک ساتھ نمک کے برابر ساتھ برابر کے اور زیادتی بیاج ہے اور اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **ف** یعنے چاندی اور سونے اور مثل ان چیزوں کے بیچنے میں دو صورتیں ہیں ایک صورت یہ ہے کہ دونوں طرف ایک جنس ہو جیسے چاندی کو چاندی سے بیچنا یا گیہوں کو گیہوں سے تو اسمیں شرط یہ ہے کہ اسیوقت ہاتھوں ہاتھ ہو اور ادھار نہ ہو اور تول میں دونو برابر ہوں اور اگر کم و بیش ہو یا ایک چیز موجود ہو اور دوسری غائب تو بھی بیاج ہے اور دوسری صورت یہ ہے کہ دونوں طرف دو جنسیں ہوں جیسے چاندی کو سونے سے بیچنا یا جو کو گیہوں سے بیچنا تو اس میں شرط یہ ہے کہ ہاتھوں ہاتھ ہو اسمیں کمی بیشی درست ہے اور اگر ایک طرف سے ادھار ہو تو یہ درست نہیں

بَابُ الْقَرْضِ قرض لینے کا بیان +

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في رجل اقرض رجلا ورقا فجاءه بافضل منها قال الورق بالورق اكره الفضل فيهما حتى ياتي بمثلها ولسنا نأخذ بهذا لا بأس بهذا ما لم يكن شرطا اشترطه عليه فاذا كان شرطا اشترطه فلا خير فيه وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ اوس نے ایک مرد کو چاندی قرض دی سو وہ اس پاس اوس سے افضل چاندی لایا ابراہیم نے کہا کہ چاندی بدلے چاندی کے مکروہ رکھتا ہوں بیچ بلاوتی بیچ اوسکے یہانتک کہ اوسکی مانند لاوے اور ہم اسکو نہیں لیتے اگر اسپر کوئی شرط نہ کی ہو تو اسکا کچھ ڈر نہیں اور اگر اوسپر کوئی شرط کر لی ہو تو اوسمین بہتری نہیں محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يقرض الرجل الدراهم على ان يوفيه بالري قال اكرهه وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ کسی مرد کو درہم قرض دے اس شرط پر کہ اوسکو ری میں ادا کر دے کہا کہ میں مکروہ رکھتا ہوں اسکو اور اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال كل قرض جر منفعة فلا خير فيه وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو قرض نفع کھینچے اوسمین بہتری نہیں اور اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح

باب العقار والشفعة

غیر منقول چیز اور شفعہ کا بیان **ف** شفعہ کے معنے ملانیکے ہیں اور یہ نام اسکا اسلیے رکھا گیا کہ اسمین ملانا ہے زمین خریدی ہوئی کا ساتھ زمین شفیع کے اور شفعہ ثابت ہے شریک کے لیے تینوں اماموں کے نزدیک اور ہمسایہ کے لیے نہیں اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک شفعہ ہمسایہ کے لیے بھی ثابت ہے محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن شريح قال الشفعة من قبل الابواب ولسنا نأخذ بهذا الشفعة للجيران المتلازقين وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ شریح نے کہا کہ حق شفعہ دروازوں کی طرف سے ہے یعنے اگر دروازے ملے ہوئے ہوں تو حق شفعہ ثابت ہے ورنہ نہیں اور ہم اسکو نہیں لیتے شفعہ ہمسایوں متصل کے لیے ہے یعنے جسکا گھر ملا ہوا ہو اوسکے لیے حق شفعہ ثابت ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم قال لا شفعة الا في ارض او دار

وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں ثابت ہو شفعہ مگر زمین میں یا گھر میں اور اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا عبد الكريم عن المسور بن مخرمة عن رافع بن خديج قال عرض علي سعد بيتا له فقال خذه فاني اعطيت به اكثر مما تعطيني به ولكنك احق به لاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الجار احق بسقبه **قال** محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ سعد نے اپنا ایک گھر مجھپر پیش کیا اور کہا کہ تو اوسکو لے لے کہ مجھکو زیادہ مول ملتا ہے اوس سے کہ تو مجھکو دیتا ہے ولیکن تو اسکا زیادہ حقدار ہے اسواسطے کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ ہمسایہ زیادہ حقدار ہے بسبب نزدیکی کے اپنے کے یعنے جب کوئی مکان بکے تو ہمسایہ کے ہوتے اجنبی آدمی اوسکو مول نہین لے سکتا امام محمد رح نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا **باب** المضاربة بالثلث والمضاربة بمال اليتيم ومخالطته یہاں تہائی حصے پر مضاربت کرنا اور یتیم کے مال سے مضاربت کرنا اور اوسکی کمائی کو اپنے کمائی سے ملانا ف مضاربت یہ ہے کہ ایک شخص اپنا مال سوداگری کے لیے کسی کو دے اور وہ محنت کرے اور آپس مین نفع ٹھیرالین آدھوں آدھ یا کم و بیش **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يعطي المال مضاربة بالثلث او النصف وزيادة عشرة دراهم قال لا خير في هذا ارايت لو لم يربح الا ذلك ما كان له وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد کے حق میں کہ کسی کو سوداگری کے لیے مال دیتا ہی نفع سے تہائی یا آدھے اور زیادتی دس درہم کی یعنے شرط کرلی کہ نفعمین حصے سے علاوہ دس درہم اور دونگا کہا اسمین بہتری نہین بھلا تہلا تو کہ اگر ایک درہم بہی نفع نہو تو اوسکو کیا ملیگا اور اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن عائشة انها قالت لو تركت مال اليتيم لتلفت عامة ببطالة قراءة وشراء ولم اجعله عند اكثر الناس **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اگر مین یتیم کے مال کو

والی ہوں تو البتہ ملاؤں مین کہانا اوسکا ساتھہ کہانے لپنے کے اور پانی اوسکا ساتھہ پانی لپنے کے
اور نہ گردانوں مین اوسکو بیچار گی کے امام محمد رح نے کہا ....

کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا امام محمد رح نے کہا کہ یتیم کے مال مین وصی جو
چاہے سو کرے اگر اوسکو امانت رکہنا چاہے تو امانت رکہے اور اگر اسے سوداگری کرنی ... چاہے
تو سوداگری کرے اور اگر اسکو مضاربت کے طور سے دینا چاہے تو دیوے اور اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی
قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ
سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ مَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ
فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ قَالَ قَرْضًا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا
اس آیت کی تفسیر مین جو مالدار ہو چاہیے کہ بچا رہے یتیم کے مال سے اور جو کوئی محتاج ہو تو کہاوے موافق
دستور کے کہا مراد اوسے قرض ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ
عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَا يَاْكُلُ الْوَصِيُّ مَالَ الْيَتِيْمِ شَيْئًا قَرْضًا
وَلَا غَيْرَهٗ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے
کہ کہا وصیت دار یتیم کے مال سے کوئی چیز نہ کہاوے نہ بطور قرض کے اور نہ کسی اور طرح سے اور
اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَيْسَ فِيْ مَالِ الْيَتِيْمِ
زَكٰوةٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ یتیم کے مال مین زکوۃ
نہین اور اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا **بَابُ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ
مَالُ مُضَارَبَةٍ اَوْ وَدِيْعَةٍ** اگر کسی کے پاس مضاربہ یا امانت کا مال ہو تو اوسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْمُضَارَبَةِ وَالْوَدِيْعَةِ اِذَا كَانَتْ
عِنْدَ الرَّجُلِ فَمَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ قَالَ يَكُوْنُوْنَ جَمِيْعًا اُسْوَةَ الْغُرَمَاءِ اِذَا لَمْ تُعْرَفَا
بِاَعْيَانِهِمَا الْوَدِيْعَةُ وَالْمُضَارَبَةُ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح ترجمہ
ابراہیم سے روایت ہے مضاربت اور امانت کے حق مین جبکہ ہو پاس کسی مرد کے اور مر جاوے اور
ہوا اوسپر قرض یا امانت کہا کہ سب قرضخواہ برابر ہین جبکہ ہو ہوا امانت اور مضاربت کی ذات نہ

زمین چاپ جاری ہو اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب المزارعۃ بالثلث والربع** تہائی یا چوتھائی پر مزارعت کرنیکا بیان **ف** مزارعت یہ ہے کہ کسی کو زمین دیوے کہ اوس میں بووے اور جو اوس میں پیدا ہو وہ آپس میں بانٹ لیں گے آدھوں آدہ یا کم و بیش اور مزارعت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک درست نہیں اور صاحبین اور تینوں اماموں کے نزدیک درست ہے

محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد انہ سال طاؤسا وسالم بن عبداللہ عن المزارعۃ بالثلث اوالربع فقال لاباس بہ فذکرت ذلک لابراہیم فکرھہ فقال ان طاؤسا لہ ارض یزارعہ فمن اجل ذلک قال ذلک قال محمد کان ابوحنیفۃ یاخذ بقول ابراہیم ونحن ناخذ بقول سالم وطاؤس لانری بذلک باسا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ اونہوں نے طاؤس اور سالم سے تہائی یا چوتھائی پر مزارعت کا حکم پوچھا اونہوں نے کہا کہ کچھ ڈر نہیں سو میں نے ابراہیم سے یہ بات ذکر کی سو اونہوں نے اوسکو مکروہ رکھا اور ابراہیم نے کہا کہ طاؤس کی زمین ہے اور اسمیں مزارعت کراتا ہے پس اسیواسطے اونہوں نے اوسکے جواز کا حکم کیا امام محمدؒ نے کہا کہ ابوحنیفہ ابراہیم کے قول کو لیتے تھے اور ہم سالم اور طاؤس کے قول کو لیتے ہیں ہم اس کا کچھ ڈر نہیں دیکھتے

محمد قال اخبرنا عبدالرحمن الاوزاعی عن واصل بن ابی جمیل عن مجاہد قال اشترک اربعۃ نفر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال واحد منہم من عندی البذر وقال الآخر من عندی العمل وقال الآخر من عندی الفدان وقال الآخر من عندی الارض قال فالغی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب الارض وجعل لصاحب الفدان اجرا مسمی وجعل لصاحب العمل درہما لکل یوم والحق الزرع کلہ بصاحب البذر ترجمہ مجاہد نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت چار آدمی شریک ہوئے ایک نے کہا کہ تخم میں دونگا اور دوسرے نے کہا کہ محنت میں کرونگا اور تیسرے نے کہا کہ بیل میں دونگا اور چوتھے نے کہا کہ زمین میں دونگا پس لغو کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب زمین کو یعنے اسکا حصہ باطل کیا اور گردانی واسطے بیل والے کے مزدوری مقرر اور گردانا واسطے صاحب عمل کے ایک درم ہر روز اور کھیتی صاحب تخم والے کے حوالے کی

باب ما یکرہ من الزیادۃ علی ما استاجرہ اگر کوئی

شخص ایک چیز کسی سے اجرت پر لیوے پھر وہ چیز اور کسی کو دے زیادہ اجرت پر تو اوسکا کیا حکم ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ یَسْتَاجِرُ الْاَرْضَ ثُمَّ یُوَاجِرُهَا بِاَکْثَرَ مِمَّا اسْتَاجَرَهَا قَالَ لَاخَیْرَ فِی الْفَضْلِ اِلَّا اَنْ یُحْدِثَ فِیْهَا شَیْئًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَ هُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ کسی سے زمین اجرت پر لے پھر اوس سے زیادہ اجرت کو ساتھ کسی کو دیدے کہا کہ اسمیں بہتری نہیں مگر یہ کہ اسمین کوئی چیز نئی پیدا کرے امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِی الْحُصَیْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَاصِمٍ الثَّقَفِیِّ عَنِ ابْنِ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ مَرَّ بِحَائِطٍ فَاَعْجَبَهٗ فَقَالَ لِمَنْ هٰذَا فَقَالَ لِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِسْتَاجَرْتُهٗ فَقَالَ لَا تَسْتَاجِرْهُ بِشَیْءٍ مِنْهُ **ترجمہ** رافع سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ پر گذرے سو وہ باغ آپ کو خوش لگا سو فرمایا کہ یہ باغ کسکا ہے رافع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت صلعم میرا ہے مینے اوسکو اجرت پر لیا ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوس سے کوئی چیز اجرت پر نہ دی **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی حَرَّمَ مَکَّۃَ فَحَرَامٌ بَیْعُ رِبَاعِهَا وَاَکْلُ ثَمَنِهَا وَقَالَ مَنْ اَکَلَ مِنْ اُجُوْرِ بُیُوْتِ مَکَّۃَ شَیْئًا فَاِنَّمَا یَاْکُلُ نَارًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ یُکْرَهُ اَنْ تُبَاعَ الْاَرْضُ وَلَا یُکْرَهُ بَیْعُ الْبِنَاءِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالے نے مکہ حرام کیا سو حرام ہے اوسکے گھرون کا بیچنا اور اسکے مول کا کھانا اور فرمایا کہ جو کوئی مکے کے گھرون کی اجرت کھاوے تو سوا اسکے نہین کہ وہ آگ کھاتا ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا کہ زمین کا بیچنا مکروہ ہے اور عمارت کا بیچنا مکروہ نہین **باب** الْعَبْدِ یَاْذَنُ لَهٗ سَیِّدُهٗ فِی التِّجَارَۃِ اَنَّهٗ ضَامِنٌ اگر مالک اپنے غلام کو سوداگری کے لیے اجازت دی تو غلام ضامن ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَبْدِ یَاْذَنُ لَهٗ سَیِّدُهٗ فِی التِّجَارَۃِ فَصَارَ عَلَیْهِ دَیْنٌ فَاَعْتَقَهٗ صَاحِبُهٗ اَنَّ عَلَیْهِ قِیْمَتَهٗ فَاِنْ فَضَلَ عَلَیْهِ بَعْدَ قِیْمَتِهٖ مِنَ الدَّیْنِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْهِ فَضْلٌ طَلَبَ

الغرماء العبد بما كان عليه من فضل وان باعه السيد غرم للغرماء ثمنه فان اعتق العبد يوما من الدهر اخذه الغرماء بما كان فضل عليه من الدين بعد ثمنه قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة اذا اجاز الغرماء البيع فان لم يجيزوه كان لهم ان ينقضوه حتى يباع العبد لهم في دينهم الا ان يقضيهم البائع او المشتري دينهم فيجوز البيع وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کسی غلام کو اسکا مالک سوداگری کے لیے اجازت دے اور غلام پر قرض ہو جاوے اور اسکا مالک اسکو آزاد کر دیوے تو لازم ہے غلام پر قیمت اپنی لینے تاکہ قرضخواہ کو دیجاوے اور اگر زیادہ ہو ایسی کوئی چیز بعد قیمت اوسکی کے اور قرض سے کہ اوسپر تھا تو طلب کریں قرضخواہ غلام سے وہ چیز کہ باقی ہو قرض سے اور اگر مالک اوسکو بیچڈالے تو تاوان لگایا جاوے اوسپر مول اوسکا واسطے قرضخواہوں کے اور اگر کبھی غلام آزاد کیا جاوے تو پکڑیں اوسکو قرضخواہ ساتھ اوس چیز کے کہ اوسکے مول کے بعد اوسپر قرض باقی ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا جبکہ جائز رکھیں قرضخواہ بیع کو اور اگر بیع کو جائز نہ رکھیں تو جائز ہے اونکو توڑنا اسکا یہانتک کہ بیچا جاوے غلام اونکے قرض میں مگر یہ کہ ادا کر دے بائع یا خریدار قرض انکا تو جائز ہوگی بیع اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران کا

باب ضمان الاجير المشترك مزدور مشترک کی ضمانت کا بیان

محمد قال اخبرنا ابوحنيفة رح عن حماد عن ابراهيم ان شريحا لم يضمن اجيرا قط قال محمد رح وهذا قول ابي حنيفة رحمة الله عليه لا يضمن الاجير المشترك الا ما جنت يده ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے نہیں ضامن کیا مزدور کو کبھی امام محمد رح نے کہا یہی ہے قول امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا کہ نہیں ضامن ہوتا مزدور مشترک مگر جو قصور کرے اتنا اسکا محمد قال اخبرنا ابوحنيفة عن كثير او بشير شك محمد عن ابي جعفر محمد بن علي ان علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه كان لا يضمن القصار ولا الصائغ ولا الحائك قال محمد وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابی جعفر سے روایت ہے کہ تھے حضرت علی نہ ضامن ٹھیراتے دھوبی کو اور نہ سنار کو اور نہ جولاہے کو امام محمد علیہ الرحمۃ نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا

باب الرهن

باب العاریۃ والودیعۃ من الحیوان وغیرہ حیوان وغیرہ کے رہن او عاریت اور امانت کا بیان محمد

قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم انہ قال فی العاریۃ من الحیوان والمتاع مالم یخالف المستعیر الی غیر الذی قال فسرق المتاع او ضاع او نفقت الدابۃ فلیس علیہ ضمان قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا حیوان اور متاع کی عاریت میں جبتک کہ نہ مخالفت کرے مستعیر طرف غیر او سچیز کے کہ کہا معیر نے یعنی معیر کے قول کی مخالفت نکرے اور اسباب چوری جاوے یا او سکو گم کرے یا چارپایہ مثل ٹٹو مرجاوے تو او سپر بدلا نہین امام محمد علیہ الرحمۃ نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم انہ لم یکن یضمن العاریۃ قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم عاریت میں بدلا نہ لیتے تھے امام محمد رح نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن ابراھیم قال اذا کان الرھن یسوی اکثر مما فیہ فھو فی الفضل مؤتمن فاذا کان الرھن اقل مما رھن فیہ ذھب من حقہ بقدر الرھن وکان مابقی علی صاحب الرھن قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر چیز مرہون زیادہ ہو او سچیز سے کہ وہ او سمین رہن ہے تو مرتہن زیادتی کا امین ہے اور اگر ہو چیز مرہون کم او سچیز سے کہ وہ اسمین رہن ہے تو دور ہوگا حق اسکا بقدر رہن کے اور جو باقی ہو تو قرض ہوگا راہن پر امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن علی بن الاقمر عن شریح قال اتی شریحا رجل وانا عندہ فقال دفع الی ھذا ثوبا لاصبغہ فاحترق بیتی فاحترق ثوبہ فی بیتی قال ادفع الیہ ثوبہ قال ادفع الیہ ثوبہ وقد احترق بیتی قال ارایت لو احترق بیتہ کنت تدع اجرک قال محمد قال ابو حنیفۃ لایضمن ما احترق فی بیتہ لان ھذا لیس من جنایۃ یدہ ترجمہ علی بن اقمر سے روایت ہو کہ ایک مرد شریح پاس آیا اور مین اسکے پاس بیٹھا تھا سو اس نے کہا کہ اس شخص نے مجکو رنگنے کے لیے کپڑا دیا تھا سو میرا گھر جل گیا اور میرے گہر مین اسکا کپڑا بھی جل گیا اوس نے کہا کہ اسکا

کپڑا اوسکو سیدے اوس نے کہا کہ مین اسکا کپڑا اوسکو سی دون اور جانا کہ میرا گھر جل گیا شریح نے کہا کہ
بھلا بتلا تو کہ اگر اوسکا گھر جل جاتا تو کیا تو اپنی اجرت چھوڑ دیتا امام محمدؒ نے کہا کہ نہین ضامن ہوگا اس
چیز کا کہ اوسکے گھر مین جلی اسواسطے کہ وہ اوسکے ہاتھ کا قصور نہین کہ اوسپر تاوان آوے **باب**
مَنِ ادَّعٰی دَعْوٰی حَقٍّ عَلٰی رَجُلٍ اگر کوئی کسی مرد پر سچا دعوی کرے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ الْبَیِّنَةُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ
عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ وَکَانَ یَرُدُّ الْیَمِیْنَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ گواہ کا لانا مدعی پر ہے اور اگر مدعی پاس گواہ نہ ہون
تو مدعا علیہ پر قسم آتی ہے اور وہ قسم رد کرتے تھے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ کا **باب مَنْ اَحْدَثَ فِیْ غَیْرِ فِنَائِهٖ فَهُوَ ضَامِنٌ** اگر کوئی اپنے صحن کے
غیر مین کوئی چیز پیدا کرے تو وہ ضامن ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ یَجْعَلُ فِیْ حَائِطِهِ الْخَشَبَةَ فَیَسْتُرُ بِهَا الْحُمُوْلَةَ اَوْ یُخْرِجُ الْکَنِیْفَ
اِلَی الطَّرِیْقِ قَالَ یَضْمَنُ کُلَّ شَیْءٍ اِذَا اَصَابَ هٰذَا الَّذِیْ ذَکَرْتُ لِاَنَّهٗ اَحْدَثَ شَیْئًا
فِیْمَا لَا یَمْلِكُ وَلَا یَمْلِكُ سَمَاءَهٗ فَقَدْ ضَمِنَ مَا اَصَابَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق مین کہ اپنی دیوار مین شہتیر گڑوائی اور
اسکے ساتھ جھولہ کو ڈھانکے یا پاخانے کو راہ کی طرف نکالے کہا ہر چیز کا ضامن ہوگا جبکہ پہونچی
اوسکو یہ جو مینے ذکر کیا ہو اسواسطے کہ اوس نے اپنے غیر ملک مین ایک چیز پیدا کی اور نہین مالک ہے وہ کہ
اوسکے آسمان کا سو ضامن ہوگا اوس چیز کا کہ پہونچی اوسکو امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی
ہے قول امام ابو حنیفہ کا **باب الْاُضْحِیَةِ وَاِخْصَاءِ الْخَیْلِ** قربانی اور گھوڑون کے خصی کرنے کا باب
ف جو جانور کہ کھایا جاتا ہو اوسکا خصی کرنا درست ہے چھوٹی عمر مین اور بڑی عمر مین درست نہین
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ الْاُضْحِیَةُ وَاجِبَةٌ عَلٰی
اَهْلِ الْاَمْصَارِ مَا خَلَا الْحَاجَّ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ**
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ قربانی واجب ہے شہر والون پر سوای حاجیون کے کہ اون پر قربانی
واجب نہین امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال الاضحى ثلاثة ايام يوم النحر ويومان بعده قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ قربانی تین دن تک کرنی درست ہے قربانی کے دن اور دو دن اس کے پیچھے یعنی گیارہویں اور بارہویں امام محمد رح نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا الهيثم عن عبد الرحمن بن سابط ان النبي صلى الله عليه واله وسلم ضحى بكبشين املحين ذبح احدهما عن نفسه والآخر عمن قال لا اله الا الله محمد رسول الله ترجمہ عبد الرحمن بن سابط سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی دو دنبے کالے اور سفید ایک اپنی طرف سے ذبح کیا اور دوسرا اوس شخص کیطرف سے کہ اوس نے کلمہ پڑھا یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن كدام بن عبد الرحمن عن ابي كباش انه سمع ابا هريرة رضي الله تعالى عنه يقول نعم الاضحية الجذع السمين من الضأن قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا کہ اچھی قربانی سات مہینے کا دنبہ فربہ ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

محمد قال حدثنا ابو حنيفة قال حدثنا مسلم الاعور عن رجل عن علي بن ابي طالب رضي الله عنه قال البقرة تجزي عن سبعة يضحون بها قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ گائے کافی ہے سات آدمی کیطرف سے کہ قربانی کریں اوسکو امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم [illegible] الاضحية ولا [illegible] منها شيئا قال لا باس به قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ اپنی قربانی اور [illegible] کو کھلا دے اور آپ اوس سے کوئی چیز نہ کھا دے کہا اسکا کچھ ڈر نہیں امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة [illegible]

عجفاء او عرج قال تجزيه ان شاء الله قال محمد ولسنا ناخذ بهذا الا
تجزي اذا عورت او عجفت عجفا لا تنقي او عرجت حتى لا تستطيع ان تمشي وهو قول
ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے قربانی کے حق میں کہا اسکو آدمی خریدے اور وہ تندرست ہو
پھر عارض ہوا اسکو کانا ہونا یا دبلا ہونا یا لنگڑا ہونا کہا کہ کافی ہے اسکو اگر چاہے امام محمد نے کہا
کہ ہم اسکو نہیں لیتے کہ نہیں جائز ہے قربانی جب کہ کانی ہو یا دبلی ہو کہ اسکی ہڈی میں مغز نہ ہے
یا لنگڑی ہو یہاں تک کہ چل نہ سکے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا محمد قال اخبرنا
ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال لا باس ان يشتري بجلد الاضحية متاعا ولا
يبيعه بدراهم قال ابراهيم اما انا فاتصدق بجلد اضحيتي قال محمد وبه
ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں ڈر ہے اس
میں کہ خریدے تو ساتھ کھال قربانی اپنے کے اسباب اور نہ بیچے تو اسکو ساتھ درہموں کے ابراہیم نے
کہا کہ میں تو اپنی قربانی کی کھال خیرات کر دیتا ہوں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن
ابراهيم في الجذع من الضأن يضحى به قال يجزي والثني افضل قال محمد و
به ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ سات مہینے کا دنبہ قربانی کرنا
درست ہے اور ایک سال کا افضل ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو
حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال سئل
ابراهيم عن الخصي والفحل ايهما افضل للاضحية فقال الخصي لانه انما يطلب
به الصلاحة قال محمد اسمنهما واعظمهما افضلهما وهو قول ابي حنيفة
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ کسی نے ابراہیم سے سوال کیا کہ خصی قربانی کرنا افضل ہے یا نر اوس نے
کہا خصی کا قربانی کرنا افضل ہے اسواسطے کہ مطلب اس سے بہتری اوسکی ہے امام محمد نے کہا
کہ زیادہ فربہ بہت بہتر ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة
عن حماد عن ابراهيم قال لا باس باعطاء الجازر اذا كان تؤديه صلاحها قال
محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کچھ پرواہ نہیں

کا حصّی کرنا درست ہے جبکہ اوس سے انکی بہتری مقصود ہو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُّذْكَرَ اسْمُ اِنْسَانٍ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ عَلٰى ذَبِيْحَتِهٖ اَنْ يَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ تھے وہ مکروہ رکھتے ذکر کرنا نام آدمی کا ساتھ نام اللہ عزوجل کے قربانی پر یہ کہ کہے شروع ساتھ نام اللہ کے قبول کر فلانے کیطرف سے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ

بَابُ الذَّبَائِحِ ذبح کیے گئے جانورون کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فِيْ قَلْبِ كُلِّ مُسْلِمٍ اسْمُ التَّسْمِيَةِ سَمّٰى اَوْ لَمْ يُسَمِّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبُوْحَنِيْفَةَ اِذَا تَرَكَ التَّسْمِيَةَ نَاسِيًا **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ ہر مسلمان کے دل مین بسم اللہ کا نام ہے خواہ بسم اللہ ذبح کیوقت پڑہے یا نہ پڑہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا جبکہ بھول کر بسم اللہ چھوڑے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَكٰوةُ كُلِّ مُسْلِمٍ حِلَّتُهٗ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ اَنَّ الرَّجُلَ يَذْبَحُ وَيَنْسٰى اَنْ يُّسَمِّيَ اَنَّهٗ لَا بَاْسَ بِاَكْلِ ذَبِيْحَتِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ذبح کرنا ہر مسلمان کا حلال ہونا اسکا ہے یعنے اگر کوئی شخص جانور ذبح کرے اور بسم اللہ کہنی بھول جاوے تو حلال ہے کھانا ذبح کیے ہوے اسکے کا امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ اَصَابَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ اَرْنَبًا فَلَمْ يَجِدْ سِكِّيْنًا فَذَبَحَهَا بِمَرْوَةٍ فَسَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** عامر شعبی نے کہا کہ بنی سلمہ کے ایک مرد نے اوسمین خرگوش پکڑا اور اوسنے ذبح کے لیے چھری نہ پائی سو اوسکو تیز پتھر سے حلال کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکا حکم پوچھا سو حکم کیا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ کھانے اوسکے کے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی

قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ
عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ اذْبَحْ بِكُلِّ شَيْءٍ أَفْرَى الْأَوْدَاجَ وَأَنْهَرَ الدَّمَ مَا خَلَا السِّنَّ وَالظُّفُرَ
وَالْعَظْمَ فَإِنَّهَا مُدَى الْحَبَشَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے
روایت ہے کہ علقمہ نے کہا کہ جائز ہے حلال کرنا ساتھ ہر چیز کے کہ رگیں کاٹے اور خون بہا دے سوائے دانت
اور ناخن اور ہڈی کے کہ وہ چھریاں ہیں حبشیوں کی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْمَلِكِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَى كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ رَاعِيَةٍ لَهُ كَانَتْ فِيْ غَنَمِهِ
تَخَوَّفَتْ عَلَى شَاةٍ الْمَوْتَ فَذَبَحَتْهَا بِمَرْوَةٍ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِأَكْلِهَا
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ کعب بن مالک
رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے اپنی ایک لونڈی کا حکم پوچھا کہ اوسکی بکریوں
میں تھی سو اوس نے ایک بکری کا پھر نیکا خوف کیا یعنی مرنے کی اور اوسکو پتھر سے ذبح کیا سو حکم کیا اوسکو
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اوسکے کھا لینے کے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول
ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْرُوْقٍ
عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ بَعِيْرًا مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ
نَدَّ فَطَلَبُوْهُ فَلَمَّا أَعْيَاهُمْ أَنْ يَأْخُذُوْهُ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَأَصَابَ مَقْتَلَهُ فَقَتَلَهُ
فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِهِ فَقَالَ إِنَّ لَهَا أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ
الْوَحْشِ فَإِذَا أَحْسَسْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَاصْنَعُوْا بِهِ كَمَا صَنَعْتُمْ بِهٰذَا ثُمَّ
كُلُوْهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ عبایہ بن رفاعہ سے روایت ہے
کہ زکوۃ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ بھاگا سو لوگوں نے اوسکو پکڑنا چاہا سو عاجز ہوئے اوسکی پکڑنے نے
انکو تھکایا تو ایک شخص نے اسکو تیر مارا اور اسکو قتل کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسکے کھانے کا حکم پوچھا
سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واسطے ان اونٹوں کے بھی عادتیں بھاگنے کی ہیں اور
کرتے ہیں مانند بھاگنے والوں کی جنگلی جانوروں میں سے پھر جب تم پاؤ ان میں سے کوئی ایسا تو اسکے ساتھ ایسا ہی

نفرت نہ کرو ساتھ اوسکے جیسے کہ کیا تم نے ساتھ اوسکے پھر کھاؤ اوسکو امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے
ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا محمدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ
مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَایَۃَ بْنِ رِفَاعَۃَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ بَعِیْرًا تَرَدّٰی فِیْ بِئْرٍ بِالْمَدِیْنَۃِ
فَلَمْ یُقْدَرْ عَلٰی نَحْرِہٖ فَوُجِیَٔ بِسِکِّیْنٍ مِنْ قِبَلِ خَاصِرَتِہٖ حَتّٰی مَاتَ فَاَخَذَ مِنْہُ ابْنُ عُمَرَ
عَشِیْرًا بِدِرْهَمَیْنِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ ابن عمر سے روایت
ہے کہ ایک اونٹ مدینہ کے ایک کوئین مین گرا سو نہ قدرت پائی گئی اوسکے نحر کرنے پر سو اوسکو کوکھ کی
طرف سے چھری چبھوئی گئی یہانتک کہ مرگیا سو ابن عمر نے اوسکا دسوان حصہ دو درہمون سے لیا امام
محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا محمدٌ قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْبَعِیْرِ یَتَرَدّٰی فِیْ بِئْرٍ قَالَ اِذَا لَمْ یُقْدَرْ
عَلٰی نَحْرِہٖ فَحَیْثُ مَا وَجِئْتَ فَھُوَ مَنْحَرُہٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اونٹ کے حق مین کہ کوئین مین گرے کہا کہ جب اوسکے نحر کی قدرت نہ ہو
تو جس جگہ کہ تو اوسکو چبھوے بس وہی ہے جگہ نحر کرنے اوسکی امام محمد نے کہا کہ اسکو
ہم لیتے ہین **بَابُ ذَکٰوۃِ الْجَنِیْنِ وَالْعَقِیْقَۃِ** پیٹ کے بچے کے ذبح کرنے اور عقیقہ کا
بیان محمدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ لَا تَکُوْنُ ذَکٰوۃُ
نَفْسٍ ذَکٰوۃَ نَفْسَیْنِ یَعْنِیْ اَنَّ الْجَنِیْنَ اِذَا مَاتَتْ اُمُّہٗ لَمْ یُؤْکَلْ حَتّٰی یُدْرَکَ ذَکَاتُہٗ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِھٰذَا ذَکٰوۃُ الْجَنِیْنِ ذَکٰوۃُ اُمِّہٖ اِذَا تَمَّ خَلْقُہٗ وَقَالَ
اَبُوْ حَنِیْفَۃَ یَقُوْلُ اِبْرَاھِیْمَ ھٰذَا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں ہوتا ذبح
کرنا ایک جان کا ذبح کرنا دو جانون کا یعنے جب ان ذبح کیا جاوے تو اوسکے پیٹ کا بچہ نہ کھایا جاوے
یہانتک کہ اوسکو ذبح کیا جاوے امام محمد نے کہا کہ ہم اوسکو نہیں لیتے بلکہ بچے کا ذبح کرنا اوسکی مان کا
ذبح کرنا ہے جبکہ تمام ہو جاوے اوسکی پیدائش یعنے اگر کوئی شخص بکری حلال کرے اور اوسکے پیٹ سے
مرا بچہ نکلے تو اوسکا کھانا درست ہے اور امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران ابراہیم کے قول کے ساتھ قائل
ہین محمدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ کَانَتِ الْعَقِیْقَۃُ
فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ رُفِضَتْ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ تھا

عقیقہ بیچ زمانے جاہلیت کے سو جب اسلام آیا تو وہ چھوڑا گیا یعنے وجوب ۱۲ لہو بعض کہ اسکا جواز باقی
ہے محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا رجل عن محمد بن الحنفیۃ ان
العقیقۃ کانت فی الجاہلیۃ فلما جاء الاسلام رفضت قال محمد وبہ ناخذ و
ہو قول ابی حنیفۃ ترجمہ محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ عقیقہ جاہلیت میں تھا سو جب اسلام آیا تو وہ
چھوڑا گیا امام محمد رح نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا باب
ما یکرہ من الشاۃ والدم وغیرہ ترجمہ بکری سے کیا چیز مکروہ ہے اور خون وغیرہ کا بیان محمد
قال اخبرنا عبد الرحمن بن عمرو الاوزاعی عن واصل بن ابی جمیل عن مجاہد قال
کرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من الشاۃ سبعا المرارۃ والمثانۃ والغدۃ و
الحیا والذکر والانثیین والدم وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب من
الشاۃ مقدمہا ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ مکروہ رکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری سے سات
چیز ایک پتہ دوسری مثانہ تیسری غدہ چوتھی حیا پانچویں ذکر چھٹویں دونوں خصیے ساتویں خون اور
تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پسند رکھتے بکری سے اگلی طرف اسکی باب ما اکل فی البحر و
البر یعنی جنگل اور دریا کا کونسا جانور کھانا درست ہے محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن
حماد عن ابراہیم قال لا خیر فی شیء یموت فی الماء الا السمک قال محمد وبہ
ناخذ وہو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ پانی کی کسی چیز میں بہتری
نہیں مگر مچھلی میں امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد
قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال کل ما جزر عنہ الماء وما قذفت
بہ ولا تاکل ما طفا قال محمد وبہ ناخذ وہو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم
نے کہا کہ کھا جس سے وہ مچھلی کہ کھل گیا اوس سے پانی یعنے خشک ہو گیا یا سرک گیا اور وہ مچھلی کہ دریا نے
کنارے پر پھینک دی اسے کھا اور وہ مچھلی کہ مر کر پانی کے اوپر آجاوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے
ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد
عن ابراہیم قال کل السمک کلہ الا الطافی ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
کہ کھا سب مچھلی مگر جو مر کر پانی کے اوپر آجاوے محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال وددت ان عندی قفعۃ او قفعتین
من جراد قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ رح ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے
کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ مین دوست رکھتا ہون کہ ہو میرے پاس ایک زنبیل یا دو زنبیلین ٹڈی کی امام
محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب ما یکرہ من اکل
لحوم السباع والبان الحمر** درندے چارپایون کا گوشت کہانا اور گدہون کا دودھ پینا حرام
ہے محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
انہ اھدی لھا ضب فسألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن اکلہ فنھاھا عنہ
فجاء سائل فارادت ان تطعمہ ایاہ فقال اتطعمینہ مالا تاکلین قال محمد وبہ
ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ہدیہ بہیجی گئی واسطے عائشہ
کے ایک سوسمار سو عائشہؓ نے اوسکے کہانیکا حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا سو حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اوسکو اوسکے کہانے سے منع کیا پہر ایک سائل آیا اور عائشہ نے چاہا کہ وہ اوسکو کہلاوین
حضرت نے فرمایا کیا تو اوسکو کہلاتی ہے وہ چیز کہ آپ نہین کہاتے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم
لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا مکحول
السدی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی عن کل ذی ناب من السبع وکل
ذی ناب من السبع وکل ذی مخلب من الطیر وان توطی الحبالی من الفیء وان یوکل
لحم الحمر الاھلیۃ قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ مکحول سے
روایت ہے کہ منع فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہانے ہر کچلے والی سے درندے چارپایون میں
سے یعنی جو دانت سے شکار کرتے ہین مانند شیر وغیرہ کے اور منع فرمایا کہانے ہر چنگل گیر کے
پرندون مین سے یعنی منع فرمایا صحبت کرنے لونڈیون حاملہ کی پکڑی ہوئی غنیمت سے جو حاملہ ہون
یعنی جب تک کہ بچہ نہ جنے اور منع فرمایا کہانے گوشت گدہے گہر کے پلے ہوؤن سے امام محمد
نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ
عن الھیثم عن ابن عباس رض انہ کرہ لحم الغراب قال محمد ھذا قول
ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ فلسنا ناخذ بہ ولا نری بلحم الغراب باسا وقد

ف: کراہت اکل سوسمار

وَقَدْ جَاءَ فِي إِحْلَالِهِ آثَارٌ كَثِيرَةٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ اونہون نے مکروہ رکھا گوشت گدھے
کا امام محمد نے کہا کہ یہ قول ابوحنیفہ کا ہے اور ہم اوسکو نہین لیتے بلکہ ہم گھوڑے کے گوشت کا کچھ ڈر
نہین دیکھتے اور اوسکے حلال ہونے مین بہت حدیثین آئی ہین مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا خَيْرَ فِي لُحُومِ الْحُمُرِ وَأَلْبَانِهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ گدھون کے گوشت اور دودھ مین کچھ بہتری
نہین امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ أَكْلِ الْجُبْنِ

پنیر کے کھانیکا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ الْعَوْفِيُّ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَهُ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنِ الْجُبْنِ فَقَالَ وَمَا الْجُبْنُ
قَالَ شَيْءٌ يُصْنَعُ مِنَ أَلْبَانِ النَّعَمِ وَأَلْبَانِ الْمَعْزِ عَامَّةُ مَنْ يَصْنَعُهُ الْمَجُوسُ قَالَ اذْكُرِ
اسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى ترجمہ
عطیہ سے روایت ہے کہ مین ابن عمر کے پاس بیٹھا تھا کہ ناگاہ اونکے پاس ایک مرد آیا اور اس نے پنیر کا حکم
پوچھا اونہون نے کہا پنیر کیا ہے اوسنے کہا ایک چیز ہے کہ اونٹون اور بکریون کے دودھ سے بنائی جاتی
ہے اور اوسکو اکثر مجوس بناتے ہین ابن عمر نے کہا کہ بسم اللہ پڑھ اور کھا امام محمد نے کہا کہ اسیکو
ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ الصَّيْدِ

ترجمہ اگر شکار کو تیر مارے تو اوسکا کیا حکم ہے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ
يَرْمِي الصَّيْدَ أَوْ يَضْرِبُهُ قَالَ إِذَا قَطَعَهُ نِصْفَيْنِ فَكُلْهُمَا جَمِيعًا وَإِنْ كَانَ مِمَّا
يَلِي الرَّأْسَ أَكْثَرَ فَكُلْ مِمَّا يَلِي الرَّأْسَ وَأَلْقِ مَا يَلِي الْعَجُزَ فَإِنْ قَطَعْتَ
[illegible] مُتَعَلِّقًا [illegible]
[illegible] قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پس اگر لٹکا ہوا ہو تو کھا امام محمد نے کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال
اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی الله عنهما اتاه
عبد اسود فقال انی ارعی غنما لاهلی وانی بسبیل من الطریق افاسقی من البانها فقال
نعم وانی ارمی الصید فاصمی وانمی قال کل ما اصمیت ودع ما انمیت قال
محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة وانما یعنی بقوله اصمیت ما لم یتوار عن بصرك
وما انمیت ما توارى عن بصرك فاذا توارى عن بصرك وانت فی طلبه حتى تصیبه
لیس به جرح غیر سهمك فلا باس باکله ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ غلام سیاہ
ابن عباس کے پاس آیا سو اوس نے کہا کہ میں اپنے مالکوں کی مواشی میں رہتا ہوں اور سفر میں راہ میں پڑا
سو کیا میں مسافروں کو دودھ پلاؤں اوس نے کہا ہاں اور کہا کہ میں شکار کیطرف تیر پھینکتا ہوں اور
اوسکی نظر سے غائب نہیں پاتا اور کبھی غائب پاتا ہوں ابن عباس نے کہا کہ جو تیری نظر سے غائب نہ ہوا ہو اوس
کو کھا اور جو غائب ہوا اوسکو نہ کھا امام محمد رح نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ
کا اور مراد اوسکی قول اصمیت سے یہ ہے کہ جب تک تیری نظر سے غائب نہ ہو اور انمیت سے یہ ہے کہ تیری نظر
سے غائب ہو اور تو اوسکی تلاش میں ہو یہانتک کہ تو اوسکو پہونچے اس حال میں کہ تیرے تیر کے سوائے
اسمیں کسی چیز کا زخم نہ ہو تو اوسکے کھانیکا ڈر نہیں محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن
حماد عن ابراهیم قال اذا رمیت الصید وسمیت فان قطعت بنصفین فکله کان مما یلی الراس
اکثر او کان مما یلی الذنب اکثر فکل منهما سواء وان قطعت منه یدا او رجلا او قطعة منها
فکل منه غیر ما قطعت منه قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو شکار کو تیر مارے اور بسم اللہ کہے سو اگر تو اوسکو دو ٹکڑے
کر ڈالے تو اوسکو کھا اور اگر سر کیطرف زیادہ ہو خواہ دم کیطرف ہو اوسکو کھا اور جو اسکے سوائی
ہو اوسکو نہ کھا اور اگر تو اسکا ہاتھ یا پاؤں یا کوئی ٹکڑا کاٹ ڈالے تو کھا اوس سے سوائے اوس چیز کے
کہ کاٹا تو نے اوس سے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمة الله
علیہ کا

باب صید الکلب کتے کے شکار کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة
عن حماد عن ابراهیم عن عدی بن حاتم رضی الله عنه انه سال رسول الله صلى

اللہ علیہ وآلہ وسلم عن الصید اذا قتلہ الکلب قبل ان یدرک ذکاتہ فامر النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باکلہ اذا کان عالما قال محمد وبہ ناخذ وھو قول
ابی حنیفۃ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ اونہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر کتا شکار
مار ڈالے اسکے ذبح کرنے سے پہلے تو اوسکا کیا حکم ہے سو حکم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کھانے
اوسکے کے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ اگر کتا شکار کو مار ڈالے تو اوسکو کھانا درست ہے اگرچہ
ذبح نہ ہوا ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن
حماد عن ابراھیم قال اذا امسک علی کلبک المعلم غیر المعلم فلا تاکل قال محمد و
بہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر پکڑ رکھے شکار کو
تیرے سدھائے کتے پر کتا غیر سدھا یعنی تیرے کتے سدھے کے ساتھ کوئی اور کتا بے سدھا شریک ہو جاوے تو اسکو
نہ کھا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا
ابو حنیفۃ عن حماد عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال
ما امسک علیک کلبک ان کان عالما فکل فان اکل فلا تاکلہ فانما امسک علی
نفسہ واما الصقر والبازی فکل وان اکل فان تعلیمہ اذا دعوتہ ان یجیبک ولا
یستطیع ضربہ حتی یدع الاکل قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ
ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ جو شکار کہ پکڑ رکھے اسواسطے تیرے کتا تیرا سو کھا
اگر کتا سکھایا ہوا ہو تو کھا اور اگر کتے نے اوس سے کھایا ہو تو نہ کھا اوس کو اسواسطے کہ سوا اسکے
نہیں کہ پکڑا کتے نے شکار کو اپنے لیے اور پاپر شکرہ اور باز سو کھا شکار انکا اگرچہ کھایا ہو اس
اسواسطے کہ نشانی تعلیم اوسکی یہی ہے کہ جب تو اوسکو بلاوے تو پھر آوے اور نہیں طاقت
ہے مارنے اوسکے کی یہانتک کہ کھانا چھوڑ دے یعنی باز وغیرہ کا کھانا چھوڑنا ممکن نہیں امام
محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا محمد قال
اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم فی الرجل یرسل کلبہ وینسی ان
یسمی فاخذہ فقتل قال اکرہ اکلہ وان کان یھودیا او نصرانیا فھو مثل ذلک
قال محمد ولسنا ناخذ بھذا لا باس باکلہ اذا ترک التسمیۃ ناسیا وھو

قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی شخص شکار کے پیچھے کتا چھوڑے
اور بسم اللہ کہنی بھول جاوے اور کتا شکار کو پکڑ لیوے اور مار ڈالے تو اوسکا کھانا مکروہ ہے اور اگر
یہودی یا نصرانی ہو تو اوسکا بھی یہی حکم ہے امام محمد علیہ الرحمۃ نے کہا کہ اسکو ہم نہین لیتے اگر بسم
اللہ بھولکر چھوڑے تو اوسکے کھانیکا کچھ ڈر نہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا محمدٌ
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَۃُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیِّ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْنَا اِنَّا نَاْتِیْ اَرْضَ الْمُشْرِکِیْنَ
اَفَنَاْکُلُ فِیْ اٰنِیَتِہِمْ قَالَ اِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مِنْہَا بُدًّا فَاغْسِلُوْہَا ثُمَّ کُلُوْا فِیْہَا قُلْنَا
فَاِنَّا بِاَرْضِ صَیْدٍ قَالَ کُلْ مَا اَمْسَکَ عَلَیْکَ سَہْمُکَ اَوْ فَرَسُکَ اَوْ کَلْبُکَ اِذَا کَانَ
عَالِمًا وَنَہَانَا عَنْ اَکْلِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَکُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّیْرِ وَاَنْ
نَاْکُلَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَہْلِیَّۃِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَہُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ
ابی ثعلبہ سے روایت ہے کہ ہمنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت مین عرض کی کہ ہم
مشرکین کی زمین مین جاتے ہین کیا ہم انکے باسنون مین کھاوین فرمایا کہ اگر تم اوس سے کوئی چارہ
نپاؤ تو دھو ڈالو اون کو پھر کھاؤ ان مین ہمنے کہا کہ ہم شکار کی زمین مین رہتے ہین کہ وہان شکار بہت
ہے فرمایا کھاؤ وہ شکار کہ بند رکھے تیرے لیے تیر تیرا یا گھوڑا تیرا یا کتا تیرا جبکہ سکھایا ہوا ہو اور منع
فرمایا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانے ہر کچلیدانت والے درندے کے سے اور ہر چنگل گیر پرندے
کے سے اور کھاوین ہم گوشت گدہے گھر کے پلے ہوؤن کا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا ف نشانی تعلیم کتے وغیرہ ذی ناب کی یہ ہے کہ تین بار
شکار پکڑ کر چھوڑ دے کھاوے نہین اور اسحدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر اہل کتاب کے باسنون
کے سوای اور باسن پاسے جاوین تو اہل کتاب کے باسنون کو دھوکر استعمال کرنا بھی درست نہین
لیکن فقہا نے لکھا ہے کہ اہل کتاب کے باسنون کو دھوکر استعمال کرنا بلاکراہت درست ہے خواہ
اونکے سوای اور باسن موجود ہون یا نہ ہون اور مراد حدیث مین وہ باسن ہین کہ اون مین سور
کا گوشت پکایا جاتا ہے اور مراد فقہا کی وہ باسن ہین کہ اکثر اوقات نجاست مین مستعمل نہ ہوتے
ہون **باب الاشربۃ والانبذۃ والشرب قائما وما یکرہ فی الشراب**

پینے کی چیزون اور نبیذ دن اور کھٹے ہو کر پینے کا بیان اور پینے کی چیزین مین کیا مکروہ ہے

ف نبیذ یہ ہے کہ انگور یا کھجور پانی مین ڈالدے بغیر پکانے کے تا اوسکی شیرینی پانی مین آجاوے یعنی
شربت بنجاوے اور اسکو رہنے دیتے ہین تا اوس مین کچھ تیزی اور تغیر ظاہر ہو نہ تغیر فاحش کہ حد سکر
کو پہونچی اسواسطے کہ تین دن کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکو تناول نہ فرماتے تھے اور یہ
نافع ہوتا ہے بدن کو زیادتی قوت اور حفظ صحت مین اور اگر نبیذ حد سکر کو پہونچی تو حرام ہے اور نبیذ
انگور اور کھجور کے سوای اور چیزون سے بھی بنتی ہے شہد اور گیہون اور جو وغیرہ سے **محمد**
قال اخبرنا ابو حنيفة عن سليمان الشيباني عن ابن زياد انه افطر عند عبد الله
بن عمر رضي الله عنه فسقاه شرابا له فكانه اخذه فيه فلما اصبح قال ما هذا
الشراب ما كدت اهتدي الى منزلي فقال عبد الله رضي الله عنه ما زدناك على
عجوة وزبيب قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابن زیاد سے روایت
ہے کہ اونہون نے عبد اللہ بن عمر کے پاس روزہ افطار کیا سو عبد اللہ نے اونکو شربت پلایا تو جیسے کہ
اون نے اوسکو پکڑا سو جب اونہون نے صبح کی تو کہا کہ کیا ہے یہ شربت نہین قریب تھا مین کہ راہ پاؤن
طرف گھر اپنے کے یعنے مجھکو اس سے نشہ ہو گیا ہے عبد اللہ نے کہا کہ نہین زیادہ کیا ہمنے تجھکو کھجور
اور خشک انگور پر امام محمد علیہ الرحمۃ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ
کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن نافع عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما
انه كان ينبذ له نبيذ الزبيب فلم يكن يستمرئه فقال للجارية اطرحي فيه تمرا
قال محمد وبهذا كله ناخذ وهو قول ابي حنيفة رحمة الله عليه **ترجمہ** نافع سے روایت
ہے کہ ابن عمر کے لیے خشک انگور بھگویا جاتا تھا اور کھجور نہ ڈالی جاتی تھی سو اونہون نے لونڈی سے
کہا کہ اسمین کھجورین ڈالدے امام محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو
حنیفہ علیہ الرحمۃ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم انه قال
لا باس بشرب نبيذ التمر والزبيب اذا خلطهما فانهما اذا كرههما لشدة العيش
في الزمن الاول كما كره السمن واللحم فاما اذا وسع الله تعالى على الناس
فلا باس بهما قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رحمة الله عليه

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں ڈر ہے ساتھ پینے نبیذ کھجور اور خشک انگور کے جبکہ دونوں کو ملا کر بھگو دے اسواسطے کہ سوای اسکے نہیں کہ مکروہ رکھا گیا ملا کر بھگونا اونکا واسطے تنگی معاش کے پہلے زمانے میں جیسے کہ مکروہ رکھا گیا گھی اور گوشت اور اسی طرح جب خدا تعالی نے مسلمانوں پر فراخی کی تو دونوں کو اکٹھا بھگونا درست ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** النَّبِيذِ الشَّدِيدِ گاڑھی نبیذ کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ كُنْتُ اَتَّقِي النَّبِيذَ فَدَخَلْتُ عَلَى اِبْرَاهِيمَ وَهُوَ يَطْعَمُ فَطَعِمْتُ مَعَهُ فَاُتِيَ بِقَدَحٍ مِنْ نَبِيذٍ فَلَمَّا رَاٰى اِبْطَائِي عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ رُبَّمَا طَعِمَ عِنْدَهُ ثُمَّ دَعَا بِنَبِيذٍ لَهُ تَنْبِذُهُ سِيْرِيْنُ اُمُّ وَلَدِ عَبْدِ اللّٰهِ فَشَرِبَ وَسَقَانِي **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ میں نبیذ کھجور سے بچتا تھا سو میں ابراہیم پاس گیا اور وہ کھانا کھاتا تھا سو میں نے اسکے ساتھ کھانا کھایا پھر نبیذ کا ایک پیالہ لایا گیا سو جب اونہوں نے اس سے میری دیر دیکھی تو کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے علقمہ نے عبد اللہ بن مسعود سے کہ وہ اکثر اوقات اوسکے پاس کھانا کھاتا پھر عبد اللہ نے اپنا نبیذ منگایا کہ سیرین اسکی ام ولد اوسکے لیے بھگوتی تھی سو پیا اور مجھکو پلایا امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُزَاحِمُ بْنُ زُفَرَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ انْطَلَقَ اَبُو عُبَيْدَةَ فَقَدَّمَ جَرًّا اَخْضَرَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ النَّبِيذُ لَهُ فِيهِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى **ترجمہ** ضحاک سے روایت ہے کہ ابوعبیدہ چلا سو اوسکو عبد اللہ کی سبز ٹلیا دکھائی جس میں انکے لیے نبیذ بھگویا جاتا تھا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ رح قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ السَّبِيعِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض قَالَ اِنَّ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَزُوْرًا لِلطَّعَامِ وَاِنَّ الْعُنُقَ مِنْهَا لِاٰلِ عُمَرَ وَاِنَّهُ لَا يَقْطَعُ لُحُوْمَ هٰذِهِ الْاِبِلِ فِي بُطُوْنِنَا اِلَّا النَّبِيذُ الشَّدِيدُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مقرر مسلمانوں کے لیے اونٹ ہیں واسطے طعام انکو

سے اور ان مین پرانی عمر کی آل کے ہین اور تحقیق شان یہ ہے کہ نہین قطع کرتا گوشت ان اونٹون کا انکے پٹھون مین مگر نبید جبکہ گاڑھا ہو اور جوش مارے امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اُتِیَ بِاَعْرَابِیٍّ قَدْ سَکِرَ فَطَلَبَ لَہٗ عُذْرًا فَلَمَّا اَعْیَاہُ ذِھَابُ عَقْلِہٖ قَالَ اَحْبِسُوْہُ فَاِذَا صَحَا فَاجْلِدُوْہُ وَدَعَا بِفَضْلَۃٍ فَضُلَتْ فِیْ اِدَاوَتِہٖ فَذَاقَھَا فَاِذَا نَبِیْذٌ شَدِیْدٌ مُمْتَنِعٌ فَدَعَا بِمَاءٍ فَکَسَرَہٗ وَکَانَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یُحِبُّ الشَّرَابَ الشَّدِیْدَ فَشَرِبَ وَسَقٰی جُلَسَاءَہٗ ثُمَّ قَالَ ھٰکَذَا اکْسِرُوْہُ بِالْمَاءِ اِذَا غَلَبَکُمْ شَیْطَانُہٗ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَھٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر کے پاس ایک گنوار لایا گیا اسحال مین کہ مست تھا سو اونہون نے اوس سے عذر چاہا سو جبکہ تھکایا اوسکو عقل کے دور ہونے نے تو کہا کہ اسکو قید رکھو سو جب تندرست ہو تو اوسکو کوڑے مارو اور جو شربت اوسکے برتن مین بچا ہوا تھا اسکو منگایا اور چکھا پس ناگاہ وہ نبیذ گاڑھا تھا منع کیا گیا سو پانی منگایا اور اسکو توڑا اور تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ دوست رکھتے گاڑھے شربت کو سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ شربت پیا اور اپنے پاس بیٹھنے والون کو پلایا پھر کہا کہ جب اسکا شیطان تم پر غالب ہونے لگے گاڑھا ہو کر جوش مارے تو اوسکو پانی سے توڑ ڈالو امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا

بَابُ نَبِیْذِ الطَّبِیْخِ وَالْعَصِیْرِ نبیذ اور عصیر پکائے ہوئے کا بیان

محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اِذَا طُبِخَ الْعَصِیْرُ فَذَھَبَ ثُلُثَاہُ وَبَقِیَ ثُلُثُہٗ قَبْلَ اَنْ یَغْلِیَ فَلَا بَاْسَ بِہٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب انگور کا نچوڑ پکایا جاوے سو اوسکی دو تہائی خشک ہو جاوے اور ایک تہائی باقی رہے پہلے اس سے کہ جوش مارے تو اسکا کچھ ڈر نہین امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** مشہور قول مین امام محمد کے نزدیک شربت حرام ہے

محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ اَنَّہٗ کَانَ یَشْرَبُ الطِّلَاءَ قَدْ ذَھَبَ ثُلُثَاہُ وَبَقِیَ ثُلُثُہٗ وَیَجْعَلُ لَہٗ مِنْہُ نَبِیْذًا فَیَتْرُکُہٗ حَتّٰی اِذَا اشْتَدَّ شَرِبَہٗ وَلَمْ یَرَ بِذٰلِکَ بَاْسًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ وہ طلا پیتے تھے جسکی دو تہائی خشک ہو جاتی تھی اور ایک تہائی باقی رہتی اور کیا جاتا تھا اوسکے لیے اوس سے نبیذ پس چھوڑ دیتا تھا اوسکو یہانتک کہ جب گاڑھا ہو جاتا تو اوسکو پیتا اور اسکا کچھ ڈر نہ رکھتا تھا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ سَرِيْعٍ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ يَشْرِبُ الطِّلَاءَ عَلَى النِّصْفِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَشْرِبَ مِنَ الطِّلَاءِ اِلَّا مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ تھے وہ پیتے طلا کو آدھ پینے جو آگ پر آدھا خشک ہو جاتا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے اور نہیں لائق ہے اوسکو پینا طلا کا مگر جسکی دو تہائی خشک ہو جاوے اور ایک تہائی باقی رہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

بَابُ السُّكْرِ وَالْخَمْرِ سکر اور شراب کا بیان **ف** سکر اوسکو کہتے ہیں کہ شربت خرما تر کا گاڑھا ہو جاوے اور جھاگ لاوے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو حَنِيْفَةَ رح عَنِ الْهَيْثَمِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ اَتَاهُ رَجُلٌ بِهٖ صُفْرٌ فَسَاَلَهٗ عَنِ السَّكَرِ فَنَهَاهُ عَنْهُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد اوسکے پاس آیا کہ اوسکو زردی تھی سو اوس سے سکر کا حکم پوچھا سو منع کیا اوسکو اوس سے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ اَوْلَادَكُمْ وُلِدُوْا عَلَى الْفِطْرَةِ فَلَا تَسْقُوْهُمْ بِالْخَبِيْثِ وَلَا تُغَذُّوْهُمْ بِهَا اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلِ الرِّجْسَ شِفَاءً اِنَّمَا اِثْمُهُمْ عَلٰى مَنْ سَقَاهُمْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ تمہاری اولاد اسلام کے طریق پر پیدا ہوتی ہے پس نہ دوا کرو انکی ساتھ شراب کے اور نہ غذا دو اون کو ساتھ اوسکے اسواسطے کہ خدا نے ناپاک میں شفا نہیں رکھی سوا اسکے نہیں گناہ اُسکا مگر اونپر جو انکو پلاتے ہیں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا **ف** جو چیز مست کرے

یا نشہ لاوے وہ شراب ہے اور حرام ہے خواہ انگور سے بنے یا کھجور سے خواہ منقے سے یا شہد سے یا گیہوں یا جو یا
یا باجرا یا جو سے یا درخت کا عرق ہو جیسے تاڑی اور سیندھی یا کوئی گھاس ہو جیسے بھنگ وغیرہ تھوڑا
اور بہت اسکا سب حرام ہے اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا اور امام اعظم کے نزدیک حرام شراب وہی ہے جو
شیرہ انگور سے بنے اور جوش مارے گاڑھی ہو کر جھاگ لاوے اور اسکے سوائی اور چیزیں بدون نشے کے انکے
نزدیک حرام نہیں لیکن فتوی امام محمد کے قول پر ہے کہ ہر قسم کی شراب حرام ہے انگور سے ہو یا کھجور و
غیرہ سے **بَابُ الشُّرْبِ فِی الْاَوْعِیَۃِ وَالظُّرُوْفِ فِی الْجَرِّ وَغَیْرِہٖ** باسنوں اور ٹھلیا وغیرہ میں
پینے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَۃُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَۃَ
عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ
زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا وَلَا تَقُوْلُوْا ھُجْرًا فَقَدْ اُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِیْ زِیَارَۃِ قَبْرِ اُمِّہٖ وَعَنْ
لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ اَنْ تُمْسِکُوْھَا فَوْقَ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ فَاَمْسِکُوْھَا مَا بَدَا لَکُمْ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّمَا
نَھَیْتُکُمْ لِیُوْسِعَ مُوْسِعُکُمْ عَلٰی فَقِیْرِکُمْ وَعَنِ النَّبِیْذِ فِی الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ
وَالْمُزَفَّتِ فَاشْرَبُوْا فِیْ کُلِّ ظَرْفٍ فَاِنَّ الظَّرْفَ لَا یُحِلُّ شَیْئًا وَلَا یُحَرِّمُہٗ وَلَا تَشْرَبُوا
الْمُسْکِرَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ بریدہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمکو منع کیا کرتا تھا قبروں کی زیارت سے سو اب تم انکی زیارت کیا کرو اور
نہ چھوڑو ان کو کبھی پس تحقیق اجازت دی گئی محمد کو واسطے زیارت کرنے قبر ماں اپنی کے اور
منع کیا تھا میں نے تم کو تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت رکھنے سے سو اب رکھو جبتک تمہارا
جی چاہے اور جمع کر رکھو پینے تو تمکو صرف اسواسطے منع کیا تھا تاکہ فراخی کرے مالدار محتاج پر اور منع
کیا تھا میں نے تمکو چھوہارے کے بھگونے سے کدو میں اور سبز باسن میں اور سال والی روغنی باسن
میں سو اب ہر قسم کے برتن میں پیو اسواسطے کہ باسن نہ کسی چیز کو حلال کرتا ہے اور نہ کسی کو حرام کرتا ہے
اور نہ پیو نشے والی چیز کو۔ امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ
کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَلِیِّ
بْنِ حُسَیْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ غَزَا غَزْوَۃَ تَبُوْکَ
فَمَرَّ بِقَوْمٍ یَزْفِنُوْنَ فَقَالَ لَھُمْ مَا ھٰؤُلَاءِ فَقَالُوْا اَصَابُوْا مِنْ شَرَابٍ لَھُمْ فَقَالَ اَطْرَحُوْہُ

قَالَ الدُّبَّاءُ وَالْحَنْتَمُ وَالْمُزَفَّتُ فَنَهَاهُمْ اَنْ يَّشْرَبُوْا فِيْهَا فَلَمَّا مَرَّ بِهِمْ رَاجِعًا مِنْ غَزَاتِهٖ شَكَوْا اِلَيْهِ مَا لَقُوْا مِنَ التُّخَمَةِ فَاَذِنَ لَهُمْ اَنْ يَّشْرَبُوْا فِيْهَا وَنَهَاهُمْ اَنْ يَّشْرَبُوا الْمُسْكِرَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ علی بن حسین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک میں گئے تھے سو ایک قوم پر گذرے کہ نخش کرتے تھے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو کہا کہ انکو کیا ہے لوگون نے عرض کی کہ اونھون نے شراب پی ہے فرمایا کہ اونکے باسن کیا ہین لوگون نے کہا کہ کدو اور سبز باسن اور رال والا باسن سو منع فرمایا اون کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون مین پینے سے سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ سے پلٹ کر آتے ہوئے اونپر گذرے تو اونھون نے آپ سے شکایت کی اوس چیز کی کہ بے تخمہ سے سو اجازت دی انکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون مین پینے کی اور منع کیا انکو نشے والی چیز کے پینے سے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا محمد

قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ خَطَاءٌ مِّنَ النَّاسِ اِنَّمَا اَرَادُوْا السُّكْرَ حَرَامٌ مِّنْ كُلِّ شَرَابٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جس چیز کا بہت نشہ لاتا ہے اوسکا تھوڑا بھی حرام ہے لوگون کی خطا ہے سوا اسکے نہین مراد یہ ہے کہ نشہ حرام ہے ہر شراب سے

امام محمد نے کہا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا محمد

قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ الْاَفْطَسُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ شَرِبَ مِنْ قِرْبَةٍ وَهُوَ قَائِمٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ ابن عمر نے مشک سے پانی پیا اسحال مین کہ وہ کھڑے تھے اور اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

بَابُ الشُّرْبِ فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

سونے اور چاندی کے برتنوں مین پینے کا بیان محمد قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ فَرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ نَزَلْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلٰى دِهْقَانٍ بِالْمَدَائِنِ فَاَتَانَا بِطَعَامٍ فَطَعِمْنَا ثُمَّ دَعَا حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِشَرَابٍ فَاَتَاهُ بِشَرَابٍ فِيْ اِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَاَخَذَ الْاِنَاءَ فَضَرَبَ بِهٖ وَجْهَهٗ فَسَاءَنَا الَّذِيْ صَنَعَ بِهٖ قَالَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ صَنَعْتُ هٰذَا قُلْتُ لَا قَالَ نَزَلْتُ بِهٖ مَرَّةً فِي الْعَامِ الْمَاضِيْ فَكَانَ فِيْ شَرَابٍ

فِيهِ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَأْكُلَ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَأَنْ نَشْرَبَ فِيهِمَا وَلَا نَلْبَسَ الْحَرِيرَ وَالدِّيبَاجَ فَإِنَّهُمَا لِلْمُشْرِكِينَ فِي الدُّنْيَا فَهُمَا لَنَا فِي الْآخِرَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ عبد الرحمن بن ابی لیلے سے روایت ہے کہ میں حذیفہ کے ساتھ مدائن میں ایک سینداربر اوترا سو وہ ہمارے پاس کھانا لایا سو ہمنے کھایا پھر حذیفہ نے پانی منگایا سو وہ چاندی کے برتن میں اسکے پاس پانی لایا سو حذیفہ نے برتن پکڑا اور اسکو منہ پر مارا سو غضبناک کیا ہمکو اس چیز نے کہ کی ساتھ اسکے ہمیں کہا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے یہ کام کس واسطے کیا ہمنے کہا نہیں حذیفہ نے کہا کہ میں پچھلے سال میں بھی ایک بار ادہر اوترا تھا سو ہمنے اسکو خبر دی کہ منع فرمایا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کھاویں ہم بیچ برتنوں سونے اور چاندی کے اور یہ کہ پیویں ہم ان میں اور نہ پہنیں ہم ریشم کو اور نہ دیبا کو اسواسطے کہ وہ واسطے مشرکین کے ہیں دنیا میں اور وہ ہمارے لیے ہیں آخرت میں امام محمد نے کہا اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

بَابُ اللِّبَاسِ مِنَ الْحَرِيرِ وَالشُّهْرَةِ وَالْخَزِّ

ریشم اور شہرت اور خز کے پہننے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعَثَ جَيْشًا فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِمْ وَأَصَابُوا غَنَائِمَ كَثِيرَةً فَلَمَّا قَبِلُوا أَقْبَلُوا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُمْ قَدْ دَنَوْا خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَقْبِلُهُمْ فَلَمَّا بَلَغَهُمْ خُرُوجُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالنَّاسِ إِلَيْهِمْ لَبِسُوا مَا مَعَهُمْ مِنَ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ فَلَمَّا رَآهُمْ عُمَرُ غَضِبَ وَأَعْرَضَ عَنْهُمْ ثُمَّ قَالَ أَلْقُوا ثِيَابَ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا رَأَوْا غَضَبَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَلْقَوْهَا ثُمَّ أَقْبَلُوا يَعْتَذِرُونَ فَقَالُوا إِنَّا لَبِسْنَا مَا لَا نُرِيكَ فِي اللهِ الَّذِي أَفَاءَ عَلَيْنَا قَالَ فَسُرِّيَ لِذَلِكَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْعَلَمِ الْإِصْبَعِ وَالْإِصْبَعَيْنِ وَالثَّلَاثِ وَالْأَرْبَعِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک لشکر بھیجا سو خدا نے انکو فتح دی اور بہت غنیمتیں ہاتھ لگیں سو جب پھرے اور عمر کو خبر پہونچی کہ وہ نزدیک آپہونچے ہیں تو لوگوں کے ساتھ انکے پیشوائی کو نکلے سو جب پہونچا انکو نکلنا عمر کا ساتھ لوگوں کے طرف انکے تو جو انکے ساتھ ریشم اور دیبا تھا سو انہوں نے پہنا جب عمر نے انکو دیکھا تو غصے ہوئے اور انسے منہ پھیرا پھر کہا کہ پھینکدو کپڑے دوزخیوں کے سو جب

اونہون نے عمر کا غصہ دیکھا تو انکو سپنیکا پہر عذر چاہتے ہوئے لگے کہ رہے اور عرض کی کہ ہمنے تو انکو اسوا سطے سپنا تہا تاکہ دکہاوین ہم تجکو غنیمت الہی جو خدا نے تمکو ہاتہ لگائے سو حضرت عمر سے غصہ دور ہوا پہر اجازت دی ریشم کی نشان مین بقدر ایک اونگلی اور دو اونگلی اور تین اونگلی اور چار اونگلی کے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ رحمہ اللہ عن حماد عن ابراہیم قال قال عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اتقوا الشہرتین فی اللباس ان تبوا منع احدکم حتی یلبس الصوف او یجر الخز **قال محمد** وبہ ناخذ وہو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ بچو شہرتین سے لباس مین یعنے دو طرح کے کپڑے سے کہ باعث شہرت ہون یہ کہ تواضع کرے ایک تمہارا یہانتک کہ پہنے اون کا کپڑا یا خز امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** خز ایک کپڑے کا نام ہے کہ بنا جاتا تہا صوف و ریشم سے اور وہ مباح ہے اور صحابہ اور تابعین اسکو پہنا ہے اور جو خز کہ تمام ریشم کا ہوتا ہے وہ مطلقاً حرام ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن سلیمان بن ابی المغیرۃ قال سال رجل سعید بن جبیر وانا جالس عندہ عن لبس الحریر فقال سعید غاب حذیفۃ بن الیمان غیبۃ فکسی بنیہ وبناتہ قمص الحریر فلما قدم امر بہ فنزع عن الذکور وترک عن الاناث **قال محمد** وبہ ناخذ وہو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** سلیمان سے روایت ہے کہ کسی نے سعید بن جبیر سے ریشم کے پہننے کا حکم پوچہا اور مین اوسکے پاس بیٹہا تہا سو سعید نے کہا کہ حذیفہ کچہ دن غائب ہوا سو اوسکے بیٹون اور بیٹیون نے ریشمی کرتے پہنے سو جب حذیفہ آئے تو حکم کیا اوسکے اتارنے کا سو مردون سے کہینچا گیا اور عورتون پر چہوڑ دیا گیا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا الہیثم بن ابی الہیثم البصری ان عثمان بن عفان وعبد الرحمن بن عوف وابا ہریرۃ وانس بن مالک وعمران بن حصین وحسینا وشریحا کانوا یلبسون الخز **قال محمد** وبہ ناخذ وہو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت عثمان اور عبد الرحمن اور ابو ہریرہ اور انس بن مالک اور عمران اور حسین اور شریح تہے پہنتے خز کو امام محمد

نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ خز کا پہننا درست ہے اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا محمد قال
اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا سعید بن المرزبان عن عبد اللہ بن ابی اوفی انه کان
یلبس الخز ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ وہ خز کو پہنتے تھے محمد قال اخبرنا
ابو حنیفة قال حدثنا زید بن ابی انیسة عن رجل من اهل مصر عن النبی صلی اللہ
علیه وآله وسلم انه اخذ الحریر والذهب بیده ثم قال هذان محرم علی الذکور
من امتی قال محمد ولا نری به للاناث باسا وهو قول ابی حنیفة ترجمہ
زید بن ابی انیسہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور سونا اپنے ہاتھ میں پکڑا پھر فرمایا
یہ حرام ہے میری امت کے مردوں کے لیے امام محمد نے کہا کہ عورتوں کے لیے ہم اسکا کچھ ڈر نہیں دیکھتے
اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم
انه قال لا باس بالحریر والذهب للنساء قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی
حنیفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ عورتوں کو ریشم اور سونے کے پہننے کا کچھ ڈر
نہیں امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة
عن عمرو بن دینار عن عائشة حلت اخواتها بالذهب قال ابن عمر حلی بناته بالذهب قال محمد
وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رحمة اللہ علیه ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے
اپنی بہنوں کو سونا پہنایا اور ابن عمر نے بھی اپنی بیٹیوں کو سونا پہنایا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے
ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب لباس جلود الثعالب ودباغ الجلود ونحوه**
چارپایوں کے چمڑے پہننے اور کھال کے رنگنے کا بیان محمد قال اخبرنا ابو حنیفة
عن حماد انه رأى علی ابراهیم قلنسوة ثعالب فکان لا یری باسا بجلود النمر
قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ انہوں نے ابراہیم پر
لومڑی کی ٹوپی دیکھی اور وہ چیتے کی کھال کا کچھ ڈر نہ دیکھتے تھے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم
لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد
عن عمر رضی اللہ عنه قال ذکوة کل جلد دباغه قال محمد وبه ناخذ
وهو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے کہا کہ پاکی ہر کھال کی رنگنا ہے

ہے یعنے جب چمڑا رنگا جاوے تو پاک ہوجاتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ مَنَعَ الْجِلْدَ مِنَ الْفَسَادِ فَهُوَ دِبَاغٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز کہ کھال کو بگڑنے سے منع کرے پس وہی اوسکی دباغت ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَالْحَدِيْدِ وَغَيْرِهٖ وَنَقْشِ الْخَاتَمِ** سونے اور لوہے وغیرہ کی انگوٹھی پہننے کا بیان اور انگوٹھی کے نقش کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَللّٰهُ وَلِيُّ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ وَكَانَ خَاتَمُ اِبْرَاهِيْمَ مِنْ حَدِيْدٍ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يُعْجِبُنَا اَنْ نَتَخَتَّمَ بِالذَّهَبِ وَالْحَدِيْدِ وَلَا بِشَيْءٍ مِنَ الْحِلْيَةِ غَيْرِ الْفِضَّةِ لِلرِّجَالِ فَاَمَّا النِّسَاءُ فَلَا بَاْسَ لَهُنَّ بِالذَّهَبِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نخعی کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا اللہ ولی ابراہیم یعنے ابراہیم کا والی اللہ پاک ہے اور ابراہیم کی انگوٹھی لوہے کی تھی امام محمد علیہ الرحمۃ نے کہا کہ نہیں پسند ہمکو پہننا انگوٹھی سونے اور چاندی کا اور نہ کسی چیز کا زیور ہے سوا چاندی کے واسطے مردوں کے لیکن عورتوں کو سونے کے پہننے کا کچھ ڈر نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ مَسْرُوْقٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ وَكَانَ نَقْشُ خَاتَمِ حَمَّادٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا نَرٰى بَاْسًا اَنْ يُنْقَشَ فِي الْخَاتَمِ ذِكْرُ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُنْ اٰيَةً تَامَّةً فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَكُوْنَ فِيْ يَدِهٖ فِي الْجَنَابَةِ وَالَّذِيْ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ محمد بن منتشر سے روایت ہے کہ تھا نقش انگوٹھی مسروق کا بسم اللہ الرحمن الرحیم اور تھا نقش انگوٹھی حماد کا لا الٰہ الا اللہ امام محمد نے کہا کہ جائز ہے انگوٹھی میں کھودنا ذکر اللہ پاک کا جب تک کہ پوری آیت ہو تحقیق نہیں لائق ہے کہ ہووے اوسکے ہاتھ میں جنابت کی حالت میں اور جو بے وضو ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ الْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْ يَدْعُوَ مَنْ لَمْ تَبْلُغْهُ الدَّعْوَةُ** خدا کے راہ میں لڑنے کا بیان اور یہ کہ جسکو دعوت اسلام نہ پہونچی ہو اوسکو دعوت کرے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا

ابو حنیفة عن علقمة بن مرثد عن ابن بریدة عن ابیه رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان اذا بعث جیشا قال اغزوا بسم اللہ وفی سبیل اللہ فقاتلوا من کفر باللہ لا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا واذا حاصرتم حصنا او مدینة فادعوهم الی الاسلام فان اسلموا فاخبروهم انهم من المسلمین لهم ما لهم وعلیهم ما علیهم وادعوهم الی التحول الی دار الاسلام فان ابوا فاخبروهم انهم ذمیة وان ابوا ان یعطوا الجزیة فانبذوا الیهم ثم قاتلوهم وان ارادوا کم ان تنزلوهم علی حکم اللہ فلا تنزلوهم فانکم لا تدرون ما حکم اللہ فیهم ولکن انزلوهم علی حکمکم ثم احکموا فیهم واذا ارادوا منکم ان تعطوهم ذمة اللہ فلا تعطوهم ولکن اعطوهم ذممکم وذمم آبائکم فانکم ان تخفروا ذممکم خیر من ان تخفروا ذمة اللہ عز وجل قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب لشکر کو کہیں روانہ کرتے تو اون کو فرماتے کہ بسم اللہ لڑو خدا کی راہ میں اور مارو جو خدا کو نہ مانے اور غنیمت کے مال میں چوری نہ کیجیو اور قول نہ توڑیو اور کسی کا ناک کان نہ کاٹیو اور لڑکے کو ماریو اور جب تم کسی قلعہ والون یا شہر والون کو گھیرو تو بلاؤ اونکو طرف اسلام کے کہ مسلمان ہو دین پھر اگر وہ مسلمان ہوویں تو خبر دار کر انکو کہ مقرر وے مسلمانون میں سے ہین انکو ملیگا جو مسلمانون کو ملتا ہے یعنے ثواب اور غنیمت اور انپر واجب ہوگا جو مسلمانون پر واجب ہوتا ہے پھر اون سے درخواست کرکہ اپنا وطن چھوڑکر دار الاسلام میں آ رہین اور اگر وے لوگ ایمان لاکر وطن چھوڑنا قبول نہ کرین تو اون سے خبر کر دے کہ وہ گنوار مسلمانون کی طرح ہونگے اور اگر وے مسلمان ہونے سے انکار کرین تو اون سے جزیہ مانگ سو اگر وے جزیہ دینا قبول کرین تو خبر کر دو انکو کہ وے ذمی لوگ ہین یعنے خدا اور رسول کی پناہ میں ہین اور اگر جزیہ دینے سے انکار کرین تو اونکا عہد اونکی طرف پھینکدو پھر اون سے لڑو اور اگر وے تم سے چاہین کہ انکو خدا کے حکم پر اتار دو یعنے اون سے خدا کا عہد کرو تو انکو خدا کے حکم پر اوتار دو اسواسطے کہ تم نہیں جانتے کہ کیا ہے حکم اللہ کا بیچ مقدمے اونکے سے کہ ہم نے صلح کی خدا کی مرضی کے موافق ہے یا نہیں

لیکن اوتارو تم انکو اپنے حکم پر اور اپنی مرضی پر پھر حکم کرو بیچ اونکے اور اگر وے تم سے چاہین کہ تم اونکے
خدا کا اور اسکے رسول کا عہد کرو تو اون سے یہ عہد نہ کرو لیکن انکو اپنا اور اپنے باپ دادون کا قول
اقرار دو اس واسطے کہ اگر تم سے اپنی عہد شکنی ہو جاوے تو خدا کی عہد شکنی سے گناہ مین بہتر ہے
امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا قَاتَلْتَ قَوْمًا فَادْعُهُمْ اِذَا لَمْ يَبْلُغْهُمُ
الدَّعْوَةُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ فَاِنْ كَانَتْ بَلَغَتْهُمُ الدَّعْوَةُ فَاِنْ شِئْتَ فَادْعُهُمْ وَ
اِنْ شِئْتَ فَلَا تَدْعُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب
تو کسی قوم سے لڑے تو اون کو اسلام کیطرف بلا جبکہ اون کو اسلام کی دعوت نہ پہونچی ہو امام محمد
نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین سو اگر انکو اسلام کی دعوت پہونچ چکی ہو تو پھر انکو خواہ دعوت کر یا نہ کر یعنی
اون کو دعوت کرنا ضرور نہیں ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا **بَابُ الْغَنِيْمَةِ وَ
النَّفْلِ** مال غنیمت اور زیادہ دینے کا بیان **ف** غنیمت اوس مال کو کہتے ہین کہ حاصل ہو کفار سے
ساتھ لڑائی اور جنگ کے اور جو مال کہ بغیر لڑائی کے حاصل ہو اوسکو فئے کہتے ہین اور نفل کہتے
ہین زیادہ حصہ دینے کو سوای حصہ عام لشکر کے یہنے درست ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ اَبِيْ حَمْصَةَ قَالَ بَعَثَنَا عُمَرُ فِيْ جَيْشٍ
اِلٰى مِصْرَ فَاَصَبْنَا غَنَائِمَ فَقَسَمَ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا فَرَضِيَ بِذٰلِكَ
عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَ
لٰكِنَّا نُعْطِي الْفَارِسَ ثَلٰثَةَ اَسْهُمٍ سَهْمًا لَهٗ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهٖ **ترجمہ** منذر سے روایت
ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اوسکو ایک لشکر مین مصر کیطرف بھیجا سو اون کو غنیمت ہاتھ
لگی سو تقسیم کے اوس نے واسطے سوار کے دو حصے اور واسطے پیادے کے ایک حصہ سو راضی ہوا
ساتھ اوسکے عمر رضی اللہ عنہ امام محمد نے کہا کہ یہ قول امام ابو حنیفہ کا ہے اور ہم اوسکو نہین لیتے
ولیکن ہماری رائے یہ ہے کہ سوار کو تین حصے دیے جاوین ایک حصہ اوسکا اور دو حصے اوسکے
گھوڑے کے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ كَانَ
يَسْتَحِبُّ النَّفْلَ لِيُحَرِّضَ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى عَدُوِّهِمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ

وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ وہ مستحب کہتے تھے زیادہ حصہ دینے کو علاوہ حصہ غنیمت کے تاکہ لوٹ کرین مسلمان بسبب اسکے کافرون پر یعنے تاکہ مسلمانون کو لڑائی کی ترغیب ہو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال النفل ان یقول من جاء بسلب فھو لہ ومن جاء براس فلہ کذا وکذا وھذا النفل قال محمد وبھذا ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نفل یہ ہے کہ کہے امام کہ جو کسیکو مار کر اوسکا اسباب اور ہتیار لاوے تو وہ اوسی کے لیے ہے اور جو کسی کا سر لاوے تو اوسکے لیے ایسا ایسا مال ہے پس یہی نفل ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال ما احرز اھل الحرب من اموال المسلمین ثم اصابہ المسلمون فھو رد علی صاحبہ ان اصابہ قبل ان یقسم الفیء وان اصابہ بعد ما قسم فھو احق بہ بثمنہ قال محمد والثمن القیمۃ وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ رح ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو مال مسلمانون کا حربی لوگ لوٹ لین پہر وہ مسلمانون کو ہاتھ لگے تو وہ اوسکے مالک کو پہیر دیا جاوے اگر ہو پہنچا اوسکو پہلے تقسیم ہونے مال غنیمت کے اور اگر بعد تقسیم ہونے غنیمت کے اوسکو پہنچے تو وہ حقدار ہے اوسکا ساتھ قیمت اوسکی کے یعنے قیمت دیکر اوسکو خرید لیوے امام محمدؒ نے کہا کہ ثمن قیمت کو کہتے ہین اور اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم ان کل شیء اصابہ العدو ثم ظھر علیہ المسلمون بعد ذلک فان وجدہ صاحبہ قبل ان یقسمہ المسلمون فھو احق بہ وان وجدہ بعد ما قسم فھو احق بہ بالثمن قال محمد وبہ ناخذ وانما یعنی بالثمن القیمۃ وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ جو چیز کہ کافرون کے ہاتھ لگے پہر بعد اوسکے مسلمان اوسپر غالب ہووین سو اگر پاوے اوسکو مالک اسکا پہلے اس سے کہ تقسیم کرین اوسکو مسلمان تو وہ حقدار ہے ساتھ اوسکے اور اگر پاوے اوسکو تقسیم کے بعد تو وہ حقدار ہے ساتھ اوسکے ساتھ قیمت اوسکی کے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور مراد ثمن سے قیمت ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا

باب فضائل الصحابة ومن اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم من كان يتذاكر
الفقه ترجمہ اصحابؓ کی فضیلتوں کا بیان اور بعض اصحابؓ فقہ کا تذکرہ کرتے تھے **محمد**
قال اخبرنا ابوحنيفة عن الهيثم عن الشعبي قال كان ستة من اصحاب محمد صلى الله
عليه وآله وسلم يتذاكرون الفقه منهم علي بن ابي طالب رضي الله عنه وابي وابو
موسى على حدة وعمر وزيد وابن مسعود ترجمہ شعبی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے چھ اصحاب آپس میں فقہ کا تذکرہ کیا کرتے تھے اون میں سے حضرت علی اور ابی اور ابی موسیٰ علیحدہ
تھے اور عمر اور زید اور ابن مسعود علیحدہ **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة رح عن حماد عن
ابراهيم ان عمر رضي الله عنه مس النبي صلى الله عليه وسلم وهو محموم فقال عمر
رضي الله عنه اياخذك هكذا وانت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال
انها اذا اخذتني شددت علي ان اشد هذه الامة بلاء نبيها ثم الخير فالخير
وكذلك الانبياء قبلكم والامم ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک کو ہاتھ لگایا اس حال میں کہ آپ کو تپ تھی سو عمر نے کہا کہ یا حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ کو ایسی تپ چڑھتی ہے اور حالانکہ آپ رسول ہیں حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا کہ جب وہ مجھکو پکڑتی ہے تو مجھپر نہایت سختی گذرتی ہے سخت تر بلا اس امت کے بلا اسکی
نبی کی ہے پھر جو بہتر لوگ ہوں پھر بہتر اور اسیطرح انبیا پہلے تمہارے اور امتیں **محمد** قال
اخبرنا ابوحنيفة عن علي بن الاقمر قال كان عمر بن الخطاب رضي الله عنه يطعم
الناس بالمدينة وهو يطوف عليهم بيده عصا فمر برجل ياكل بشماله فقال
يا عبد الله كل بيمينك قال يا عبد الله انها مشغولة قال فمضى ثم مر به و
هو ياكل بشماله فقال له يا عبد الله كل بيمينك قال يا عبد الله انها مشغولة
ثلث مرات قال وما شغلها قال اصيبت يوم موتة قال فجلس عمر عنده يبكي
فجعل يقول له من يوضئك من يغسل راسك وثيابك من يصنع كذا وكذا فدعا
له بخادم وامر له براحلة وطعام وما يصلحه وما ينبغي له حتى رفع اصحاب محمد
صلى الله عليه وآله وسلم اصواتهم يدعون الله لعمر رض مما راوا من رقته بالرجل

وَاهْتِمَامَهُ بِأَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ ترجمہ علی بن اقمر سے روایت ہے کہ تہے عمرؓ کہانا دیتے لوگون کو مدینے مین
اور وہ اپنے گہومتے تہے اسحال مین کہ آپ کے ہاتہہ مین لاٹہی تہی سو عمرؓ ایک مرد پر گزرے کہ اپنے بائین ہاتہہ
سے کہاتا تہا عمرؓ نے کہا کہ اے بندۂ خدا کے اپنے داہنے ہاتہہ سے کہا اوس نے کہا اے بندۂ خدا کے
وہ ہاتہہ مشغول ہے پہر حضرت عمر رضی اللہ عنہ چلے گئے پہر دوسرے دن اوس پر گذرے اور وہ بائین ہاتہہ سے
کہاتا تہا سو عمر نے اوس سے کہا کہ اے عبد اللہ داہنے ہاتہہ سے کہا اوس نے کہا کہ اے عبد اللہ
وہ مشغول ہے اسیطرح تین بار یہ واقع ہوا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اوسکو کس چیز نے مشغول
کر رکہا اوس نے کہا کہ جنگ موتہ کے دن کاٹا گیا تہا سو جناب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اوسکے پاس بیٹھکر
رونے لگے اور کہنے لگے کہ تجہکو وضو کون کراتا ہے اور تیرا سر اور کپڑے کون دہوتا ہے کون ایسا
ایسا کرتا ہے سو اوسکے لیے ایک غلام منگایا اور اسکے لیے سواری اور طعام کا حکم کیا اور جو اوسکو
سواری اور جو اوسکے لائق تہا یہانتک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے اپنی آوازین
بلند کین اس حال مین کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کرتے تہے اوس سبب سے کہ دیکہی اونہون نے
نرمی اوسکے ساتہہ اوس مرد کے اور کوشش اوسکی ساتہہ مسلمانون کے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْجَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ طُعِنَ فَقَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ فَوَاللّٰهِ مَا فِي
الْاَرْضِ اَحَدٌ كُنْتُ اَلْقَى اللّٰهَ بِصَحِيْفَتِهٖ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْكَ ترجمہ محمد بن علی سے روایت ہے
کہ حضرت علی عمرؓ کے پاس آئے جبکہ انکو نیزہ مارا گیا سو کہا کہ تجہکو خدا رحمت کرے سو قسم ہے خدا کی نہین
زمین مین کوئی کہ ملون مین اللہ کو ساتہہ عملنامے اوسکے کے محبوب تر نزدیک میرے تجہسے یعنے
تیرا عملنامہ مجہکو سب سے زیادہ محبوب تر ہے بَابُ الصِّدْقِ وَالْكَذِبِ فِي الْغِيْبَةِ وَالْبُهْتَانِ
سچ اور جہوٹ اور غیبت اور بہتان کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
مَعْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَذَبْتُ مُنْذُ
اَسْلَمْتُ اِلَّا كِذْبَةً وَاحِدَةً قِيْلَ فَمَا هِيَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ اُرَحِّلُ لِرَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى رَجُلٌ مِنَ الطَّائِفِ يُرَحِّلُ لَهٗ فَقَالَ الرَّجُلُ مَنْ كَانَ يُرَحِّلُ
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهُ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ فَاَتَانِيْ فَقَالَ لِيْ اٰتٍ

الرَّاحِلَةِ كَانَتْ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِطَائِفِيَّةٍ اَلْمَنْكَبَةَ فَرُحِلَ بِهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَرَكِبَ وَكَانَتْ مِنْ اَبْغَضِ الرَّوَاحِلِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ رَحَلَ هٰذِهٖ فَقَالُوا الرَّجُلُ الطَّائِفِيُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مُرُوْا ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ فَلْيَرْحَلْ لَنَا قَالَ فَرُدَّتْ اِلَى الرَّاحِلَةِ ترجمہ معن بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ نہیں جھوٹ بولا میں جب سے کہ میں مسلمان ہوا مگر ایک بار کسی نے کہا کہ کیا ہے وہ لے ابا عبدالرحمن اونہنے کہا کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری تیار کیا کرتا تھا سو طائف کا ایک ولایا کہ حضرت صلعم کی سواری تیار کرے لوگوں نے کہا کہ حضرت صلعم کی سواری کون طیار کرتا تھا سو اسکو کہا گیا کہ ام عبد کا بیٹا سو وہ میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کون سواری بہت پیاری تھی سو مینے کہا کہ طائفیہ منکبہ (ایک سواری کا نام ہے) سو اوس کو اوس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے طیار کیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوسپر سوار ہوے اور وہ سواری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نزدیک دشمن تر تھے سو آپنے فرمایا کہ یہ سواری کس نے طیار کی لوگوں نے عرض کی کہ طائف کے رہنے والا مرد نے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ام عبد کے بیٹے کو حکم کرو سو جا ہیے کہ ہماری سواری طیار کرے سو سواری پھر میری طرف پھیری گئی **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا حَدَّثَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ حَدَّثَتْنِي الصِّدِّيْقَةُ بِنْتُ الصِّدِّيْقِ حَبِيْبَةُ حَبِيْبِ اللّٰهِ ترجمہ مسروق سے روایت ہے جب حضرت عائشہؓ سے روایت کرتا تھا تو کہتا تھا کہ حدیث بیان کی مجھ کو بہت سچی عورت بہت سچے کی بیٹی خدا کے محبوب کی محبوبہ نے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا قُلْتَ فِي الرَّجُلِ مَا فِيْهِ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ قُلْتَ مَا لَيْسَ فِيْهِ فَقَدْ بَهَتَّهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا جب تو کسی مرد کا عیب کہے جو اوس میں ہو تو تونے اوسکی غیبت کی اور اگر تو اسکا ایسا عیب کہے جو اوس میں نہ ہو تو تونے اوسپر بہتان باندھا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا

باب صِلَةِ الرَّحِمِ وَبِرِّ الْوَالِدَيْنِ برادر زادہ

اور ناتیداری سے سلوک کرنیکا بیان محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن ناصح عن یحیی بن
ابی کثیر الیمامی عن ابی سلمة عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه
وآله وسلم قال ما من عمل اطیع الله فیه اعجل ثوابا من صلة الرحم وما من عمل عصی
الله فیه اعجل عقوبة من البغی والیمین الفاجرة تدع الدیار بلاقع ترجمہ ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عمل ایسا نہین جس مین کہ خدا کی اطاعت
کیجاوے کہ اوسکا بدلا دنیا مین جلد تر ملے برادری کے سلوک کرنے سے اور کوئی ایسا عمل نہین کہ اوس
مین خدا پاک کی نافرمانی کیجاوے جلد تر ہو اوسکی عذاب کے دنیا مین زنا اور جھوٹی قسم سے کہ وہ شہرونکو
ویران کر دیتی ہے محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن محمد بن سوقة ان رجلا
اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال اتیتک لاجاهد معک وترکت والدی یبکیان
قال فانطلق فاضحکهما کما ابکیتهما قال محمد وبه نأخذ ولا ینبغی الا
باذن والدیه ما لم یضطر المسلمون الیه فاذا اضطروا الیه فلا بأس وهو قول
ابی حنیفة ترجمہ محمد بن سوقہ سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی
کہ مین آپکے پاس آیا ہون تاکہ آپکے ساتھ جہاد کرون اور مین نے اپنے ماں باپ روتے چھوڑے ہین حضرت
نے فرمایا جا اور جیسے تو نے اونکو رولایا ویسے اونکو ہنسا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور نہین
جائز ہے جہاد کرنا مگر ساتھ اجازت ماں باپ کے جبتک کہ نہ بیقرار ہون مسلمان طرف اوسکے اور جب طرف
اوسکے بیقرار ہون تو اسکو جہاد مین جانیکا کچھ ڈر نہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا باب ما
یحل له من مال ولده اپنی اولاد کے مال مین سے کیا چیز حلال ہے محمد قال اخبرنا
ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم عن عائشة رضی الله عنها قالت افضل ما اکلتم
کسبکم وان اولادکم من کسبکم قال محمد لا بأس به اذا کان محتاجا ان
یأکل من مال ابنه بالمعروف فان کان غنیا فاخذ منه شیئا فهو دین علیه وهو
قول ابی حنیفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ افضل وہ چیز ہے
کہ کھاؤ تم کمائی تمہاری ہے اور تمہاری اولاد کمائی تمہاری مین سے ہے امام محمد نے کہا کہ
اولاد کی مال کا کچھ ڈر نہین جبکہ باپ محتاج ہو یہ کہ کھا سکتا ہے بیٹے کی کمائی سے موافق دستور کے

اور اگر مالدار ہو اور بیٹے کے مال میں سے کوئی چیز لیوے تو وہ اوسپر قرض ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ لِلْاَبِ مِنْ مَالِ ابْنِهِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَّحْتَاجَ اِلَيْهِ مِنْ طَعَامٍ اَوْ شَرَابٍ اَوْ كِسْوَةٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں جائز باپ کو کوئی چیز اپنے بیٹے کے مال میں سے مگر یہ کہ محتاج ہو طرف اوسکے کہانے اور پینے اور کپڑے سے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا

باب مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ كَمَنْ فَعَلَهٗ

جو کوئی نیکی پر دلالت کرے وہ مانند کرنیوالے نیکی کے ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَسْتَحْمِلُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِنْدِيْ مَا اَحْمِلُكَ عَلَيْهِ وَلٰكِنْ سَاَدُلُّكَ عَلٰى فَتًى مِّنْ فِتْيَانِ الْاَنْصَارِ اِنْطَلِقْ فَاِنَّكَ سَتَجِدُهٗ فِيْ مَقْبَرَةِ بَنِيْ فُلَانٍ يُمْرِعُ اَصْحَابًا لَهٗ كَانَتْ عِنْدَهٗ بَعِيْرًا فَيَسْتَحْمِلُكَ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ حَتّٰى اَتٰى مَقْبَرَةَ بَنِيْ فُلَانٍ فَوَجَدَهٗ فِيْهَا يُمْرِعُ مَعَ اَصْحَابٍ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ اِنِّيْ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم اَسْتَحْمِلُهٗ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهٗ شَيْئًا فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَقَالَ اَللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَاَ كْرَهَنَّ اِلَيْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ ذٰلِكَ هُوَ نَبِيٌّ فَانْطَلَقَ فَحَمَلَهٗ ثُمَّ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعِيْرٍ فَحَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْحَدِيْثَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْطَلِقْ فَاِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ ترجمہ علقمہ بن یزید سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرتؐ پاس سواری مانگنے کو آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس کوئی سواری نہیں جسپر میں تجھکو سوار کردوں ولیکن میں تجھکو ایک جوان انصاری کی طرف بتلاتا ہوں جا مقبرہ تو اوسکو بنی فلان کے مقبرے میں پاویگا کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ تیر اندازی کرتا ہے پس تحقیق اوسکے پاس ایک اونٹ ہے کہ وہ تجھکو اوسپر سوار کریگا سو وہ مرد چلا یہانتک کہ بنی فلان کے مقبرے میں آیا سو اسکو اوس میں پایا اسحال میں کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ تیراندازی کرتا تھا سو اوس نے اس سے کہا کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواری مانگنے کو آیا تھا سو نہ تھی آپکے پاس کوئی چیز نہ پائی سو اوس نے اسکو اسحال سے خبر کی سو اس نے کہا قسم ہے اس اللہ پاک کی کہ اوسکے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں کہ البتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے ذکر کیا

تنہا سوا اسکے اوس سے یہ بات دو بار کہی پھر چلا اور اوسکو اونٹ پر سوار کیا پھر وہ اونٹ پر حضرت کے پاس آیا اور حضرت سے وہ بات بیان کی سو حضرت صلعم نے سنے اوسکو فرمایا کہ جا پس تحقیق دلالت کرنیوالا نیکی پر مانند کرنیوالے اسکے کے ہے **باب** الولیمۃ ولیمہ کا بیان محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ رح عن الھیثم قال لما تزوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اولم علیہا سویقا وتمرا وقال ان شئت سبعت لک وسبعت لصواحباتک قال محمد یعنی یفضلہ عندھا سبعا وعند صواحباتھا سبعا قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ سے نکاح کیا تو ولیمہ کیا اوسپر ستو اور کھجور سے اور فرمایا کہ اگر تو چاہے تو تیرے پاس سات دن رہوں اور سات دن تیرے صاحبوں کے پاس رہوں امام محمد نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ اوسکے پاس سات دن ٹھیریں اور اسکے صاحبوں کے پاس بھی سات دن ٹھیریں اور یہی ہے قول ہمارا اور امام ابو حنیفہ کا **باب** الزھد زہد کا بیان یعنے دنیا میں تھوڑی چیز پر کفایت کرنی محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراھیم قال ما شبع آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثلثۃ ایام متتابعۃ من خبز البر حتی فارق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الدنیا وما زالت الدنیا علیھم عسرۃ کدرۃ حتی قبض محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلما قبض اقبلت الدنیا علیھم صبا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں پیٹ بھر کھایا آل محمد نے تین دن پے درپے گیہوں کی روٹی سے یہانتک کہ آپنے دنیا چھوڑی اور ہمیشہ رہی دنیا اونپر تنگ اور سیاہ یہانتک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا سو جب حضرت کا انتقال ہوا تو متوجہ ہوئی اونپر دنیا بہ کر یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مال کی بہت کثرت ہوئی اور اصحاب سب مالدار ہوگئے **باب** الدعوۃ دعوت کا بیان محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا محمد بن قیس ان ابا العوجاء العشار کان صدیقا لمسروق فکان یدعوہ فیاکل من طعامہ ولیشرب من شرابہ ولا یسالہ قال محمد وبہ ناخذ ولا باس بذلک ما لم یعرف خبیثا بعینہ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ محمد بن قیس سے روایت ہے کہ ابا عوجاء عشر لینے والا مسروق

کا دوست تھا سو وہ اسکی دعوت کیا کرتا تھا سو مسروق اسکا کھانا کھاتے تھے اور اسکا پانی پیتے تھے اور
اس سے پوچھتے نہ تھے کہ یہ وجہ حلال سے ہے یا حرام سے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ اسکا کچھ
ڈر نہیں جبتک کہ ہو بوجہ حرام کو نہ پہچانے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا
أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى الرَّجُلِ فَكُلْ مِنْ طَعَامِهِ وَاشْرَبْ
مِنْ شَرَابِهِ وَلَا تَسْأَلْهُ عَنْهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ مَا لَمْ يَعْرِفْ شَيْئًا وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ رح ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو کسی کے گھر یا پاس جاوے تو اوسکا کھانا کھا
اور اسکا پانی پی اور اسکے حال نہ پوچھ امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں جب تک کہ
کسی چیز کو نہ پہچانے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ رح
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ يُقَالُ إِذَا دَخَلْتَ بَيْتَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ فَكُلْ مِنْ طَعَامِهِ
وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ وَلَا تَسْأَلْ عَنْ شَيْءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ مَا لَمْ يَعْرِفْ شَيْئًا
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ کہا جاتا تھا کہ جب تو کسی
مسلمان کے گھر میں جاوے تو اسکا کھانا کھا اور اسکا پانی پی اور کسی چیز سے نہ پوچھ امام محمد
نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں جب تک کہ کسی چیز کو نہ پہچانے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا +
مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَنَعَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا
فَدَعَاهُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَهُ فَلَمَّا وُضِعَ الطَّعَامُ تَنَاوَلَ وَتَنَاوَلْنَا
مَعَهُ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَضْعَةً فَلَاكَهَا فِي فِيهِ طَوِيلًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ
يَأْكُلَهَا فَأَلْقَاهَا مِنْ فِيهِ وَأَمْسَكَ عَنِ الطَّعَامِ فَقَالَ أَخْبِرْنِي عَنْ لَحْمِكَ هٰذَا
مِنْ أَيْنَ هُوَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ شَاةٌ كَانَتْ لِصَاحِبٍ لَنَا فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَنَا شَيْءٌ نَشْتَرِيهَا
فَعَجِلْنَا بِهَا فَذَبَحْنَاهَا فَصَنَعْنَاهَا لَكَ حَتَّى يَجِيءَ صَاحِبُهَا فَنُعْطِيَهُ ثَمَنَهَا فَأَمَرَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرْفَعَ الطَّعَامُ وَأَنْ يُطْعَمَهُ الْأَسْرَى قَالَ مُحَمَّدٌ
وَبِهِ نَأْخُذُ وَلَوْ كَانَ اللَّحْمُ عَلَى حَالِهِ الْأَوَّلِ مَا أَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ يُطْعِمَهُ الْأَسْرَى وَلَكِنَّهُ رَآهُ قَدْ خَرَجَ مِنْ مِلْكِ الْأَوَّلِ وَكَرِهَ أَكْلَهُ لِأَنَّهُ عِنْدَنَا

لم يضمن قيمته لصاحبه الذي اخذت شاته ومن ضمن شيئا فصار له من وجه غصب فاحب الينا ان يتصدق به ولا ياكله وكذلك نجيبه والاسارى عندنا اهل السجن المحتاجين وهذا كله قياس قول ابي حنيفة ترجمہ عاصم بن کلیب سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا طیار کیا اور آپ کو بلایا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے سو جب آپ کے آگے کھانا رکھا گیا تو آپ نے کھایا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ کھایا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوٹی پکڑی اور اسکو دیر تک اپنے منہ میں چبایا سو اسکو نہ کھا سکے سو اوسکو اپنے منہ سے پھینکدیا اور کھانے سے باز رہے اور فرمایا خبر دے مجھکو اپنا اس گوشت سے یہ کہاں سے ہے اس نے عرض کی کہ یا حضرت ہمارے ایک ساتھی کی بکری تھی اور ہمارے پاس کوئی چیز نہ تھی کہ اوسکو خریدیں تو ہم نے اوسکے ساتھ جلدی کی اور وہ بکری ذبح کرکے آپ کے لیئے طیار کی بیانتک کہ اوسکا مالک آوے سو ہم اوسکو اسکا مول دیں گے سو حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کھانا اوٹھایا جاوے اور قیدیوں کو کھلایا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اگر گوشت اپنے پہلے حال پر ہوتا یعنے حرام ہوتا تو نہ حکم کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ کھلانے اوسکے قیدیوں کو ولیکن آپ نے دیکھا کہ وہ پہلے کے ملک سے نکل گیا اور اسکا کھانا مکروہ رکھا اسواسطے کہ ہمارے نزدیک ضامن ہوتا قیمت کا واسطے ساتھی کے جسکی بکری لی گئی اور جو کسی چیز کا ضامن ہو پس ہوگئے وہ چیز اوسکی لیے ایک وجہ سے غصب کی بہتر ہمارے نزدیک یہ ہے کہ اوسکو خیرات کر ڈالے اور اسکو کھاوے نہیں اور اسیطرح نفع اسکا اور قیدی ہمارے نزدیک قیدخانے میں رہنے والے ہیں جو محتاج ہیں اور یہ سب قیاس امام ابوحنیفہ کا ہے

باب جوائز العمال تحصیلدار وں کے ہدیوں کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم انه خرج الى زهير بن عبد الله الازدي وكان عاملا على حلوان فطلب جائزته هو وذوو الحمد اني لا احارمنا قال محمد وبه ناخذ ما لم يعرف شيئا حراما بعينه وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم زہیر بن عبد اللہ کیطرف نکلا اور وہ حلوان پر عامل تھا سو اوسکی بخشش طلب کی ابراہیم اور رسماکی نے سو دونوں نے اوسکو جائز رکھا امام محمد نے کہا جب تک حرام کو

ہو ہو نہ پہچانے تو اوسکا کہنا درست ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا العلاء
بن زهير قال رأيت ابراهيم النخعي اتى والياً وهو على حلوان فطلب جائزته
فاجازه ترجمہ علاء بن زہیر سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم کو دیکھا کہ وہ ایک حاکم کے پاس آیا اور وہ
حلوان پر عامل تھا سو اس نے اوسکی دعوت طلب کی پس لے لیے اوسکو جائزہ کہا محمد قال
اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال لا بأس بجوائز الاعمال قال قلت فاذا كان
العامل او مثله قال انما كان ما يعطيك لم يكن شيئاً غصبه بعينه مسلماً او معاهداً
فاقبل ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں ڈر ہے حاکموں کے ہدیوں کا لینے کہا کہ جبکہ
لینے والا پایا نہ اسکے ہو کہا کہ جب تجھ کو ایسی چیز دے کہ ہو بہو اوسکو نہ چھینا ہو مسلمان ہو یا ذمی
تو قبول کر **باب الرفق والخرق** نرمی کرنے اور سختی کرنیکا بیان محمد قال اخبرنا
ابو حنيفة قال حدثنا ايوب بن عائذ عن مجاهد يرفعه الى النبي صلى الله عليه
وآله وسلم قال لو نظر الناس الى خلق الرفق لم يروا مما خلق الله مخلوقا احسن منه
ولو نظروا الى خلق الخرق لم يروا مما خلق الله مخلوقا اقبح منه ترجمہ مجاہد سے روایت
ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ نرمی کی پیدائش کی طرف نظر کرتے تو خدا تعالی کی
تمام مخلوق میں اس سے بہتر کوئی چیز نہ دیکھتے اور اگر سختی کی پیدائش کو دیکھتے تو خدا کی تمام مخلوق میں
اس سے بدتر کوئی چیز نہ دیکھتے **ف** یعنے نرمی ہر چیز کو سنوارتی ہے اور سختی اور بدمزاجی بگاڑتی ہے
باب الرقية من العين والاكتواء نظر سے منتر پڑھنا اور داغنا محمد قال
اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما انه اكتوى واخذ [illegible]
[illegible] قال محمد وبه نأخذ ولا بأس بذلك وهو قول ابي حنيفة ترجمہ
نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر نے داغا اور نظر سے منتر پڑھا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور
اسکا کچھ ڈر نہیں اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا عبيد
الله بن ابي زياد عن ابي نجيح عن عبيد الله بن عمر ان اسماء بنت عميس رض اتت النبي
صلى الله عليه وآله وسلم ولها ابنان من جعفر رضي الله عنه وانهما من حسنهم فقالت
[illegible] تسرع اليهما العين افأرقيهما قال نعم فلو كان شيء

يَسْبِقُ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِنَّمَا كَانَ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ أَوْ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ اسماء عمیس کی بیٹی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اسکے بیٹے ایک بیٹا ابی بکرؓ سے تھا اور ایک بیٹا جعفر سے سو اون سے کہا کہ یا حضرت میں آپکے دونوں بیٹوں پر نظر سے ڈرتی ہوں کہ انکو نظر لگ جاوے کیا میں اونپر منتر پڑھواں اور جھاڑ پھونک کرواؤں فرمایا ہاں اور اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرتی یعنے فرضاً تو اوس سے آنکھ سبقت کرتی یعنے تاثیر نظر کی حق ہے اور سحر کیطرح آدمی وغیرہ میں اثر کرتی ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ منتر پڑھنا درست ہے جبکہ اللہ پاک کے ذکر سے ہو یا قرآن سے ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا **ف** جس منتر میں شرک کا مضمون نہو اسکا پڑھنا درست ہے اور جسمیں شرک کا مضمون ہو وہ حرام اور کفر سے ہے

بَابُ النَّفَقَةِ عَلَى اللَّقِيطِ

پڑی چیز کے خرچ کرنے کا بیان یعنے اگر کوئی پڑی ہوئی چیز پاوے جیسے کوئی لاوارث لڑکا ہو تو اوسکے خرچ کا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقْتَ عَلَى اللَّقِيطِ تُرِيدُ بِهِ اللّٰهَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَمَا أَنْفَقْتَ عَلَيْهِ تُرِيدُ أَنْ يَكُونَ لَكَ عَلَيْهِ فَهُوَ لَكَ عَلَيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا كُلُّهُ تَطَوُّعٌ وَلَا يَرْجِعُ عَلَى اللَّقِيطِ بِشَيْءٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز کہ تو پڑے ہوئے بچے پر خرچ کرے جب کہ تو خدا کی رضامندی چاہتا ہو تو اوسپر کوئی چیز واجب نہیں اور جو چیز تو اوسپر خرچ کرے اس ارادے سے کہ وہ اوسپر قرض ہو تو وہ تیرا اوسپر قرض ہوگا امام محمد نے کہا کہ یہ سب نفل ہے خواہ بہ نیت خرچ کرے یا بطور قرض کے اور نہ رجوع کرے لقیط پر ساتھ کسی چیز کے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

بَابُ جُعْلِ الْآبِقِ

بھاگنے والے کی اجرت کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَرْزُبَانِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو [illegible] عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رض أَنَّهُ جَعَلَ جُعْلَ الْآبِقِ إِذَا أَصَابَ خَارِجًا مِنَ الْمِصْرِ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ گردانا اونھوں نے جعل بھاگنے والے کو جبکہ پاوے اوسکو باہر شہر سے چالیس درہم **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ [illegible] رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي جُعْلِ الْآبِقِ أَيْضًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِذَا كَانَ الْمَوْضِعُ الَّذِي أَصَابَهُ فِيهِ مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ كَمَا هُوَ فَجَعْلُهُ أَرْبَعِينَ

وَاِذَا كَانَ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ اُرْضِخَ لَهٗ عَلٰی قَدْرِ السَّيْرِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ ترجمہ اسکا رجب وہی ہے
جو اوپر گذرا امام محمد نے کہا کہ جب اسکو ایسی جگہ مین پاوے کہ وہ تین دن کی مسافت ہو یا زیادہ تو اس کو
چالیس درہم مین اور اگر اس سے کم ہو تو اجرت ٹھیرا کے جاوے اوسکی سوافق مسافت کے اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا ف یعنے اگر کسیکا غلام بہاگ جاوے اور کوئی آدمی اسکو پکڑ لاوے تین
دن کی مسافت سے تو اوسکی اجرت چالیس درہم ہین اور اگر اس سے کم ہو تو اوسی حساب سے اجرت دیجاوے

باب مَنْ اَصَابَ لُقْطَةً يُعَرِّفُهَا جو پڑی ہوئی چیز پاوے وہ اسکو مشہور کرے مُحَمَّدٌ قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَلِیٍّ رضہ قَالَ فِی اللُّقْطَةِ يُعَرِّفُهَا حَوْلًا
فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا تَصَدَّقَ بِهَا اَوْ بَاعَهَا وَتَصَدَّقَ بِثَمَنِهَا غَيْرَ اَنَّ صَاحِبَهَا بِالْخِيَارِ
اِنْ شَاءَ ضَمَّنَهٗ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رح
ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے کہ اونہون نے فرمایا پڑی ہوئی چیز کے حق مین کہ مشہور کرے اسکو ایک برس
پہر اگر اسکا مالک آوے تو اوسکو دیوے ورنہ اسکو خیرات کردے یا بیچڈالے اور اسکی قیمت خیرات کردے
لیکن اسکے مالک کو اختیار ہے اگر چاہے تو اس سے بدلا لیوے اور اگر چاہے تو چھوڑ دیوے امام محمد
نے کہا کہ یہی کرتے ہم لیتے ہین اور یہی قول امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
اِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِی اللُّقْطَةِ يَتَصَدَّقُ بِهَا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَكْلِهَا فَاِنْ كُنْتَ مُحْتَاجًا فَاَكَلْتَ فَلَا
بَاْسَ بِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا پڑی ہوئی
چیز محتاجون کو صدقہ کرے اوسکو بہتر ہے میرے نزدیک اوس کے کہانے سے پس اگر تو محتاج
ہو کہا وے تو کچھ ڈر نہین امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا باب الوَشْمِ وَالْصِلَةِ
فِی الشَّعْرِ وَاَخْذِ الشَّعْرِ مِنَ الْوَجْهِ وَالْمُحَلِّلِ بدن گودنے اور اپنے بال مین غیر کے بال ملانے اور منہ سے
بال لینے اور حلالہ کرنے والے کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
قَالَ لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالْمُحَلِّلُ وَالْمُحَلَّلُ لَهٗ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ قَالَ مُحَمَّدٌ
اَمَّا الْوَاصِلَةُ فَالَّتِیْ تَصِلُ شَعْرًا اِلٰی شَعْرِهَا فَهٰذَا مَكْرُوْهٌ عِنْدَنَا وَلَا بَاْسَ بِهٖ اِذَا كَانَ صُوْفًا
فَاَمَّا الْمُحَلِّلُ وَالْمُحَلَّلُ لَهٗ فَالرَّجُلُ يُطَلِّقُ اِمْرَاَتَهٗ ثَلٰثًا فَيَسْاَلُ رَجُلًا اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا لِيُحِلَّهَا
لَهٗ فَهٰذَا لَا يَنْبَغِیْ لِلسَّائِلِ وَلَا لِلْمَسْئُوْلِ اَنْ يَّفْعَلَاهُ وَالْوَاشِمَةُ الَّتِیْ تَشِمُ الْكَفَّيْنِ وَالْوَجْهَ

فھذا لا ینبغی ان یفعل ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ لعنت کی گئی وہ عورت جو
دوسری عورت کے بالوں میں بال جوڑتی ہے اور وہ عورت جو اپنے بالوں سے اور بال جوڑا دی اور لعنت کیا گیا
حلالہ نکاح کرنے والا اور جس کے لیے حلالہ نکالا گیا اور وہ عورت جو دوسری کا بدن گودے اور اسمیں نیل
بھرے اور اس عورت پر جو اپنا بدن گدوا دے امام محمد نے کہا کہ واصلہ تو وہ عورت ہے کہ دوسری عورت
کے بال میں بال جوڑتی ہے اور یہ مکروہ ہے نزدیک ہمارے اور اگر اون کو ملا دے تو اسکا کچھ ڈر نہیں اور
محلل اور محلل لہ کا یہ بیان ہے کہ ایک مرد اپنی عورت کو تین طلاقیں دیوے پھر چاہے کہ اوسکو کسی دوسرے
مرد سے نکاح کردے تا کہ وہ اوسکو اوسکے لیے حلال کردے پس یہ لائق نہیں ہے اسلئے سائل
کے اور نہ واسطے مسئول کے کہ یہ کام کریں اور واشمہ وہ عورت ہے کہ اپنی دونوں ہتھیلیاں اور اپنا
منہ گودے اور اوسمیں نیل بھرے یہ بھی کرنا لائق نہیں محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ
قال حدثنا الھیثم عن ام ثور عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال لا باس بالوصال
فی الراس اذا کان صوفا قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ام ثور
سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اگر سر کے بالوں میں اون جوڑے تو اسکا کچھ ڈر
نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا باب
حف الشعر من الوجہ یقال حفت المراۃ وجھھا ای اخذت عنھا الشعر منہ سے
بال لینے کا بیان کہا جاتا ہے کہ عورت نے اپنے منہ کو حف کیا جبکہ اوس سے بال لیوے محمد
قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن عائشۃ ام المؤمنین رضی اللہ
تعالی عنھا ان امراۃ سالتھا احف وجھی فقالت امیطی عنک الاذی ترجمہ ابراہیم
سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا میں اپنے منہ سے
بال لوں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ دور کر اوس ایذا کو یعنی منہ سے بال لیوے درست
ہیں محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا زیاد بن علاقۃ عن عمرو بن میمون
عن عائشۃ رضی اللہ عنھا ان امراۃ سالتھا احف وجھی فقالت امیطی عنک الاذی
قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ ایک
عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ میں اپنے منہ سے بال لوں انہوں نے کہا دور کر

اس سے ایذا ہوگا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا محمد قال
اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم انہ کان یکرہ ان توسم الدابۃ فی وجھہا
او تضرب الوجہ قال محمد وبہ ناخذ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ مکروہ کہتے
تھے وہ یہ کہ داغ دیا جاوے چارپایہ کے منہ میں یعنے اوسکے منہ کو مارا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسی
کو ہم لیتے ہیں محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن الہیثم عن ابن عمر انہ کان
یقبض علی لحیتہ ثم یقص ما تحت القبضۃ قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی
حنیفۃ ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ تھے ابن عمر رضی اللہ عنہما قبضہ کرتے اپنی داڑھی پر یعنے انکو
مٹھی میں لیتے پھر کاٹتے وہ چیز کہ زیادہ ہوتی مٹھی سے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور
یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا **باب الخضاب بالحناء والوسمۃ** یعنی مہندی اور
وسمے سے خضاب کرنیکا بیان محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ رح قال حدثنا عثمان بن
عبد اللہ قال اتتنا ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقفافۃ من شعر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخضوبۃ بالحناء ترجمہ عثمان بن عبداللہ سے روایت ہے
کہ لائی ہمارے پاس ام سلمہ بی بی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جوڑا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
بال مبارک کا رنگا ہوا مہندی سے محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد
قال سألت ابراہیم عن الخضاب بالوسمۃ قال بقلۃ طیبۃ ولم یر بذلک باسا قال محمد
وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ رح ترجمہ حماد سے روایت ہو کہ میں نے ابراہیم سے وسمہ کے خضاب کا
حکم پوچھا اوسنے کہا کہ پاک درخت ہے اور اسکا کچھ ڈر نہ دیکھا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ رحمۃ اللہ تعالی
قال حدثنا ابو حنیفۃ عن ابن بریدۃ عن ابی الاسود الدؤلی عن ابی ذر رضی اللہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال احسن ما غیرتم بہ الشعر الحناء والکتم ترجمہ
ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین اوس چیز کے کہ تغیر کرو
تم ساتھ اوسکے بال مہندی اور کتم ہے یعنے مہندی اور وسمے کو ملا کر اس سے خضاب کرے محمد
قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا محمد بن قیس قال اتی برأس الحسین بن علی رض

فنظرت الى لحيته وراسه قد نصلت من الوسمة ترجمہ محمد بن قیس سے روایت ہے کہ لایا گیا سر مبارک حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کا سو میں نے اوسکی داڑھی اور سر کیطرف نظر کی کہ رنگی ہوئی تھی وسمے سے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن یزید بن عبد الرحمن عن انس بن مالك رضی الله تعالى عنه كانى انظر الى لحيته ابى قحافة كانها ضرام عرفج يعنى من شدة الحمرة والله تعالى اعلم ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گویا کہ میں دیکھتا ہوں طرف داڑھی ابی قحافہ کی گویا کہ وہ جھمی سرخ ہے یعنی نہایت سرخی سے

باب شرب الدواء والبان البقر والاكتواء دوا اور گائے کا دودھ پینے کا بیان اور داغ دینا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا قیس بن مسلم عن طارق بن شهاب عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه انه قال ان الله تعالى لم يضع داء الا وضع له دواء الا السام والهرم فعليكم بالبان البقر فانها تخلط من كل الشجر ترجمہ طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تحقیق خدا تعالی نے نہیں رکھی کوئی بیماری مگر کہ اوسکے لیئے دوا رکھی مگر موت اور بڑھاپا سو لازم پکڑو تم دودھ گائے کا کہ وہ ہر درخت سے مخلوط ہوتا ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا عطاء بن ابی رباح عن ابی هریرة رضی الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا طلع النجم رفعت العاهة عن اهل كل بلد ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ستارہ چڑھتا ہے تو ہر شہر سے آفت اوٹھائی جاتی ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهيم ان خبّاب بن الارت كوى عبد الله ابنه عن العرة قال **محمد** وبه ناخذ وهو قول ابى حنيفة رحمة الله عليه ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ خباب نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو داغا خارش سے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا

باب تقييد العلم علم کے لکھنے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة رحمه الله تعالى عن حماد عن ابراهيم انه كان يكره الكتب يخشينها قال حماد ورايت ابراهيم يكتبها بعد. قال **محمد** وبه ناخذ وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالى ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ وہ مکروہ رکھتے تھے کتب لکھنے کو اور حماد نے کہا کہ میں نے

ابراہیم کو دیکھا کہ بعد اوسکے کتابیں لکھتے تھے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ کا **باب الذمی یسلم علی المسلم یرد السلام** اگر عہد والا کافر مسلمان کو
سلام کہے تو اوسکو سلام کا جواب دیوے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا الهيثم
عن ابن مسعود رضي الله عنه انه صحب رجلا من اهل الذمة فلما اراد ان يفارقه
قال السلام عليك قال وعليك السلام **قال محمد** نكره ان يبدأ المسلم المشرك
بالسلام ولا بأس بالرد عليه وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایک ذمی مرد
کی صحبت کی سو جب اس سے جدا ہونیکا ارادہ کیا تو کہا کہ السلام علیک ابن مسعود نے کہا وعلیک
السلام امام محمد نے کہا کہ مکروہ ہے یہ کہ ابتدا کرے مسلمان کافر کو سلام کے اور اسکو سلام کا جواب
دینے کا کچھ ڈر نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا **باب ليلة القدر** شب قدر کا
بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا عاصم بن ابي النجود عن زر بن
حبيش عن ابي بن كعب رضي الله عنه قال ليلة القدر ليلة سبع وعشرين وذلك
ان الشمس تصبح صبيحة ذلك اليوم ليس لها شعاع كانها طست ترقرق ترجمہ زر
بن حبیش سے روایت ہے کہ ابی بن کعب نے کہا کہ شب قدر کی رات ستائیسویں رات ہے اور مقرر سورج
نکلتا ہے اوس دن کی صبح کو اس طرح سے کہ اوسکی کچھ روشنی نہیں ہوتی جیسے کہ وہ طشت ہے گھومتا
باب من عمل عملا البسه الله رداءه وارحموا الضعيفين المرأة واليتيم
جو کوئی عمل کرے تو خدا اوسکو اوسی کا لباس پہناویگا اور رحم کرو دو ضعیفوں پر یعنی عورت [illegible]
قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اسروا ما شئتم واعلنوا [illegible]
[illegible] من عبد يسر شيئا الا البسه الله تعالى رداءه ترجمہ حماد سے روایت ہے
ابراہیم نے کہا کہ [illegible] جو چاہو پوشیدہ کرو اور جو چاہو ظاہر کرو اور یقین کرو کہ بندہ کسی کو [illegible]
مگر خدا تعالے اوسکو اوسی کا لباس پہناویگا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة رحمه الله ثم
حدثنا الهيثم [illegible] يرفعه الى النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال ارحموا الضعيفين المرأة
واليتيم ترجمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحم کرو دو ضعیفوں پر عورت اور لڑکے پر **باب**
[illegible] سنة حسنة عمل بها من بعده سرداری کا بیان **محمد**

قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ يُؤْجَرُ فِيْهِمُ الْمَيِّتُ بَعْدَ مَوْتِهٖ وَلَدٌ يَدْعُوْ لَهٗ بَعْدَ مَوْتِهٖ فَهُوَ يُؤْجَرُ فِيْ دُعَائِهٖ وَرَجُلٌ عَلَّمَ عِلْمًا يُعْمَلُ بِهٖ وَيُعَلِّمُهُ النَّاسَ فَهُوَ يُؤْجَرُ عَلٰى مَا عُمِلَ بِهٖ اَوْ عُلِّمَ وَرَجُلٌ تَرَكَ الْاَرْضَ صَدَقَةً ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ تین چیزین ہین جن مین مردے کو مرنے کے بعد ثواب دیا جاتا ہے ایک تو لڑکا ہے کہ اوسکے مرنے کے بعد اوسکے لیے دعا کرے پس وہ ثواب دیا جاتا ہے اوسکی دعا مین اور دوسرا وہ مرد ہے کہ علم سکھاوے اور اوسکے ساتھ عمل کیا جاوے اور لوگون کو سکھاوے پس وہ ثواب دیا جاتا ہے اوسپر کہ عمل کرے ساتھ اوسکے یا سکھاوے اور تیسرا وہ مرد ہے کہ زمین خیرات کر جاوے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اَبِيْ غَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَا اَبَاذَرٍّ اِنَّ الْاِمَارَةَ اَمَانَةٌ وَهِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا ثُمَّ اَدَّى الَّذِيْ عَلَيْهِ فِيْهَا وَاَنّٰى لَهٗ ذٰلِكَ يَا اَبَاذَرٍّ ترجمہ حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر مقرر سرداری امانت ہے اور وہ قیامت کے دن رسوائی اور شرمندگی ہے مگر جو لے اوسکو ساتھ حق اوسکے کے پھر ادا کرے جو اس پر اوسمین آتا ہو اور یہ کیونکر کہان سے ہو سکتا ہے اے ابوذر یعنے اسکا حق ادا نہین کر سکتا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْبَلَاءُ مُوَكَّلٌ بِالْكَلَامِ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ بلا موکل ہے ساتھ کلام کے یعنے جو خرابی پیدا ہوتی ہے کلام سے پیدا ہوتی ہے اگر آدمی چپ ہے تو نجات پاوے واللہ اعلم بالصواب

الحمد للہ کہ کتاب فیض الستار فی شرح کتاب الآثار تصنیف امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ شاگرد رشید امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ احقر عباد اللہ الصمد عبد العزیز محمد عبد الرشید علی محمد تاجر کتب کشمیری بازار لاہور کے اہتمام سے مطبع گلزار محمدی لاہور مین نہایت صحت اور عمدگی سے ۱۳۰۹ھ مین زیور طبع سے مزین ہو کر مطبوع طبائع خاص و عام ہوئی اللہ تعالیٰ تمام مسلمانون کو اس سے فائدہ پہونچاوے اور اسپر عمل کرنے کی توفیق عطا فرماوے آمین